

فتاویٰ رضویہ ماہنامہ احادیث کا مہینہ وار مجموعہ

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ مِنَ النَّصَائِفِ الْرِضْوِيَّةِ

لامرئ

امام احمد رضا

اور

عالم حرم شاہ

جلد دوم

سیر
برادر
اردو بازار لاہور

افتاویٰ امام احمد رضا قادری بریلوی مدظلہ العالی

فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

الْحَادِيثُ النَّبَوِيُّ مِنَ التَّصَانِيفِ الرَّضَوِيَّةِ

المعروف

إِمَامُ أَحْمَدَ رِضَا عَلِيمِ حَدِيثِ

جلد دوم

افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

جمع و ترتیب

محمد عیسیٰ رضوی قادری

الجامعۃ الرضویۃ مظہر العلوم گڑھی گنج قنوج

شیر برادرز ۲۰۔ بی اردو بازار لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	_____	امام احمد رضا اور علم حدیث
افادات	_____	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری
		بریلوی قدس سرہ العزیز
جمع و ترتیب	_____	مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری
تعداد	_____	500
طبع اول	_____	2001ء
ناشر	_____	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
قیمت	_____	

منے کا پتہ

شبیر برادرز

40-B اردو بازار لاہور فون 7246006

احوالِ واقعی

دین کی اشاعت ہر دور میں مختلف انداز سے ہوتی رہی، قرن ہول میں زبانی پیغام اور جہاد تھا اس کے بعد روایت حدیث اور کتابت حدیث کے ذریعہ دین کی اشاعت ہوئی پھر باضابطہ مراکز علم قائم کئے گئے جن سے پیغام ربانی عام سے عام تر ہوا یہ سلسلہ کافی دنوں تک چلا پھر بفرمان اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیدوا العلم بالکتابۃ تدوین حدیث کا آغاز ہوا جس کے نتیجے میں بڑے بڑے جلیل القدر محدثین و مصنفین پیدا ہوئے اور ان کی کدوکاوش سے حدیث کی بڑی بڑی کتابیں عالم وجود میں آئیں جہاں ان کتابوں کی عظمت مسلم ہے وہیں پران کی طباعت کا مسئلہ بھی اہم ہے پہلے تو کسی بھی کتاب کے چند ہی نسخے دستیاب ہوتے تھے جنہیں ناگلین اپنے ہاتھ سے نقل کرتے تھے لیکن اس دور ترقی میں اگرچہ برقی مشینوں کے ذریعہ یہ مراحل باسانی طے ہوتے ہیں اس کے باوجود طباعت و اشاعت کی ایک الگ دنیا اور ایک جداگانہ حیثیت ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔

”رضوی کتاب گھر“ نے دینی اشاعت کے اس عظیم بوجھ کو اپنے کاندھوں پر لیا ہے اور آج کئی سالوں سے دنیائے اشاعت میں اس نے قابل قدر کتابوں کا اضافہ کیا ہے اس کی ایک تاریخ ہے جو فراموش نہیں کی جائے گی کہ اس نے پہلے پہل چھوٹی چھوٹی کتاب شائع کی اور اب اس کی خدمات کا عالم یہ ہے کہ بڑی سے بڑی کتاب شائع کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے۔

آج اردو داں طبقہ مخصوص ہوتا جا رہا ہے اس لئے ضرورت تھی کہ اشاعتی پروگرام کو دوسری زبان میں منتقل کیا جائے لہذا اس کی تکمیل میں بھی اس نے خوب حصہ لیا اور کافی کتابیں جو زیادہ تر عوامی اصلاح سے متعلق ہیں ہندی اور انگریزی میں شائع کی ہیں جس کے لئے باضابطہ طور پر اس نے انگریزی ہندی اور اردو کمپیوٹر لگا لیا ہے۔

عالی جناب حافظ قمر الدین صاحب رضوی مالک ”رضوی کتاب گھر“ کا ایک قابل فخر کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اہلسنت کی میز پر ماہنامہ ”کنز الایمان“ کا اجرا کر کے گرانقدر اضافہ کیا ہے جسے ارباب اہلسنت نے بیک زبان پسند کیا اور سراہا۔

لور ان کی ایک عظیم اشاعتی خدمت یہ ہے کہ وہ زیر نظر کتاب ”امام احمد رضا اور علم حدیث“ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جس سے ان کے جذبہ دینی اور مسلک اہلسنت کی پاسداری کا اندازہ ہوتا ہے۔

پہلے پہل جب ”رضوی کتاب گھر“ قائم ہوا تھا تو یہ کہنا مشکل تھا کہ یہ چلے گیا نہیں مگر آج وہ قوم کے سامنے ایک نونہل سا یہ دار و رخت کی طرح پھیل چکا ہے جس کی دستوں کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ رضوی کتاب گھر مسلک اہلسنت کا ترجمان لور قوم و ملت کا پاسبان ہے کہ قوم کو جب جیسی کتاب کی ضرورت ہوتی ہے وہ یہاں سے دستیاب ہو جاتی ہے یہ سب نتیجہ ہے جناب حافظ قمر الدین صاحب کی محنت و کاش کا شاہکار فطرت ان کی محنتیں لور ان کی اشاعتی خدمات قبول فرما کر دارین کی سعادتیں عطا کرے، آمین۔

محمد عیسیٰ رضوی قادری

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

مسائل شرعیہ فقہیہ کا عظیم و جلیل ذخیرہ ”فتاویٰ رضویہ جلد چہارم“ امام احمد رضا کی ندرت تحقیق و دقت نظر اور وسعت علم پر شاہد عدل ہے اور ان کی فقہی بصیرت کا شفاف آئینہ ہے۔ اس جلد میں ۵۵۹ سوالوں کے جوابات جہازی سائز کے ۷۲۳ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اور اس جلد میں مندرجہ ذیل ابواب پر مکمل و سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

باب الجنائز: یہ باب ص ۱ سے ص ۷۶ تک پھیلا ہوا ہے اس میں ۲۶۶ مسائل فقہیہ اور ۱۲ رسائل علمیہ ہیں۔

کتاب الزکوٰۃ: یہ ص ۷۷ سے ص ۵۱۱ تک محیط ہے اس میں ۱۵۵ مسائل شرعیہ اور ۵ رسائل تحقیقیہ ہیں۔

کتاب الصوم: اس میں باب مفدمات صوم، باب القضاء و الکفارہ و الغدیہ، مکروہات روزہ، سحر و افظار اور صوم نفل کا بیان ہے اور یہ ص ۵۱۱ سے ص ۶۶۱ تک حاوی ہے اس میں ۱۰۲ مسائل اور ۸ رسائل ہیں۔

کتاب الحج: اس میں حج بدل، شرائط حج اور جنایات حج کا بیان ہے۔ اور یہ ص ۶۶۱ سے اخیر جلد تک منتہی ہے اس میں ۳۶ تحقیقی مسائل اور ۲ علمی رسائل ہیں۔

لورند کورہ ابواب کے علاوہ اس جلد میں ضمنی طور پر دیگر مختلف کثیر عنوانات و مضامین سے متعلق ہزاروں مسائل و فوائد مجتمع ہیں۔

لور فوائد علمیہ و مسائل شرعیہ پر مشتمل کہیں کہیں اس جلد میں حاشیہ آرائی بھی کی گئی ہے۔ پیش نظر جلد میں تحقیقات بازنہ پر مشتمل ۲۹ مستقل رسائل بھی شامل ہیں۔ ان میں سے ۲۳ رسائل سے حدیثوں کا میں نے استخراج کیا ہے ان میں سے ہر ایک کا تعارف و تذکرہ ان کے اصل مقام پر آئے گا اور چار رسائل وہ ہیں جن میں حدیثوں کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ الفصح البیان فی حکم مزارع ہندوستان (ہندوستان کی زمینوں کے تفصیلی احکام)

اس رسالے میں مزارعت اور ہندوستانی اراضی کا مسئلہ زیر بحث ہے اور امام احمد رضا نے مزارعت و اراضی اور ان کی پیداوار پر بڑی جامع اور محققانہ بحث کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی زمینیں خراجی نہ سمجھی جائیں گی جب تک کسی خاص زمین کی نسبت خراجی ہونا دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو بلکہ وہ عشری ہیں یا نہ عشری نہ خراجی اور دونوں صورتوں میں ان کا وظیفہ عشر ہے۔

یعنی زمین تین قسم ہے : عشری خراجی نہ عشری نہ خراجی
جو زمین عشری یا نہ عشری نہ خراجی ہے اس کی پیداوار کا دسواں حصہ تصدق کیا جائے گا اگر آسمان یا نہر و تالاب کے پانی سے سیراب کیا جائے ورنہ بیسواں حصہ نکالا جائے گا۔
خراج دو قسم ہے :

خراج مقاسمہ : یعنی بیٹائی کی پیداوار کا نصف یا ٹکٹ یا ربع یا خمس مقرر ہو۔

خراج مؤظف : یہ کہ ایک مقدار معین ذمے پر لازم کر دی جائے۔

۲۔ ازکی الاہلال بابطال ما احدث الناس فی امر الہلال (رویت ہلال میں تار وغیرہ کی خبر معتبر نہیں)

اس رسالے میں امام احمد رضا نے متعدد کتب فقہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ :
امور شرعیہ میں تار، ٹیلیفون کی خبر محض نامعتبر اور یہ طریقہ کہ تحقیق ہلال کے لئے تراشا گیا بالکل باطل و بے اثر ہے اور مسلمانوں کو ایسے اعلان پر عمل کرنا جائز و حرام ہے اور جو اس کی بناء پر مرتکب اعلان ہو وہ سب سے زیادہ گناہ میں مبتلا ہوگا۔

۳۔ الاعلام بحال البخور فی الصیام : (اگر حق یا یوبان وغیرہ کا دھواں منہ یا ناک میں کس طرح جانے سے روزہ ٹوٹتا ہے)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں کتب مذہب کی تصریحات سے مسئلہ غبلہ و دخان کو نہایت ہی نفیس انداز میں روشن و بے غبلہ کیا ہے کہ

دھواں یا غبلہ حلق سے یا دماغ میں روزہ دار کے قصد کے بغیر خود چلا جائے تو روزہ نہ جائے گا اگرچہ اس وقت اسے روزہ دار ہو یا نہ ہو اور اگر روزہ دار نے اپنے قصد و ارادہ سے اگر حق یا یوبان خواہ کسی شئی کا دھواں یا غبلہ اپنے حلق یا دماغ میں عمداً بے حالت نسیان صوم داخل کرے مثلاً بخور سٹکائے اور اسے اپنے جسم سے متصل کر کے دھواں سونگھے کہ دماغ یا حلق میں جائے تو اس صورت

میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔

اور اس رسالے میں اسی مسئلہ کی تمثیل و توضیح میں بہت ساری صورتیں رقم کی گئی ہیں جن میں بعض کے ارتکاب سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور بعض صورتوں سے نہیں ٹوٹتا۔

۴۔ درء القبح عن درك وقت الصبح : (صبح صادق کا وقت معلوم کرنے کا بیان)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں صبح صادق اور دیگر مختلف اوقات کی تعیین و تحدید کی ہے مگر اس میں کوئی ضابطہ کلیہ نہیں ہے۔ جس سے ہمیشہ ہر موسم میں اوقات کی ابتداء و انتہا معلوم ہو جائے، چنانچہ امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ :

شریعت مطہرہ محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والحدیۃ نے نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و عدت و وفات و طلاق و مدت حمل و ہتھائے حیض و نفاس و غیر ذلک امور کے لئے یہ اوقات یعنی طلوع صبح و شمس و غروب شمس و شفق و روز و ماہ و سال مقرر فرمائے ان سب کے ادراک کا مدار رویت و مشاہدہ پر ہے ان میں کوئی ایسا نہیں جو بغیر مشاہدہ مجرد کسی حساب یا قانون عقلی سے مدرک ہو۔

علم توقیت کا یہ مسئلہ نہایت ہی غیر منضبط و غیر واضح ہے کہ کسی نے اس کے لئے کوئی جامع قانون و ضابطہ وضع نہیں کیا مگر امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں کافی حد تک اس کے شقوق مختلفہ پر روشنی ڈالی ہے اور ایک قاعدہ بھی تحریر کیا ہے اور رسالے کے اخیر میں لکھا ہے کہ

☆ اصل مدار رویت ہے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام اس باب یعنی اوقات کی تعیین و تبدیل اور ابتداء و انتہا معلوم کرنے میں کوئی ضابطہ و حساب ارشاد نہ فرمایا نہ عقل صرف مقدار انحطاط صبح وغیرہ بتا سکتی ہے۔

☆ ہاں رویت نے وہ تجارب محمدیے جن سے قاعدہ کلیہ ہاتھ آیا اور بے دیکھے وقت بتانا ممکن و میسر ہوا۔

اور دور رسالے دستیاب نہ ہونے کے سبب اس جلد میں شامل اشاعت نہ ہو سکے ہیں

- ۱۔ نقاء النیرۃ فی شرح الجوہرۃ (حج اور زیارت کے مسائل میں)
- ۲۔ معدل الزلال فی اثبات الهلال (انجمن اسلامیہ بریلی کو اثبات ہلال میں غلط

فہمی پر تنبیہ)

اور اس عظیم و جلیل فقہی و علمی شاہکار میں مع جملہ رسائل کے ۵۴۴ احادیث کریمہ کا دریا

موجزن ہے۔

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

جس کا خاتمہ بالخیر ہو وہ جنت میں جائے گا حدیث میں ہے

۱۔ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کا اخیر کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں جائے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۔“ (کنز العمال ص ۷۵ ج ۳)

حضرت علی مرتضیٰ و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زوجیت دنیا و عقبیٰ میں

سلامت ہے

۲۔ منقول ہوا کہ جب سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس امر (جو منقول ہوا کہ سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا) پر اعتراض کیا حضرت مرتضیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان فاطمة زوجتك في الدنيا والآخرة۔ کیا تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ تیری بی بی ہے دنیا و آخرت میں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴“

بقدر استطاعت مسلمان کو نفع پہنچانا کارِ ثواب ہے

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعه

تم میں جو اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچا سکے پہنچائے۔ رواہ مسلم عن جابر بن عبد اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۴“ (مسند احمد ص ۲۵۶ ج ۴)

کثرت دعاء کی ترغیب و تاکید پر چند حدیثیں

۴۔ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ینبکثر من الدعاء

دعا کی کثرت کرے۔ اخرجه الترمذی والحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وقال صحیح و اقروہ مستلک و حاکم (الترغیب والترہیب ۲/۷۸، الترغیب فی کثرة الدعاء)

۵۔ صحیح ابن حبان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ فرماتے ہیں لا تعجزوا فی الدعاء فانہ لن یهلك مع الدعاء احد۔
دعا میں کسل و کمی نہ کرو کہ دعاء کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ قال فی الحرز المعانی لا تقصروا ولا تکسلوا فی تحصیل الدعاء۔ (کنز العمال ص ۳۱ ج ۲)

۶۔ مسند ابی یعلیٰ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تدعون اللہ تعالیٰ فی لیلکم ونهارکم فان الدعاء سلاح المؤمن۔
رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔ (الترغیب والترہیب ۲/۳۸۳، الترغیب فی کثرة الدعاء)

۷۔ طبرانی کتاب الدعاء میں ابن عدی کامل امام ترمذی نوادرو بیہقی شعب الایمان میں لور ابوالشیخ وقضاعی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء۔

بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت و بار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۹"
جتازہ کے ارد گرد کھڑے ہو کر دعاء کرنا جائز ہے اس پر ایک حدیث

۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی واللفظ لمسلم وضع عمر بن الخطاب علی سریره فتکفنه الناس یدعون ویشون ویصلون علیہ قبل ان یرفع وانا فیہم قال فلم یرعنی الا برجل قد اخذ بمنکی من ورائی فالفتت الیہ فاذا بعلی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احدا احب الی ان اتقی اللہ بمثل عملہ منک وایم اللہ ان کنت لاطن ان یجعلک اللہ مع صاحبیک۔ (مسلم ۲، ص: ۲۷۴ من فضائل عمر)

۹۔ وفی روایۃ للبخاری قال انی لواقف فی قوم یدعون اللہ لعمر بن الخطاب وقد وضع علی سریره اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکی یقول رحمک اللہ ان کنت لارجو ان یجعلک اللہ مع صاحبیک۔ الحدیث

یعنی امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ رکھا تھا، لوگ چار طرف سے احاطہ کئے ہوئے ان کے لئے دعا و صلاۃ و ثنا میں مشغول تھے میں بھی انہیں دعا کرنے والوں میں کھڑا تھا ناگاہ ایک شخص نے پیچھے سے آکر شانے پر کہنی رکھی میں نے پلٹ کر دیکھا تو علی مرتضیٰ

کرم اللہ تعالیٰ وجہ تھے جنازہ شریفہ کی طرف مخاطب ہو کر بولے اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہو کہ میں اس کے سے عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے طوں اور خدا کی قسم مجھے امید واثق تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت نصیب فرمائے گا۔ الحدیث۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۲“ (بخاری ۱/۵۲۰، مناقب عمر بن الخطاب)

اہل ایمان سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رشتے اور علاقے روز قیامت منقطع نہیں ہوں گے۔

۱۰۔ اخرج الحاكم وصححه والبيهقي عن ابن عمر والطبراني في الكبير عنه وعن ابن عباس وعن المسور رضي الله تعالى عنهم عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال كل بسب ونسب منقطع يوم القيمة الا سبى ونسبى۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر علاقہ اور رشتہ قیامت کے دن قطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ۔ (مولف) (کنز العمال ص ۳۴ ج ۱۲)

۱۱۔ اخرج البيهقي والدارقطني بسند قال ابن حجر المكي رجاله من اكابر اهل البيت في حديث طويل فيه عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه انه سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول كل صهرا وسب او نسب ينقطع يوم القيامة الا صهري ونسبي. وقد روى نحوه من حديث عبدالله بن زبير رضي الله تعالى عنهما قال ابن حجر قال الذهبي واسناده صحيح آه ونقل المناوي عن الذهبي انه قال غير منقطع قلت ان ثبت عندنا الصحة وقد قال ابن حجر انه صح عن عمر اقول كيف وقد تعدد طرقه وجاء عن جماعة من الاصحاب رضي الله تعالى عنهم

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر علاقہ اور رشتہ قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا مگر میرے رشتے اور علاقے کے (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۳“ (کنز العمال ص ۳۴ ج ۱۲)

خدا اور رسول کا ذکر کسی وقت منع نہیں حدیث میں ہے

۱۲۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يذكر الله تعالى على كل احيانه. رواه مسلم واحمد وابوداؤد والترمذی،

وابن ماجہ وعلقہ البخاری۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵" (مسلم اول ص ۱۶۲، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابة وغیرها)

بے ادا کئے قرض سے سبکدوشی نہیں

۱۳۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الید ما اخذت حتی تودیہ (فی روایۃ حتی تردھا) رواہ احمد والاربعة والحاکم عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بسند حسن

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی پر قرض باقی رہے گا یہاں تک کہ لوا کر دے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۳" (مسند احمد ص ۶۳۱ ج ۵)
ظالم کسی چیز کا حقدار نہیں ہوتا

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بے لعل لعل ظالم حق ظالم کے لئے کوئی حق نہیں ہے (مولف) (یعنی اگر کوئی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر پودا وغیرہ لگائے تو اسے باقی رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۵" (بخاری اول ص ۳۱۳، باب من احیی ارضا مواتا الخ)

مسلم مریض یا میت کے پاس اس کے لئے دعائے خیر شرعاً مندوب ہے

۱۵۔ مسلم، عن ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائكة یومنون ما تقولون۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مریض یا میت کے پاس حاضر ہو تو اچھی دعا کرو کیونکہ تم جو کہتے ہو تو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (مولف) (مسلم اول ص ۳۰۰، کتاب الجنائز)

۱۶۔ وهو عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ابی سلمة وقد شق بصره فاغمضه (الی ان قالت) ثم قال اللهم اغفر لابی سلمة وارفع درجته فی المہدین واخلفه فی عقبه فی الغابرین واغفر لنا وله یا رب العالمین والفسح له فی قبره ونور له فیہ۔

(اور مسلم شریف میں انہیں سے دوسری روایت میں ہے کہ) کام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو سلمہ کے پاس تشریف لائے تو ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں تو حضور نے بند کر دیں (یہاں تک کہ) اے اللہ ابو سلمہ کی مغفرت فرما اور ہدایت یافتگان میں ان کا درجہ بلند فرما اور پسماندگان میں ان کے پیچھے ان کا جانشین بنا اور اے دو جہان کارب سب کی مغفرت فرما اور ان کی قبر کو کشادہ فرما دے اور ان کے لئے قبر میں روشنی عطا فرما۔ (مؤلف) "تذوی رضویہ ج ۳ ص ۱۹" (مسلم لول ص ۳۰۰ کتاب الجناز)

میت کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرنے سے متعلق تین حدیثیں

۱۷۔ ابو داؤد والحاکم وصححه عن امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ وقال استغفروا لاختیکم وسلوا له التثیبت انه الان یسال۔

امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دفن میت سے فارغ ہو جاتے تھے تو تھوڑی دیر وہاں ٹھہرتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت اور اس کی ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال ہو رہا ہے۔ (مؤلف) (ابوداؤد روم ص ۵۹، باب الاستغفار عند القبر للمیت الخ)

۱۸۔ ابن ماجہ والبیہقی فی سننہ عن سعید بن المسیب قال حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی جنازۃ فلما وضعها للحد قال بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلى ملة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما اخذ فی تسویۃ اللبن علی اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیہا وصعلر وحہا ولقہا منک رضوانا قلت یا ابن عمر اثنی سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام قلته برأیک قال اذا انی لقادر علی القول عن شی سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هذه رواية ابن ماجة

حضرت سعید بن مسیب نے کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک جنازہ میں حاضر ہوا تو جنازہ لحد میں رکھا تو حضرت ابن عمر نے بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلى ملة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کئی اینٹ برابر کرنے لگے تو اللہ اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیہا وصعلر وحہا ولقہا منک رضوانا کہا

میں نے کہا اے ابن عمر کیا آپ نے کچھ ایسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اپنی رائے سے کہا فرمایا کہ میں اس چیز کے کہنے پر قادر ہوں جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہوں، یہ ابن ماجہ کی روایت ہے۔ (مولف)

۱۹۔ وفي اخرى فلما اخذ تسوية اللحد قال اللهم اجرها من الشيطان ومن عذاب القبر فلما سوى اللين عليها قام جانب القبر ثم قال اللهم جاف الارض عن جنيها وصعد روحها وتلقها منك رضوانا ثم قال سمعته من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم.

پھر دوسری روایت یہ ہے کہ جب لحد برابر کرنے لگے تو اللہم اجرها من الشيطان ومن عذاب القبر کہا پھر جب اس پر کچی اینٹ برابر کر دی تو ایک جانب کھڑے ہوئے اور اللہم جاف الارض عن جنيها وصعد روحها وتلقها منك رضوانا کہا پھر فرمایا کہ میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۰"

نجاشی پر جنازہ کے بارے میں ایک حدیث

احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعی النجاشی لاصحابہ ثم قال استغفروا له ثم خرج باصحابہ الی المصلی ثم قام فصلی بہم کما یصلی علی الجنازة.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نجاشی بادشاہ کے مرنے کی خبر دی پھر فرمایا کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرو اور اپنے اصحاب کو لے کر عید گاہ کی طرف نکلے پھر اس طرح نماز پڑھائی جس طرح جنازہ پر نماز ہوتی ہے۔ (مولف) (مسند احمد ص ۳۳۳ ج ۳)

ختم قرآن اور فرض نمازوں کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں

۲۰۔ الطبرانی فی الکبیر عن العرباض بن ساریة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی صلاة فريضة فله دعوة مستجابة ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فرض نماز اور ختم قرآن کے بعد دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ (مولف)

۲۱۔ الدیلمی فی مسند الفردوس عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

من ادی فریضة فله عند اللہ دعوة مستجابة۔

لوردیلی نے مسند الفردوس میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت

کی کہ جو فرض ادا کرنے کے بعد دعا کرے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی دعاء مقبول ہے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۱" (کنز العمال ص ۶۱ ج ۲)

تعارف

بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاة الجنائز
(نماز جنازہ کے بعد دعا کرنے کا ثبوت اور منکرین کا رد)

رجب ۱۳۱۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد میت کے حق میں دعا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ
ائمہ اہلسنت وجماعت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے کہ اموات مسلمین کے لئے دعاء
محبوب اور شرعاً مطلوب ہے نصوص قرآن و حدیث مطلق دعا کے بارے میں وارد ہیں جن میں کسی
زمانہ کی تحدید و تحدید نہیں کہ فلاں وقت تو مستحب و مشروع ہے اور فلاں وقت ناجائز و ممنوع۔
لہذا بعد جنازہ کی دعا مطلق دعا میں شامل ہے تو اس کے جائز و مباح ہونے میں کوئی کلام
نہیں اور نہ اس کی ممانعت پر کوئی دلیل شرعی وارد ہے اور کسی چیز کی ممانعت پر دلیل نہ ہونے سے اس
کے لئے دلیل جواز کو کافی ہے۔

اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کھڑے ہو کر میت کے لئے دعا کرنا مروی
ہے، اور فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنا سنت ہے۔
امام احمد رضا نے اس رسالے میں متعدد حدیث اور مختلف کتابوں کے حوالے سے بعد جنازہ
دعا کا جائز و مباح ہونا ثابت کیا ہے۔

اور اس رسالہ مبارک کے میں ۷ حدیثیں شامل عنوان ہیں۔

احادیث

بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاة الجنائز

کثرت دعاء کی تاکید پر چند حدیثیں

۲۲۔ حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثر الدعاء

دعاء بکثرت کر۔ الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

وصحیحہ۔ (کنز العمال ص ۳۹ ج ۲)

۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سأل احدکم فلیکثر فانما یسأل ربہ

جب تم میں کوئی شخص دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کر رہا ہے۔ ابن

حبان فی صحیحہ والطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ

عنها بسند صحیح۔ (کنز العمال ص ۵۰ ج ۲)

۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم

دعا بکثرت مانگ کہ دعاء قضاء مبرم کو ٹال دیتی ہے۔ ابوالشیخ عن انس رضی اللہ

تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ص ۳۹ ج ۲)

۲۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقد بارک اللہ لرجل فی حاجة اکثر الدعاء

فیہا۔ الحدیث

بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا کی کثرت کرے۔

الیہقی فی الشعب والخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "تلوی رضویہ

ج ۳ ص ۲۴" بذل الجوائز

۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا الخیر دھرکم کله وتعرضوا

النفحات رحمة اللہ فان اللہ تعالیٰ نفحات من رحمة یصیب بها من یشاء من عبادہ۔

ہر وقت ہر گھڑی عمر بھر خیر مانگے جاو اور تجلیات رحمت الہی کی تلاش رکھو کہ اللہ عزوجل

کے لئے اس کی رحمت کی کچھ تجلیاں ہیں کہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے۔ ابوبکر بن

ابی الدنیا فی الفرج بعد الشدت والامام الاجل عارف بانلہ سیدی محمد الترمذی

فی نواذر الاصول والبیہقی فی شعب الایمان و ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء عن انس بن مالک و فی الشعب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وللطبرانی فی المعجم الکبیر عن محمد بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال العامری حسن صحیح۔
(کنز العمال ص ۲۵ ج ۲)

کثرت دعا سے گھبرا کر دعا چھوڑ دینے والے کو فرمایا ایسے کی دعا قبول نہیں ہوتی
۲۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یزال یتستجاب للعبد ما لم یدع باثم
او قطیعة رحم ما لم یتعجل یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یتستجب لی فیستحسر
عند ذلك یدع الدعاء۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اصل الحدیث عند
الشیخین و ابی داؤد و الترمذی و ابن ماجہ جمیعا عنہ فی الباب۔ وغیرہ
بندے کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے اور
عجلت بھی نہ کرے کہ وہ کہتا ہے ہم نے بار بار دعا کی لیکن قبولیت نہیں دیکھی پھر وہ اس وقت محرم
واقسوس کرتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۵ بذل الجواز" (مسلم دوم
ص ۳۵۲، باب بیان انہ یتستجاب للداعی الخ)

جمعہ کے بعد مصلادوسری نماز نہ پڑھی جائے تاکہ دو رکعت پر زیادت نہ ہو موہوم ہو
۲۸۔ صحیح مسلم شریف میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر مویہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی سلام امام ہوتے ہی سنتیں پڑھنے کڑے ہو گئے امیر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے بلا کر فرمایا لاتعد لما فعلت اذا صلیت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتى تکلم
او تخرج فان رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرنا بذلك ان لا نوصل صلاة
بصلاة حتى تکلم او تخرج

اب ایسا نہ کرنا جب جمعہ پڑھو تو اسے اور نماز سے نہ ملاؤ یہاں تک کہ بات کرو یا اس جگہ
سے ہٹ جاؤ کہ ہمیں حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ایک نماز
دوسری نماز سے نہ ملائیں یہاں تک کہ کچھ ننگو کریں یا جگہ سے ہٹ جائیں۔ علماء فرماتے ہیں
وصل سے نہیں اس لئے ہے کہ ایک نماز دوسری نماز کا تہ نہ معلوم ہو، جمعہ میں دو رکعت پر زیادت
نہ ہو موہوم ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۷ بذل الجواز" (مسلم ۱/۲۸۸، کتاب الجمعة فصل فی التہور
عن ہصال صلوة الخ)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

۲۹۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی علی جنازة فی المسجد فلا اجر

(سننی) لہ

جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔ (موافق) ”فتاویٰ رضویہ

ج ۳ ص ۳۲“ (ابوداؤد دروم ص ۵۴، باب الصلوة علی الجنائزہ فی المسجد)

میت کو تکلیف دینا اور اس کے بالوں میں کنگھی کرنا منع ہے

۳۰۔ رواہ الامام محمد فی کتاب الآثار قال اخبرنا ابو حنیفہ ورواہ عبدالرزاق

فی مصنفہ قال اخبرنا سفیان عن الثوری کلاهما عن حماد بن ابی سلیمان عن

ابراہیم عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا رأت امرأة یکیدون راسہا بمشط فقالت

علام تنصون میتکم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو دیکھا کہ لوگ اسکے سر پر کنگھی کر رہے

ہیں تو فرمایا کہ کس لئے اپنے مردے کے بال کھینچتے ہو۔ (موافق)

۳۱۔ ورواہ ابو عیید القاسم بن سلام وابراہیم الحربی فی کتابیہما فی غریب

الحدیث عن ابراہیم عن عائشة انہا سئلت عن المیت یسرح رأسہ فقال علام

تنصون میتکم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مردہ کے سر پر کنگھی کرنے کے بارے میں پوچھا گیا

تو فرمایا کہ مردہ کا بال کھینچنے کی کیا ضرورت ہے۔ (موافق) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۳“

مردے کو تکلیف دینا زندے کو تکلیف دینے کے مثل ہے

۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان کسر عظم المسلم میتا

ککسرہ حیاً

پیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ رواہ الامام مالک

واحمد وسعيد بن منصور وعبدالرزاق وابوداؤد وابن ماجه بسند حسن عن ام المؤمنين الصديقة رضى الله تعالى عنها۔ "قولی رضویہ ج ۳ ص ۳۳" (مسند احمد ص ۷۸ ج ۷)

مردے کو گالی دینا منع ہے

۳۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فانہم قد افضوا الی ما قدموا۔

مردوں کو برامت کہو کہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے۔ رواہ احمد والبخاری والنسائی عن

ام المؤمنین الصديقة رضى الله تعالى عنها (بخاری اول ۱۸۷، باب ما ینہی من سب الاموات)

۳۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تذکروا ہلکاکم الا بخیر ان یکونوا

من اهل الجنة تأثون وان یکونوا من اهل النار فحسبهم ما هم فیہ

اپنے مردوں کو یاد نہ کرو مگر بھلائی کے ساتھ کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار

ہو گے اور اگر روزخنی ہیں تو وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں۔ رواہ النسائی عنہا بسند

جید۔ (نسائی اول ص ۷۳، ۷۴، النہی عن ذکر الہلکی الابخیر)

مردوں کو گالی دینے سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے

۳۵۔ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فتؤذوا بہ الاحیاء

مردوں کو برانہ کہو کہ اس کی باعث زندوں کو ایذا دو۔ رواہ احمد والترمذی عن المغیرة

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (مسند احمد ص ۳۰۸ ج ۵)

مردے کی عیب جوئی منع ہے

۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مات صاحبکم فدعوہ ولا تقفوا فیہ۔

جب تمہارا ساتھی مر جائے تو اسے معاف رکھو اور اس پر طعن نہ کرو۔ رواہ ابوداؤد عن ام

المؤمنین الصديقة رضى الله تعالى عنها بسند صحیح۔ (ابوداؤد دوم ص ۶۷۱، باب النہی عن

سب الموتی)

قبر پر ٹیک لگانے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

۳۷۔ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ایک قبر سے ٹکیہ لگائے دیکھا فرمایا لا تؤذ صاحب هذا القبر۔

مردے کو ایذا نہ دے۔ رواہ الامام احمد۔ "قولی رضویہ ج ۳ ص ۳۳" (کنز العمال ص ۶۶ ج ۲۰)

تعارف

النہی الحاجز عن تکرار صلاة الجنائز

(نماز جنازہ کی تکرار ناجائز ہے)

رجب ۱۳۱۵ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ میت کا ولی نماز جنازہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟
 اور نماز جنازہ کتنے دن تک پڑھی جاسکتی ہے؟ امام احمد رضا نے اس کے جواب میں دلائل
 قاہرہ اور نصوص حدیث و فقہ سے ثابت کیا کہ

نماز جنازہ کی تکرار ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک تو مطلقاً ناجائز
 و نامشروع ہے مگر جبکہ اجنبی غیر اہل حق نے بلا اذن متابعت ولی پڑھ لی ہو تو ولی اعادہ کر سکتا ہے۔
 یعنی اگر ولی و حاکم اسلام کے سوا اور لوگ نماز جنازہ پڑھ لیں تو ولی کو اعادہ کا اختیار ہے اور اگر
 ولی پڑھ چکا تو اب کسی کو جائز نہیں کہ فرض تو پہلی نماز سے ادا ہو چکا اور یہ نماز بطور نفل پڑھنی
 مشروع نہیں۔

اور نماز جنازہ جس طرح دفن سے پہلے فرض کفایہ ہے اسی طرح دفن کے بعد بھی۔
 یعنی اگر کسی شخص کو بے نماز پڑھے دفن کر دیا گیا تو فرض ہے کہ اس کی قبر پر نماز جنازہ
 پڑھیں جب تک ظن غالب رہے کہ بدن بگڑ نہ گیا ہوگا، اور اسے بعض روایات میں دفن کے بعد
 تین دن سے تعبیر کیا ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ کچھ مدت معین نہیں بلکہ جب جسم کی سلامت و عدم
 سلامت مشکوک ہو جائے تو نماز ناجائز ہو جائے گی لہذا اس رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ
 نماز جنازہ کی تکرار شرع میں مشروع نہیں ہے جس کے لئے امام احمد رضا نے چالیس کتب فقہ کی
 اکاون (۵۱) عبارتیں پیش کی ہیں۔

اور جمہوری سائز کے ۱۸ صفحات پر مبسوط دلیلوں سے مزین اس رسالہ حدیثیہ میں ۵۷
 حدیثیں زینت تحریر ہیں۔

احادیث

قصر نماز میں نکرار صلاۃ قصر

ہوتے اور اگر کسی نے نماز میں دو رکعتیں پڑھی اور پھر نماز پڑھی

تو اسے دو رکعتوں کی صلاۃ کہتے ہیں، اگر وہ نماز میں دو رکعتیں پڑھے اور پھر نماز پڑھی

تو اسے دو رکعتوں کی صلاۃ کہتے ہیں، اگر وہ نماز میں دو رکعتیں پڑھے اور پھر نماز پڑھی

تو اسے دو رکعتوں کی صلاۃ کہتے ہیں، اگر وہ نماز میں دو رکعتیں پڑھے اور پھر نماز پڑھی

تو اسے دو رکعتوں کی صلاۃ کہتے ہیں، اگر وہ نماز میں دو رکعتیں پڑھے اور پھر نماز پڑھی

تو اسے دو رکعتوں کی صلاۃ کہتے ہیں، اگر وہ نماز میں دو رکعتیں پڑھے اور پھر نماز پڑھی

جو کسی ضلالت کی طرف بلائے سب ماننے والوں کے برابر گناہ اس پر ہوا اور ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ یعنی یہ نہ ہو گا کہ اس کی ترغیب کے باعث گناہ ہونے کے سبب وہ گناہ سے بچ رہیں، یا اس پر صرف اپنے ہی فعل کا گناہ ہو، بلکہ وہ سب اپنے اپنے گناہ میں گرفتار اور ان سب کے برابر اس ترغیب و ہندہ پر بار۔ رواہ الائمة احمد و مسلم و الاربعة عن ابی ہريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۷۷ انتہی الحاجز" (مسلم ۳۳۱/۲۔ باب من من سن سنة حسنة الخ)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائمی فعل سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔
۳۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت تراویح اسی خیال سے ترک فرمادی کہ مداومت کئے سے فرض نہ ہو جائے۔ کما رواہ الستة عن زید بن ثابت و الشیخان عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۹، انتہی الحاجز"۔ (بخاری اول ص ۱۵۲، باب تحریض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی قیام اللیل)

زکوٰۃ لانیوالوں کے لئے حضور کی دعاء پر مشتمل ایک حدیث پاک
۳۲۔ جب لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ حاضر کرتے حضور ان کے حق میں دعاء فرماتے اللھم صل علی آل فلان۔
اے اللہ فلاں پر رحمت نازل فرما (مولف) کما رواہ احمد و البخاری و المسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ و غیرہم عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری دوم ص ۹۳، باب قول اللہ تعالیٰ وصل علیہم الخ)

اہل بقیع کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صلاۃ و دعاء
۳۳۔ حدیث موطا امام مالک و سنن نسائی عن ام المؤمنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انی بعثت الی اہل البقیع لاصلی علیہم۔
میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ ان پر صلاۃ کروں۔ علماء نے یہاں پر صلاۃ کو بمعنی دعایا ہے۔ (نسائی اول ص ۲۸۷، الامر بالاستغفار للمؤمنین)

۳۴۔ سنن نسائی کی دوسری روایت میں ہے ان جبریل اتانی (فذكر الحديث) فامرني ان اتی البقیع فاستغفر لهم قلت له کیف اقول یا رسول اللہ قل قولی السلام علی اہل الدار (الديار) من المؤمنین و المسلمین و یرحم اللہ المتقدمین منا

والمتاخرین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے مجھے حکم فرمایا کہ بقیع جا کر اہل بقیع کے لئے دعائے مغفرت کروں ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح کہوں، حضور نے دعاء زیارت قبور تعلیم فرمائی یعنی یہ کہو السلام علی الخ۔

(نسائی لول ص ۲۸۷، الامر بالاستغفار للمؤمنین)

امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنازہ اقدس کا کوئی امام نہ تھا بلکہ لوگوں نے فوجاً فوجاً

صلوات و سلام پڑھا

۴۵۔ اخرج ابن سعد عن عبد الله بن محمد بن عبد الله بن عمر بن علي بن ابي طالب عن ابيه عن جده عن علي رضي الله تعالى عنهم قال لما وضع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم السرير قال لا يقوم عليه احد هو امامكم حيا وميتا فكان يدخل الناس رسلا رسلا فيصلون عليه صفا صفا ليس لهم امام ويكبرون وعلي قائم بحيال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل الله اليه ونصح لامته وجاهد في سبيل الله حتى اعز الله دينه وتمت كلمته اللهم فاجعلنا ممن تبع ما انزل الله اليه وثبتا بعده واجمع بيننا وبينه فيقول الناس آمين حتى صلى عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان۔

یعنی جب حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دے کر سریر پر لٹایا حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بن کرنے کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں اپنی زندگی دنیوی میں اور بعد وصال پس لوگ گروہ در گروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلاۃ کرتے کوئی ان کا امام نہ تھا، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عرض کرتے تھے، سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں الہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہنچا دیا جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی کی اور راہ خدا میں جما دیا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا قول پورا ہوا، الہی تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے حیروں میں کر لو ان کے بعد ان کے دین پر قائم رکھ لو روز قیامت ہمیں ان سے ملا مولیٰ علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے یہاں تک کہ ان پر مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلاۃ کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

”قوئی رضویہ ج ۳ ص ۳۰، النہی الحاجز“ (کنز العمال ص ۶۳ ج ۷)

۳۶۔ ابن سعد و بیہقی نے محمد بن ابراہیم التیمی مدنی سے روایت کی لما کفن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ووضع علی سریره دخل ابوبکر وعمر فقالا السلام علیکم ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ، ومعہما نفر من المهاجرین والانصار قدر ما یسع الیت فسلموا کما سلم ابوبکر وعمر وهما فی الصف الاول حیال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللهم انا اشہد ان قد بلغ ما انزل الیہ ونصح لامتہ وجاهد فی سبیل اللہ حتی اعز اللہ دینہ وتمت کلماتہ فاومن بہ وحدہ لا شریک لہ فاجعلنا یا الہنا ممن یتبع القول الذی انزل معہ واجمع بیننا وبینہ حتی نعرفہ وتعرفہ بنا فانہ کان بالمومنین رؤفا رحیما لا ینبغی بالایمان بدلا ولا نشتری بہ ثمنا ابدا فیقول الناس آمین آمین ثم ینخرجون ویدخل علیہ آخرون حتی صلوا علیہ الرجال ثم النساء ثم الصبیان۔

یعنی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا صدیق وقاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کی سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی مر اور اس کی افزونیاں اور دونوں حضرات کے ساتھ ایک گروہ مهاجرین اور انصار کا تھا جس قدر اس حجرہ پاک میں سما جاتا، ان سب نے بھی یونہی سلام عرض کیا اور صدیق وقاروق پہلی صف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے کہ الہی میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو پہنچایا اور اس کی خیر خواہی میں رہے اور راہ خدا میں جہاد فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ کی باتیں پوری ہوئیں میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اس کا کوئی شریک نہیں تو اے معبود ہمارے ہمیں ان کی کتاب کے پیروں میں کر جو ان کے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرادے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے، ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اس کے عوض کچھ قیمت لینا لوگ اس دعاء پر آمین آمین کہتے پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی۔

سید العرب والجمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعش مبارک پر سب سے پہلے رسل ملائکہ

نے صلاۃ کی

۴۷۔ بزار و حاکم و ابن سعد و ابن مینع و بیہقی اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا غسلتمونی و کفتمونی فضعونی علی سریری ثم اخرجوا عنی فان اول من یصلی علی جبریل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملک الموت مع جنوده من الملئکة باجمعهم ثم ادخلوا علی فوجا بعد فوج فصلوا علی وسلموا تسلیما۔

جب میرے غسل و کفن مبارک سے فارغ ہو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جاؤ سب میں پہلے جبریل مجھ پر صلاۃ کریں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ پھر گروہ گروہ میرے پاس حاضر ہو کر مجھ پر درود و سلام عرض کرتے جاؤ۔ امام جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں قال بیہقی تفرد به سلام الطویل عن عبد الملك بن عبد الرحمن و تعقبه ابن حجر فی المطالب العالیة بان ابن مینع اخرجہ من طریق سلمة بن صالح بن عبد الملك به فهو هذه متابعة السلام الطویل و اخرجہ البزار من وجه آخر عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۱، النہی الحاجز“

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر صلاۃ کی

۴۸۔ حدیث بخاری و مسلم و نسائی عن عقبہ بن عامر ان النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاتہ علی المیت عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن نکلے تو شہدائے احد پر اس طرح دعا فرمائی جس طرح میت پر دعا کی جاتی ہے۔ اس حدیث میں علماء نے صلاۃ سے دعا مروی لی ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۰، النہی الحاجز“ (بخاری اول ص ۱۷۹، باب الصلاة علی الشہید)

نماز جنازہ کی فضیلت و برکت پر چند احادیث کریمہ

۴۹۔ روی الامام الترمذی عن محمد بن علی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول تحفة المومنین ان یغفر لمن صلی علیہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا تحفہ یہ ہے جو کہ میت پر نماز پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مولف)

(کنز العمال ص ۱۱۳ ج ۲۰)

۵۰۔ ورواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ اول ما یتحف بہ المؤمن اذا دخل قبرہ ان یغفر لمن صلی علیہ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ جو اس کی نماز جنازہ پڑھتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مولف) (کنز العمال ص ۱۲۲ ج ۲۰)

۵۱۔ ورواہ عبد بن حمید والبخاری والبیہقی فی شعب الایمان عنہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ ان اول ما یجازی بہ المؤمنین بعد موتہ ان یغفر لجمیع من تبع جنازتہ.

شعب الایمان کی روایت میں انہیں سے اس طرح مروی ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد مومنوں کو سب سے پہلے جو جزاء دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جو اس کے جنازے کے ساتھ جاتے ہیں سب کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مولف) (کنز العمال ص ۱۱۷ ج ۲۰)

۵۲۔ ورواہ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت والخطیب عن جابر بن عبد اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ ان اول تحفة المؤمن ان یغفر لمن خرج فی جنازتہ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان لفظوں میں مروی ہے کہ مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی مغفرت ہو جاتی ہے جو اس کے جنازہ کے ساتھ نکلے۔ (مولف) (کنز العمال ص ۱۲۲ ج ۲۰)

۵۳۔ وروی الدیلمی فی مستند الفردوس عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم اذا مات الرجل من اهل الجنة استحی علیہ عزوجل ان یعذب من حملہ ومن تبعہ ومن صلی علیہ.

انہیں سے اس طرح بھی مروی ہے کہ جب جنتی آدمی مرتا ہے تو اللہ عزوجل ان کو عذاب دینے سے حیا فرماتا ہے جو اس کا جنازہ اٹھائے اور جو اس کے پیچھے چلے اور جو اس کی نماز پڑھے۔ (مولف)

۵۴۔ وروی ابوبکر بن ابی شیبہ و ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الثواب عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اول ما یشربہ المؤمنین ان یقال البشیر ولی اللہ برضاه والجنة قدمت خیر مقدم قد غفر اللہ لمن شیعک واستجاب لمن استغفر لک وقیل من شهدک۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مومنین کو ملنے والی سب سے پہلی بشارت یہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا کہ اے اللہ کے ولی تجھے خوشخبری ہو رضائے رب کی اور جنت خیر مقدم کرے گی بیشک اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا جو تیرے پیچھے چلا اور اس کی دعا قبول کی جس نے تیرے لئے استغفار کیا اور مقبول ہوا وہ جو تیرے لئے حاضر ہوا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۲ النہی الحاجز" (کنز العمال ص ۲۲ ج ۲۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مسلمین کے ولی ہیں

۵۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اولی بالمؤمنین من انفسہم۔

رواہ احمد والشیخان والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

میں مسلمانوں کا خود ان کی جانوں سے زیادہ والی ہوں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۳

النہی الحاجز" (بخاری دوم ص ۹۹، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ترک ما لا فلاہلہ)

وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی

۵۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یقبل اللہ صلاة احدکم اذا

احدک حتی يتوضأ۔ اخرجہ الشیخان و ابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ۔

اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی بے وضو شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ وضو

کر لے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۰ النہی الحاجز" (مسلم اول ص ۱۱۹، باب وجوب

الطہارة للصلوة)

صحابہ کرام نے ازراہ ادب حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جنازے کے لئے

تشریف لانے کی زحمت نہیں دی تو حضور نے فرمایا کہ ایسا مت کرو بلکہ مجھے بلایا کرو کہ میری نماز

ان کے لئے رحمت و نور ہے۔ اس پر چند حدیثیں۔

۵۷۔ مؤطا امام مالک وغیرہ میں حدیث ابی امامہ اسعد بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ

عثمان سے ہے جب وہ (مسکینہ سودا خادمہ مسجد ام محسن) بیمار ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا ماتت فاذنونی۔

جب اس کا انتقال ہو مجھے خبر کر دینا ان کا جنازہ شب کو تیار ہوا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جگانا خلاف ادب جانا، (ابن ابی شیبہ کی روایت موصولہ میں حدیث سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے) یہ بھی خوف ہوا کہ رات اندھیری ہے زمین میں ہر طرح کے کیڑے ہوتے ہیں اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا مناسب نہیں قال فدفنہا یہ خیال کر کے دفن کر دیا، صبح حضور کو خبر ہوئی فرمایا الم امرکم ان تؤذونی بہا کیا میں نے تمہیں حکم نہ دیا تھا کہ مجھے اس کی خبر کر دینا عرض کی یا رسول اللہ کرہنا ان نخرجک لیلا و نوقظک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ہمارے دلوں کو گوارا نہ ہوا کہ رات میں حضور کو باہر تشریف لانے کی تکلیف دیں اور حضور کو خواب راحت سے جگائیں (کہ حضور کا خواب بھی تو وحی ہے کیا معلوم کہ اس وقت حضور خواب میں کیا دیکھتے سنتے ہوں) صحیح بخاری میں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فحقروا شانہا، صحیح مسلم میں انہیں سے ہے وکانہم صفرو امرہا۔ یعنی یہ خیال کیا کہ وہ کیا اس قابل تھی کہ اس کے جنازے کے لئے حضور کو جگا کر اندھیری رات میں باہر لے جائیں۔ (مؤطا امام مالک،

ص ۷۸۔ التکبیر علی الجنائز) (بخاری ۷۸۱۱ باب الصلوٰۃ علی القبر بعد ما یدفن)

۵۸۔ سنن ابن ماجہ میں حدیث عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فلا تفعلوا ادعونی لجنائزکم۔

ایسا نہ کرو مجھے اپنے جنازے کے لئے بلایا کرو

۵۹۔ مسند امام احمد میں حدیث زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور نے

فرمایا فلا تفعلوا لا یموتن فیکم میت ما کنت بین اظہرکم الا اذتمونی بہ فان صلاتی علیہ رحمۃ۔

ایسا کبھی نہ کرنا جب تک میں تم میں تشریف رکھوں جو شخص مرے مجھے ضرور خبر کر دینا

کہ میری نماز اس کے حق میں رحمت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ابن ماجہ طول، ص ۱۱۱۱ باب ماجاء فی

الصلوٰۃ علی القبر)

۶۰۔ ابن حبان اپنی صحیح اور حاکم مستدرک میں حضرت یزید بن ثابت انصاری برادر اکبر زید

بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما وردنا البقیع اذا هو بقبر فسأل عنه فقالوا فلانة فعرفها فقال الا اذتمونی بها قالوا کنت قائلا صائما قال فلا تفعلوا الا اعرفی امامات منکم میت ما کنت بین اظہر کم الا اذتمونی بہ فان صلاتی علیہ رحمۃ

یعنی ہم ہمراہ رکاب اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر چلے جب بقیع پر پہنچے ایک قبر تازہ نظر آئی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کی فلاں عورت، حضور نے انہیں پہچانا فرمایا مجھے کیوں نہ خبر کی عرض کی حضور دوپہر کو آرام فرماتے تھے اور حضور کا روزہ تھا فرمایا تو ایسا نہ کرو جب تم میں کوئی مسلمان مرے مجھے خبر دیا کرو کہ اس پر میرا نماز پڑھنا رحمت ہے۔ ”قلوی رضویہ ج ۴، ص ۴۳۔ النہی الحاجز“ (ابن ماجہ طول، ص ۱۱۱، باب ماجا فی الصلوٰۃ علی القبر)

۶۱۔ طبرانی نے حسین بن وجوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان طلحة بن البراء مرض فاتاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعودہ فقال انی لا اری طلحة الا قد حدث فیہ الموت فاذنونی بہ و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی سالم بن عوف حتی توفی و کان قال لاهلہ لما دخل اللیل اذامت فادفنونی ولا تدعوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانی اخاف علیہ یهود ان یصاب بسببی فاخبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین الصبح۔ الحدیث۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور یہ فرما گئے کہ اب ان کا وقت آیا معلوم ہوتا ہے مجھے خبر کرو دینا اور تجھیز میں جلدی کرنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محلہ بنی سالم تک نہ پہنچے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا، اور انہوں نے رات آنے پہ اپنے گھر والوں کو وصیت کر دی تھی کہ جب میں مروں تو مجھے دفن کر دینا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ بلانا، رات کا وقت ہے مجھے یہود سے اندیشہ ہے مبادا حضور کو میرے سبب سے کوئی کلفت پہنچے ان کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا صبح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر ہوئی۔ ”قلوی رضویہ ج ۴، ص ۴۳۔ النہی الحاجز“

نماز جنازہ میں چالیس مسلمان کی شرکت باعث شفاعت ہے۔

۶۲۔ احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ کی حدیث میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہا من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته اربعون رجلا لا يشر كون بالله شيئا الا شفعمهم الله فيه۔

جس مسلمان کے جنازے پر چالیس مسلمان نماز میں کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرمائے۔ (ابوداؤد دوم، ص ۴۵۲، باب فضل الصلوة على الجنائز) (مسلم اول، ص ۳۰۸۔ کتاب الجنائز)

۶۳۔ احمد و مسلم و نسائی نے ام المؤمنین و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ترمذی نے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من ميت تصلى عليه امة من المسلمين يلفون مائة كلهم يشفعون له الا شفعا فيه۔

جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ پر شفیق ہوں ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔ (مسلم اول، ص ۳۰۸۔ کتاب الجنائز)

حضور کی شفاعت پر دو حدیثیں

۶۴۔ شفیع اللذین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعطيت شفاعت۔

شفاعت مجھے عطا فرمادی گئی ہے۔ رواہ البخاری و مسلم و النسائی عن جابر بن عبد الله رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی حدیث اعطيت خمسا لم يعطهن احد من الانبياء قبلي۔ مجھے پانچ چیزیں وہ عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کے نبیوں کو نہیں دی گئیں (مولف) (بخاری اول، ص ۶۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت لی الارض الخ)

۶۵۔ حضور شافع مشفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا كان يوم القيمة كنت

امام النبیین و خطیبہم و صاحب شفاعتہم غیر فخر۔

روز قیامت تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کا مالک ہوں اور یہ بات کچھ براہ فخر نہیں فرماتا۔ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجہ و الحاکم باسانید صحیحہ عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "قلوبی رضویہ، ج ۴، ص ۴۴۔ النہی الحاجز" (ابن ماجہ دوم، ص ۳۳۰، باب ذکر الشفاعت)

انبیاء علیہم السلام کی میراث ترکہ نہیں بلکہ صدقہ ہے

۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا نورث ما ترکناہ صدقہ۔

ہمارا کوئی وراثت نہ ہوگا ہم جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے۔ رواہ احمد و البخاری و مسلم و

ابوداؤد و النسائی عن ابی بکر الصدیق و ابوداؤد عن ام المومنین و نحوه عن الزبیر و احمد و الشیخان و ابوداؤد عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (بخاری دوم، ص ۹۹۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانورث الخ)

۶۷۔ حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے فاذا مت فهو الی ولی

الامر من بعدی۔

جب میں انتقال فرماؤں تو میرے ترکے کا اختیار اسے ہے جو میرے بعد ولی امر و خلیفہ

ہوگا۔ "قلوی رضویہ ج ۳، ص ۳۵۔ النہی الحاجز"۔ (کنز العمال، ص ۱۳، ج ۱۱)

شہیدوں کو غسل دینے کا حکم نہیں

۶۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری شاہد و مشاہد شہدا حد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

امر بدفنہم بدماتہم ولم یغسلوا و لم یصل علیہم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان شہدائے کرام کو ویسے خون آلود دفن

کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں غسل نہ دیا گیا نہ ان کی نماز ہوئی۔ (دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے

شہدائے احد پر نماز پڑھی۔ یہی مسلک و معتقد ہے۔ مولف) صحیح بخاری و رواہ ایضا احمد

بسند جید و الترمذی و صحیحہ النسائی و ابن ماجہ۔ "قلوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۔ النہی

الحاجز"۔ (بخاری اول، ص ۷۹، باب الصلوٰۃ علی الشہید)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جنازہ پر نماز، نورِ علمت اور تار کی قبر کی روشنی ہے۔

۶۹۔ حدیث خادمہ مسجد رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کی قبر پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے نماز پڑھ کر وجہ خود ارشاد فرمائی۔ ان هذه القبور مملوءة علی اهلها ظلمة و انی

انورھا بصلاتی علیہم۔

پیشک یہ قبریں اپنے ساکنوں پر اندھیرے سے بھری ہیں اور پیشک میں اپنی نماز سے انہیں

روشن کر دیتا ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدر نورہ و جمالہ و جودہ و نوالہ علیہ و

علی الہ اجمعین۔ رواہ مسلم و ابن حبان عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "قلوی رضویہ،

ج ۳، ص ۳۷۔ النہی الحاجز"۔ (مسلم اول، ص ۳۱۰۔ کتاب الجنائز)

نماز جنازہ فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے پڑھنا جائز ہے

۷۰۔ ابن ابی شیبہ کی روایت یہ ہے حدثنا عمر بن ایوب الموصلی عن مغيرة بن

زیاد عن عطاء عن ابن عباس قال اذا خفت ان تفوتك الجنابة و انت على غير وضوء
فیتم و صل۔

جب تجھے نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمم کر کے پڑھ لے۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۹، النہی الحاجز“

شہدائے احد اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر نماز پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث
۷۱۔ ایک اثر مرسل ابو داؤد نے مراسیل میں بسد ثقات ابومالک غفاری تابعی سے روایت
کیا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی قتلی احد عشرة عشرة فی کل
عشرة حمزة رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی صلی علیہ سبعین صلاة۔

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر دس دس کر کے نماز جنازہ پڑھائی
ہر دس میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے یہاں تک کہ ان پر ۷۰ مرتبہ نماز پڑھی گئی
(مولف) (اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہدائے احد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۷۰
تھے جب دس دس پر نماز ہوئی سات نمازیں ہوں گی ستر کیونکر، ثم اقول وباللہ التوفیق بعد تسلیم
صحت حدیث غایت درجہ جو ثابت ہو گا وہ اس قدر کہ شہداء پر نعشیں بدل بدل کر نمازیں ہو اکیں
اور نعش مبارک سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم بدستور رکھی رہی، مجرد نہ اٹھایا جانا مستلزم اعادہ
صلاة نہیں کہ یہ امر نیت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پر موقوف اور نیت غیبت ہے
اور غیب پر اطلاع ممکن نہیں کہ ان کی نعش ہر بار کے برکات نازلہ میں شمول کے لئے رکھی گئی ہو،
ظاہر ہے کہ ایسی جگہ روایت کا مبلغ صرف صورت ظاہرہ تک ہے نہ معنی باطن تک اور مطلب
متدل کا ثبوت اسی معنی باطن پر موقوف اور اس پر دلیل نہیں تو استدلال راسا ساقط، ہاں اگر حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اپنی زبان مبارک سے ایسا بیان فرماتے تو احتجاج صحیح تھا۔ منہ)
یعنی اس حدیث سے تکرار نماز جنازہ ثابت نہیں ہوتی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۔ النہی

الحاجز۔ (مراسیل ابو داؤد، ص ۱۸۔ فی الصلوٰۃ علی الشہداء)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں

۷۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حق المسلم علی المسلم خمس

رد السلام و عیادۃ المریض و اتباع الجنائزہ و اجابۃ الدعویۃ و تسمیت العاطس۔ رواہ

الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حقوق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کا اتباع کرنا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کا جواب دینا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۷۔ النہی الحاجز“۔ (بخاری اول، ص ۱۶۶۔ باب الامر باتباع الجنائز)

ایک نماز ایک دن میں دو بار نہیں پڑھی جاتی ہے

۷۳۔ مسند امام احمد و سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تصلوا صلاة فی یوم مرتین۔

کوئی نماز ایک دن میں دو بار نہ پڑھو۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۶۔ باب اذا صلی فی جماعة الخ)

۷۴۔ حدیث میں ہے لا یصلی بعد صلاة مثلها۔

کسی نماز کے بعد اس کے مثل نہ پڑھی جائے۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ عن امیر

المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۴۸۔ النہی الحاجز“۔

نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۷۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم نے روایت کی عن صالح مولی التوامة

عن عمر ادرك ابابکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہم کانوا اذا تضایق بہم المصلی انصرفوا و لم یصلوا علی الجنازة فی المسجد۔

یعنی ابو بکر صدیق و عمر فاروق و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عادت کریمہ تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگ کرنا کہ اس میں گنجائش نہ پاتے واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔ (کنز العمال، ص ۱۹۹ ج ۲۰)

نماز جنازہ دوبارہ نہیں ہوتی ہے حدیث میں ہے

۷۶۔ عن عبد اللہ بن سلام لما فاتته الصلاة علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

ان سبقت بالصلاة فلم اسبق بالدعاء له۔

یعنی عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے جنازہ مبارک پر نماز میرے آنے سے پہلے ہو چکی تو کہا کہ دعا کی بندش تو نہیں، میں

ان کے لئے دعا کروں گا۔ ذکرہ السید الازہری فی فتح اللہ المعین۔

جناز فوت ہونے کے خوف سے تیمم کرنا جائز ہے

۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف اور امام اجل ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوف اور ابن عدی کامل میں بروایت ابن عباس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روی و هذا حدیث الطحاوی بطریق عمر بن ایوب الموصلی عن المغيرة بن زیاد عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی الرجل تفجوا الجنازة و هو علی غیر وضوء قال یتیمم ویصلی علیہا۔

یعنی جس شخص کے پاس ناگاہ جنازہ آجائے براسے وضو نہ ہو وہ تیمم کر کے نماز پڑھے۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۳۹۔ النہی الحاجز“۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۵۲ باب قراءۃ الجنب و الحاضر)

۷۸۔ ابن عدی کی حدیث یوں ہے عن معاذ بن عمران عن مغيرة بن زیاد عن عطاء

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا فجتک الجنازة و انت علی غیر وضوء فیتیمم۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب ناگہانی تیرے سامنے جنازہ آجائے اور

تجھے وضو نہ ہو تو تیمم کر لے۔ قال ابن عدی هذا مرفوعاً غیر محفوظ و الحدیث موقوف علی ابن عباس۔

۷۹۔ دارقطنی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انہ اتی

الجنازة و هو علی غیر وضوء فیتیمم و صلی علیہا۔

یعنی ان کے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا تیمم کر کے نماز میں شریک ہو گئے۔ اسی

کے مثل ابن ابی شیبہ و امام طحاوی نے باسانید کثیرہ امام حسن بصری و امام ابراہیم قحی و ابو بکر نے عکرمہ تمیز ابن عباس اور طحاوی نے عطاء بن ابی رباح و عامر و ابن شہاب زہری و حکم سات ائمہ تابعین سے روایت کیا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۳۹۔ النہی الحاجز“

بغیر طہارت کے نماز نہیں ہوتی اور مال حرام کا صدقہ مقبول نہیں ہوتا۔ حدیث میں ہے۔

۸۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں لا تقبل صلاة بغیر طہور و لا صدقة من غلول۔ اخرجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلم و الترمذی و ابن ماجہ۔

بغیر وضو کے نماز اور حرام مال کا صدقہ مقبول نہیں۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۱۹۔ باب

وجوب الطہارة للملوة)

نماز جنازہ میں تعجل شرعاً نہایت درجہ مطلوب ہے اس پر چند حدیثیں۔

۸۱۔ صحاح ستہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسرعوا بالجنازۃ۔

جنازہ میں جلدی کرو۔ (مسلم اول، ص ۳۰۶۔ کتاب الجنائز)

۸۲۔ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ و حاکم و ابن حبان و غیر ہم مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روای حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاث لا توخروهن (ھا) الصلوۃ اذا اتت و الجنازۃ اذا حضرت و الایم اذا وجدت لها کفوا۔

تین چیزوں میں دیر نہ کرو، نماز جب اس کا وقت آجائے، اور جنازہ جس وقت حاضر ہو، اور زن بے شوہر جب اس کا کفو ملے۔ (ترمذی اول، ص ۲۰۶ باب ماجاء فی تعجیل الجنازۃ)

۸۳۔ سنن ابی داؤد میں حصین بن جورج انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عجلوا فانہ لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان یحبس بین ظہری (ظہرائی) اہلہ۔

جلدی کرو کہ مسلمان کے مردے کو روکنا نہ چاہئے۔ (ابوداؤد دوم، ص ۳۵۰۔ باب تعجیل الجنازۃ)

۸۴۔ طبرانی بسند حسن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روای میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اذا مات احدکم فلا تجسوه و اسرعوا بہ الی قبرہ۔ جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلد دفن کو لے جاؤ۔ ولہذا علمائے فرماتے ہیں اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں پہلے ہی دفن کر دیں (اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اس کے خلاف رائج ہے) (کنز العمال، ص ۱۲۶، ج ۲۰)

جنازے پر کثیر جماعت بہت محبوب ہے کہ اس میں میت کی اعانت اور خصوصیات و ترقی درجات کی امید ہے۔

۸۵۔ احمد و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ حضرت مالک بن ہمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من مومن یموت فیصلی علیہ امتہ من المسلمین ینفون ان یمکنوا ثلثۃ صفوف الا غفرلہ۔

جس مسلمان کے جنازہ پر مسلمانوں کا ایک گروہ کہ تین صف کی مقدار کو پہنچتا ہو نماز پڑھے

اس کی مغفرت ہو جائے۔ (ابوداؤد دوم، ص ۲۵۱۔ باب فی الصفوف علی الجنازة)

۸۶۔ ترمذی کی روایت میں ہے من صلی علیہ ثلثة صفوف اوجب۔

جس پر تین صفیں نماز پڑھیں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (ترمذی اول، ص ۲۰۰،

باب کیف الصلوة علی المیت و الشفاعة له)

۸۷۔ ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

و سلم فرماتے ہیں من صلی علیہ مائة من المسلمین غفر له۔

جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں بخشا جائے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۰، النهی الحاجز" (ابن

ماجہ اول، ص ۱۱۳، باب ماجا فیمن صلی علیہ جماعة من المسلمین)

۸۸۔ نسائی ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

و سلم فرماتے ہیں ما من میت یصلی علیہ امة من الناس الا شفعا فیہ۔

جس مردے پر مسلمان کا ایک گروہ نماز پڑھے ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔

روای حدیث ابوالخلیج نے کہا گروہ چالیس آدمی ہیں۔ (نسائی اول، ص ۲۸۲۔ فضل من صلی علیہ مائة)

۸۹۔ طبرانی معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روای رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ و سلم فرماتے ہیں ما من رجل یصلی علیہ مائة الا غفر الله له۔

جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمادے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج

۳، ص ۵۰، النهی الحاجز" (کنز العمال، ص ۱۱۳، ج ۲۰)

جنازے میں شریک رہنا ثواب عظیم کا باعث ہے اس پر چند حدیثیں

۹۰۔ صحاح ستہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم

فرماتے ہیں من شهد الجنازة حتی یصلی علیہا فله قیراط و من شهدھا حتی تدفن فله

قیراطان قیل و ما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین و للمسلم اصغرهما مثل احد۔

جو نماز جنازہ ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اس کے لئے ایک دانگ ثواب ہے۔ اور دفن

تک حاضر رہے تو دو دانگ جیسے بڑے دو پہاڑ ان میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔ اسی کے مثل مسلم و

ابن ماجہ نے حضرت ثوبان لور امام احمد نے بسند صحیح قیراط نماز کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔ (مسلم اول، ص ۳۰۷۔ کتاب الجنائز) (بخاری اول، ص ۷۷۔ باب

من انظر حتی یدفن)

۹۱۔ طبرانی معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اتبع جنازة حتى يقضيها دفنها كتبت له ثلثة قرايط القيراط منها اعظم من جبل احد۔

جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو چکے اس کے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

۹۲۔ بزار کے یہاں حدیث موقوف ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے جو کسی جنازہ میں اہل جنازہ کے پاس تک جائے اس کے لئے ایک قیراط ہے پھر اگر جنازہ کے ساتھ تک چلے تو ایک قیراط اور طے اور نماز پر تیسرا اور دفن پر انتظار تک چوتھا قیراط پائے۔ (کنز العمال، ص ۱۱۸، ج ۲۰)

۹۳۔ ابن ماجہ۔ امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روای من غسل میتا و کفنه و حنطه و حمله و صلی علیہ و لم یفش علیہ مارای خروج من خطیئة مثل ما ولدتہ امہ۔ جو کسی میت کو نہلائے کفن پہنائے خوشبو لگائے جنازہ اٹھائے نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۰۶، باب ماجا فی غسل الميت)

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عالم کامل ہونے کی بشارت عظیمیٰ پر ایک حدیث پاک۔
۹۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان العلم معلقا بالثریا

لتناولہ قوم من ابناء فارس۔

علم اگر ثریا پر معلق ہوتا تو لو لاد فارس سے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔ رواہ الامام احمد فی المسند و ابونعیم فی الحلیة عن ابی ہریرة و الشیرازی فی الالقاب عن قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اعنی امام الائمة سراج الامة کاشف الغمة الامام الاعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ وہ قاری آدمی سراج الامة امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۱۔ النہی الحاجز" (مسند احمد، ص ۵۷۲، ج ۲)

تعارف

الہادی الحاجب عن جنازة الغائب

(عائب پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں)

۲۳ رزی الحجہ ۱۳۲۶ھ کو تین سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا
۱- اولیائے میت نے اگر نماز جنازہ پڑھ لی تو مذہب حنفی میں پھر دوبارہ پڑھنا جائز ہے
یا نہیں؟

۲- جنازہ عائب پر نماز درست ہے یا نہیں؟

۳- امام اگر شافعی للذہب ہو تو اس کی اقتدا میں یہ دونوں امور یعنی تکرار جنازہ اور جنازہ

عائب پر نماز جائز ہوں گے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے سوال اول کے جواب میں فرمایا کہ

مذہب مہذب حنفی میں جب کہ ولی نماز جنازہ پڑھ چکایا اس کے اذن سے ایک بار نماز ہو چکی
(اگرچہ یونہی کہ دوسرے نے شروع کی اور ولی شریک ہو گیا) تو اب دوسروں کو نماز مطلقاً جائز
نہیں، نہ ان کو جو پڑھ چکے نہ ان کو جو باقی رہے، ائمہ حنفیہ کا اس پر اجماع ہے جو اس کا خلاف
کرے وہ مذہب حنفی کا مخالف ہے، تمام کتب متون و شروح اور فتاویٰ اس کی تصریحات سے گونج
رہی ہیں۔

پھر امام احمد رضا نے اس مسئلہ کی مزید صراحت و وضاحت اور اس کی تائید و توثیق میں گیارہ
انواع ارقام کئے، اور ہر نوع نفیس و جلیل مسائل پر مشتمل ہے اور محل خلاف میں قول راجح کی
طرف اجمالی اشارہ بھی کیا گیا ہے۔

اور چچاسی کتب متون و شروح اور کتب فتاویٰ کی دو سو سات عبارتیں پیش کی ہیں جن سے یہ
جواب آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن و آشکار ہو گیا ہے۔

امام احمد رضا نے سوال دوم کے جواب میں تحریر کیا۔

مذہب حنفی میں جنازہ عائب پر نماز محض ناجائز ہے، ائمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر اجماع و

اتفاق ہے جس طرح نماز جنازہ کی تکرار ناجائز و غیر مشروع ہے اسی طرح غائب کی نماز جنازہ بھی جائز نہیں، اس لئے کہ صحت نماز جنازہ کی شرط یہ ہے کہ میت مسلمان ہو، طاہر ہو، جنازہ نمازی کے آگے رکھا ہو۔

اس لئے علماء نے فرمایا کہ مطلقاً کسی غائب پر نماز جائز نہیں۔

اور اس مسئلہ کی تائید و تقویت میں بھی ۸۶ کتابوں کی ۲۳۰ عبارتیں پیش کی گئی ہیں جن سے غائب پر نماز جنازہ کا ممنوع ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

بظاہر جنازہ غائب پر نماز یعنی دوسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔

۱- جب اصمہ بادشاہ حبشہ نجاشی نے حبشہ میں انتقال کیا تو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی اور مصلی میں جا کر صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔
یعنی نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دارالکفر میں ہوا وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی، یعنی نجاشی کا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سامنے ظاہر کر دیا گیا تھا حضور نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر پڑھی گئی۔

۲- معاویہ بن معاویہ مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک میں ان پر نماز پڑھی۔

یہاں بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔

۳- امرائے موہ کا واقعہ۔

اس روایت میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھائیے گئے تھے اور معرکہ موہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا یا پھر یہ کہ محدثین کے نزدیک اس کی سند صحیح نہیں۔
یا پھر علماء نے یہاں صلاۃ سے درود و دعاء مراد لی ہے۔

اور سوال سوم کے جواب میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نماز غائب و تکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اجراع نہیں۔ تو لام کا شافی لفظ ہے ہونا اس ناجائز کو

ہمارے لئے کیوں کر جائز کر سکتا ہے جائز یا فرض و واجب نمازیں جن میں خفی الہمت کے کسی دوسرے مذہب والے مثلاً شافعی وغیرہ کی اقتدا کرے تو اس میں ہمارے ائمہ تصریح فرماتے ہیں کہ جو امور ہمارے مذہب میں اصل سے محض ناجائز ہیں، ان میں اس کی پیروی نہ کرے اگرچہ اس کے مذہب میں جائز ہوں، مثلاً صبح کی نماز میں وہ قنوت پڑھے تو یہ نہ پڑھے، نماز جنازہ میں امام پانچویں تکبیر کے تو یہ نہ کہے۔

جب بعد اقتدا یہ حکم ہے تو اقتداء سے پہلے ناجائز و نامشروع امور میں اقتداء کی اجازت کیوں کر ممکن ہوگی۔

پھر امام احمد رضا نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ حکایت بیان فرمائی کی کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم الشان جلیل البرہان امام ہیں کہ امام مستقل مجتہد مطلق سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس امام الائمہ سراج الامۃ کے مزار پر انوار کے پاس نماز صبح پڑھائی تو بسم اللہ آواز سے نہ پڑھی نہ رفع یدین کیا نہ قنوت پڑھی، کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ ان صاحب قبر کے اوب سے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے حیا آئی کہ اس امام جلیل کے سامنے اس کا خلاف کروں۔ اس کے علاوہ اس رسالے میں فراز تحقیق کے بساط مفروش پر جو قلم رانی کی گئی ہے قیلولہ مجدد ملت امام احمد رضا ہی کا حصہ ہے۔

لورجہازی سائز کے ۱۹ صفحات پر پھیلے ہوئے اس محققانہ رسالے میں ۱۵ حدیثیں مذکور ہیں۔

احادیث

الهادی الحاجب عن جنازة الغائب

شاہ حبشہ نجاشی کے جنازے پر نماز پڑھنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ
 ۹۵۔ جب اصمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ حبشہ نے حبشہ میں انتقال کیا، سید المرسلین صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی اور مصلیٰ میں جا کر صفیں باندھ کر چار
 تکبیریں کہیں۔ رواہ الستة عن ابی ہریرة و للشیخان عن جابر کنت فی الصف الثانی او

الثالث رضی اللہ عنہما۔ (بخاری ۱/ ۱۶۷، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه)

۹۶۔ صحیح ابن حبان میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابة جمیعا سے ہے ان
 النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان اخاکم النجاشی توفی فقوموا صلوا علیہ
 فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفوا خلفه فکبر اربعا و هم لا یظنون
 الا ان جنازته بین یدیه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مر گیا اٹھو اس پر نماز پڑھو پھر
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں حضور نے چار
 تکبیریں کہیں صحابہ کو یہی ظن تھا کہ ان کا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے
 حاضر ہے۔

۹۷۔ صحیح ابو عوانہ میں انہیں سے ہے فصلینا خلفه و نحن لانری الا ان الجنازة قد امننا۔

ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود

ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۶۹ الہادی الحاجب“

۹۸۔ بعض کو ان (نجاشی) کے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا حبشہ کے ایک

کافر پر نماز پڑھی، رواہ ابن ابی حاتم فی التفسیر عن ثابت و الدار قطنی فی الافراد و البزار

عن حمید معا عن انس وله شاهد فی کبیر الطبرانی عن وحشی و اوسطه عن ابی سعید

رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (روایت طبرانی میں ہے کہ اس کا قائل ایک منافق تھا۔ منہ) دوسری

حدیث میں تصریح ہے کہ حضور نے جانبِ جیشہ نماز پڑھی۔ رواہ الطبرانی عن حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "تذوی رضویہ ج ۲، ص ۱۷۱۔ الہادی الحاجب"

موسیٰ بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر نماز پڑھنے کے بارے میں پانچ حدیثیں اور

اس کے رلوی پر مختصر جرح و تعدیل

۹۹۔ معاویہ بن معاویہ مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا، رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوک میں ان پر نماز پڑھی۔

اولاًئمہ حدیث عقیلی و ابن حبان و بیہقی و ابو عمر بن عبدالبر و ابن الجوزی

و نووی و ذہبی و ابن الہمام و غیر ہم نے اس حدیث کو ضعیف بتایا۔ اسے طبرانی نے معجم

لوسط و مسند الشامین میں ابوالمامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ بطریق نوح بن عمرو

السکسکی ثنا بقیة بن الولید عن محمد بن زیاد الالہانی عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ

عنه۔ قلت و من هذا الطريق رواه ابواحمد و الحاکم فی فوائده و الخلال فی فوائده سورة

الاحلاص و ابن عبدالبر فی الاستیعاب و ابن حبان فی الضعفاء و اشار الیہ ابن مندق۔ اس

کی سند میں بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس نے عنہ کیا یعنی محمد بن زیاد سے اپنا ستانہ بیان کیا، بلکہ

کہا کہ ابن زیاد سے روایت ہے معلوم نہیں راوی کون ہے وہ اعلیٰ المحقق فی الفتح اقول لکن

سند ابی احمد الحاکم ہکذا اخبرنا ابوالحسن احمد بن عمیر بدمشق ثنا نوح بن عمرو

بن حری ثنا بقیة ثنا محمد بن زیاد عن ابی امامة فذکرہ۔ ذہبی نے کہا کہ حدیث منکر ہے نیز

اس کی سند میں نوح ابن عمرو ہے، ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا یعنی ایک سخت ضعیف

فخص اسے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا اس نے اس سے چر اگر بقیہ کے سر باندھی

قال الذہبی فی ترجمة نوح قال ابن حبان یقال انه سرق هذا الحدیث۔ اہ اقول لفظ

الحافظ فی الاصابة قال ابن حبان فی ترجمة العلاء الثقفی من الضعفاء بعد ان ذکر له هذا

الحدیث سرقہ شیخ من اهل الشام فرواه عن بقیة فذکرہ۔ اہ و لیس فیہ یقال و قد نقل عنه

ہکذا الذہبی العلاء اما قول الحافظ فما ادری عنی نوحا او غیرہ فانہ لم یذکر نوحا فی

الضعفاء فاقول ظاہر ان نوحا هو الشیخ الشامی الذی رواه عن بقیة و لامشار للشک

حتی یثبت شامی آخر یرویہ انه لاجرم ان جزم الذہبی بانہ عنی بہ نوحا۔ انس رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی روایت طبقات ابن سعد میں دو طریق سے ہے، ایک طریق میں محبوب بن ہلال مزی

ہے قلت و من هذا الوجه أخرجه الطبرانی وابن الضريس و سمويه في فوائده و ابن مندة و البيهقي في الدلائل۔ ذہبی نے کہا یہ شخص مجہول ہے اور اس کی یہ حدیث منکر۔ دوسرے طریق میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔ قلت و من هذا الطريق أخرجه ابن ابی الدنيا و من طريقة ابن الحوزی فی العلل المتاہیة و العقیلی و ابن سخبر فی مسنده و ابن الاعرابی و ابن عبدالبر و حاجب الطوسی فی فوائده۔ امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا اس کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ امام بخاری و ابن عدی و ابو حاتم نے کہا وہ منکر الحدیث ہے، ابو حاتم و دارقطنی نے کہا متروک الحدیث ہے امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا ابن حبان نے کہا کہ یہ حدیث بھی اس کی گڑھی ہوئی ہے۔ اس سے چہ اگر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی ذکرہ فی المیزان، ابوالولید طرابلسی نے کہا علاء کذاب تھا، عقلی نے کہا علاء بن یزید ثقفی لا یتابعہ احد علی هذا الحدیث الامن هو مثله او دونہ، علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علاء ہی جیسے ہیں یا اس سے بھی بدتر ذکر فی العلل المتاہیة ابو عمر بن عبدالبر نے کہا اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں اور دربارہ احکام اصلاً حجت نہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں۔ قالہ فی الاستیعاب و نقلہ فی الاصابۃ۔ یوہیں ابن حبان نے کہا کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں اثرہ فی المیزان۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ حدیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہے کما اختارہ الحافظ فی الفتح یا بفرض خلط لذاتہ صحیح کسی پھر اس میں کیا ہے خود اسی میں تصریح ہے کہ جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا تو نماز جنازہ حاضر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۱۷، بالہادی الحاجب۔"

۱۰۰۔ حدیث ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ طبرانی کے یہاں یہ ہیں، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں ارض فروع لہ سریرہ فصلی علیہ و خلفہ صفان من الملئکة کل صف سبعون الف ملک۔ کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں فرمایا جبریل نے اپنا چہرہ زمین پر ملا جنازہ حضور کے سامنے ہو گیا اس وقت حضور نے اس پر نماز پڑھی اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں ہر صف میں ستر ہزار فرشتے۔

۱۰۱۔ ابواحمد حاکم کے یہاں یوں ہے وضع جناحہ الایمن علی الجبال فتواضعت
ووضع جناحہ الایسر علی الارضین فتواضعت حتی نظرنا الی مکة والمدینة فصلی
علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجبرئیل والملئکتہ۔

جبریل نے اپنا دایہ ہاتھ پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے بایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہو گئیں یہاں
تک کہ مکہ مدینہ ہم کو نظر آنے لگے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجبریل و ملائکہ
علیہم الصلاۃ والسلام نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۲۔ حدیث انس بطریق محبوب کے لفظ یہ ہیں جبریل نے عرض کی کیا حضور اس پر نماز
پڑھنا چاہتے ہیں فرمایا ہاں فضرب بجناحہ الارض فلم تبق شجرة ولا اکمة الا
تضعفت ورفع له سریره حتی نظر الیہ فصلی علیہ۔

پس جبریل نے زمین پر اپنا پر مارا کوئی پیڑ لور ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہو گیا لور ان کا جنازہ حضور
کے سامنے بلند کیا گیا یہاں تک کہ پیش نظر اقدس ہو گیا اس وقت حضور نے اس پر نماز پڑھی۔

۱۰۳۔ بطریق علاء کے لفظ یوں ہیں هل لك ان تصلى علیہ فاقبض لك الارض قال
نعم فصلی علیہ۔

جبریل نے عرض کی حضور ان پر نماز پڑھنی چاہیں تو میں زمین سمیت دوں فرمایا ہاں جبریل
نے ایسا ہی کیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۳ الہادی الحاجب“۔

شہدائے موتہ پر نماز جنازہ سے متعلق ایک حدیث لور اس پر کچھ بحث

۱۰۴۔ واقدی نے مغازی میں عاصم بن عمر بن قتادہ لور عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی
لما التقى الناس بموتة جلس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على المنبر
وكشف له ما بينه وبين الشام فهو ينظر الى معركتهم فقال صلى الله تعالى عليه
وسلم اخذ الراية زيد بن حارثة فمضى حتى استشهد وصلى عليه ودعاه وقال
استغفروا له وقد دخل الجنة وهو يسمى حم اخذ الراية جعفر بن ابی طالب فمضى
حتى استشهد فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ودعا له وقال
استغفروا له وقد دخل الجنة فهو بطير بجناحين حيث شاء۔

جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف
فرما ہوئے لور اللہ عزوجل نے حضور کے لئے پروئے اٹھادیئے کہ ملک شام لوزوہ معرکہ حضور دیکھ

رہے تھے اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا حضور نے انہیں اپنی صلاۃ و دعا سے شرف فرمایا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لئے استغفار کرو بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا، حضور نے فرمایا پھر جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا حضور نے انکو اپنی صلاۃ و دعا سے شرف بخشا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لئے استغفار کرو وہ جنت میں داخل ہوا اور اس میں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

اولاً: یہ دونوں طریق سے مرسل ہیں (اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں) اقول عامم بن عمر لوساطتہما یعنی سے ہیں قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے اور یہ عبد اللہ بن ابی بکر، عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ہیں۔ صغار تابعین سے عمرو بن حزم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پر پوتے۔

ثانیاً: خود واقدی کو محمد شین کب جانتے ہیں؟ یہاں تک کہ ذہبی نے ان کے متروک ہونے پر اجماع کا لو کا کیا۔ اقول وزدت هذا مشایخہ للاول و کلاهما الزام فالمرسل نقلہ والواقدی نوثقہ۔

ثالثاً: اقول عبد اللہ بن ابی بکر سے رلوی شیخ واقدی عبد الجبار بن عمادہ مجہول ہے کمافی المیزان تو مرسل نامستند ہے۔

رابعاً: خود اسی روایت میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھائیے گئے تھے، معرکہ حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔ "قلاوی رضویہ ج ۳ ص ۷۳، الہادی الحاجب۔"

عالم دین سے لغزش ہو جائے تو ان کے سنبھلنے کا انتظار کرنا چاہئے نہ کہ شور و غوغا
۱۰۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتقوا زلۃ العالم وانتظروا فیاتہم عالم کی لغزش سے بچو اور اس کے رجوع کا انتظار رکھو۔ رواہ الحسن بن الحلوانی استاذ مسلم وابن عدی والبیہقی والعسکری فی الامثال عن عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "قلاوی رضویہ ج ۳ ص ۷۶، الہادی الحاجب۔" (کنز العمال ص ۷۷ ج ۱۰)

معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

۱۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا طاعة لاحد فی معصیۃ اللہ تعالیٰ

ناجائز بات میں کسی کی اطاعت نہیں۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن

امیر المومنین علی و نحو احمد و الحاکم بسند صحیح عن عمران بن حصین و عن عمر بن الحکم الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "تذوئی رضویہ ج ۳ ص ۷۶، بالہادی الحاجب" (مسلم دوم ص ۱۲۵، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصية الخ)

شاہ جشہ نجاشی پر نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں دو حدیثیں

۱۰۷۔ اخرج احمد وابن ماجه عن حذيفة بن اسيد رضي الله تعالى عنه ان

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خرج بهم فقال صلوا على اخ لكم مات بغير ارضكم قالوا من هو قال النجاشي

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو آبادی سے باہر لے جا کر فرمایا کہ اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھو جس کا انتقال دوسرے ملک میں ہوا ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون ہے فرمایا کہ شاہ جشہ نجاشی ہے۔ (مولف) (ابن ماجہ لول ص ۱۱۱، باب ماجاء فی الصلاة علی النجاشی)

۱۰۸۔ فی مسند ابی داؤد الطیالسی قال حدثنا المثنیٰ بن سعید عن قتادة عن

ابی طفیل عن حذيفة بن اسيد ان النبي صلى الله تعالى عنه وسلم اتاه موت النجاشي فقال ان اخاكم مات بغير ارضكم فقوموا فصلوا عليه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور نجاشی کے مرنے کی خبر آئی تو فرمایا کہ تمہارا بھائی دوسرے ملک میں مر گیا ہے کھڑے ہو کر اس پر نماز پڑھو۔ (مولف) (جنازہ عائب پر نماز جائز نہیں مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی و مویہ لور امرائے مویت پر پڑھی تو یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی لور یہ کہ ان کا جنازہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا پر دے اٹھادیئے گئے تھے۔ (مولف) "تذوئی رضویہ ج ۳

ص ۷۰، انہادی الحاجب" (کنز العمال ص ۷۱ ج ۲۰)

صلاة کے ساتھ جب علی فلان مذکور ہو تو اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی ہے بلکہ

رحمت مراد ہوتی ہے

۱۰۹۔ قال صلى الله تعالى عليه وسلم اللهم صل على آل ابی اوفی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ابی اوفی کے آل پر رحمت نازل فرما۔

(مولف) "تذوئی رضویہ ج ۳ ص ۷۵، الہادی الحاجب" (بخاری دوم ص ۷۳، باب قول الله تعالى

وصل عليهم الخ)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

جنازے میں تین صغین ہونا بہتر ہے

۱۱۰۔ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ امام اجل عطاء بن ابی رباح جہمی جلیل تمیز امام المؤمنین صدیقہ وام المؤمنین ام سلمہ وابو ہریرہ وابو سعید خدری و عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت فرماتے ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (صلی) علی جنازة فكانوا سبعة فجعل الصف الاول ثلثة والثاني اثنين والثالث واحدا۔
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی صرف سات آدمی تھے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۸"

جنازے میں ایک آدمی کی ایک صف ہو سکتی ہے

۱۱۱۔ امام ابو عمر بن عبدالبرام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا المرأة وحدها صف۔
ایکلی عورت ایک صف ہے

۱۱۲۔ صحیح بخاری شریف میں ہے المرأة وحدها تكون صفا۔

تمام عورت ایک صف ہوتی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۰" (بخاری اول ص ۱۰۰ باب المرأة

وحدها تكون صفا)

بعض گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا اور بعض معاف نہیں فرمائے گا

۱۱۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللواوین ثلثة فلیوان لا یغفر اللہ منہ شیاً و

دیوان لا یعبأ اللہ منہ شیاً و دیوان لا یتبرک اللہ منہ شیاً فاما اللیوان الذی لا یغفر اللہ منہ

شیاً فالاهتراء باللہ و اما اللیوان الذی لا یعبأ اللہ منہ شیاً فظلم العبد نفسه فیما ینہ و بین

وہ من صوم یوم ترکہ او صلاة ترکھا فان اللہ تعالیٰ یغفر ذلک، ان شأ و یتجاوز و اما

الذیوان الذی لا یتک الله منه شیاً لمظالم العباد بینہم القصاص لا محالۃ۔

دفتر تین ہیں۔ ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائے گا اور دوسرے کی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں اور تیسرے میں سے اللہ کچھ نہ چھوڑے گا، وہ دفتر جس میں اللہ کچھ معاف نہ فرمائے گا دفتر کفر ہے اور وہ جس کی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا کہ کسی دن کاروزہ چھوڑ دیا یا نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ چاہے گا تو معاف کر دے گا اور درگزر فرمائے گا اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں ان کا بدلہ ضرور ہوتا۔ رواہ الامام احمد و الحاکم فی المستدرک عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (کنز العمال، ص ۷۳۷، ج ۴) (مسند احمد، ص ۳۳۲، ج ۷)

تارک نماز مستحق عذاب ہے حدیث میں ہے

۱۱۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس صلوات کتبہن اللہ علی العباد فمن جابہن فلم یضیع منہن شیاً استخفافا بحقہن کان لہ عند اللہ عہد ان یدخل فی الجنة (یدخلہ الجنة) و من لم یأت بہن فلیس لہ عند اللہ عہد ان شأ عذبه و ان شاء ادخلہ الجنة۔ رواہ الائمة مالک و احمد و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم و البیہقی بسند صحیح عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں جو انہیں بجالائے اور ان کے حق کو ہلکا جان کر ان میں سے کچھ ضائع نہ کرے اللہ کے پاس عہد ہو کہ اسے جنت میں داخل فرمائے اور جو انہیں بجانہ لائے اللہ کے پاس عہد نہیں چاہے اسے عذاب کرے چاہے اسے جنت میں داخل کرے۔

”تذوی رضویہ، ج ۴، ص ۸۷۔“ (نسائی اول، ص ۸۰، باب المحافظة علی الصلوات الخمس)

اگلی صف پہلے پوری کرنے کا حکم ہے اس کے بعد دوسری پھر تیسری

۱۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتموا الصف المقدم ثم الذی

بلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر۔ رواہ ابوداؤد و النسائی و ابن

حبان و ابن خزیمہ و الضیاء فی المختارۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند

صحیح۔ پہلے اگلی صف پوری کرو پھر جو اس کے قریب ہے اسے پوری کرو پھر جو کمی ہو تو سب

سے کھلی صف میں ہو۔ (مولف) ”تذوی رضویہ، ج ۴، ص ۸۰۔“ (ابوداؤد اول، ص ۸۰)

(نسویۃ الصفوف)

امام کے سوا دو آدمی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں

۱۱۶۔ مؤطا امام مالک و مصنف عبدالرزاق میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قام رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفت انا و الیتیم من وراثہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تو میں اور یتیم نے حضور کے پیچھے صف

بندی کی۔ (مولف) (مؤطا مالک، ص ۵۴، جامع سبحة الضحیٰ)

امام کے ساتھ اگر ایک آدمی ہو تو وہ اس کے داہنی جانب کھڑا ہو

۱۱۷۔ مؤطا امام محمد میں عبداللہ بن عقبہ سے ہے قال دخلت علی عمر بن الخطاب

بالحاجرة فوجلتہ یسبح فقمت وراثہ فقر بنی فجعلنی بحدائہ عن یمنہ فلما جاء یرفاً

تاخرت فصفنا وراثہ۔

حضرت عبداللہ بن عقبہ نے فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ظہر کے

وقت آیا تھا تو میں نے ان کو نماز نفل میں مشغول پایا پھر میں ان کے پیچھے کھڑا ہوا تو انہوں نے

مجھے قریب کر کے اپنے داہنی جانب کر دیا پھر جب (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دربان) یرقا

آیا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور ہم دونوں نے ان کے پیچھے صف بندی کی۔ (مولف) "قلوی رضویہ ج ۴،

ص ۸۱۔ (مؤطا امام محمد، ص ۱۲۳۔ باب الرجلان یصلیان جماعة)

تعارف

المنة الممتازة في دعوات الجنازة
(دعائے جنازہ کا بیان)

اس رسالہ میں جنازہ کی جو دعائیں احادیث کریمہ مثلاً مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و مسند احمد بن حنبل و ابن حبان و حاکم و ابو نعیم و ابو یعلیٰ و بیہقی و ابو بکر بن ابی شیبہ و سنن سعید بن منصور و بغوی و ابن مندہ اور دیلمی، میں وارد ہیں وہ مع ترجمہ اس میں جمع کر دی گئی ہیں اور قبر پر تلقین کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔

اس میں کل حدیثیں لور دعائیں ۱۴ ہیں ان میں سے تیرہ تو احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ و السلام سے ہیں لور ایک دعاء کا اضافہ حضرت مصنف کی طرف سے ہوا ہے۔

احادیث وادعیہ

المنة الممتازة في دعوات الجنائز

نماز جنازہ کی تیرہ دعائیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں ان دعاؤں میں ضمیر مذکر کی جگہ ضمیر
مؤنث لگا کر عورت کے لئے بھی پڑھیں
ادعیہ جنازہ بعد تکبیر سوم

۱۱۸۔ (۱) اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَبِيبِنَا وَمِيتَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرْنَا
وَإِنَّمَا اللَّهُمَّ مِنْ أَحَبِّتَهُ مِنَّا فَاحْبِبْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَيَّ الْإِيمَانَ اللَّهُمَّ
لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتَأْ بَعْدَهُ. رواه احمد و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن حبان و
الحاکم عن ابی هريرة و احمد و ابو يعلى و البيهقي و سعيد بن منصور في سننه عن ابی
قحادة رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابوداؤد، ۲/۳۵۶، باب الدعاء للميت)

۱۱۹۔ (۲) اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاکْرَمْ تَزْلَهُ وَوَسِّعْ
مَدْخَلَهُ وَاغْسَلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْبَيْضَ مِنَ
الدَّنَسِ وَابْدَلْهُ دَاراً خَيْراً مِنْ دَارِهِ وَاهْلاً خَيْراً مِنْ اَهْلِهِ وَزَوْجاً خَيْراً مِنْ زَوْجِهِ وَ
ادْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَاعْزُزْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ۔ رواه مسلم و
الترمذی و النسائی و ابن ماجه و ابوبکر بن شيبه عن اوس بن مالك الاشجعي رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔ (مسلم، ۱/۳۱۱، کتاب الجنائز)

۱۲۰۔ (۳) اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ امْتِكَ بِشَهِدِ انْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ وَبِشَهِدِ انْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اصْبَحَ فَقِيْرًا اِلَى رَحْمَتِكَ وَاصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ
عَذَابِهِ تَخَلَّى مِنْ الدُّنْيَا وَاهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكَّهُ. وَ اِنْ كَانَ مَخْطُئًا فَاغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ
لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَ لَا تَضِلَّنَا بَعْدَهُ۔ رواه الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۲۱۔ (۴) اللّٰهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِ بْنِ امْتِكَ مَاضٍ فِيْهِ حِكْمُكَ خَلَقْتَهُ وَ لَمْ
يَكْ خَبِيْاً مَذْكُورًا تَنْزِلُ بِكَ وَ اَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ. اللّٰهُمَّ لَقِّنْهُ حِجَّتَهُ وَ الْحَقَّ نَبِيَّ مُحَمَّدٍ

صلى الله تعالى عليه وسلم و ثبته بالقول الثابت فانه افتقر اليك و استغيت عنه كان يشهد ان لا اله الا الله فاغفر له و لا تحرمنا اجره و لا تفتنا بعده اللهم ان كان زاكياً فزكه و ان كان خاطئاً فاغفر له۔ رواه عن امير المؤمنين على كرم الله تعالى وجهه۔
 ۱۲۲۔ (۵) اللهم عبدك و ابن امتك احتاج الى رحمتك و انت غنى عن عذابه ان كما محسناً فزد في احسانه و ان كما مسيئاً فتجاوز عنه۔ رواه الحاكم عن يزيد بن ركانة رضى الله تعالى عنه۔

۱۲۳۔ (۶) اللهم عبدك و ابن عبدك كان يشهد ان لا اله الا الله و ان محمداً عبدك و رسولك صلى الله تعالى عليه وسلم و انت اعلم به منا ان كان محسناً فزد في احسانه و ان كان مسيئاً فاغفر له و لا تحرمنا اجره و لا تفتنا بعده۔ رواه ابو يعلى بسند صحيح عن سعيد بن المسيب عن امير المؤمنين عمر رضى الله تعالى عنه من قوله الحقنا بما قبله من المرفوعات المناسبة۔ كلها منه رضى الله تعالى عنه

۱۲۴۔ (۷) اصبح عبدك هذا قد تخلى عن الدنيا و تركها لاهلها و افتقر اليك و استغيت عنه و قد كان يشهد ان لا اله الا الله و ان محمداً عبدك و رسولك صلى الله تعالى عليه وسلم ، اللهم اغفر له و تجاوز عنه و الحقه بنبيه صلى الله تعالى عليه وسلم۔

۱۲۵۔ (۸) اللهم انت ربها و انت خلقتها و انت هديتها للاسلام و انت قبضت روحها و انت اعلم بسرها و علانيتها جتنا شفعاً فاغفر لها۔ رواه ابو داؤد و النسائي و البيهقي عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه۔ (ابوداؤد ۲/۲۵۶ باب الدعاء للميت)

۱۲۵۔ (۹) اللهم اغفر لاخواننا و اخواتنا و اصلح ذات بيننا و الف بين قلوبنا اللهم (هنا عبدك) فلان ابن فلان و لا نعلم الاخيراً و انت اعلم به منا فاغفر لنا وله۔ رواه ابو نعيم عن عبدالله بن الحارث بن نوفل عن ابيه رضى الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم علمهم الصلاة على الميت اللهم اغفر الحديث قال فقلت انا اصغر القوم فان لم اعلم خيراً قال فلا تقل الا ما تعلم۔

۱۲۶۔ (۱۰) اللهم ان فلان ابن فلان في ذمتك و حبل جوارك فقه من فتنة القبر و عذاب النار و انت اهل الوفاء و الحمد اللهم فاغفر له و ارحمه انك انت الغفور

الرحيم. رواه ابوداؤد و ابن ماجه عن وائل بن الاسقع رضى الله تعالى عنه . (ابوداؤد
۳۵۷/۲ باب الدعاء للميت)

۱۲۷۔ (۱۱) اللهم اجرها من الشيطان و عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبيها
و صعد روحها و لقها منك رضوانا۔ رواه ابن ماجه عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما۔

۱۲۸۔ (۱۲) اللهم انك خلقتنا و نحن عبادك انت ربنا و اليك معادنا اللهم
اغفر لاولنا و اخرنا و حيننا و ميتنا و ذكرنا و انثانا و ضعيرنا و كبيرنا و شاهدنا و
غائبنا اللهم لا تحرمنا اجره و لا تفتنا بعده۔ رواه البغوى و ابن مندة و الديلمى فى مسند
الفردوس عن ابى حاصر رضى الله تعالى عنه۔ و رواه البغوى عن ابراهيم الاشهالى عن
ابيه رضى الله تعالى عنه۔

۱۲۹۔ (۱۳) اللهم يا ارحم الراحمين يا ارحم الراحمين يا حى
يا قيوم يا بديع السموات و الارض يا ذا الجلال و الاكرام انى استلك بانى اشهد انك
انت الله الاحد الصمد الذى لم يلد و لم يولد و لم يكن له كفوا احد، اللهم انى استلك
و اتوجه اليك بنبيك محمد نبى الرحمة صلى الله تعالى عليه وسلم اللهم ان الكريم اذا
امر بالسؤال لم يردده ابداً و قد امرتنا فلدعونا و اذنت لنا فشفعنا و انت اكرم الاكرمين
فشفعنا فيه و ارحمه فى وحدته و ارحمه فى وحشته و ارحمه فى غربته و ارحمه فى
كربته و اعظم له اجره و نور له قبره و بيض له وجهه و برد له مضجعه و عطر له منزله و
اكرم له نزله يا خير المنزلين و يا خير الغافرين و يا خير الراحمين آمين آمين صل و
سلم و بارك على سيد الشافعين محمد و اله و صحبه اجمعين و الحمد لله رب
العلمين۔ ”قآوى رضويه، ج ۳، ص ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ المنة الممتازة“

ترجمہ لوعیہ منقولہ

(۱) الہی بخش دے ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور
مرد اور عورت کو۔ الہی تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اسے زندہ رکھ اسلام پر اور جسے موت دے ہم
میں سے اسے موت دے ایمان پر۔ الہی ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ کر اور ہمیں لوٹنے
بعد قنہ میں نہ ڈال۔

(۲) الہی اس میت کو بخش دے اور لوس پر رحم فرما اور اسے ہر بلا سے بچا اور اسے معاف کر

لور اے عزت کی مسمانی دے اور اس کی قبر وسیع کر لور اے دھو دے پانی لور برف لور اولوں سے اور اے پاک کر دے گناہوں سے جیسے تو نے پاک کیا سپید کپڑا میل سے اور اے بدل دے مکان بہتر اس کے مکان سے اور گھر والے بہتر اس کے گھر والوں سے اور زوجہ بہتر اس کی زوجہ سے اور اے داخل فرما بہشت میں اور اے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے۔

(۳) الہی یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر ایک اکیلا تو۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اس کے عذاب سے یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے اگر یہ ستمرا تھا تو اسے ستمرا فرما دے اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخش دے الہی ہمیں محروم نہ کر اس کے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اس کے بعد۔

(۴) الہی یہ تیرا بندہ تیری بندی کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے نافذ اس میں حکم تیرا تو نے اسے پیدا کیا اوس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جس کا نام تک کوئی لیتا ہو۔ یہ تیرے یہاں لو ترا ہے اور تو بہتر ہے لون سب سے جن کے یہاں کوئی غریب الوطن لو ترے الہی اسے اس کی حجت سکھا دے اور لو سے اس کے لئے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملا دے اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے لور تو اس سے غنی ہے یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے پس اسے بخش دے لور اس پر رحم فرما اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر لور اس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الہی اگر یہ ستمرا تھا تو اسے ستمرا فرما دے اور اگر خطاکار تھا تو اسے بخش دے۔

(۵) الہی تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب کرنے سے غنی ہے۔ اگر نیک تھا تو لو سکی نیکیاں زیادہ کر اور اگر بد تھا تو اس سے درگزر فرما۔

(۶) الہی تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ لور یہ کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور تو اس کے حال کا زیادہ جاننے والا ہے ہم سے۔ اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکی بڑھا اور اگر بد تھا تو اسے بخش دے لور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر لور لو س کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔

(۷) تیرے اس بندے نے صبح کی کہ الگ ہو آیا دنیا سے اور لو سے چھوڑ دیا اوس کے لوگوں کے لئے لور تیرا محتاج ہو اور تو اس سے غنی ہے اور بیشک یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے لور محمد تیرے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الہی اسے بخش دے

اور اس سے درگزر فرما اور اسے ملا دے اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

(۸) الہی تو اس جنازے کا پروردگار ہے اور تو نے اسے پیدا کیا۔ اور تو نے اسے اسلام کی راہ دکھائی اور تو نے اس کی جان قبض کی اور تو خوب جانتا ہے اس کا چھپا اور ظاہر حال ہم حاضر ہوئے ہیں شفاعت کر لے تو اسے بخش دے۔

(۹) الہی بخش دے ہمارے سب بھائیوں بہنوں کو اور اصلاح کر دے ہمارے آپس میں اور ملاپ کر دے ہمارے دلوں میں الہی یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے اور ہم تو اس کو اچھا ہی جانتے ہیں اور تجھے اس کا علم ہم سے زیادہ ہے۔ تو ہمیں اور اسے سب کو بخش دے۔

(۱۰) الہی بیشک فلاں بن فلاں تیری پناہ اور تیری امان کی رسی میں ہے تو اسے بچا سوال نکیرین اور عذاب دوزخ سے۔ کہ تو وعدہ پورا کرنے والا سب خوبیوں کا اہل ہے۔ الہی تو اسے بخش دے اور اس پر رحم کر بیشک تو ہی ہے بخشنے والا مہربان۔

(۱۱) الہی اسے پناہ دے شیطان سے اور قبر کے عذاب سے الہی دور کر زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے اور آسمان پر لے جا اس کی روح کو اور اسے اپنی خوشنودی عطا کر۔

(۱۲) الہی بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

(۱۳) الہی بخش دے ہمارے اگلے پچھلے اور زندہ طور مردہ اور مرد و زن اور خورد و کلاں اور حاضر و غائب کو۔ الہی ہمیں محروم نہ کر اوس کے ثواب سے اور ہمیں فتنے میں نہ ڈال اوس کے بعد۔

(۱۴) اے اللہ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ اے زندہ اے پائندہ۔ اے نیا بنانے والے آسمانوں اور زمین کے اے بزرگی و عزت بخشنے والے۔ میں تجھ سے مانگتا ہوں اس وسیلہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی ہے اللہ یکتا بے نیاز کہ نہ کوئی اوسکے اولاد نہ وہ کسی سے پیدا نہ کوئی اوسکے جوڑ کا۔ الہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف منہ کرتا ہوں وسیلہ سے تیرے نبی محمد کے کہ رحمت کے نبی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الہی بیشک کریم جب خود حکم سوال کا دیتا ہے تو اوس سوال کو کبھی رد نہیں کرتا۔ اور بیشک تو نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے دعا کی اور تو نے ہمیں اجازت دی تو ہم نے شفاعت کی اور تو ہر کریم سے بڑھ کر کرم والا ہے۔ تو ہماری شفاعت اس میت کے حق میں قبول فرما۔ اور اس پر رحم کر اس کی تنہائی میں اور اس پر رحم کر اس کی گھبراہٹ میں اور اس پر رحم کر اس کی بیکسی میں اور اوس پر رحم کر اوسکی تکلیف میں اور اوسے بڑا ثواب دے اور اوس کی قبر

نورانی کز اور لوسکا چہرہ پر نور کر اور لوسکی خواب گاہ ٹھنڈی کر اور لوسکی جگہ معطر کر اور لوسے عزت والی مہمانی دے اے سب میزبانوں سے بہتر اے سب بخشے والوں سے بہتر اے سب مہربانوں سے بہتر۔ قبول فرما۔ قبول فرما۔ درود اور سلام و برکات لو تار سب شفیعوں کے سردار محمد اور اون کی آل اور اصحاب سب پر۔ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا پروردگار۔

فائدہ: نویں دسویں دعاؤں میں اگر میت کے باپ کا نام نہ معلوم ہو لوس کی جگہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہے کہ سب آدمیوں کے باپ ہیں اور اگر خود میت کا نام بھی نہ معلوم ہو تو نویں دعا میں لفظ هذا عبدك يا هذه امتك پر قناعت کرے فلاں ابن فلاں یا بنت فلاں کو چھوڑ دے اور دسویں میں لوسکی جگہ عبدك هذا یا عورت ہو تو امتك هذا کہے۔

فائدہ: میت کا فسق و فجور اگر معاذ اللہ معلوم ہو تو نویں دعا میں لا نعلم الا خیرا کی جگہ قد علمنا منہ خیرا کہے کہ اسلام ہر خیر سے بڑھ کر ہے واللہ غفور رحیم۔

فائدہ: ان دعاؤں میں بعض مضامین مکرر بھی ہیں اور دعا میں تکرار و مفید و مستحسن ہے جسے جلدی ہو یا یاد کرنے میں دقت جانے تو دعائے اول و دوم و سوم اور چہارم بالقول الثابت تک اور ہشتم سے دوازدہم تک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جی کائی و وانی ہے۔ یہ نصف سے بھی کم رہ گیا اور چاہے تو چہار دہم بھی ملا لے اب بھی نصف سے کچھ زائد رہے گا۔ اور وقت مساعدت کرے تو سب کا پڑھنا اولیٰ ہے۔ امام جتئی دیر میں یہ دعائیں پڑھے۔ مقتدی دعائے مشہور کے بعد اگر ان اوعیہ سے کچھ یاد نہ ہو صرف آمین آمین آہستہ کہتے رہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج: ۴، ص: ۹۳، ۹۴، المنۃ الممنان“

طریقہ تلقین قبر

۱۳۰۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تمہارا کوئی بھائی مسلمان مرے اور لوسکی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں ایک شخص لوسکی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلان بن فلان کہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے یا فلان بن فلان کہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائیگا پھر کہے یا فلان بن فلان کہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ مگر تمہیں لوسکے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ اذکر ما خرجت علیہ من الدنیا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً عبده و رسوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انک رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیا و بالقرآن اماما۔

نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے عرض کی یا رسول اللہ اگر او سکی ماں کا نام معلوم نہ ہو فرمایا تو حوا کی طرف نسبت کرے۔ رواہ تطبرانی فی المعجم الکبیر و الضیاء فی الاحکام و ابن شاہین فی ذکر الموت و آخرون

۱۳۱۔ راشد بن سعد و ضمیرہ بن حبیب و حکیم بن عمیر کہ تینوں صاحب اجلہ ائمہ تابعین سے ہیں۔ فرماتے ہیں جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ میت سے او سکی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے یا فلان قل لا الہ الا اللہ تین بار پھر کہا جائے قل ربی اللہ و دینی الاسلام و نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ عنہم سعید بن منصور فی سننہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس قدر اور زائد کرتا ہے و اعلم ان ہذین اللین ایتیاک اویاتیاک انما ہو عبدان للہ لا یضران و لا ینفعان الا باذن اللہ فلا تخف و لا تحزن و اشہد ان ربک اللہ و دینک الاسلام و نبیک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثبتا اللہ و ایتیاک بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ انہ هو الغفور الرحیم۔

کہہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام اور میرا نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اس قدر اور زائد کیا) اور جان لے کہ یہ دو جو تیرے پاس آئے یا آئیں گے یہ تو یہی دو بندے ہیں اللہ کے نہ نفع دیں نہ نقصان پہنچائیں گے مگر خدا کے حکم سے تو نہ ڈر لو نہ غم کرو اور گواہی دے کہ تیرا رب اللہ ہے اور تیرا دین اسلام اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت رکھے ہمیں اللہ اور تجھ کو ٹھیک بات پر دنیا کی زندگی اور آخرت میں پیشک و عی ہے بخشنے والا

مہربان۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۹۵۔ المنۃ الممتازة"

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

موت کے وقت اللہ سے ملنے کو جو محبوب رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ محبوب رکھے گا اور جو مکروہ رکھے گا اسے وہ بھی مکروہ رکھے گا۔

۱۳۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب لقاء اللہ احب لقاءہ و من کرہ لقاء اللہ کرہ لقاءہ۔

جو اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ اس کا ملنا پسند فرمائے گا اور جو اللہ سے ملنے کو مکروہ رکھے گا اللہ اس کا ملنا مکروہ رکھے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے کہ موت کو مکروہ نہ رکھے فرمایا یہ مر لو نہیں بلکہ جس وقت دم سینہ پر آئے اس وقت کا اعتبار ہے، اس وقت جو اللہ سے ملنے کو پسند رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے ملنے کو دوست رکھے گا اور نا پسند تو نا پسند۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۹۹۔“ (مسلم دوم، ص ۳۳۳۔ باب من احب لقاء اللہ الخ)

زندوں کی طرح مردوں کو بھی ایذا ہوتی ہے حدیث میں ہے۔

۱۳۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الميت يتأذى مما يتأذى منه الحي۔ جس چیز سے زندہ کو ایذا پہنچتی ہے اس سے مردہ کو بھی ایذا ہوتی ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۰۳۔“

مردوں کو صالحین کے قریب دفن کرنا چاہئے کہ ان کے قرب کی برکت انہیں شامل ہوتی ہے۔

۱۳۴۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ادفنوا موتاكم وسط قوم صالحين۔

اپنے اموات کو اچھے لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ (کنز العمال، ص ۱۲۳: ۲۰۷)

۱۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم القوم لا یسقی بہم جلیسہم۔

ان لوگوں کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۰۳۔“ (مسلم دوم،

ص ۳۳۳، باب فضا مجالس الذکر)

قبر پر چلنا منع ہے حدیث میں ہے

۱۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان امشی علی جمرة او صیف

احب الی من ان امشی علی قبر۔

مجھے آگ یا تلوار پر چلنا قبر پر چلنے سے زیادہ پسند ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن عقبہ بن عامر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند جید۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۹"۔ (ابن ماجہ، ۱۱۳۔ باب ماجا فی النہی

عن المشی علی القبور الخ)

موت فٹائے روح نہیں، بلکہ وہ جسم سے روح کا جدا ہو جاتا ہے، روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے

۱۳۷۔ حدیث میں ہے۔ انما خلقتم للابد۔

تم ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے بنائے گئے۔

ماں باپ پر اولاد کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

۱۳۸۔ حدیث میں فرمایا کہ ہر جمعہ کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتہ کے اعمال پیش کئے

جاتے ہیں، نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں، برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں تو اپنے گزرے ہوؤں کو

رنجیدہ نہ کرواے اللہ کے بندو۔

روح لور جسم کی مثال

۱۳۹۔ حدیث میں روح و جسم دونوں کے معذب ہونے کی یہ مثال ارشاد فرمائی کہ ایک باغ

ہے اس کے پھل کھانے کی ممانعت ہے۔ ایک لٹھا کہ پاؤں نہیں رکھتا اور آنکھیں ہیں وہ اس باغ کے

باہر پڑا ہوا ہے۔ پھلوں کو دیکھتا ہے مگر ان تک جا نہیں سکتا، اتنے میں ایک اندھا آیا اس لٹھے نے اس

سے کہا تو مجھے اپنی گردن پر بٹھا کر لے چل میں تجھے رستہ بتاؤں گا اس باغ کا میوہ ہم تم دونوں کھائیں

گے، یوں وہ اندھا اس لٹھے کو لے گیا اور میوے کھائے۔ دونوں میں کون سزا کا مستحق ہے، دونوں ہی

مستحق ہیں۔ اندھا سے نہ لے جاتا تو وہ نہ جاسکتا اور لٹھا سے نہ بتاتا تو وہ نہ دیکھ سکتا، وہ لٹھا روح ہے کہ

اور اک رکھتی ہے اور افعال جو ارجح نہیں کر سکتی اور وہ اندھا بدن ہے کہ افعال کر سکتا ہے اور لورا اک

نہیں رکھتا۔ دونوں کے اجتماع سے معصیت ہوئی دونوں ہی مستحق سزا ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۲۵"

مردے کو تکلیف دینا یا قبر پر پاؤں رکھنا یا بیٹھنا اور قبر سے ٹک لگانا منع ہے اس پر

تین حدیثیں۔

۱۴۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کسر عظم الميت و اذاہ ککسرہ حیاء،

و فی لفظ المیت یوذیہ فی قبرہ مایوذیہ فی بیتہ۔

مردے کی ہڈی توڑنی اور اس کو تکلیف دینی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ مردے کو قبر میں ایذا دینی ایسی ہے جیسے اس کے گھر میں ایذا دینی۔ (مولف) (مسند احمد، ۸۷/۷)

۱۳۱۔ وقال ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذی المؤمن فی موتہ کاذا فی حیاتہ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مؤمن کو موت کے وقت یا بعد موت ایذا دینی زندگی میں ایذا دینے کی طرح ہے۔ (مولف)

۱۳۲۔ و عن عمارۃ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالساً علی قبر فقال یا صاحب القبر انزل من علی (هذا) القبر لا توذی صاحب القبر۔

اور عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھا دیکھا تو فرمایا کہ قبر سے اتر صاحب قبر کو ایذا نہ دو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۱۰۔“ (الترغیب و الترہیب ۳/۳۷۳ الترہیب من الجلوس علی القبر)

علماء و مشائخ کی قبروں پر قبہ و گنبد بنانا جائز ہے لیکن عامہ ماس کے لئے اس کی اجازت نہیں۔

۱۳۳۔ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه نہی عن التخصیص و التخصیص و عن البناء فوق القبر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر پر پختہ اور چھپر کی عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۱۱“

قبروں کو سجدہ گاہ بنانا منع ہے۔

۱۳۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی مات فیہ لعن اللہ الیہود و النصارى اتخذوا قبور انبیائہم مسجداً قالت و لولا ذلک لا برزوا قبرہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وصال مبارک کے مرض میں فرمایا کہ یہود و

نصارى پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو جائے سجدہ بنا لیا حضرت عائشہ نے فرمایا یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۱۲۔“ (بخاری اول، ص ۷۷، ۱)

باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد الخ

ولد الزنا کے بارے میں دو حدیثیں

۱۳۵۔ حدیث میں ہے۔ لا یدخل الجنة ولد زانية

ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یعنی سابقین کے ساتھ۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۱۳، ج ۱۱)

۱۳۶۔ حدیث میں ہے لا یغنی علی الناس الا ولد بغی الا ومن فیہ عرق منه۔

ولد الزنا لوگوں پر ظلم و زیادتی کرنے والا ہو گا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو۔ (مولف)

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔

(کنز العمال، ص ۱۳، ج ۱۱)

عترت و انصار اور عرب کا حق نہ پہچاننے والا منافق ہے

۱۳۷۔ حدیث میں ہے۔ من لم یعرف حق عترتی و الانصار و العرب فهو

لاحدی ثلث اما منافق و اما ولد زانية و اما امرأ حملت به امه فی غیر طهر۔ رواہ

الدیلمی و رواہ البیہقی من حدیث زید بن جبیر عن داؤد بن الحسین عن ابی رافع عن ایہ

عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لفظہ

اما منافق و اما مزنیة و اما لغير طهور۔

جو شخص میری لولا اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں ایک سے خالی نہیں یا

تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۲۳"۔ (کنز العمال، ص ۸۹، ج ۱۳)

تعارف

الحرف الحسن فی الكتابة علی الکفن
(کفن پر عہد نامہ وغیرہ لکھنے کا ثبوت)

۹ رجب ۱۳۰۸ھ میں سوال ہوا کہ کفن پر آیات و احادیث اور عہد نامہ لکھ کر اسے میت کو پہنانا اور قبر میں شجرہ رکھنا کیسا ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں اس رسالے میں سب سے پہلے حقیقت مسئلہ کی صراحت و وضاحت کے لئے اسے چار مقامات پر تقسیم کیا ہے۔

مقام اول: فقہ حنفی سے کفن پر لکھنے کا جزئیہ اور اس کے مؤید احادیث و روایات۔

مقام دوم: احادیث سے اس کا ثبوت کہ معظمت و بیہ میں کفن دیا گیا یا بدن پر رکھی گئیں اور اسے تعظیم کے خلاف نہ جانا گیا۔

مقام سوم: بعض متاخرین شافعیہ نے جو کفن پر لکھنے میں بے تعظیمی خیال کی اس کا جواب

مقام چہارم: قبر میں شجرہ رکھنے کا بیان۔

ان تقسیمات پر مفصل گفتگو کے بعد امام احمد رضا نے اس مسئلے کا اصل جواب اس طرح

تحریر فرمایا کہ ہمارے علمائے کرام نے فرمایا کہ میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامے لکھنے سے اس کے لئے امید مغفرت ہے اور شجرہ رکھنا بھی میت کے سکون و اطمینان اور اعانت جو اب کا باعث ہے لہذا قبر میں شجرہ رکھنے میں کوئی ممانعت و قباحت نہیں ہے البتہ اسے سرہانے یا جانب قبلہ طاق میں رکھے، یہی بزرگان دین کا معمول اور یہی مناسب و بجا ہے۔

لوا مزید اس مسئلہ کی توضیح و تشریح کے لئے اس رسالے میں ۱۳ اکتب فقہ سے اقوال ائمہ

اور ۱۹ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش کی گئی ہیں۔

احادیث

الحرف الحسن فی الكتابة علی الکفن

میت کی پیشانی اور کفن پر عہد نامہ لکھنا جائز و درست ہے حدیث میں ہے
 ۱۳۸۔ امام ترمذی حکیم النبی سیدی محمد بن علی معاصر امام بخاری نے نو اور الاصول میں
 روایت کی کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من کتب هذا الدعاء وجعله
 بین صدر الميت و کفنه فی رقعة لم ینله عذاب القبر ولا یروی منکرا و نکیرا۔ وهو هذا۔
 جو یہ دعا کسی پرچہ پر لکھ کر میت کے سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذاب قبر نہ ہونہ
 منکر نکیر نظر آئیں اور وہ دعا یہ ہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له
 لا الہ الا اللہ له الملك وله الحمد لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی
 العظیم۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۲۷ الحرف الحسن۔“

عہد نامہ کے ثبوت میں ایک حدیث

۱۳۹۔ ترمذی میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم فاطر السموات والارض
 عالم الغیب والشہادة الرحمن الرحیم انی اعهد الیک فی هذه الحیوة الدنیا بانک انت
 اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک فلا تکلنی الی نفسی
 فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء وتباعلنی من الخیر وانی لاعلق الا برحمتک
 فاجعل رحمتک لی عھدا عندک توذیہ الی یوم القيمة انک لا تتخلف الميعاد۔

فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے
 اٹھائے فرشتہ وہ نوشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں انھیں وہ عہد نامہ دیدیا
 جائے۔ امام ترمذی نے اسے روایت کر کے فرمایا وعن طاؤس انه امر بهذہ الکلمات فکتبت
 فی کفنه۔ امام طاؤس کی وصیت سے یہ عہد نامہ ان کے کفن میں لکھا گیا۔ (ترمذی دوم ص ۱۹۳، باب
 ما جاء فی عقد التسییح بالید باب منه)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات سے قبل غسل جنازہ کیا اور کفن زیب تن کیا فرمایا
۱۵۰۔ مصنف عبد الرزاق اور ان کے طریق سے مجہم طبرانی اور ان کے طریق سے علیہ

ابو نعیم میں ہے اخبرنا معمر عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل ان فاطمة رضی اللہ تعالیٰ
عنها لما حضرتها الوفاة امرت علیا فوضع لها غسلا فاغتسلت وتطهرت ودعت
بشیاب اکفانها فلبستها ومست من الخنوط ثم امرت علیا ان لا تكشف اذا هی قبضت
وان تدرج كما هی فی اکفانها فقلت له هل علمت احدا فعل نحو ذلك قال نعم كثير
بن عباس وكتب وفي اطراف اکفانه يشهد كثير بن عباس ان لا اله الا الله.

حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المومنین علی کرم اللہ
تعالیٰ وجہہ سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی
پھر موٹی علی کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفن فرما
دی جائیں میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا کہا ہاں کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اور
انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے کہ لا اله الا اللہ۔ ”فتاویٰ
رضویہ ج ۴ صالحہ الحسین“

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو کفن کے لئے اپنی ردائے اقدس

عطا فرمائی

۱۵۱۔ صحیح بخاری میں ہے باب من استعد الکفن فی زمن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فلم یکنر علیہ، حدثنا عبد اللہ بن مسلمة فذكر باسنادہ عن سهل رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ان امرأة جاءت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببردۃ منسوجة فیها
حاشیتها اتلرون ما البردة قالوا الشملة قال نعم قالت نسجتھا بیدی فجننت
لاکسوکھا فاخذھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتاجا الیھا فخرج الینا وانھا
ازاره فحسنھا فلان فقال اکسینھا ما احسنھا قال القوم ما احسنت لبسھا النبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتاجا الیھا ثم سألتہ وعلمت انه لا یرد قال انی واللہ ما سألتہ
لالبسھا انما سألتہ لتکون کفنی قال سهل فکانت کفنه.

(خلاصہ یہ ہے کہ) بعض اجلہ صحابہ نے کہ غالباً سیدنا عبدالرحمن بن عوف یا سیدنا سعد بن

ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تہ بند اقدس (جو کہ

ایک بی بی نے بہت محنت سے خوبصورت بن کر نذر کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی) مانگا حضور اجود الاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور تہبند نہ تھا اور آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم الکرما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کو رد نہیں فرماتے پھر آپ نے کیوں مانگ لیا انہوں نے کہا اللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاوے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی اس نیت پر انکار نہ فرمایا آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۲۹ الحرف الحسن" (بخاری اول ص ۱۷۰ باب مذکور)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑوں میں کفن دینے کے ثبوت میں چند احادیث کریمہ ۱۵۲۔ صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے قالت دخل علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ونحن نغسل ابته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الاخرة كافورا او شنيا من كافور فاذا فرغتن فاذنى فلما فرغنا اذناه فالتقى حقوه فقال اشعرنها اياه

ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے جب ہم ان کی صاحبزادی (زینب یا ام کلثوم۔ منہ) کو غسل دے رہے تھے فرمایا اگر بہتر سمجھو تو اس کو تین پیانچیاں اس سے زیادہ مرتبہ پانی لور پیری کے پتے سے غسل دو اور آخر میں کچھ کافور لگاؤ پھر جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بلاؤ (ام عطیہ نے کہا) جب ہم فارغ ہو گئے تو ہم نے حضور کو بلایا تو حضور نے اپنے تہبند کو ہم پر ڈال کر فرمایا کہ اس سے ان کے بال باندھ دو۔ (مولف) علماء فرماتے ہیں یہ حدیث مریدوں کو پیروں کے لباس میں کفن دینے کی اصل ہے۔ یونہی حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ امیر المومنین موئی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے قمیص اطہر میں کفن دیا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وابن حبان والحاکم وصحیحہ وابونعیم فی الحلیة عن انس وابوبکر بن ابی شیبہ فی مصنفہ عن جابر وابن عساکر عن علی والشیرازی فی الالقاب وابن عبدالبر وغیرہم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(بخاری اول ص ۱۶۷ باب ما یستحب فی غسل وتر)

۱۵۳۔ ابو نعیم نے معروۃ الصحابہ اور وہابی منہ الفردوس میں بسند حسن حضرت عبد اللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی قال لما ماتت فاطمة ام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا خلع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیصہ والبسہا ایاہ واضطجع فی قبرہا فلما سوی علیہا التراب قال بعضهم یا رسول اللہ رأیناک صنعت شیئا لم تصنعه باحد قال انی البستها قمیصی لتلبس من ثیاب الجنة فاضطجعت معها فی قبرہا لاخفف عنہا من ضغطة القبر انہا كانت احسن خلق اللہ صنیعا الی بعد ابی طالب.

جب حضرت علی کی والدہ حضرت فاطمہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا قمیص مبارک اتار کر ان کو پہنوا یا اور ان کی قبر میں تھوڑی دیر حضور لیٹے جب مٹی برابر کر دی گئی تو بعض صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو وہ کرتے دیکھا جو آپ نے کسی کے ساتھ نہیں کیا ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے انہیں اپنا قمیص مبارک اس لئے پہنایا کہ یہ جنت کے لباس پہنیں اور ان کی قبر میں اس لئے لیٹا تاکہ فشار قبر خفیف ہو جائے کہ یہ ابو طالب کے بعد مجھ پر زیادہ حسن خلق کرنے والی خاتون تھیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۳۰، الحرف الحسن"

۱۵۴۔ صحیحین وغیرہما میں صحاح و سنن میں ہے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عبد اللہ بن ابی لہما توفی جاء ابنہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اعطني قمیصک اکفنه فیہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیصہ الحدیث.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق جب مرا تو اس کا بیٹا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنا پیرا ہن مقدس دیدیجئے کہ اسی میں کفن دوں گا اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کر دیجئے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قمیص عطا کر دیا۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۶۹، باب الکفن فی القمیس الذی الخ)

۱۵۵۔ بخاری وغیرہ میں ہے عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعد ما دفن فاخرجه فنفت من ریقہ والبسہ قمیصہ. حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کے دفن کے بعد تشریف لائے تو اس کو نکلوا یا پھر لعاب دہن ڈالا اور قمیص مبارک پہنوا یا (مولف) (یہ بدلہ اس کا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

گرفتار آئے برہنہ تھے، بوجہ طول قامت کسی کا کرتا ٹھیک نہ آتا اس مردک نے انہیں اپنا قمیص دیا تھا حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہلیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے، لہذا اپنے دو قمیص مبارک اس کے کفن میں عطا فرمائے، نیز مرتے وقت وہ ریاکار نفاق شعار خود عرض کر گیا تھا کہ حضور مجھے خود اپنے قمیص مبارک میں کفن دیں، پھر اس کے بیٹے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی، اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلوات والتسلیم کا داب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رو نہیں فرماتے۔ منہ) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۳۱ بحرف الحسن" (بخاری مول

ص ۱۶۹، باب الکفن فی القميص الذی الخ)

۱۵۶۔ ابو عمر یوسف بن عبدالبر کتاب الاستیعاب فی معرفة الاصحاب میں فرماتے ہیں حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت میں فرمایا انی صحبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فخرج لحاجته فبعته بادواة فکسانی احد ثوبیه الذی یلی جسده فخبائتہ لهذا الیوم واخذ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اظفاره وشعره ذات یوم فاخذتہ فخبائتہ لهذا الیوم فاذا انانت فاجعل ذلك القميص دون کفنی فما یلی جسدی وخذ ذلك الشعر والاظفار فاجعله فی فمی وعلی عینی ومواضع السجود منی۔

یعنی میں صحبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرفیاب ہوا ایک دن حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ حاجت کے لئے تشریف فرما ہوئے ہیں میں لوٹالے کر ہمراہ رکاب سعادت مآب تھا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرنا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے انعام فرمایا وہ کرتا میں نے آج کے لئے چھپا رکھا تھا۔ اور ایک روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن و موئے مبارک تراشے وہ میں نے لے کر اس دن کے لئے اٹھار کھے جب میں مرجاؤں تو قمیص سرپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن کے متصل رکھنا، و موئے مبارک و ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں لور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا۔ (الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۳۹۹ ج ۳)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے مس شدہ چیزوں میں کفن دینے کی ترغیب پر تین حدیثیں

۱۵۷۔ حاکم نے مستدرک میں بطریق حمید بن عبدالرحمن روایا کی روایت کی قال حدثنا

الحسن بن صالح عن هارون بن سعيد عن ابي وائل قال قال كان عند علي رضي الله تعالى عنه مسك فارصى ان يحنط به وقال هو فضل حنوط رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، سكت عليه الحاكم ورواه ابن ابي شيبة في مصنفه قال حدثنا حميد بن عبدالرحمن به ورواه البيهقي في سننه۔

یعنی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے پاس مسک تھا وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مسک استعمال کیا جائے اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔
”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۳۱، نحرہ الحسن“

۱۵۸۔ ابن السکن نے بطریق صفوان بن مہیرہ عن ابيہ روایت کی قال قال ثابت البنانی قال لی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ هذه شعرة من شعر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فضعها تحت لسانی قال فوضعها تحت لسانه فدفن وهي تحت لسانه، ذکرہ فی الاصابة۔

یعنی ثابت بنانی فرماتے ہیں مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دو میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

۱۵۹۔ بیہقی وابن عساکر امام محمد بن سیرین سے راوی عن انس بن مالک انه كان عنده عصية لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فمات فدفنت معه بين جنبيه وبين قميصه۔

یعنی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۳۲، الحرف الحسن“

آسانی ولادت کی دعاؤں پر مشتمل دو حدیثیں

۱۶۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے درودہ کے لئے فرمایا تکتب لہا شنی من

القران وتسقی

قرآن مجید میں سے کچھ لکھ کر عورت کو پلائیں

۱۶۱۔ دیلمی نے مند الفردوس میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا عسرت علی المرأة ولادتھا اخذ انا نظیفا وکتب علیہ قوله تعالیٰ کانہم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعة من نهار بلغ فهل یهلك الا القوم الفسقون کانہم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیة اوضحھا لقد کان فی قصصہم عبرة لاولی الالباب ثم یغسل وتسقی منه المرأة ینضح علی بطنھا وفرجھا۔

جس عورت کو جننے میں دشواری ہو پاکیزہ برتن پر آیتیں لکھ کر دھو کر اسے پلائیں اور اس کے پیٹ اور فرج پر چھڑکیں۔ حاشیہ۔ (کنز العمال ص ۳۳۴ ج ۱۰)

آپ زمزم کو کہ بھر کر پینا ایمان خالص کی علامت ہے

۱۶۲۔ تاریخ بخاری و سنن ابن ماجہ و صحیح مستدرک میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آیة ما بیننا و بین المنافقین انہم لا یتصلعون من زمزم۔

ہم میں اور منافقوں میں فرق کی نشانی یہ ہے کہ وہ کوہ بھر کر آب زمزم نہیں پیتے۔ "فتاویٰ

رضویہ ج ۴ ص ۳۳ الحرف الحسن" (ابن ماجہ ۲/۲۲۶، باب الشرب من زمزم)

مخلص موزن مقام میں مثل شہید ہے

۱۶۳۔ اخرجہ الطبرانی عن عبداللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال المؤذنون المحتسب کالشہید المتشحط فی دمہ و اذا مات لم یدور فی قبرہ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثواب سمجھ کر اذان دینے والا اس شہید کی

طرح ہے جو اپنے خون میں لتھڑا ہو اور جب وہ مرجاتا ہے تو اپنی قبر میں نہیں گھومتا۔ (بلکہ جنت میں جہاں چاہتا ہے جاتا ہے) (مولف) (الترغیب والترہیب ۱/۱۸۱، الترغیب فی الاذان)

۱۶۴۔ حدیث المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیمة ولا یدورون فی

قبورہم۔ رواہ عبدالرزاق

مؤذنین قیامت کے دن لمبی گردنوں والے ہوں گے اور اپنی قبروں میں نہیں گھومیں گے

یعنی ان کو ہر جگہ جانیکی آزادی ہوگی۔ (مولف) (کنز العمال ص ۲۳۵ ج ۱۲)

عالم بالقرآن کا جسم مٹی نہیں کھاتی ہے حدیث میں ہے

۱۶۵۔ ابن مندہ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مات حامل القرآن اوحى الله الى الارض ان لا تاكلى لحمه فتقول الارض اى رب كيف اكل لحمه وكلامك فى جوفه . قال ابن مندة وفى الباب ابو هريرة وابن مسعود وزاد فيه الشيخ قيد العامل به .

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حامل قرآن مر جاتا ہے اللہ تعالیٰ زمین سے فرماتا ہے کہ تو اس کے گوشت کو نہ کھانا زمین کہتی ہے اے رب میرے میں کیسے اس کا گوشت کھاؤں جب کہ اس کے اندر تیرا کلام موجود ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۳۵، الحرف الحسن"۔ (کنز العمال ص ۱۷۳۹۳)

حضرت امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پر مشتمل ایک حدیث پاک فضیلت کلمہ طیبہ میں ۱۶۶۔ امام ابن حجر کی صواعق محرقہ میں نقل فرماتے ہیں۔ جب امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے، چہرہ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا حافظان حدیث امام ابو ذر اے رازی و امام محمد بن اسلم طوسی اور ان کے ساتھ بیٹھا طالبان علم و حدیث، حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کی کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھائیے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے روایت فرمائیے، امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک کے دیدار سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو گیسو شانہ پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے کوئی روتا ہے۔ کوئی خاک پر لوٹتا ہے۔ کوئی سواری مقدس کاسم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔ سب لوگ خاموش ہو رہے مذکورہ دونوں اماموں نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا حدیثی ابی موسیٰ الکاظم عن ابیہ جعفر الصادق عن ابیہ محمد الباقر عن ابیہ زین العابدین عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال حدیثی حبیبی وقرۃ عینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال حدیثی جبریل قال سمعت رب العزت بقول لا اله الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی۔

یعنی امام علی رضی اللہ عنہ کا ظم سے وہ امام جعفر صادق سے وہ امام محمد باقر سے وہ امام زین العابدین سے وہ امام حسین سے وہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث

بیان کی کہ ان سے جبریل نے عرض کی کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا ہے کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے۔ تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔ یہ حدیث روایت فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دو اتوں والے جوار شاد مبارک لکھ رہے تھے شاد کئے گئے ہیں ہزار سے زائد تھے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳

ص ۷۳ الحرف الحسن

تعارف

جلی الصوت لنهی الدعوة امام الموت

(میت کے گھر دعوت کی ممانعت کا بیان)

۱۳۱۰ھ کو استفتاء آیا کہ میت کے یہاں اس کے خویش واقارب کی عورتیں جمع ہوتی ہیں بعض تیسرے دن تک اور بعض چالیسویں تک بیٹھتی ہیں اس مدت میں عورتوں کے کھانے وغیرہ کا اہتمام اہل میت کرتے ہیں تو یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضانی اس رسالے میں جس انداز سے اس کا جواب تحریر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سینے میں ایک درد مند دل تھا اور وہ ملت اسلامیہ کے درد سے بھرا ہوا تھا، اور وہ پورے اسلامی معاشرہ کو بدعت منکرہ اور اونی سی خلاف شرع بات سے بھی پاک دیکھنا چاہتے تھے، خود فرماتے ہیں کہ

اے مسلمان یہ پوچھتا ہے کہ جائز ہے یا کیا؟ یوں پوچھ کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں اور سخت و شنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔

یعنی میت کے گھر عورتوں کا اس طرح جمع ہونا اور دعوتیں اڑانا جائز و بدعت شنیعہ قبیحہ ہے۔ ہاں پہلے ہی روز عزیزوں و ہمسایوں کو مسنون ہے کہ اہل میت کے لئے اتنا کھانا پکوا کر بھیجیں جسے وہ دو وقت کھا سکیں اور باصرار انہیں کھلائیں، مگر یہ کھانا صرف اہل میت ہی کے قابل ہونا سنت ہے اس میلے اور دعوت والوں کے لئے ہرگز بھیجنے کا حکم نہیں۔

چونکہ عورتیں جمع ہو کر افعال منکرہ کرتی ہیں مثلاً چلا کر رونا پینا بلوٹ سے منہ ڈھانکنا وغیرہ یہ سب نیاحت میں داخل ہے اور نیاحت و نوحہ بحکم حدیث حرام و ناجائز ہے۔ لہذا ایسے مجمع کے لئے میت کے عزیزوں اور دوستوں کو بھی جائز نہیں کہ کھانا بھیجیں کہ گناہ کی امداد ہوگی۔

اور امام احمد رضانی سولہ کتب فقہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ

اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنی منع ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی و سرور میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اگر غمی میں دعوت و ضیافت کا اہتمام و انتظام کیا جائے تو یہ بدعت شنیعہ ہے۔ اور اس مختصر رسالے میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

جلی الصوت لنهی الدعوة امام الموت

نوح کرنا اور میت کے گھر کھانا پکنا یا پکانا منع ہے

۱۶۷۔ امام احمد نے اپنے مسند اور ابن ماجہ سنن میں بسند صحیح حضرت جریر بن عبد اللہ
بکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کنا نعد الاجتماع الی اهل الميت وصنعهم الطعام
من النیاحۃ۔

ہم گروہ صحابہ اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور ان کے لئے کھانا تیار کرانے کو مردے کی
نیاحت سے شکر کرتے تھے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۳۸ جلی الصوت“ (ابن ماجہ اول ص ۱۱۷، باب
ما جاء فی النهی عن الاجتماع الخ)

تعارف

بریق المنار بشموع المزار
(مزارات پر روشنی کرنے کا ثبوت)

۸ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ میں ایک سوال پیش ہوا کہ مزارات اولیاء اللہ پر روشنی کرنا جائز

ہے یا نہیں؟

زید کہتا ہے کہ مزارات اولیاء پر روشنی کرنا جائز ہے کیونکہ اس میں تعبد منظور ہوتا ہے۔
امام احمد رضا بریلوی نے متعدد دلائل قاہرہ اور ۱۳ حدیثوں سے جو جواب مستح کیا ہے وہ
بڑے سائز کے ۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے وہ فرماتے ہیں کہ۔

مقابر میں شمعیں روشن کرنا جب کسی فائدہ کے لئے ہو ہرگز منع نہیں ہے۔
پھر فائدہ کی متعدد مثالیں تحریر فرمائیں۔

۱۔ وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہو گا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

۲۔ مقابر بر سر راہ ہوں، روشنی کرنے سے راہبگروں کو نفع پہنچے گا اور اموات کو بھی
مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے، فاتحہ پڑھیں گے، دعا کریں گے، ثواب پہنچائیں
گے، گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زائد ہے تو
گزرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

۳۔ مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب یا افادہ یا استفادہ کے لئے آیا ہے تو
اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

یہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا اللہ تعالیٰ باسوارحم کو بھی بروجہ اولیٰ شامل ہیں کہ
مزارات مقدسہ کے پاس غالباً مسجدیں ہوتی ہیں اور اکثر مقامات پر گزرگاہ بھی ہے اور حاضرین و
زائرین خواہ مجاورین سے تو ناہر آخالی نہیں ہوتے ہیں اور اگر یہ باتیں نہ بھی ہوں پھر بھی اہل اللہ کی
ارواح طییبہ کی تعظیم و تکریم کے لئے روشنی کرنا جائز و مباح ہے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ روشنی دلیل اعتناء ہے، اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان و موجب رضائے رحمن ہے۔

☆ اس کی نظیر مصحف شریف کا مطلقاً مذہب کرنا ہے کہ اگرچہ زمانہ سلف میں نہ تھا مگر اب جائز و مستحب ہے کہ دلیل تعظیم و ادب ہے۔

☆ یونہی مساجد کی آرائش، ان کی دیواروں پر سونے چاندی کے نقش و نگار کہ صدر لول میں نہ تھے مگر اب ظاہری تزک و احتشام ہی قلوب عامہ پر اثر تعظیم پیدا کرتا ہے لہذا ائمہ نے حکم جواز دیا ہے۔

☆ یونہی مسجدوں کے لئے کنگورے بنانا کہ مساجد کے امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں اگرچہ صدر لول میں نہ تھے مگر اب مسلمانوں میں بلا تکثیر رائج ہے۔

انہیں ظاہری تزک و احتشام کے پیش نظر مزارات لولیاں پر قبہ بنانے، چادر ڈالنے، پھول وغیرہ ڈالنے اور روشنی کرنے کی اجازت ہوگی۔

بالجملہ حاصل حکم یہ ہے کہ عامۃ الناس کی قبور پر روشنی جب کہ خارج سے مصلحت مذکورہ میں سے کوئی مصلحت نہ ہو تو وہ ضرور اسراف ہے اور اسراف ممنوع ہے اور فقہائے کرام اسی علت اسراف کے باعث روشنی کو منع کرتے ہیں۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے زید بے قید کے خرافات و ہنوات کی چالیس وجوہات سے تردید کی ہے اور اس کے خیال باطل پر اسے تنبیہ بھی کی ہے۔

احادیث

بریق المنار بشموع المزار

عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت نہیں

۱۶۸۔ روی ابو داؤد و الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیہا المساجد و السراج۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیارت قبور کرنے والی عورتوں اور قبور پر مسجدیں بنانے والوں کو بے ضرورت چرغاں کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (مولف) (ابوداؤد دوم، ص ۳۶۱، باب زیارة النساء القبور)

مساجد میں نقش و نگار کرنا جائز ہے

۱۶۹۔ حدیث میں ہے لتزخرفنہا (لتزخرفنہا) کما زخرفت الیہود و النصارى۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

تم مسجدوں کو مزین کرو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے آراستہ کیا۔ یعنی مساجد کی آرائش صدر لول میں نہ تھی مگر اب ائمہ نے حکم جواز دیا ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۳۵۔ بریق المنار"۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۵، باب فی بناء المسجد)

مساجد میں کنگورے بنانے کے بارے میں دو حدیثیں

۱۷۰۔ حدیث شریف میں ہے ابنوا المساجد و اتخذوها جما۔ رواہ ابن ابی شیبہ و البیہقی فی السنن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی مسجدیں منڈی بناؤ ان میں کنگرے نہ رکھو، (صدر لول میں مسجدوں میں کنگرے نہ تھے مگر اب بنانا جائز ہیں کہ امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں۔ مولف) (کنز العمال، ص ۳۲۳، ج ۷)

۱۷۱۔ دوسری حدیث شریف میں ہے۔ ابنوا مساجدکم جما و ابنوا مدائنکم

مشرفہ۔ رواہ فی المصنف عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اپنی مسجد میں منڈی بناؤ اور اپنے شہر کنگرہ وار۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۳۲۳، ج ۷)

قبر پر بیٹھنا اور عام لوگوں کی قبر پر عمدت و تہ بنانا جائز نہیں

۱۷۲۔ حدیث صحیح مسلم و ابو داؤد و نسائی و مسند احمد عن جابر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یقعد علی القبر و ان یجصص
و ان ینسب علیہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور اس کے اوپر گچ وغیرہ کرنے سے

منع فرمایا ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۳۶۔ بریق المنار" (مسلم، ۱/۳۱۲۔ کتاب الجنائز)

مدینہ منورہ کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۱۷۳۔ بخاری کی صحیح حدیث ہے انہا طیبۃ تنفی الذنوب کما تنفی الکبیر

خبث الفضة۔

مدینہ تو پاک کرنے والا ہے کہ یہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ کی

بھٹی چاندی کے زنگ کو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۳۔ بریق المنار" (بخاری ۲/۶۶۰۔ باب

قوله لعلکم فی المنافقین الخ)

ائمہ دین نے عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے منع فرمایا ہے

۱۷۴۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا لو رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم ما حدث النساء لمنعهن المساجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔

یعنی اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب نکالی

ہیں تو انہیں مسجدوں سے منع فرما دیتے۔ رواہ احمد و البخاری و مسلم۔ (بخاری اول، ص ۱۲۰۔

باب خروج النساء الی المساجد الخ)

۱۷۵۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لا تمنعوا اماء اللہ

مساجد اللہ۔

اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے منع نہ کرو۔ رواہ احمد و مسلم عن ابن

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس لئے ائمہ دین نے نظر بحال زمانہ عورات کو مسجدوں سے منع

فرمایا ہے۔ منہ) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۳۷۔ بریق المنار" (مسلم اول، ص ۱۸۳۔ باب خروج النساء

بغیر عبادت و ریاضت کے مسجد میں شب باشی منع ہے حدیث میں ہے

۱۷۶۔ بلاذری نے ابو سعید مولیٰ ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال کان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یس فی المسجد بعد العشاء فلا یری احدا الا اخرجہ الا رجلاً قائماً یصلی۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عشاء کے بعد مسجد کریم میں دیکھ بھال کے لئے دورہ فرماتے جسے دیکھتے مسجد سے باہر فرمادیتے مگر جو شخص کھڑا نماز پڑھ رہا ہو (ان کو نہیں نکالتے تھے)۔

اکرام سلطان کی تاکید پر ایک حدیث۔

۱۷۷۔ حدیث میں ہے السلطان ظل اللہ فی الارض فمن اکرمه اکرمه اللہ و من اهانہ اهانہ اللہ۔

سلطان زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے جو اس کی عزت کرے اللہ تعالیٰ اس کو عزت دے اور جو اس کی توہین کرے اللہ تعالیٰ اسے ذلت دے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی الشعب عن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "تذوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۳۔ بریق المنار" (کنز العمال، ص ۱، ج ۶)

قرب قیامت ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا۔

۱۷۸۔ بخین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الایمان لیارز الی المدینة کما تارز الحیة الی جحرها۔

بیشک ایمان مدینہ کی طرف سمٹتا ہے جیسے سانپ اپنے گل کی طرف۔ "تذوی رضویہ، ج ۳،

ص ۱۵۳۔ بریق المنار" (بخاری اول، ص ۲۵۲۔ باب الایمان یارز الی المدینة)

درو پاک کی برکت سے خواب میں جمال جہاں آرا کی زیارت ہوگی

۱۷۹۔ در منتظم امام ابوالقاسم محمد لولوی بستی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں من صلی علی روح محمد فی الارواح و علی جسده فی الاجساد و علی قبره فی القبور رانی فی منامه و من رانی فی منامه رانی یوم القیمة شفعت له و من شفعت له شرب من حوضی و حرم اللہ جسده علی النار۔

جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی روح اقدس پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے اور جو خواب میں دیکھے مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا اور جس کی میں شفاعت فرماؤں گا وہ میرے حوض کریم سے پئے گا اور اللہ عزوجل اس کے بدن پر دوزخ کو حرام فرمائے گا۔ علماء فرماتے ہیں کہ درویوں پڑھو، اللہم صل علی روح سیدنا محمد فی الارواح اللہم صل علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد اللہم صل علی قبر سیدنا محمد فی القبور۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۱۵۹۔ بریق المنار"

سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روضہ کریم پر حاضری اور مروان کی نااہلی پر

ایک روایت

۱۸۰۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسند شریف میں مسند حسن روایت فرماتے ہیں اقبل مروان یوما فوجد رجلا و اضعا وجهه علی القبر فاخذ مروان برقبته ثم قال هل تدری ماتصنع فاقبل علیہ فقال نعم انی لم آت الحجر انما جئت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لم آت الحجر سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لا تبکوا علی الدین اذا ولیہ اہلہ و لکن ابکوا علی الدین اذا ولیہ غیر اہلہ۔ یعنی مروان نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں، مروان نے ان کی گردن مبارک پکڑ کر کہا جانتے ہو کیا کر رہے ہو اس پر ان صاحب نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہاں میں سنگ و گل کے پاس نہیں آیا ہوں میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں، میں اینٹ پتھر کے پاس نہ آیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا دین پر نہ روؤ جب اس کا اہل اس پر والی ہو ہاں اس وقت دین پر روؤ جب کہ نااہل والی ہو۔ یہ صحابی سیدنا ابوالیوب انصاری تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۶۰ بریق المنار"۔ (مسند احمد، ص ۵۸۷، ج ۶)

تعارف

جمل النور فی نہی النساء عن زیارة القبور

(عورتوں کو قبروں پر جانا جائز نہیں)

۱۳ ربیع الاول شریف ۱۳۳۹ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت

ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

مزارات اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باجماع غنیۃ علامہ محقق ابراہیم حلبی ہرگز پسندیدہ نہیں، خصوصاً اس طوفان بے تمیزی رقص و مزامیر و سرود میں جو آج کل جمال نے اعراس طیبہ پر برپا کر رکھا ہے اس کی شرکت تو عوام رجال کو بھی ناپسندیدہ ہے۔

یعنی عورتوں کو زیارت قبور منع ہے سوائے حاضری روضہ انور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ وہ واجباً قریب بواجب ہے۔

زیارت قبور پہلے مطلقاً ممنوع تھی پھر اس کی اجازت فرمائی تو علماء کو اختلاف ہوا کہ عورتیں بھی اس رخصت میں داخل ہوئیں یا نہیں؟

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

بعد نئی اجازت میں عورتیں بھی داخل ہیں، لیکن جب عورتوں کو حضور مساجد و جمعہ و عیدین کی ممانعت ہو گئی تو نظر بحال زمانہ و بحالت نساء زیارت قبور کی بدرجہ اولیٰ ممانعت ہوگی۔

لہذا عورت جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت و ملامت کرتی ہے، جب واپس آتی ہے تو اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

اس رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ عورتوں کو زیارت قبور کے لئے جانے کی ممانعت ہے۔

اور امام احمد رضا نے اس مسئلے کو پندرہ دلائل و نصوص سے مبرہن و متحکم کیا ہے۔ اور گیارہ صفحات پر مشتمل اس محققانہ رسالے میں مکررات کو چھوڑ کر صرف ۶ حدیثیں عنوان بحث ہیں۔

احادیث

جمل النور فی نہی النساء عن زیارة القبور

عمر رسالت میں عورتوں کو بھی حضوری جمعہ و عیدین و جماعت کا حکم تھا مگر اب
ائمہ دین نے عورتوں کو جماعت و جمعہ اور عیدین و وعظ کی حضوری سے مطلقاً منع فرمایا ہے۔
۱۸۱۔ صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے امرنا ان تخرج الحیض یوم
العیدین و ذوات الخدور فی شہدن جماعۃ المسلمین و دعوتہم و تعزل الحیض عن
مصلاہن قالت امراء ۱۰۰ یا رسول اللہ احدثنا لیس لہا جلیاب قال تلبسہا صاحبہا من
جلیابہا۔

ہم کو حکم ہوا کہ عیدین کے دن حیض والیاں اور پردہ نشیں کواریاں بھی برکت جماعت و دعا
مسلمین لینے کو نکلیں اور مصلیٰ سے الگ بیٹھیں ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں سے
بعض کو چادر نہیں ہے حضور نے فرمایا ساتھ والی اسے اپنی چادر میں لے لے۔ (مولف) "فتاویٰ
رضویہ، ج ۳، ص ۱۶۹۔ جمل النور"۔ (بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب اعتزال الحیض المصلیٰ) (مسلم
اول، ص ۲۹۱۔ کتاب صلوة العیدین)

بعد والازمانہ زیادہ شراکیز ہے حدیث میں ہے

۱۸۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایاتی عام الا والذی بعدہ شرفہ
کوئی سال یا کوئی زمانہ ایسا نہیں آئے گا مگر یہ کہ اس کا بعد والازمانہ شراکیز ہوگا۔ (مولف)
"فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۷۰، جمل النور"۔ (بخاری دوم، ص ۱۰۳۔ باب لایاتی زمان الخ)

عورتوں کو مساجد میں حاضر ہونے کی ممانعت پر تین حدیثیں

۱۸۳۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
ارشاد اپنے زمانہ میں تھا لو ادرك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما حدث النساء
لمنعهن المسجد كما منعت نساء بنی اسرائیل۔

اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور

انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کر دی گئیں۔ پھر تابعین ہی کے زمانہ سے ائمہ نے ممانعت شروع فرمادی، پہلے جوان عورتوں کو، پھر بوڑھیوں کو بھی، پہلے دن میں پھر رات کو بھی۔ (مسلم لول، ص ۱۸۲۔ باب خروج النساء الی المساجد الخ)

۱۸۴۔ عنایہ امام اکمل الدین بایر قی میں ہے نہی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ النساء عن الخروج الی المساجد فشکون الی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقالت لو علم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما علم عمر ما اذن لکن فی الخروج۔

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا وہ ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے گئیں فرمایا اگر زمانہ اقدس میں حالت یہ ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔

۱۸۵۔ قال ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ المرأة عورة و اقرب ماتکون الی اللہ فی قعر بیتها فاذا خرجت استشرفها الشیطان و کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد و کان ابراہیم نساء ہ الجمعة والجماعة۔

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورت سرپا شرم کی چیز ہے، سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب اپنے گھر کی تہ میں ہوتی ہے اور جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابراہیم رحمہما علیہما استؤالا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مستورات کو جمعہ وجماعات میں نہ جانے دیتے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۷۰۔ جمل النور۔"

جنازے کے ساتھ عورتوں کو جانا منع ہے

۱۸۶۔ یحییٰ بن یسار عن ام علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے نہینا عن اتباع الجنائز و لم

یعزم علینا۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا مگر قطعی ممانعت نہ تھی۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۷۳۔ جمل النور۔"

(بخاری اول، ص ۱۷۰، باب اتباع النساء الجنائز)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

تین باتیں اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں

۱۸۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ کرہ لکم ثلاثا قبل و

قال و کثرة السؤال و اضعاء المال۔

اللہ تعالیٰ تین باتیں تمہارے لئے ناپسند رکھتا ہے۔ فضول بک بک اور سوال کی کثرت اور

مال کی اضعاءت۔ رواہ الشیخان و غیرہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۶“۔ (بخاری اول، ص ۲۰۰،

باب من سأل الناس تکثرا)

میت کی تعزیت و فن کے بعد کرنی چاہئے اس پر ایک حدیث

۱۸۸۔ فی صحیح الامام ابن السکن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اودن بجنازۃ فاتی اہلہا فعزاهم کتب

اللہ تعالیٰ قبراطا فان تبعها کتب اللہ لہ قیراطین فان صلی علیہا کتب اللہ لہ ثلاثۃ

قیراطین فان شہد دفنہا کتب اللہ لہ اربعۃ قیراطین مثل احد۔

جسے کسی جنازہ کی خبر ملے وہ اہل میت کے پاس جا کر ان کی تعزیت کرے اللہ تعالیٰ اس کے

لئے ایک قیراط ثواب لکھے پھر اگر جنازہ کے ساتھ جائے تو اللہ تعالیٰ دو قیراط اجر لکھے پھر اس پر جنازہ

پڑھے تو تین قیراط پھر دفن میں حاضر ہو تو چار، اور ہر قیراط کوہ احد کے برابر ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۴

ص ۱۷۷“

مصیبت زدہ کی تعزیت اور بیمار کی عیادت کا ثواب ہے اس پر چند احادیث طیبہ

۱۸۹۔ روی الترمذی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من عزی مصابا فله

مثل اجرہا احد۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے

اس کے لئے صاحب مصیبت کی طرح اجر ہے۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۰۵، باب ما جاء فی

(اجر من عزى النخ)

۱۹۰۔ و ايضاً عنه صلى الله تعالى عليه وسلم من عزى ثكلى كسى بردا فى الجنة
نيز فرماتے ہیں صلى الله تعالى عليه وسلم جس نے ایسی عورت کی تعزیت کی جس کی سب
لولاد مر گئی اس کو جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔ (مولف) (ترذی اول، ص ۲۰۶۔ باب آخر فى
فضل التعزية)

۱۹۱۔ و ابن ماجه و البيهقى باسناد حسن قال صلى الله تعالى عليه وسلم ما من
مومن يعزى اخاه بمصيبة الا كساه الله تعالى من حبل الكرامة يوم القيمة
حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا جو مومن اپنے مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت
کرے اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت بخشش و کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (مولف) (ابن ماجه اول، ص
۱۱۶، باب ماجا فى ثواب من عزى مصابا)

۱۹۲۔ روى ابو داؤد و النسائى فى حديث قال صلى الله تعالى عليه وسلم
لسيلتنا البتول الزهرا رضى الله تعالى عنها ما اخرجك من بيتك يا فاطمة قال ابيت
اهل هذا الميت (البيت) فترحمت (فرحمت) اليهم و عزيتهم بميتهم۔

حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم نے بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ
تمہارے گھر سے نکلنے کا سبب کیا ہے حضرت فاطمہ نے عرض کی اس میت کے گمراہوں کے لئے
دعائے رحمت اور ان کی تعزیت کے لئے آئی تھی۔ (مولف) (ابو داؤد دوم، ص ۳۳۵۔ باب التعزية)

۱۹۳۔ للنسائى عن معوية بن قرة عن ابيه كان نبى الله صلى الله تعالى عليه
وسلم اذا جلس يجلس اليه نفر من اصحابه فيهم رجل له ابن صغير ففقده النبى صلى
الله تعالى عليه وسلم فقال ما لى لا ارى فلانا قالوا يا رسول الله بنىه الذى رأيت هلك
فلقبه النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فسأله عن بنىه فاخبره انه هلك فعزاه عليه .
الحديث اه ملخصاً۔

سید عالم صلى الله تعالى عليه وسلم جب مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو صحابہ کرام کی
جماعت بھی ہوتی انہیں میں ایک صحابی کا چھوٹا بچہ بھی تھا حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم نے
ان کو ایک مرتبہ موجود نہیں پایا تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ فلاں نہیں ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ
جس لڑکے کو آپ نے دیکھا تھا وہ فوت ہو گیا ہے پھر حضور تشریف لائے اور بچہ کے بدلے میں

پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے تو حضور نے اس پر اظہار تعزیت فرمایا۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۷۸۔" (نسائی اول، ص ۲۹۶۔ فی التعزیت)

شہدائے موتہ کی خبر شہادت سن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمزدہ ہوئے
۱۹۴۔ اخرج الشيخان عن ام المؤمنين رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما جاء النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قتل ابن حارثة و جعفر و ابن رواحة جلس يعرف فی
الحزن . الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زید و جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی
خبر شہادت سن کر مغموم و محزون مسجد میں تشریف رکھی۔ (مؤلف) (بخاری دوم، ص ۶۱۱۔ باب
غزو قمن ارض الشام)

میت کے گھر حضور انیس بیسیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا

۱۹۵۔ اخرج الامام احمد بسند صحیح و ابو داؤد عن عاصم بن کلب عن ابيه
عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في جنازة
فلما رجع استقبله داعي امراته فجاء وجى بالطعام. الحدیث ملخصاً۔
انصار کے ایک آدمی نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ
میں گئے جب واپس تشریف لے چلے تو میت کی زوجہ مطہرہ کا بھیجا ہوا آدمی حضور کو ملا اور انہوں
نے حضور کو مدعو کیا تو حضور تشریف فرما ہوئے اور کھانا پیش کیا گیا۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳،
ص ۱۷۹۔" (مسند احمد، ص ۳۹۷، ج ۶)

تعارف

الحجة الفاتحة لطيب التعيين و الفاتحة

(مروجہ فاتحہ سوم چہلم برسی عرس وغیرہ کا ثبوت)

حج ۱۳۰ھ کو سوال ہوا کہ مروجہ تیجہ و سوال چالیسواں اور برسی کے موقع پر کھانا وغیرہ پکا کر میت کے لئے ایصالِ ثواب کرنا اور فاتحہ میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے یا نہیں؟
امام احمد رضانے سات صفحات پر مشتمل اس کے جواب میں فرمایا کہ۔

فاتحہ بہئیت مروجہ بلاریب جائز و مستحسن ہے اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک اموات مسلمین کو ثواب پہنچانا ثابت اور مرغوب و مندوب ہے۔ اور اس بارے میں صحیح حدیثیں اور فقہی روایتیں کتب معتبرہ سے بکثرت وارد ہیں۔

اور وقت دعا ہاتھ اٹھانا بھی جائز ہے کہ مطلقاً عام میں رفع یدین حدیث شریف سے ثابت ہے، اور تیجہ و سوال اور دیگر فاتحہ کے لئے تعیین اوقات بلاشبہ جائز ہے، کہ کسی بھی چیز کے لئے وقت کی تعیین دو قسموں پر ہے۔ (۱) شرعی و (۲) عادی۔

تعیین شرعی۔ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے اس کام کے لئے کوئی وقت متعین فرمایا ہے اگر اس کے غیر میں کیا جائے تو بالکل درست نہ ہو گا جیسے قربانی کے لئے ایام نحر۔ اور حج و احرام حج کے لئے اشرف حج کی تعیین۔

تعیین عادی۔ یہ ہے کہ شریعت کی جانب سے اس کام کے لئے وقت متعین نہ ہو بلکہ مطلق ہو کہ جب چاہیں بجالاتیں جیسے نفل روزہ و نماز اور نذر مطلق وغیرہ، اسی طرح فاتحہ و اعراس بزرگان دین اور ایصالِ ثواب کی مجلس کا انعقاد وغیرہ۔

لیکن کسی بھی شے کا وجود و وقوع زمانے سے آزاد ہو کر یا کسی غیر معین زمانے میں ہونا محال عقلی ہے، لہذا تعیین کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اس لئے ہر عاقل اپنے وجدان اور طبع سلیم سے جانتا ہے کہ جب کسی کام کے لئے وقت مقرر ہو گا تو اس کے وقت مقررہ پر اس کی یاد آئے گی ورنہ کبھی کبھی وہ فوت ہو جائے گا۔

پھر یہ کہ بعض چیزوں کا تعینات عادیہ میں سے ہونا آثار و احادیث سے ثابت ہے مثلاً۔
☆ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد کی زیارت کے لئے سال کا شروع مقرر فرمایا تھا۔

☆ مسجد قبلہ میں تشریف لانے کے لئے دو شنبہ کا دن مقرر فرمایا تھا۔
☆ رسالت و نبوت کے شکرانے میں روزہ کے لئے دو شنبہ کا دن تھا۔
☆ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مشاورت درجہ کے لئے صبح و شام کا وقت تھا
☆ سفر جہاد کی ابتدا زیادہ تر پنجشنبہ کے دن سے ہوتی تھی۔
☆ طلب علم کے لئے روز دو شنبہ مقرر کیا گیا۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وعظ و تذکیر کے لئے روز پنجشنبہ مقرر کیا تھا۔

☆ اور علماء نے آغاز درس کے لئے روز چہار شنبہ معین کیا ہے وغیر ذلک۔
بالجملہ تخصیصات مذکورہ سب کے سب تعینات عادیہ ہیں یہ ہرگز باعث طعن و تشنیع نہیں ہے اگر کوئی ان اشیاء کو حرام و گناہ اور بدعت قبیحہ وغیرہ کہے تو یہ اس کی صریح جہالت و نادانی ہے۔
جو ان اشیاء کو ناجائز و ناروا کہے تو وہ دلیل شرعی سے اس کا ثبوت دے ورنہ اپنی طرف سے کسی چیز کو ناروا کہہ دینا بحکم قرآن و حدیث خدا اور سول پر افترا کرنا ہے۔
اور یہ رسالہ نافعہ خالص فارسی زبان میں ہے یہاں پر اس کا مختصر خلاصہ پیش کیا گیا اور متعدد دلائل کثیرہ کے علاوہ اس میں چار حدیثیں شامل ہیں۔

احادیث

الحجة الفاتحة لطيب التعيين و الفاتحة

زیارت قبور اور ایصال ثواب کے ثبوت میں تین حدیثیں

۱۹۶۔ ابن المذہب رواہ ابن مردویہ از انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کردند ان رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یأتی احدا کل عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال سلم علیکم بما صبرتم فنعیم عقبی الدار۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال احد تشریف لے جاتے جب پہاڑ کی

گھاٹی میں پہنچتے تو شہدا کو سلام کہتے اور فرماتے تم پر سلام ہو تمہارے صبر کرنے پر تو آخرت کا اجر کیا ہی اچھا گمر ہے۔ (مولف)

۱۹۷۔ امام ابن جریر در تفسیر خودش از محمد بن ابراہیم روایت نمود وقال کان النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتی قبور الشهداء علی رأس کل حول فیقول سلم علیکم بما صبرتم فنعیم عقبی الدار و ابوبکر و عمر و عثمان۔

یعنی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہدا کی قبور پر تشریف لے

جاتے اور فرماتے تھے سلام علیکم الایۃ اس کے بعد حضرت صدیق و فاروق اور ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے (مولف)

۱۹۸۔ در تفسیر کبیر است عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه کان یأتی

قبور الشهداء علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعیم عقبی الدار و الخلفاء الاربعۃ ہکذا یفعلون۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہدا کی قبروں پر تشریف

لے جاتے اور فرماتے سلام علیکم الایۃ اور خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے

تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۲۔ الحجۃ الفاتحة"

مباح یا نیک کاموں میں دنوں کی تخصیص اگر مفید نہیں تو مضر بھی نہیں اس حدیث سے

۱۹۹۔ امام احمد در مستدرسد حسن از خاتونے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رلوی ست حضور
 پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود صیام السبت لالک و لا علیک۔
 یعنی روزہ رکھنے کے لئے شنبہ کے دن کی تیری یہ تخصیص نہ تیرے لئے مزید ثواب کا
 باعث ہے نہ اس میں تجھ پر کوئی ملامت و عتاب ہے۔ یعنی اس میں تجھ پر کچھ گناہ بھی نہیں۔
 (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۱۹۲ الحجۃ الفاتحة"

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

پانی افضل صدقہ ہے حدیث میں ہے

۲۰۰۔ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سنن ابی داؤد و سنن نسائی میں مروی

انہ قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء قال فحفر بيرا وقال
هذه لام سعد۔

یعنی انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری
ماں نے انتقال کیا تو کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی، انہوں نے کتواں کھود کر کہا یہ ماور سعد کے لئے
ہے۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۳۶ باب فی فضل سقی الماء)

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے

۲۰۱۔ رواہ البیہقی عن انس و الطبرانی فی الکبیر عن سهل بن سعد و هو

العسکری فی الامثال عن النواس بن سمعان و الدیلمی عن ابی موسیٰ الاشعری رضی

اللہ تعالیٰ عنہم وزاد ان اللہ عزوجل لیعطی العبد علی نیتہ ما لایعطیہ (علی العمل)

بیشک اللہ عزوجل بندہ کو اس کی نیت پر وہ ثواب دیتا ہے جو اس کے عمل پر نہیں دیتا۔ ہذا

حدیث الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۴، ص ۱۹۳“

قبرستان سے گزرے تو ایصالِ ثواب کرے حدیث میں ہے۔

۲۰۲۔ دارقطنی و طبرانی و دیلی و سلفی امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے

رہلوی حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مر علی المقابرو قراء

قل هو اللہ احد احدی عشرة مرة ثم وهب اجرها للاموات اعطی من الاجر بعدد

الاموات۔

جو مقابر پر گزرے اور قل هو اللہ گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب اموات کو بخشے بعد تمام

اموات کے ثواب پائے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۹“

والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرنے والا دوزخ سے آزاد ہے

۲۰۳۔ امام ابو القاسم اسمہانی کتاب الترغیب اور امام احمد بن ابوالحسن بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حج عن والديه بعد وفاتهما كتب الله له عتقا من النار و كان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غير ان ينقص من اجورهما شی۔

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے لئے پورے حج کا اجر ہو بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔ (کنز العمال، ص ۶۵، ج ۵)

صدقہ اور حج کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے اس پر تین حدیثیں

۲۰۴۔ طبرانی توسط میں اور ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما علی احدکم اذا اراد ان يتصدق لله صدقة تطوعا ان يجعلها عن والديه اذا كانا مسلمين فيكون لوالديه اجرها وله مثل اجورهما بعد (بغیر) ان لا ينقص من اجورهما شی۔

یعنی جب تم میں کوئی شخص صدقہ ناقلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا خرچ ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۹“۔ (کنز العمال، ص ۲۶۶، ج ۶)

۲۰۵۔ امام دارقطنی اور ابو عبداللہ ثقفی فوائد کتفیات میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا حج الرجل عن والديه تقبل منه و منهما و استبشرت ارواحها و كتب عند الله برا۔

جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے وہ حج اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے گا۔ اور ان کی رو میں خوش ہوں اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا لایکو کار لکھا جائے۔ (کنز العمال، ص ۵۶، ج ۲۲)

۲۰۶۔ کتفیات میں ان لفظوں سے ہے من حج عن ابويه ولم يحجبا اجزاء عنهما

بشرت ارواحهما فی السماء و کتب عند اللہ برا۔

جس کے ماں باپ بے حج کئے مر گئے ہوں یہ ان کی طرف سے حج کرے وہ ان دونوں کا حج ہو جائے اور ان کی روحوں کو آسمان میں خوشخبری دی جائے اور یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۰"

پانی سے بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے

۲۰۷۔ حدیث میں ہے افضل الصدقة الماء .

سب سے بہتر صدقہ پانی ہے

۲۰۸۔ حدیث میں ہے جہاں پانی نہ ملتا ہو کسی کو پانا پلانا ایک جان کو زندہ کرنے کی مثل ہے

اور جہاں پانی ملتا ہو وہاں پلانا غلام کو آزاد کرنے کے مثل ہے۔ او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۲۱۳"

صدقہ عام ہے، انفاق مال اور دیگر نیک کاموں کو اس پر چند احادیث کریمہ

۲۰۹۔ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث قال قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تسلیمہ علی من لقی صدقہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا ہر اس مسلمان بھائی کو سلام کرنا جو

بھی ملے (جان پہچان ہو خواہ نہ ہو) صدقہ یعنی نیکی ہے۔ (مولف) (ابو داؤد اول، ص ۱۸۲۔ باب

صلاة الضحیٰ)

۲۱۰۔ البخاری فی الادب المفرد و الترمذی و ابن حبان فی صحیحہما عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسمک فی وجہ

اخیک صدقہ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے چہرے میں مسکراہٹ پیدا کرنا

صدقہ ہے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۵۳، ج ۶)

۲۱۱۔ احمد و الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دل الطریقة صدقہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو راستہ بتانا صدقہ ہے۔ (مولف)

(کنز العمال، ص ۲۵۵، ج ۶)

۲۱۲۔ فی حدیث ابی ذر المذکور ارشاد الرجل فی ارض الضلال صدقة۔

بھگنے بھگنے کی جگہ کسی کی راہنمائی کرنا صدقہ ہے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۵۳، ج ۶)

۲۱۳۔ الخطیب فی جامع عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسماع الاصم صدقة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھرے آدمی کو سنا صدقہ ہے۔

(مولف) (کنز العمال، ص ۲۵۳، ج ۶)

۲۱۴۔ احمد و ابو داؤد و ابن حبان و الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ

تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الارجل يتصدق علی هذا

فیصلی معہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اس پر صدقہ کرے اس کے ساتھ مل

کر نماز پڑھے۔ (مولف) "تذوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۰۱"۔ (ابوداؤد لول، ص ۸۵، باب فی الجمع فی

المسجد مرتین)

میت کی طرف سے حج بدل اور ملی خیرات کرنا مفید و موجب اجر ہے

۲۱۵۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من حج عن میت فللذی

حج عنہ مثل اجرہ۔

جو مردہ کی جانب سے حج کرے اس کو اس مردہ کے برابر ثواب ملے۔ (مولف) رواہ

الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ص ۶۵، ج ۵)

۲۱۶۔ حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ فرمود اذا تصدق احدکم بصدقة

تطوعاً فلیجعلها عن ابویہ فیکون لهما اجرها فلا ینقص من اجرہ شیء۔

جب تم میں کوئی صدقہ ناقلہ کرے تو اس کو چاہئے کہ اسے اپنے والدین کی جانب سے

کروے کہ ان کو اس کا ثواب پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مولف) رواہ

الطبرانی فی الاوسط و ابن عساکر عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و روی

نحوہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معاویة بن حیثة القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"تذوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۰۲"

۲۱۷۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن ایہ او عن امہ فقد قضی عنہ حجہ

وكان له فضل عشر حجج۔ رواه الدارقطني عن جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنهما۔
جس نے اپنے ماں یا باپ کی جانب سے حج کیا تو اس نے ان کا حج لو اکیا اور اس نے خود س حج

کی فضیلت پائی (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۰۳"۔ (کنز العمال، ص ۵۹، ج ۲۲)

بندۂ مومن کو نفع پہنچانا ثواب ہے

۲۱۸۔ حدیث میں ہے من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه۔ رواه مسلم و

احمد عن جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنهما۔

تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع دے تو دینا چاہئے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج

۳، ص ۲۰۵"۔ (مسند احمد، ص ۲۵۶، ج ۳)

الحمد لله بہترین دعا ہے

۲۱۹۔ حدیث میں ہے افضل الدعاء الحمد لله۔

بہترین دعا الحمد لله ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۱۷"۔ (ترغیب دوم، ص ۷۶، باب

ما جاء ان دعوة المسلم مستجابة)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت مرحومہ کی طرف سے قربانی فرمائی

۲۲۰۔ صحیحین میں ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضحیٰ بکشین

املحین احدہما عن نفسه و الاخر عن امته۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے کی قربانی فرمائی ایک اپنی جانب سے اور

دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔ (مولف) (ترغیب اول، ص ۲۷۵۔ باب فی الاضحیٰ بکشین)

۲۲۱۔ و زاد ابن ماجہ ذبح احدہما عن امته لمن شهد له بالتوحید و شهد له

بالبلاغ و ذبح الاخر عن محمد و آل محمد

اور ابن ماجہ کے یہاں یہ ہے کہ ایک ذبح فرمایا امت کے ان لوگوں کی طرف سے جنہوں

نے حضور کے لئے وحدانیت کی اور رسالت پہنچانے کی گواہی دی اور دوسرا محمد و آل محمد کی جانب

سے۔ (مولف) (ابن ماجہ دوم، ص ۲۳۲۔ باب اضاحی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۲۲۲۔ و لاحمد و غیرہ عن ابی ہریرۃ رضى الله تعالى عنه ، عنه صلى الله

تعالى عليه وسلم قوله عند التضحية اللهم لك و منك عن محمد و امته۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح کے وقت کہا (اے اللہ یہ تیرے لئے اور

تیری عطا سے محمد اور ان کی امت کی طرف سے ہے (مولف) "فتویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۰۶"

وقت ولادت عورت مر جائے تو شہید ہے

۲۲۳۔ صحیح حدیث میں فرمایا المرأة تموت بجمع شہید۔

حمل میں انتقال شہادت ہے یعنی دروزہ میں مرنے والی عورت شہید ہے۔ (مولف) "فتویٰ

رضویہ ج ۳، ص ۲۲۱۔ (ابوداؤد دوم، ص ۳۳۳۔ باب فی فضل من مات بالطاعون)

موت کی ضیافت مناسب نہیں ہے لوریہ کہ وہ نوحہ میں شمار ہے حدیث میں ہے

۲۲۴۔ روی الامام احمد و ابن ماجہ بسند صحیح عن جریر بن عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نعد الاجتماع الی اهل الميت و صنعهم الطعام من النیاحہ

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گروہ صحابہ میت کے یہاں

جمع ہونے اور کھانا پکانے کو نوحہ میں سے شمار کرتے تھے یعنی میت کے یہاں کھانا وغیرہ پکانا اور

دوسروں کی دعوت کرنا منع ہے۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۲۸۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۷۱۔

باب ماجا فی النہی عن الاجتماع الخ)

صدقہ دینا صدقہ لینے سے اچھا ہے

۲۲۵۔ حدیث الید العلیا خیر من الید السفلی۔

لوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یعنی صدقہ دینا لینے سے بہتر ہے۔ (مولف)

"فتویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۲۸۔ (مسلم اول، ص ۳۳۲، باب بیان ان الید العلیا خیر الخ)

مسلمان کا دل خوش کرنا نیکی ہے

۲۲۶۔ حدیث میں ہے احب الاعمال الی المولیٰ تعالیٰ ادخال السرور فی

قلب المسلم۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین عمل مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ ج

۳، ص ۲۳۰۔ (کنز العمال، ص ۲۰۸، ج ۶)

بغیر علم کے فتویٰ دینا حرام و باعث لعنت ہے

۲۲۷۔ حدیث شریف میں ہے۔ من اعطی بغیر علم لعنتہ ملکة السموات و الارض۔

جو بے علم فتویٰ دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (مولف) "فتویٰ

رضویہ ج ۳، ص ۲۳۱۔ (کنز العمال، ص ۱۱۱، ج ۱۰)

جھوٹا شخص بھی کبھی سچ بول دیتا ہے حدیث میں ہے

۲۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الكذوب قد يصدق۔

بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بولتا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۲“

نیکی کار کو کھانا کھلانے کی ترغیب پر ایک حدیث

۲۲۹۔ حدیث میں ہے لا ياكل طعامك الا اتقى۔

تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و

الحاکم باسانید صحیحة عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص

۲۲۶“۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۶۳۔ باب من یومران یجالس)

ہر جاندار کو کھانا پلانا ثواب ہے

۲۳۰۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی کل ذات کبد

حوی اجر۔

ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔ یعنی جس زندہ کو کھانا کھلائے گا، پانی پلائے گا ثواب پائے گا۔

اخرجه البخاری و مسلم عن ابی ہریرة و احمد عن عبدالله بن عمرو و ابن ماجة عن

سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۸“۔ (ابن ماجہ دوم، ص ۷۰، باب

فضل صدقة الماء)

۲۳۱۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فیما یاکل ابن آدم

اجر و فیما یاکل السبع و الطیر اجر۔

جو کچھ آدمی کھا جائے اس میں ثواب ہے اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے، جو پرند کو پیچھے

اس میں ثواب ہے۔ رواہ الحاکم عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما و صحیح سندہ

ال و عیال اور خادموں کو کھانا صدقہ ہے

۲۳۲۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اطعمت زوجک فهو لک

صدقۃ و ما اطعمت ولدک فهو لک صدقۃ و ما اطعمت خادمک فهو لک صدقۃ و ما

اطعمت نفسك فهو لک صدقۃ۔

جو کچھ تو اپنی عورت کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ

تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ تو کھائے وہ

تیرے لئے صدقہ ہے۔ اخرجہ الامام احمد و الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح عن المقدم بن معديكرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۲۹“۔ (کنز العمال، ص ۲۵۷، ج ۶) (مسند احمد، ص ۱۱۶، ج ۵)

فخر و ریاء والی دعوت کا کھانا منع ہے

۲۳۳۔ حدیث صحیح میں ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن طعام

المتبارین ان یؤکل۔

یعنی جو کھانے کا خوریا کے لئے پکائے جاتے ہیں ان کے کھانے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے منع فرمایا۔ اخرجہ ابو داؤد و الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما باسناد

صحیح۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۰“۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۲۷، باب فی طعام

المتبارین)

تعارف

اتیان الارواح لیدیارہم بعد الرواح
(روحوں کے گھروں میں آنے کا ثبوت)

۱۳ شعبان ۱۳۲۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ انسان کی موت کے بعد اس کی روح اپنے مکان پر آتی ہے یا نہیں؟ اگر آتی ہے تو کس کس دن؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں چند کتب معتبرہ اور چھ حدیثوں کے حوالوں سے مثل آفتاب روشن کیا کہ بیشک مسلمانوں کی روحمیں ہر شب جمعہ و شب برأت اور ہر روز عید و عاشورہ اپنے گھروں میں آتی ہیں اور دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دردناک آواز سے پکارتی ہیں کہ اے میرے گھر والو! اے میرے بچو! اے میرے عزیزو! ہم پر صدقہ کے ذریعہ مہربانی کرو، ہمیں یاد کرو، بھول نہ جاؤ، ہماری غریبی میں ہم پر ترس کھاؤ، ہم پر رحم کرو، اگر گھر والے اس کے لئے تصدق یا ایصال ثواب وغیرہ کرتے ہیں تو روحمیں خوش ہوتی ہیں ورنہ غم و اندوہ کے ساتھ واپس چلی جاتی ہیں۔

بعض منکرین نے اس مسئلہ میں یہ گمان کیا ہے کہ یہ مسئلہ یعنی روحوں کا گھروں میں آنا عقائد و کلام کا ہے، اس کے لئے حدیث مشہور و متواتر کی ضرورت ہے۔

تو امام احمد رضا نے اس رسالے میں سات وجوہ سے اس کا ردِ بلیغ فرمایا اور آخر میں یہ تحریر کیا ہے کہ۔

بالجملہ یہ مسئلہ نہ باب عقائد سے ہے نہ باب احکام حلال و حرام سے، اسے جتنا ماننا چاہئے اس کے لئے اتنی سندیں (جتنی اس رسالہ مبارکہ میں پیش کی گئی ہیں) کافی دوانی ہیں۔

یعنی روحوں کا گھروں میں آنا اگر باب عقائد سے ہے تو اس کا اثبات و انکار بھی اسی باب سے ہوگا کہ جس طرح ثبوت کے لئے دلیل قطعی کی حاجت ہوگی اسی طرح دعوائے نفی و انکار کے لئے

بھی دلیل قطعی درکار ہوگی ورنہ ادعائے بے دلیل محض باطل و ذلیل ہوگا اور منکرین کے نزدیک اس کی نفی پر کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔

اور جب یہ مسئلہ باب عقائد سے ہے ہی نہیں تو اس کے ثبوت کے لئے دلیل قطعی کی بھی حاجت و ضرورت نہیں بلکہ اس کے لئے حدیث غیر مشہور و متواتر ہونا بھی اس کے ثبوت کو کافی ہے جو اس رسالہ میں حصہ وافر موجود ہے غرضیکہ اس رسالے میں امام احمد رضا نے دلائل کثیرہ سے روحوں کا گمروں میں آنا ثابت کیا ہے۔

احادیث

ایمان الارواح لیدیارہم بعد الرواح

مومنین کی روہیں جب جسم سے جدا ہوتی ہیں تو جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اس پر چند

حدیثیں

۲۳۴۔ امام اجل عبداللہ بن مبارک و ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے موقوف اور امام احمد مند اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک اور ابونعیم حلیہ میں بسند صحیح حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً راوی و هذا لفظ ابن المبارک قال ان الدنيا جنة الكافر و سجن المومن و انما مثل المومن حين تخرج نفسه كمثل رجل كان في السجن فاخرج منه فجعل يتقلب في الارض و يفسح فيها۔

بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زنداں میں تھاب آزلو کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور با فراغت چلنے پھرنے لگا۔ (مسند احمد، ص ۶۲۰، ج ۲)

۲۳۵۔ ابوبکر کی روایت یوں ہے، فاذا مات المومن یخلى سربه بسرح حيث شاء۔ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے کہ جہاں چاہے جائے۔

۲۳۶۔ ابن ابی الدنیا و بیہقی سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رلوی حضرت سلمان قاری و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے، ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا، کہا کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں کہ انعم اما المومنون فان ارواحهم فی الجنة وہی تذهب حيث شأت۔

ہاں مسلمانوں کی روہیں تو جنت میں ہوتی ہیں انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

۲۳۷۔ ابن المبارک کتاب الزہد و ابوبکر بن ابی الدنیا و ابن مندہ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رلوی قال ان ارواح المومنین فی برزخ من الارض تذهب حيث شأت و نفس

الکافر فی مسجین۔

پیشک مسلمانوں کی رو میں زمین کے برزخ میں ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اور کافر کی روح کجکین میں مقید ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۲)

۲۳۸ ابی ابی الدنیا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی قال بلغنی ان ارواح المومنین مرسلۃ تذهب حیث شأت۔

مجھے حدیث پہنچی کہ مسلمانوں کی رو میں آزاد ہیں جہاں چاہیں جاتی ہیں۔ ”فتویٰ رضویہ، ج

۳، ص ۲۳۲۔ اتیان الارواح“۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۳)

عید و جمعہ اور عاشورہ و نصف شعبان کی شب میں مومنین کی رو میں اپنے گھروں کو آتی ہیں

۲۳۹۔ خزایۃ الروایات مستند صاحب مائتہ مسائل میں ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما اذا کان یوم عید او یوم جمعة او یوم عاشوراء او لیلة النصف من الشعبان تاتی ارواح الاموات و یقومون علی ابواب بیوتهم فیقولون هل من یدکرنا هل من احد یترحم علینا هل من احد یدکر غربتنا۔ الحدیث۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب عید یا جمعہ یا عاشورے کا دن یا شب

برات ہوتی ہے اموات کی رو میں آکر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی ہوتی اور کہتی ہیں ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔ ”فتویٰ

رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۳۔ اتیان الارواح“

تعارف

حیات الموات فی بیان سماع الاموات
(اموات کے زائروں کو دیکھنے اور کلام وغیرہ سننے کا مدلل بیان)

جمادی الاخریٰ ۱۳۰۵ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ کسی بزرگ کے مزار کی زیارت کے وقت یہ کہنا کہ اے بزرگ آپ برگزیدہ درگاہ کبریا ہیں بظہیر رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے واسطے خدا کی بارگاہ میں دعا کرو مجھے تاکہ میری فلاں حاجت پوری ہو، پھر فاتحہ درود وغیرہ پڑھنا اور اس طرح دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے دلائل و براہین سے مرصع و مملو یہ رسالہ تصنیف فرمایا جو تحقیقات باہرہ اور تدقیقات قاہرہ پر مشتمل ہے قدیم مصنفین و مؤلفین کی تصنیفات و تالیفات میں جس طرح مقدمے و مقاصد اور خاتمے وغیرہ ہوتے ہیں اسی طرح امام احمد رضا نے بھی اس رسالے کو ایک مقدمہ، تین مقاصد، ایک خاتمہ اور متعدد فصول و انواع پر مشتمل تصنیف کیا جو حق سے متصل اور باطل سے منفصل و جدا ہے۔

مقدمہ: سب تالیف کے بارے میں کہ

سوال کے ساتھ جو جواب منسلک تھا اس میں صورت مذکورہ کو صاف صاف شرک اور اونی درجہ شائبہ شرک قرار دیا تھا اور اصحاب قبور کی سماعت سے انکار کیا تھا بلکہ اسے محال کہا تھا۔

مقصد اول: مجیب پر سوالات و اعتراضات اور اس کے ازالہ شبہات کے بارے میں۔

اس میں دو نوع ہیں۔

نوع اول: میں امام احمد رضا نے مجیب کا ردِ بلیغ کرتے ہوئے ان پر ۲۵ سوالات قائم کئے

ہیں۔ اور

نوع دوم: میں نو اعتراضات کئے ہیں، اس طرح مجیب پر کل ۳۴ سوالات و

اعتراضات قائم کئے گئے ہیں۔

مقصد ثانی: میں وہ احادیث مذکور ہیں جو سماع موتی اور ان کے حیات و ادراک سے متعلق ہیں اور ان حدیثوں کی تعداد ۶۲ ہے۔

اس میں بھی دو نوع ہیں۔

نوع اول: موت کے بعد روح کی بقا اور اس کے صفات و افعال میں

یہاں وہ حدیثیں مذکور ہیں جن سے ثابت ہے کہ روح فنا نہیں ہوتی، اور اس کے افعال و اور اکات (جیسے دیکھنا، بولنا، سننا، سمجھنا، آنا، جانا، چلنا، پھرنا وغیرہ) سب بدستور باقی رہتے ہیں، بلکہ اس کی قوتیں موت کے بعد اور صاف و تیز ہو جاتی ہیں، حالت حیات میں جو کام ان آلات خاکی یعنی آنکھ، کان، ہاتھ پاؤں زبان سے لیتے تھے اب بغیر ان کے کرتی ہے۔

اور اس نوع میں ۵۰ حدیثوں کے مفہیم و معانی بطور اختصار ذکر کئے گئے ہیں جو موتی کے علم و ادراک و سمع و بصر اور کلام و سیر و غیرہ صفت و احوال حیات پر برہان ساطح ہیں۔ اور اس نوع کی کل حدیثیں ۱۹ ہیں۔

نوع دوم: اہل قبور کے سمع و ادراک سے متعلق احادیث کے بارے میں اور اس میں پانچ فصلیں اور ۴۱ حدیثیں ہیں۔

فصل اول: اصحاب قبور سے حیا کرنے میں، اس میں دو حدیثیں ہیں۔

فصل دوم: احیاء کے آنے پاس بیٹھنے بات کرنے سے مردوں کے جی بھلنے میں، اس میں تین حدیثیں ہیں۔

فصل سوم: زندوں کی بے اعتدالی سے اموات کے ایذا پانے میں، اس میں گیارہ حدیثیں ہیں۔

ظاہر ہے کہ زندوں کے افعال و احوال پر اگر انہیں اطلاع نہیں تو ان کا ایذا پانا محض بے معنی،

فصل چہارم: میں وہ احادیث ہیں جن میں صراحۃً وارد ہے کہ مردے اپنے زائرین

کو پہچانتے اور ان کا سلام سنتے اور انہیں جواب دیتے ہیں، اس میں آٹھ احادیث ہیں۔

فصل پنجم: میں وہ جلیل حدیثیں ہیں جن سے ثابت ہے کہ اہل قبور کا سمع صرف

سلام سننے ہی پر موقوف و مقصور نہیں بلکہ دیگر کلام و اصوات بھی سنتے ہیں، اس فصل میں ۱۹ حدیثیں ہیں۔

مقصد ثانی کے انواع و فصول کے مندرجات سے ظاہر ہوا کہ موتی کے علم و ادراک اور ان کی سماعت و بصارت پر تمام اہل سنت و جماعت کا اجماع و اتفاق ہے۔

مقصد ثالث: میں سماع موتی سے متعلق صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور علمائے عظام کے ۱۰۰ اقوال و ارشادات اور ان کے اسماء مذکور ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گیارہ ارشادات عالیہ ہیں، تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارہ اقوال، تبع تابعین کے تین قول اور علمائے سلف رحمہم اللہ کے ۷۴ اسماء اور ان کے فرمودات و ارشادات زیب تحریر ہیں۔

امام احمد رضا نے سماع موتی برحق ہونے کے ثبوت میں دس ایسے لوگوں کے بھی اقوال و اسماء جمع کئے ہیں جو منکرین سماع کے معتمد و پیشوا ہیں مزید برآں اس مقصد کے حاشیہ میں ۱۶۵ صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور علمائے فخام کے اقوال و فرامین اور ان کے اسماء اس کی تائید و توثیق میں پیش کئے گئے ہیں، مگر کثرت اقوال کی وافر مقدار مہیا ہونے کے باوجود اس میں انحصار و استیعاب مقصود نہیں ہے یعنی موتی کے علم و ادراک کے بارے میں اور بھی اقوال سلف موجود ہیں جو بخوف طوالت یہاں پر ذکر نہیں کئے گئے ہیں۔

مقصد ثالث بھی دو نوع پر مشتمل ہے۔

نوع اول: میں دو سو علمائے سلف و اعظم خلف کے کلمات طیبات اور اقوال و تصریحات مندرج ہیں جن سے سماع موتی کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے۔
 لوریہ نوع ایک تمیز لوریہ پندرہ فصول پر مشتمل ہے۔

تصہیہ: اس بات میں ہے کہ کہ رو میں موت سے نہیں مرتیں، بلکہ موت صرف جسم خاکی پر طاری ہوتی ہے۔ لوریہ نوع کی پندرہ فصولوں کے مندرجات سے جو حاصل مفہوم ہوتا ہے وہ یہ ہے۔

☆ موت صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلا جاتا ہے، نہ کہ معاذ اللہ جماد ہو جاتا۔
 ☆ علماء نے فرمایا موت کے یہ معنی نہیں کہ آدمی محض نیست و نابود ہو جائے بلکہ وہ یکی روح و بدن کے تعلق چھوٹنے اور ان میں حجاب و جدائی ہو جانے اور ایک طرح کی حالت بدلنے اور ایک گھر سے دوسرے گھر چلے جانے کا نام ہے۔

☆ مذہب اہل سنت میں روح کو بعد موت بھی بدن سے ایک تعلق و اتصال رہتا ہے۔

☆ موت سے روح میں اصلاً تغیر نہیں آتا اور اس کے علوم و افعال بدستور باقی رہتے ہیں بلکہ زیادہ ہو جاتے ہیں۔

☆ اموات کے علم و ادراک دنیا و اہل دنیا کو بھی شامل ہیں۔

☆ بعض اہل نظر اموات سے حیا کرتے ہیں۔

☆ زندوں کے افعال سے اموات ایذا پاتے ہیں۔

☆ زندوں کی ملاقات اور ذکر خدا سے مردوں کا جی بہلتا ہے۔

☆ مردے اپنے زائرین کو دیکھتے پہچانتے اور ان کی زیارت پر مطلع ہوتے ہیں اور ان کے

سلام و کلام کا جواب دیتے ہیں۔ یہ بات ہمیشہ ہے اس میں کسی دن یعنی جمعہ وغیرہ کی تخصیص نہیں۔

☆ اولیاء کی کرامتیں، اولیاء کے تشرقات بعد وصال بھی بدستور باقی ہیں، برزخ میں بھی

ان کا فیض جاری اور غلاموں کے ساتھ وہی امداد و یاری ہے۔

☆ بعد و فن میت کو تلقین اور اسے عقائد اسلام یاد دلانا احادیث اور اقوال ائمہ سے

ثابت ہے۔

☆ ارواح طیبہ کے دیکھنے سننے میں دور و نزدیک سب یکساں و برابر ہے۔

☆ بزرگان دین یا ان کی ارواح کرام کو ندا کرنا اور ان سے توسل و طلب دعا جائز ہے۔

☆ بعد موت علم و سماع کا باقی رہنا کچھ بنی آدم سے خاص نہیں، جنات کے لئے بھی

حاصل ہے کہ سماع اموات میں کوئی تخصیص یا دلیل مخصص نہیں ہے۔

پھر امام احمد رضا اس نوع کے اخیر میں بعنوان "تنبیہ" فرماتے ہیں۔

ناظر گمان نہ کرے کہ ہمارے تمام دلائل بس اسی قدر ہیں بلکہ جو نقل نہ یہ وہ ان سے بیشتر و

اکثر ہیں۔

پھر فقیر غفرلہ المولئی القدر نے اس رسالہ میں یہ التزام بھی رکھا کہ جو آثار و احادیث اور

اقوال علمائے قدیم و جدید خاص حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات عالی و علم

عظیم و سمیع جلیل و بصر کریم میں وارد ہیں انہیں تمین و جوہ سے ذکر نہ کیا۔

۱۔ مسلمانوں پر نیک گمان کہ خاص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی کلمہ کو

سائر اموات کے مثل نہ جانے گا، ارباب طائفہ کہ ارواح موتی کو جلا سمجھتے ہیں، شاید یہاں اس کلمہ

مغضوبہ منہوضہ سے انہیں بھی احتراز ہو اور محاذ اللہ جسے احتراز نہ ہو تو استغفر اللہ ایسا شقی لئیم

قابل کلام و خطاب نہیں بلکہ اس کا جواب اللہ کا عذاب۔

۲- واللہ فقیر کو حیا آئی کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ایسی بحث لاؤ نعم

میں بطور خود شامل کرے ہاں دوسرے کی طرف سے ابتدا ہو تو اظہار حق میں مجبوری ہے۔

۳- وہاں دلائل کی وہ کثرت کہ نطق نطق بیان سے عاجز، پھر انہیں اقوال پر قناعت بس

کہ جس سرکار کے غلام ایسے العظمتہ للہ اس کا پوچھنا ہی کیا ہے، آخر انہیں یہ مدارج و معارج کس

نے عطا کئے اسی سرکار ابد قرار نے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع دوم: اقوال کبریٰ و عمائد خاندان عزیزی، ولی اللہی میں

اس میں اکابر خاندان ولی اللہی کے ۱۰۵ مقالات سماع موتی کے جائز ہونے میں مذکور و

مستور ہیں اور اس میں چند وصلیں ہیں۔

اس طرح تمام اقوال سلف و خلف اور ان کے اسماء گرامی کی تعداد ۲۰۵ ہو جاتی ہے، اس میں

حاشیہ کے ۱۶۵ اقوال و اسماء شامل حساب نہیں ہیں۔ مقاصد علماء اور اس کے انواع و فصول کے

مندرجات سے مسئلہ سماع موتی آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشن و آشکار ہو گیا۔

اور امام احمد رضا نے آخر میں فرمایا کہ

علم و سمع و بصر موتی پر تمام اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے اور اس مسئلہ میں خلاف کرنے

والے بدعتی و گمراہ اور بد مذہب ہیں۔

خاتمہ رسالہ میں سماع موتی کے فتویٰ پر آٹھ معزز و جلیل القدر علمائے عرب کی تصدیقات و

توثیحات ثبت ہیں۔

مصدقین علمائے عرب کے اسماء یہ ہیں۔

۱- حضرت مولانا محمد بن حسین کتبی حنفی مفتی مکہ مکرمہ۔

۲- رئیس المدرسین بالمسجد الحرام حضرت مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر کی حنفی۔

۳- حضرت مولانا حسین بن ابراہیم مالکی مفتی مکہ مبارکہ۔

۴- زین الحرم حضرت مولانا احمد زین وطلان شافعی مفتی مکہ معظمہ۔

۵- حضرت مولانا محمد بن محمد عزب شافعی مدنی مدرس مسجد مدینہ طیبہ۔

۶- حضرت مولانا عبدالکریم حنفی از علمائے مدینہ منورہ۔

۷- حضرت مولانا عبدالجبار حنبلی بصری نزہیل مدینہ سکینہ۔

۸- حضرت مولانا السید ابراہیم بن الخیر شافعی مفتی مدینہ امینہ۔

لور اختتام رسالہ میں ایک نکلہ ہے جو چند مسائل شرعیہ اور فوائد عالیہ پر مشتمل ہے۔ اس معرکہ الآراء رسالے میں مسئلہ سماع موتی کے ثبوت و جواز میں جو دلائل کے انبار موجود ہیں وہ دوسری جگہ بہت کم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اور امام احمد رضا بریلوی نے اس مسئلہ کو عرش تحقیق پر جو جلوہ دیا ہے وہ ان کے استحضار و قوت استدلال اور ان کی عبقریت پر شاہد عدل ہے۔

یہ عظیم و جلیل رسالہ جمادی سائز کے ۹۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۷۷ حدیثیں دلیل بحث ہیں۔

احادیث

حیات الموات فی بیان سماع الاموات

امت کے درود فرشتے پہنچاتے ہیں اور عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے عاشق صادق کلاوود خود بھی سنتے اور قبول کرتے ہیں۔

۲۳۰۔ امام بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی و عقیل اور ابن اسحاق و ابن عساکر و ابوالقاسم اصمہانی نے عماد بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ ان لله تعالیٰ ملکا اعطاء اسماع الخلاق (زاد الطبرانی کلہا) قائم علی قبری (زاد الی یوم القیمة) فما من احد یصلی علی صلاة الا ابلغنیہا۔

بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہان کی بات سن لینی عطا کی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر ہے جو مجھ پر درود بھیجتا ہے یہ مجھ سے عرض کرتا ہے۔ (کنز العمال ص ۳۳۹ ج ۱)

۲۳۱۔ ویلی نے مسند الفردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثرُوا الصلاة علی فان اللہ تعالیٰ وکل لی ملکا عند قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک یا محمد ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعة۔

مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے جب کوئی امتی میرا مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے یا رسول اللہ فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی حضور پر درود بھیجی ہے۔ ”تذوئی رضویہ ج ۳ ص ۲۳۰ حیات الموات“ (کنز العمال ص ۳۳۱ ج ۱)

مومن کو تکلیف و ضرر دینا اللہ تعالیٰ کی نیرا نگی کا سبب ہے

۲۳۲۔ امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و حسن مالک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رلوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ضار ضار (اضر) اللہ بہ ومن ضاق حق (ضاغ) اللہ علیہ

جو کسی کو ضرر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان پہنچائے گا اور جو کسی پر سختی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۳۵ حیات الموات“ (ابوداؤد دوم ص ۵۱۲، باب من القضاء، ابن ماجہ دوم ص ۷۰، باب من بنی فی حقہ الخ)

اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ دعاؤں میں یاد کرنا یہ جائز ہے

۲۳۳۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے دعا چاہی جب وہ مکہ معظمہ جاتے تھے ارشاد فرمایا لا تنسنا یا اخی من دعائك

اے بھائی اپنی دعا میں ہمیں نہ بھول جاؤ۔ رواہ ابوداؤد عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ

رضویہ ج ۳ ص ۲۳۶، حیات الموات“۔ (ابوداؤد اول ص ۲۱۰، باب الدعاء)

۲۳۴۔ احمد و ابن ماجہ کی روایت میں ہے فرمایا اشركنا یا اخی فی صالح دعائك

ولا تنسانا۔

بھائی اپنی نیک دعا میں ہمیں بھی شریک کر لینا اور بھول نہ جانا۔ (مسند احمد ص ۱۶۳ ج ۲)

حاجی کی دعا اس کے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے قبول ہوتی ہے

۲۳۵۔ امام احمد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رلوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا اذا لقيت الحاج فسلم عليه و صافحه و مره ان يستغفر لك قبل ان يدخل

بيته فانه مغفور له۔

جب تو حاجی سے ملے سلام و مصافحہ کر اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں جائے اپنی

مغفرت کی دعا اس سے منگوا کہ وہ بخشا ہوا ہے۔ (مسند احمد ص ۱۸۱ ج ۲)

حضرت مولیس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کرانے کے بارے میں چند حدیثیں

۲۳۶۔ حضور نے مولیس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم

دیا لمن لقيه فسلم فلها مره فليستغفر له

تم میں جو اسے پائے اپنے لئے اس سے دعائے بخشش کرائے۔ آخر حجہ مسلم و لیبھقی عن

عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم دوم ص ۳۱۱، باب من فضائل اويس القرني)

۲۳۷۔ ایک روایت میں ہے حضرت فاروق کو بالتخصیص بھی حکم ہوا ان سے دعا کرانا کہ

وہ اللہ کے حضور عزت والا ہے۔ آخر حجہ لخطیب و ابن عساکر۔

۲۳۸۔ حسب الحکم امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دعا چاہی۔ آخر حجہ

ابن سعد والحاکم و ابو عوانہ و الرویانی و البیهقی فی الدلائل و ابو نعیم فی الحلیۃ کلہم من طریق امیر بن جابر عن عمر رضی اللہ تعالیٰ

۲۴۹۔ ایک روایت میں ہے امیر المؤمنین فاروق و امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو حضرت لوہس سے طلب دعا کا حکم تھا دونوں صاحبوں نے اپنے لئے دعا کرائی۔ اخرجہ ابن عساکر۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۷، حیات الموات"

حجر اسود کے بارے میں ایک حدیث

حاکم کی حدیث میں ہے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجر اسود کی نسبت فرمایا بلی یا امیر المؤمنین بضر وینفع۔ کیوں نہیں اے امیر المؤمنین یہ پتھر نقصان دے گا اور نفع پہنچائے گا۔ یعنی اگر محض پتھر کی عزت کی جائے تو نقصان لور بوسہ گاہ مصطفیٰ ہونے کے سبب احترام کیا جائے تو نفع دے گا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۳۵ حیات الموات"

قحط کے موقع پر انیس بیسیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں استعاذہ کرانے پر بارش ہوئی اور قحط دور ہوا

۲۵۰۔ امام ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف اور امام بیہقی و لائل العیوۃ کی مجلد یازدہم میں بسند صحیح بطریق ابو معویہ عن الاعمش عن ابی صالح عن مالک الدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں قال اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ استسق اللہ لامتك فانہم قد ہلکوا فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المنام فقال اتیت عمر فاقراہ السلام اخبرہم انہم سیقون . الحدیث

یعنی عہد محدث عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی بلال بن حارث مزی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجا بیسیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگئے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا عمر کے پاس جا کر اسے سلام پہنچا اور لوگوں کو خبر دے کہ اب پانی آیا چاہتا ہے۔ شاہ ولی اللہ قرۃ العینین میں یہ حدیث نقل کر کے کہتے ہیں رواہ ابو عمر فی الاستیعاب۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۷، حیات الموات"

مومن کی روح قبض ہوتے وقت اسے تکلیف نہیں ہوتی ہے

۲۵۱۔ سیدی محمد بن علی ترمذی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماشبہت خروج المومن من الدنيا الامثل خروج الصبی من بطن امه من ذلك الغم والظلمة الی روح الدنيا.

یعنی دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضا کے وسیع دریا میں تھمسی لئے علماء فرماتے ہیں دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے یہی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔

مردہ جنازہ اٹھانے والے اور غسل دینے والے کو دیکھتا ہے اور اس پر رونے والوں کی آواز سنتا ہے، اس پر چند احادیث کریمہ

۲۵۲۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وضعت الجنابة واحتملها الرجال علی اعناقهم فان كانت سالحة قالت قدمونی وان كانت غیر سالحة قالت یاویلها این تذهبون بها سمع صوتها کل شیء الا الانسان ولو سمعه صعق.

جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں میں اٹھاتے ہیں اگر نیک ہوتا ہے کتا ہے مجھے آگے بڑھا لور اگر بد ہوتا ہے کتا ہے ہائے خرابی اس کی کہاں لئے جاتے ہو ہر شی اس کی آواز سنتی ہے مگر آدمی کہ وہ سنے تو بیہوش ہو جائے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۵۳ حیات الموات"۔ (بخاری

لول ص ۶۷، باب قول الميت وهو علی الجنابة الخ)

۲۵۳۔ ابوداؤد طیالسی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا اذا وضع الميت علی سریره . الحدیث مانند حدیث ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

۲۵۴۔ امام احمد و ابن ابی الدنیا و طبرانی و مروزی و ابن مندہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان الميت يعرف من یفسله و یحمله و من یكفنه و من یدلیه فی حفرته.

پسنگ مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو اٹھائے اور جو کفن پہنائے اور جو قبر میں اتارے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۳)

۲۵۵۔ ابوالحسن ابن البراء کتاب الروضہ میں بسیر خود عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عثمان سے رلوی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من میت يموت الا وهو يعرف غاسله ويناضد حامله ان كان بشر بروح وريحان وجنة النعيم ان يعجله وان كان بشر بنزل من حميم وتصلية جحيم ان يحبسه.

ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پچانتا اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑگتی آگ میں جانے کی خبر ملتی ہے قسم دیتا ہے مجھے روک رکھ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۵۵ حیات الموات" (شرح الصدور مترجم، ص ۹۳)

۲۵۶۔ ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رلوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من میت يوضع على سريره فيخطى به ثلث خطا الا تكلم بكلام يسمعه ماشاء الله الا الثقلين الجن والانس يقول يا اخوتاه ويا حملة نعشاه لا تفرنكم الدنيا كما غرتني ولا تلعبن بكم كما لعبت بي خلفت ماتركت لورثتي والديان يوم القيمة يخاصمني ويحاسبنى وانتم تشيعونى وقدعونى.

جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جسے خدا چاہے سوائے جن وانس کے کہتا ہے اے بھائیو اے نفس اٹھانے والو تمہیں دنیا فریب نہ دے جیسا مجھے دیا اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیلی اپنا ترکہ تو میں وارثوں کے لئے چھوڑ چلا اور بدلہ دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۵۵ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۶)

شہید کی روح خوبصورت جسم میں داخل ہوتی ہے اور وہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے

۲۵۷۔ ابن مندہ رلوی حبان بن ابی حیلہ (یہ بھی ثقہ ہیں۔ منہ) نے فرمایا بلغنى ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال ان الشهيد اذا استشهد انزل الله تعالى جسدا كاحسن جسد ثم يقال لروحه ادخلى فيه فينظر الى جسده الاول مايفعل به ويتكلم فيظن انهم يسمعون كلامه وينظر اليهم فيظن انهم يرونه حتى ياتي ارواحه يعنى من الحور العين فينعبن به.

مجھے حدیث پہنچی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کے لئے ایک جسم

نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں اس میں داخل ہو پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور آپ جو انہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حور عین سے اس کی بیبیاں آکر اسے لیجاتی ہیں۔

حضرت سلمان فارسی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین بعد وفات معاہدہ کے بارے میں دو حدیثیں

۲۵۸۔ ابن ابی الدنیاوی بیہقی سعید بن مسیب سے راوی ان سلمان الفارسی و عبداللہ بن سلام التقیا فقال احدهما لصاحبه ان لقيت ربك قبلي فاخبرني ماذا لقيت فقال او تلقي الاحياء الاموات قال نعم اما المومنون فان ارواحه في الجنة وهي تذهب حيث شاءت.

سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما طے ایک صاحب نے دوسرے سے فرمایا اگر آپ مجھ سے پہلے انتقال کریں تو مجھے خبر دیں کہ وہاں کیا پیش آیا دوسرے صاحب نے پوچھا کہ کیا زندے اور مردے بھی آپس میں ملتے ہیں فرمایا ہاں مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں اور انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔ مغیرہ بن عبدالرحمن کی روایت میں تصریح آئی کہ یہ ارشاد فرمانے والے حضرت سلمان فارسی تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۵۹۔ سعید بن منصور اپنے سنن اور ابن جریر طبری کتاب الادب میں ان سے راوی قال لقي سلمان الفارسی عبداللہ بن سلام فقال له ان مت قبلي فاخبرني بما تلقي وان مت قبلك اخبرتك . الحدیث

یعنی سلمان فارسی نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا اگر تم مجھ سے پہلے مرد تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا اور اگر میں تم سے پہلے مروں گا تو میں تمہیں خبر دوں گا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۶، حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۲)

مردہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے اور ثقلمین کے سوا ہر جاندار مردے کی آواز سنتا ہے۔
۲۶۰۔ ابن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم اپنے مصنف میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا لا یقبض المومن حتی یرى البشرى فاذا قبض نادى فلیس فی الدار دابة صغيرة ولا كبيرة الا وهي تسمع صوته الا الثقلین الجن والانس

تعجلوا بی الی ارحم الراحمین فاذا وضع الی سریره قال ما ابطاء ماتمشون . الحدیث
مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے پھر جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز
میں جسے جن وانس کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے ندا کرتی ہے مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی
طرف، پھر جب جنازہ پر رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں۔

۲۶۱۔ امام احمد کتاب الزہد میں ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرماتیں ان

المیت اذا وضع علی سریره فانه ینادی یا اھلاہ ویا جیراتاہ ویا حملة سریراہ
لا تفرتنکم الدنیا کما غرتنی . الحدیث

بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے پکارتا ہے اے گھر والو اے ہمسایو اے جنازہ اٹھانے

والو دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۵۰ حیات الموات“

۲۶۲۔ ابن ابی الدنیا امام مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (یعنی جلیل الشان امام مجتہد مفسر ثقہ علماء

مکہ معظمہ واجلہ تلامذہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سب صحاح میں ان سے روایت
ہے۔ منہ) سے راوی اذا مات المیت فملک قابض نفسہ فما من شی الا وهو یراہ عند

غسلہ وعند حملة حتی یوصلہ الی قبرہ۔

جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اس کی روح ہاتھ میں لے رہتا ہے نہلاتے اٹھاتے وقت جو

کچھ ہوتا ہے وہ سب دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے قبر تک پہنچا دیتا ہے۔ (شرح الصدور مترجم،

ص ۹۳-۹۵)

۲۶۳۔ وہی عمرو بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (یہ بھی جلیل ثقہ مثبت ہیں علمائے مکہ

معظمہ ورجال صحاح ستہ سے منہ)۔ راوی ما من میت یموت الا وهو یعلم ما یکون فی اھلہ
بعده وانہم یفسلونہ ویکفونہ لینظر الیہم۔

ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اس کے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے لوگ اسے نہلاتے ہیں

کفتاتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۲۶۴۔ ابو نعیم انہیں سے راوی ما من میت یموت الا روحہ فی ید ملک ینظر الی

جسدہ کیف یفسل وکیف ینظرونہ وکیف یمشی بہ ویقال لہ وهو علی سریرہ اسمع
ثناء الناس علیک۔

ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کیوں

کر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتے اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلایا برا کیا کہتے ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۵۷ حیات الموات“۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۵۔ امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا کہ امام ابن ماجہ صاحب سنن کے استاذ ہیں امام اجل بکر بن عبد اللہ مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی جلیل ثقہ ثبت ہیں رواۃ صحاح ستہ سے۔ منہ) سے راوی کہ انہوں نے فرمایا بلغنی انه مامن میت الا وروحہ فی ید ملک الموت فہم یفسلونہ ویکفونہ وھو یری ما یصنع اعلمہ فلم یقدر علی الکلام لینھام عن الرنة والعویل۔

مجھے حدیث پہنچی کہ جو شخص مرتا ہے اس کی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل و کفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اس کے گمروالے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور و فریاد سے منع کرے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۶۔ یہی امام سفیان علیہ رحمۃ اللہ (تابعی تابعین و مجتہدین کوفہ و رجال صحاح ستہ سے ہیں۔ منہ) سے راوی ان المیت لیعرف کل شیء حتی انه لینا شد باللہ غاسلہ الا خفت علی قال ویقال لہ وھو علی سریرہ اسمع ثناء الناس علیک۔

پیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نملانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نملانا، اور یہ بھی فرمایا کہ اس سے جنازے پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بلائے میں کیا کہتے ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۵۷ حیات الموات“۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۷۔ یہی امام عبد الرحمن بن ابی لیلی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ وسبحانہ (یہ تابعی عظیم القدر جلیل الشان ہیں رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) سے راوی الروح ید ملک بمشی بہ مع الجنازة یقول لہ اسمع ما یقال لک۔ الحدیث

روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلا اور اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۸۔ یہی ابن ابی نعیم تابعیین سے راوی مامن میت الموت الا وروحہ فی ید ملک ینظر الی جسدہ کیف یفسل و کیف یکفن و کیف یمشی بہ الی قبرہ۔ الحدیث جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے

کیونکر نہ لایا جاتا ہے کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۵)

تجیل تدفین سے مردہ خوش ہوتا ہے

۲۶۹۔ یہی ابو عبد اللہ بکر مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روای حدیث ان الميت لیتبشر

بتعجيله الى المقابر۔

مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔ ”قدوی

رضویہ ج ۴ ص ۲۵۸ حیات الموات“۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۶)

اصحاب قبور سے حیا کرنے کے بارے میں ایک حدیث

۲۷۰۔ ام المؤمنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد جو مشکوٰۃ شریف میں

بروایت امام احمد منقول اور اسے حاکم نے بھی صحیح مستدرک میں روایت کیا اور بشرط بخاری و مسلم

صحیح کہا کہ فرماتیں کنت ادخل بیت الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وانی واضع ثوبی واقول انما هو زوجی وای فیما دفن عمر فواللہ ما دخلت الا وانا

مشکوٰۃ علی ثیابی حیاء من عمر۔

میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک

ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی وہاں کون ہے یہی میرے شوہر یا میرے باپ

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ زوجہما لہما ثم علیہا وبارک وسلم، جب سے عمر دفن ہوئے خدا کی قسم میں بغیر

سر لپا بدن چھپائے نہ گئی عمر سے شرم کے باعث رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ”قدوی رضوی ج ۴

ص ۲۵۸ حیات الموات“۔ (مشکوٰۃ بول، ص ۱۵۴، باب زیارۃ القبور، الفصل الثالث)

قبرستان میں قضائے حاجت کرنا منع ہے

۲۷۱۔ ابن ابی شیبہ و حاکم حضرت عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ما ابالی

فی القبور قضیت حاجتی ام فی السوق بین ظہر انہ والناس یظنرون۔

یعنی میں ایک سا جانتا ہوں کہ قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ

دیکھتے جائیں۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۸)

احیا کے آنے پاس بیٹھنے، بات کرنے سے مردوں کے جی بھلتے ہیں اس پر تین حدیثیں

۲۷۲۔ شفاء القام لام سکی وار یحییٰ طائیہ پھر شرح الصدور میں ہے سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انس مایکون المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبہ فی دار الدنیا
قبر میں مردے کا زیادہ جی بھلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اس کا کوئی پیارا زیدت کو آتا
ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۲)

۲۷۳۔ ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں اور امام عبدالحق کتاب التاجبہ میں ام المؤمنین صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من رجل
یزور قبر اخیه و یجلس علیہ الا استانس ورد علیہ حتی یقوم
جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی زیدت قبر کو جاتا اور وہاں بیٹھتا ہے میت کا دل اس سے بھلتا
ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ اس کا جواب دیتا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۵۹ حیات
الموات“۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۱)

۲۷۴۔ صحیح مسلم شریف میں ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ بھی صحابی ہیں نزع میں فرمایا اذا دفتمونی فشنوا علی
التراب شنائتم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور و یقسم لحمها حتی استانس
بکم واعلم ماذا راجع بہ رسل ربی
جب مجھے دفن کر چکو مجھ پر تم تم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا پھر میری قبر کے گرد اتنی
دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے
انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ (شرح الصدور
مترجم، ص ۱۲۱)

زندوں کی بے اعتدالی سے اموات ایذا پاتے ہیں اس پر چند احادیث طیبہ
۲۷۵۔ امام احمد بسند حسن عمادہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا لا تؤذ صاحب هذا القبر۔
یعنی اس قبر والے کو ایذا نہ دے یا فرمایا لا تؤذہ اے تکلیف نہ پہنچا۔ (کنز العمال ص ۶۵ ج ۲۰)
۲۷۶۔ حاکم و طبرانی کی روایت میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے
ایک قبر پر بیٹھے دیکھا فرمایا یا صاحب القبر انزل من علی القبر لا تؤذی صاحب القبر
ولا یؤذیک۔

او قبر والے قبر سے اتر آئے تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ تجھے۔ (شرعیہ و تفریح)

۳/۷۳، الترهیب من الجلووس علی القبر

۲۷۷۔ ابن ابی الدنیا ابو قلابہ بصری (تابعی ثقہ فاضل رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) سے رلوی میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا، رات کو خندق میں اترا وضو کیا اور کعت نماز پڑھی پھر ایک قبر پر سر رکھ کے سو گیا جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے لقد اذیتنی منذ اللیلکے شخص تو نے مجھے رات بھر ایذا دی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۵۹ حیات الموات“

۲۷۸۔ امام بیہقی دلائل النبوة میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی (اجلہ اکابر تابعین سے ہیں زمانہ رسالت پائے ہوئے ثقہ مثبت عمائد رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) سے وہ ابن مینا تابعی سے رلوی میں مقبرے میں گیا میں دور کعت پڑھ کر لیٹ رہا خدا کی قسم میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے قم فقد اذیتنی اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی، پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو لور ہم نہیں کرتے خدا کی قسم اگر تیری طرح دور کعتیں میں بھی پڑھ سکتا مجھے تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہوتا۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۹۲)

۲۷۹۔ حافظ ابن مندہ امام قاسم بن محمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ (تابعی ثقہ فاضل رواۃ صحاح ستہ سے غیر انه عندخ فی التلیقات۔ منہ) سے رلوی اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھوں پھر فرمایا ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا جاگتے میں سنا لیک عنی یارجل ولا توذنی اے شخص الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۹)

مردوں کو ایذا لوینا زندوں کی مانند ہے

۲۸۰۔ امام مالک و احمد و ابو دلوود و ابن ماجہ و عبد الرزاق و سعید بن منصور و ابن حبان و دارقطنی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا واللفظ لاحمد کسر عظم النبت و اذاہ ککسرہ حیا۔

مردے کی ہڈی توڑنی اور اسے ایذا دینی ایسی ہے جیسی زندہ کی ہڈی توڑنی۔ بعض روایات دارقطنی میں لفظ فی الالم اور زائد یعنی درد پہنچنے میں زندہ و مردہ برابر ہیں۔ ذکرہ فی المقاصد الحسنہ (مند احمد ص ۸۷ ج ۷)

مردے کو اچھا کفن نہ دینے، لور وصیت پوری نہ کرنے اور قرض ادا نہیں کرنے سے تکلیف ہوتی ہے

۲۸۱۔ ویلی ہی واہن مندہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احسنوا الکفن ولا تؤذوا موتاکم بعویل ولا تاخیر وصیة ولا بقطیعة وعجلوا قضاء دینہ واعدلوا عن جیران السوء۔

کفن اچھا دو اور اپنی میت کو چلا کر رونے یا اس کی وصیت میں دیر لگانے یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہنچا اور اس کا قرض جلد ادا کرو اور برے ہمسایہ سے الگ رکھو۔ یعنی قبور کفار والہل بدعت و فسق کے پاس دفن نہ کرو۔

زندوں کا چلا کر رونا مردے کے لئے باعث ایذا ہے

۲۸۲۔ امام احمد ابوالریح سے راوی کنت مع ابن عمر فی جنازة فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیہ فاسکتہ فقلت لم اسکتہ یا ابا عبد الرحمن قال انه یتأذی بہ المیت حتی یدخل فی قبرہ

میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا کسی کے چلانے کی آواز سنی آدمی بھیج کر اسے خاموش کرادیا، میں نے عرض کی اے ابو عبد الرحمن آپ نے اسے کیوں چپلایا فرمایا اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶۰ حیات الموات“۔ (مسند احمد ص ۲۹۷ ج ۲)

مستورات سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

۲۸۳۔ امام سعید بن منصور اپنے سنن میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہ رای نسوة فی جنازة فقال ارجعن ما زورات غیر ماجورات انکن لفتن الاحیاء وتوذین الاموات۔

یعنی انہوں نے ایک جنازے میں کچھ عورتیں دیکھیں اور ارشاد فرمایا پلٹ جاؤ گناہ سے جو جمل ثواب سے او جمل، تم زندوں کو فتنوں میں ڈالتی اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶۰ حیات الموات“۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۸)

زندوں کا رونا مردہ کے لئے باعث عذاب ہے

۲۸۴۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو حدیث مشہور میں فرمایا المیت یعذب

ببکاء الحی علیہ

زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے جسے امام احمد و شیخین نے عمر فاروق

و عبد اللہ بن عمرو مغیرہ بن شعبہ اور ابو یعلیٰ نے ابو بکر صدیق و ابو ہریرہ اور ابن حبان نے انس بن مالک و عمران بن حصین اور طبرانی نے سرہ بن جندب سے روایت کیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے

مردے کو صدمہ ہوتا ہے۔ (بخاری لؤل ص ۱۷۲، اباب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعذب الخ)

مومن کو مرنے کے بعد ایذا دینا زندگی میں ایذا دینے کے مترادف ہے

۲۸۵۔ ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

اذی المومن فی موتہ کا ذاہ فی حیاتہ۔

مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہنچانی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲

ص ۲۶۱ حیات الموات“۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۹)

۲۸۶۔ سعید بن منصور اپنے سنن میں راوی کسی نے اس جناب سے قبر پر پاؤں رکھنے کا

مسئلہ پوچھا فرمایا کما اکرہ اذی المومن فی حیاتہ فانی اکرہ اذاہ بعد موتہ۔

مجھے جس طرح مسلمان زندہ کی ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

سورۃ بقرہ کے آغاز و اختتام پڑھنے کا ثبوت

۲۸۷۔ طبرانی عبد الرحمن بن علا بن حلاج سے ان کے والد علا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی

ثقہ ہیں اور ان کے بیٹے عبد الرحمن تبع تابعین مقبول الروایۃ سے دونوں صاحب رجال جامع ترمذی

میں ہیں۔ منہ) نے ان سے فرمایا یا بنی اذا وضعت فی لحدی فقل بسم اللہ و علی ملۃ

رسول اللہ ثم شن علی التراب شننا ثم اقراء عند راسی بفاتحة البقرة و خاتمتها فانی

سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ذلك۔

اے میرے بیٹے جب مجھے لحد میں رکھے بسم اللہ و علی ملۃ رسول اللہ کہنا پھر مجھ پر آہستہ

آہستہ مٹی ڈالنا پھر میرے سر پرانے سورۃ بقرہ کا شروع یعنی مفلحون تک اور خاتمہ یعنی آمن الرسول

سے پڑھنا کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۶۱

حیات الموات“۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۰۳)

مردنے اپنے زائرین کو پہچانتے اور ان کا سلام سننے اور انہیں جواب دیتے ہیں اس پر

چند حدیثیں

۲۸۸۔ امام ابو عمر ابن عبد البر کتاب الاستسکار و التہمید میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی

اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من احد یمر بقبر اخیه المؤمن کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفه ورد علیہ السلام۔

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرے اور سلام کرتا ہے اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا اب بھی پہچانتا اور جواب سلام دیتا ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۱)

۲۸۹۔ ابن ابی الدنیا بیہقی وصابونی و ابن عساکر وخطیب بغدادی وغیر ہم محدثین ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا مر الرجل بقبر یعرفه فسلم علیہ رد علیہ السلام و عرفه و اذا مر بقبر لا یعرفه فسلم علیہ رد علیہ السلام۔ جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے میت جواب سلام دیتا اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے میت اسے جواب سلام دیتا ہے۔

۲۹۰۔ امام عقیلی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال ابو زرین یا رسول اللہ ان طریق علی الموتی فهل من کلام اتکلم به اذا مرت علیہم قال قل السلام علیکم یا اهل القبور من المسلمین والمؤمنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا انشاء اللہ بکم لاحقون قال ابو زرین یا رسول اللہ یسمعون قال یسمعون ولكن لا یستطیعون ان یجیبوا۔

یعنی ابو زرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرا راستہ مقابر پر ہے، کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گزروں تو کہوں فرمایا یوں کہ سلام تم پر اے قبر والو اہل اسلام اور اہل ایمان سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ابو زرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں فرمایا سنتے ہیں مگر جواب نہیں دے سکتے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶۲۔ حیات الموت"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۱)

۲۹۱۔ طبرانی معجم اوسط میں عبد اللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں کے قبور پر ٹھہرے اور فرمایا والذی نفسی یدہ لا یسلم علیہم احد الا ردوا الی یوم القیمة۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت تک جو ان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔ بعینہ اسی طرح حاکم نے صحیح مستدرک میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے

تصحیح کی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶۳ حیات الموات“۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۲) ۲۹۲۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت محمد بن واسع (یہ تابعی ہیں ثقہ عابد عارف باللہ کثیر المناقب رجال صحاح ستہ سے الا الطرفین۔ منہ) سے راوی قال بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة یوما قبلہ ویوما بعده۔

مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مردے اپنے زائرین کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے پہلے اور ایک دن اس کے بعد۔ یعنی اس حدیث کے یہ معنی کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین دن میں ان کے علم و ادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت و شناسائی انہیں ان روزوں میں ہوتی ہے اور دونوں سے بیش و افزوں ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶۳ حیات الموات“۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۲)

۲۹۳۔ حاکم مستدرک میں باقائدہ تصحیح اور بیہقی دلائل البیوۃ میں بطریق عطف بن خالد مخزومی عبدالاعلیٰ بن عبداللہ سے وہ اپنے والد ماجد عبداللہ بن ابی فروہ سے رلوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت شہدائے احد کو تشریف لے گئے اور عرض کی اللہم ان عبدک و نیک یشہد ان هولاء شہداء وانہ من زارہم او سلم علیہم الی یوم القیمة ردوا علیہ۔

امی تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جو ان کی زیارت کو آئے گا اور ان پر سلام کرے گا یہ جواب دیں گے۔ عطف کہتے ہیں میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی میرے ساتھ دو لڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھا مے تھے میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا اور آواز آئی واللہ انا نعرفکم کما یعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔ میرے بدن پر بال کھڑے ہو گئے سوار ہوئی اور واپس آئی۔

۲۹۴۔ امام بیہقی نے ہاشم بن محمد عمری سے روایت کی، مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے جمعہ کا روز تھا صبح ہو چکی تھی آفتاب نہ نکلا تھا میں اپنے باپ کے پیچھے تھا جب مقابر کے پاس پہنچے انہوں نے ہاواز کہا سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار جواب آیا وعلیک السلام یا ابا عبداللہ۔ باپ نے میری طرف پھر کر دیکھا اور کہا کہ اے میرے بیٹے تو نے جواب دیا میں نے کہا نہ، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور کلام مذکور کا اعاہہ کیا، دوبارہ ویسا ہی جواب ملا، سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا، میرے باپ اللہ تعالیٰ کے حضور

سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۹)

۲۹۵۔ ابن ابی الدنیاء اور بیہقی دلائل میں انہیں عطاق مخزومی کی خالہ سے رلوی ایک دن میں نے قبر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام و نشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اس کے ساتھ یہ فرمایا من ینخرج من تحت القبر اعرفہ کما اعرف ان اللہ خلقنی و کما اعرف اللیل والنهار۔

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسا یہ پہچانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس طرح رات اور دن کو پہچانتا ہوں۔ "قولی رضویہ ج ۳ ص ۲۶۳ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۸)

اہل قبور سلام کے علاوہ دیگر کلام و اصوات بھی سنتے ہیں اس پر چند احادیث کریمہ ۲۹۶۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی اپنے صحاح اور امام احمد اپنے مسند میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رلوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں واللفظ لمسلم ان الميت اذا وضع فی قبرہ انه یسمع خفق نعالہم اذا انصرفوا۔
مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں پشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ (مسلم دوم ص ۳۸۶، باب عرض مقعد الميت الخ)

۲۹۷۔ احمد و ابوداؤد و مسند جید یراع بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رلوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان الميت یسمع خفق نعالہم اذا ولوا عنہ مدبرین۔
پشک مردہ جوتیوں کی ٹکھل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

(مسند احمد ص ۱۹۳ ج ۳)

۲۹۸۔ بیہقی و طبرانی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رلوی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الميت اذا دفن یسمع خفق نعالہم اذا ولوا عنہ منصرفین۔
پشک جب مردہ دفن ہوتا ہے اور لوگ آتے ہیں وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔
(کنز العمال ص ۱۲۵ ج ۲۰)

۲۹۹۔ ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف اور ابن حبان نے صحیح مسکین و الا نواع اور حاکم

نیشاپوری نے الصحیح المستدرک علی البخاری و مسلم اور بغوی نے شرح المسند اور طبرانی مجمع لور ہند نے کتاب الزہد اور سعید ابن الحسن نے اپنی سنن اور ابن جریر و ابن منذر و ابن مردویہ و بیہقی نے

اپنی اپنی تصانیف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والذی نفسی بیدہ ان المیت اذا وضع فی قبرہ انه یسمع خفق نعالم حین یؤلون عنہ۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفش پائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔ "تذوی رضویہ ج ۴ ص ۲۶۵ حیات الموات"۔
(الترغیب والترہیب ۳/ ۱۷۳، الترہیب من المرور بقبور الظالمین الخ)

۳۰۰۔ جویر نے اپنی تفسیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث طویل روایت کی جس میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فانه یسمع خفق نعالم و نفص ایدیکم اذا ولیم عنہ مدبرین۔

بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتوں کی مکھل اور ہاتھ جھاڑنے کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

۳۰۱۔ طبرانی و ابن مردویہ ایک حدیث طویل میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث حسن روئی قال شہدنا جنازۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما فرغ من دفنہا وانصرف الناس قال انه الا ان یسمع خفق نعالمک۔ الحدیث

ہم ایک جنازہ میں حضور کے ہمراہ رکاب حاضر تھے جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔ "تذوی رضویہ ج ۴ ص ۲۶۵ حیات الموات"۔ (الترغیب والترہیب ۳/ ۱۷۰، الترہیب من المرور بقبور الخ)

بدر کے مقتول کافروں سے حضور علیہ السلام نے کلام فرمایا
۳۰۲۔ صحیح بخاری شریف وغیرہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی اطلع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی اهل القلیب فقال وجدتم ما وعد ربکم حقا فقیل له تدعو امواتا فقال ما انتم باسمع منهم ولكن لا یجیبون۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا یعنی عذاب، کسی نے عرض کی حضور مردوں کو پکارتے ہیں لہذا فرمایا تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پر وہ جواب نہیں دیتے۔

(بخاری اول، ص ۱۸۳، باب ما جاء فی حذب القبر الخ)

۳۰۳۔ صحیح مسلم شریف میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اهل بدر (وساق الحدیث الی ان قال) فانطلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اتی الیہم فقال یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدکم اللہ و رسولہ حقا فانی قد وجدت ما وعدنی اللہ حقا فقال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم اجساد الارواح فیہا قال ما انتم باسمع لما اقول منهم غیر انہم لا یستطیعون ان یردوا علی شیء۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہو گا اور یہاں فلاں جہاں جہاں حضور نے بتلایا تھا وہیں وہیں ان کی لاشیں گریں پھر بحکم حضور و جمعے ایک کنوئیں میں بھر دیئے گئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لٹام کو ان کا لور ان کے باپ کا نام لے کر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا اور رسول نے تمہیں دیا تھا کہ میں نے تو پایا جو حق وعدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا تھا امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور ان جسموں سے کیونکر کلام کرتے ہیں جن میں رو میں نہیں فرمایا جو میں کہہ رہا ہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶۷ حیات الموات"۔ (مسلم

روم ص ۳۸۷، باب عرض مقعد المیت الخ)

۳۰۴۔ یوہیں صحیح مسلم وغیرہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور اس میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دن بعد اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب میں فرمایا والذی نفسہ یدہ ما انتم باسمع لما اقول منهم ولکنہم لا یقلرون ان یجیوا۔

قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں جو فرما رہا ہوں اس کے سننے میں تم لوگو برابر ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یونہی صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حدیث ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اما البخاری فساقہ بطولہ واما مسلم فاحالہ

علی حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم روم ص ۳۸۷، باب عرض مقعد المیت الخ)

۳۰۵۔ طبرانی نے مسند صحیح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یسمعون کما تسمعون ولکن لا یجیبون۔

جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔ اسی طرح امام سلیمان بن احمد
 مذکور نے حدیث عبد اللہ بن سیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶۸
 حیات الموات"۔ (کنز العمال ص ۲۳۵ ج ۱۰)

ام مہجّن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 ان سے کلام فرمایا

۳۰۶۔ ابو الشیخ عبید بن مرزوق سے راوی کانت امرأة تقم المسجد فمات فلم
 يعلم بها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمر علی قبرها فقال ما هذا القبر قالوا ام
 محجن قال التی کانت تقم المسجد قالوا نعم فصف الناس فصلی علیها ثم قال ای
 العمل وجدت افضل قالوا یا رسول اللہ تسمع قال ما انتم باسمع منها فذكر انها
 اجابت ان اقم لمسجد.

یعنی ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہو گیا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کو کسی نے خبر نہ دی حضور ان کی قبر پر گزرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے لوگوں نے عرض کی ام
 مہجّن کی فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی عرض کی ہاں حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی پھر
 ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا تو نے کون سا عمل افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
 وہ سنتی ہے فرمایا کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے پھر فرمایا اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دینی۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶۸ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۵)

دفن کے بعد مردے کو تلقین کرنے کے بارے میں دو حدیثیں

۳۰۷۔ طبرانی معجم کبیر و کتاب الدعاء میں اور ابن مندہ اور امام ضیائی مقدسی کتاب الاحکام
 اور ابراہیم حربی کتاب اتباع الاموات اور ابو بکر غلام الخلال کتاب الشافی اور ابن زبیرہ وصایا العلماء
 عند الموت اور ابن شاہین کتاب ذکر الموت و دیگر علماء محدثین اپنی تصانیف حدیث میں حضرت
 ابوامامہ بائلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا
 مات احد من اخوانکم فسویتم التراب علیہ فلیقم احدکم علی راس قبره ثم لیقل یا
 فلان بن فلانة فانه یسمعه ولا یجیب ثم یقول یا فلان بن فلانة فانه یقول ارشدنا
 رحمتک اللہ ولكن لا تشعرون فلیقل اذکر ما خرجت علیہ من الدنیا شهادة ان لا اله
 الا اللہ وان محمدا عبده ورسوله وانک رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اما

ما فان منكرا ونكيرا ياخذ كل واحد منهما بيد صاحبه ويقول انطلق بنا ماتقعد عند
من لقن حجه . الحديث

جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تم میں کوئی اس کے
سرہانے کھڑا ہو اور فلاں بن فلاں کہہ کر پکارے وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا دوبارہ پھر یو ہیں ندا
کرے وہ سیدھا ہو بیٹھے گا سہ بارہ پھر اسی طرح آواز دے اب وہ جواب دے گا کہ ہمیں ارشاد کر اللہ
تجھ پر رحم کرے مگر تمہیں اس کے جواب کی خبر نہیں ہوتی اس وقت کہے یاد کروہ بات جس پر تو دنیا
سے نکلا تھا گواہی اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے
بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نے پسند کیا اللہ تعالیٰ کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی اور قرآن کو پیشوا، منکر و نکیر ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے
چلو ہم کیا بیٹھیں اس کے پاس جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۰۳)

فائدہ: امام ابن الصلاح وغیرہ محدثین اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں اعتضد
بشواہد ويعمل اهل الشام قديما۔ یعنی اس کو دو وجہ سے قوت ہے ایک تو احادیث اس کے
مؤید دوسرے زمانہ سلف سے علمائے شام اس پر عمل کرتے آئے۔ نقلہ العلامة ابن امیر الحاج
فی الحلیۃ۔ اسی طرح امام نقلا الحدیث ضیائی مقدسی اور امام خاتم الخاظ حافظ الشان ابوالفضل احمد بن
حجر عسقلانی نے اس کی تقویت اور امام شمس الدین سخوی نے اس کی تقریر فرمائی اور اس باب میں
خاص ایک رسالہ تالیف فرماید۔ امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کرنا علمائے شام سے نقل
فرمایا، اور امام ابو بکر ابن العربی نے اہل مدینہ اور بعض دیگر علماء نے اہل قرطبہ وغیرہ سے اس کا عمل
نقل کیا، میں (امام احمد رضا) کہتا ہوں یہ عمل زمانہ صحابہ و تابعین سے ہے حضرت ابوالمامہ صحابی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنے لئے تلقین کی وصیت فرمائی کما اخرجہ ابن مندہ من وجہ آخر
کما ذکرہ الامام السیوطی فی شرح الصدور قلت بل والطبرانی ایضا علی ما ساق لفظہ
البلد المحمود فی البناۃ شرح الہدایۃ۔ "قولی رضویہ ج ۳ ص ۲۶۹ حیات الموات"

۳۰۸۔ امام سعید بن منصور شاگرد امام مالک و استاد امام احمد اپنے سنن میں راشد بن سعد
(جہلی ثقفی رجال سنن اربعہ سے۔ منہ) و ضرہ بن حبیب (جہلی ثقفی رجال صحاح ستہ سے۔ منہ)
و حکیم بن عمیر (جہلی صدوق رجال ابوداؤد و ابن ماجہ سے۔ منہ) سے روای ان سب نے فرمایا اذا
سوی علی الميت قبرہ والصراف الناس عنہ کان يستحب ان يقال للميت عند قبرہ یا

فلاں قل لا الہ الا اللہ ثلاث مرات یا فلاں قل ربی اللہ و دینی الاسلام و نبی محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جب میت پر مٹی دیکر قبر درست کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ
مردے سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے اے فلاں کہ لا الہ الا اللہ تین بار اے فلاں
کہ میرا رب اللہ اور میرا دین اسلام اور میرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳
ص ۳۷۰ حیات الموات“۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۰۵)

قبر میں کافر و مشرک مردے بھی سنتے ہیں

۳۰۹۔ ابن ماجہ حسن صحیح عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روای
قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فذكر الحديث الی ان قال)
قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیثما مرت بقبر مشرک فبشره بالنار قال
فاسلم الاعرابی بعد وقال لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعبا ما
مرت بقبر کافر الا بشرته بالنار

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے فرمایا جہاں کسی مشرک کی قبر پر گزرے
اسے آگ کا مژدہ دینا وہ صحابی فرماتے ہیں مجھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ارشاد سے
ایک مشقت میں ڈالا، کسی کافر کی قبر پر میرا گزرنہ ہوا مگر یہ کہ اسے آگ کا مژدہ دیا۔ ”فتاویٰ رضویہ
ج ۳ ص ۳۷۰ حیات الموات“۔ (ابن ماجہ طول ص ۱۱۳، باب ما جاء فی زیارة قبور المسلمین)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل بقیع سے کلام فرمایا

۳۱۰۔ ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای انہ مر
بالقیع فقال السلام علیکم یا اهل القبور اخبار ما عنلنا ان نساء کم قد تزوجن
وہیارکم قد سکنت و اموالکم قد فرقت فاجابه ہاتف یا عمر بن الخطاب اخبار
ما عنلنا ان ما قلمناہ فقد وجدناہ وما انفقناہ فقد ربحناہ و ما خلفناہ فقد خسرناہ۔

یعنی ایک بار امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا
ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں نے نکاح کر لئے لوز تمہارے گمروں میں اور لوگ
بے تمہارے مال تقسیم ہو گئے اس پر کسی نے جواب دیا اے عمر بن الخطاب ہمارے پاس کی خبریں یہ
ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا اور جو پیچھے چھوڑا وہ

ٹوٹے میں گیا۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۷)

مردے اپنے گھر کے حالات سے باخبر ہوتے اور اپنے حالات بتاتے ہیں

۳۱۱۔ امام احمد تارخ نیشاپور اور بیہقی اور ابن عساکر تارخ دمشق میں سعید بن المسیب سے

راوی قال دخلنا مقابر المدينة مع علي بن ابي طالب فنادی باهل القبور السلام عليكم
ورحمة الله تخبرون باخباركم تريدون ان نخبركم قال فسمعت صوتا وعليك
السلام ورحمة الله وبركاته يا امير المؤمنين خبرنا عما كان بعدنا فقال علي رضي
الله تعالى عنه اما ازواجكم فقد تزوجن واما اموالكم فقد اقتسمت والا ولاء فقد
حشروا في زمرة اليتامى والبناء الذي شيدتم فقد سکن اعدائكم فهذه اخبار ما عندنا
فما عندكم فاجابه ميت فقد تحرقت الاكفان انتشرت الشعورو تقطعت الجلود
وسالت الاحداق على الخدود وسالت المناخير بالقبيح والصليد وما قدمناه ربحناه
وما خلفناه خسرناه ونحن مرتنون بالاعمال.

یعنی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ہمراہ مقابر مدینہ میں داخل ہوئے حضرت
مولیٰ علی نے اہل قبر پر سلام کر کے فرمایا تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں
خبر دیں، سعید بن مسیب فرماتے ہیں میں نے آواز سنی کسی نے مولیٰ علی کو جواب سلام دیکر عرض
کی یا امیر المؤمنین آپ بتائیے ہمارے بعد کیا گزری امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا
تمہاری عورتوں نے تو نکاح کر لئے اور تمہارے مال سوودہ بٹ گئے اور اولاد قیموں کے گروہ میں
اشخی اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بے، ہمارے پاس کی خبریں تو یہ
ہیں، اب تمہارے پاس کیا خبر ہے ایک مردے نے عرض کی کہ کفن پھٹ گئے، بال جھڑ پڑے،
کھالوں کے پرزے پرزے ہو گئے، آنکھوں کے ڈھیلے برہ کر گالوں تک آئے۔ نعتوں سے پیپ اور
گند پانی جاری ہے اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا اور جو پیچھے چھوڑا اس کا خسارہ ہو اور ہم اپنے اعمال

میں محبوس ہیں۔ "تذوی رضویہ ج ۲ ص ۱۷۱ احیاء النوات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۸)

دور فاروقی کے ایک عاشق نوجوان کی ایمان افروز حکایت

۳۱۲۔ ابن عساکر نے ایک حدیث طویل روایت کی جس کا حاصل یہ ہے کہ عمد معدلت

عمد فاروقی میں ایک جوان عابد تھا، امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے دن بھر مسجد میں رہتا بعد
عصا باپ کے پاس جاتا، راہ میں ایک عورت کا مکان تھا اس پر عاشق ہو گئی ہمیشہ اپنی طرف متوجہ

کرنا چاہتی جو ان نظر نہ فرماتا، ایک شب قدم نے لغزش کی ساتھ ہو لیا دروازے تک گیا جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا لوز بے ساختہ یہ آیت کریمہ زبان سے نکلی ان الذین اتقوا اذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا فاذا هم مبصرون۔ ڈروالوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہنچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں، اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں آیت پڑھتے ہی غش کھا کر گرا عورت نے اپنی کینز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازے پر ڈال دیا باپ منتظر تھا آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا دروازے پر بے ہوش پڑا پایا، گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھو ایارات گئے ہوش آیا باپ نے حال پوچھا کہا خیر ہے کہا بتا دے نا چار قصہ کہا باپ بولا جان پدروہ آیت کونسی ہے جو ان نے پھر پڑھی پڑھتے ہی غش آیا جنبش دی مردہ پایارات ہی کو نہلا کفتا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المؤمنین نے خبر پائی باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی، عرض کی یا امیر المؤمنین رات تھی پھر امیر المؤمنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے، آگے لفظ حدیث یوں ہیں۔ فقال عمر یا فلان و لمن خاف مقام ربہ جنتن فاجابہ الفتی من داخل القبر یا عمر قد اعطانیہا ربی فی الجنة مرتین۔

یعنی امیر المؤمنین نے جو ان کا نام لے کر فرمایا اے فلاں جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے کا ڈر کرے اس کے لئے دو باغ ہیں، جو ان نے قبر میں سے آواز دیا اے عمر مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دوبار عطا فرمائی۔ ”قلوبی رضویہ، ج ۴، ص ۲۷۲، حیات الموات“۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۹۱)

مردہ دنیا کی مانند قبر میں بھی ایذا پاتا ہے

۳۱۳۔ ویلیبی نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ سرور عالم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الميت یوذیہ فی قبرہ ما یوذیہ فی بیتہ۔

میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی تھی قبر میں بھی اس سے لذت پاتا ہے۔ ”قلوبی

رضویہ، ج ۴، ص ۲۸۳، حیات الموات“

جو شفاعت پر ایمان نہ رکھے وہ روز قیامت مستحق شفاعت نہ ہوگا

۳۱۴۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث متواتر میں فرماتے ہیں شفاعتی یوم

القیمة حق فمن لم یؤمن بہا لم یکن من اہلہا۔

میری شفاعت قیامت کے روز حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے اہل سے نہ ہوگا۔

رواہ ابن منیع عن زید بن ارقم و بضعة عشر من الصحابة رضوان الله تعالى عليهم
اجمعين۔ "فتاویٰ رضویہ" ج ۳، ص ۲۹۰۔ حیات الموات"

غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا حرام ہے

۳۱۵۔ حدیث شریف میں ہے من حلف بغیر اللہ فقد اشرك۔

جس نے غیر اللہ کی قسم کی کھائی بیشک اس نے شرک کیا، یعنی بت وغیرہ کے نام سے قسم
کھانا شرک ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ" ج ۳، ص ۲۳، حیات الموات"۔ (کنز العمال، ص ۲۱۳، ج ۲۲)

تعارف

الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین
(مسئلہ یمین سے سماع موتی کے خلاف پر استدلال کا جواب)

سماع موتی کے منکرین نے قسم کے ایک مسئلہ سے استدلال بلکہ ثابت کرنے کی بیجا و ناکام
کوشش کی ہے کہ مردے سنتے دیکھتے نہیں، جس مسئلہ یمین سے انکار سماع پر مخالفین نے دلیل
حاصل کی ہے وہ یہ ہے کہ

اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ زید سے نہ بولوں گا تو یہ قسم زید کی حالت حیات پر مقصور ہوتی
ہے اگر بعد انتقال زید سے کلام کرے تو حانث نہ ہوگا۔ یعنی اگر میت کو قوت سماعت حاصل ہوتی تو
بعد موت بھی کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جانی چاہئے تھی، یہاں قسم کا نہ ٹوٹنا بتا رہا ہے کہ زید کے
اندر بعد موت قوت سماعت نہیں ہے، یہ قول منکرین کا مفہوم ہے۔

اس رسالہ میں امام احمد رضا نے اس کے جواب میں دلائل قاہرہ سے اس کو جو رنگ تحریر دیا
ہے وہ یوں ہے کہ اصل مسئلہ ہمارے ائمہ مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے صرف اسی قدر ہے کہ
بعد موت کلام سے قسم نہ ٹوٹے گی اور اس کی وجہ یہ کہ ہمارے نزدیک بنائے یمین عرف پر ہے لفظ
سے جو معنی عرفا مراد و مفہوم ہوتے ہیں ان پر قسم وارد ہوتی ہے، نہ معنی لغوی یا معنی شرعی پر، تمام
کتب مذہب اس امر کی تصریحات جلیہ سے مد ہیں۔

پھر قسم کی چند مثالیں ایسی دی ہیں جن میں معنی عرفی مراد لے کر قسم نہ ٹوٹنے کا قول کیا گیا
ہے جب کہ معنی شرعی یا لغوی کے اعتبار سے حنث لازم آتا ہے۔

مسئلہ مذکورہ کی تائید و تصحیح میں ایک مثال یہ ہے کہ۔

اگر زید امام ہو اور قسم کھانے والا مقتدی، زید نماز میں کچھ بھول جائے اور وہ بتادے تو قسم نہ

ٹوٹے گی حالانکہ اس نے زید سے کلام کیا اور زید نے بذات خود سنا بھی۔

اب اگر اس سے یہ قرار دے دیا جائے کہ نمازی پتھر ہیں، نمازی کچھ نہیں سنتے، نمازیوں

سے کلام حقیقہ کلام ہی نہیں تو یہ عجیب جمالت و فضاحت ہوگی۔

لہذا ہمارے علماء کا یہ ارشاد کہ ”بعد موت کلام سے قسم نہ ٹوٹے گی“ اس پر معنی ہے کہ قسم کی بناء عرف پر ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مردے حقیقہً نہیں سنتے۔

اور اس رسالے میں امام احمد رضا نے متعدد وجوہ اور دلائل قاہرہ سے ثابت کیا کہ موت صرف جسم کو آتی ہے نہ کہ روح کو، کہ روح فانی نہیں ہے۔

اور اصطلاح مناطقہ سے ہٹ کر انسان کی تعریف یہ کی ہے کہ انسان روح متعلق بالبدن کا نام ہے۔

اور یہ کہ حقیقت موت بدن کے لئے ہے روح اس سے مبرا ہے لیکن بدن و روح دونوں پر میت کا اطلاق ہوتا ہے۔ مگر اہل سنت کے نزدیک روح کے لئے فنا نہیں، موت سے روحوں کا مرجانہ بند ہوں کا قول ہے، کتب عقائد ان کی تصریحات و توضیحات سے مالا مال ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں

روح کا بدن سے تعلق چار قسموں پر ہے۔

۱- تعلق دنیوی بحال بیداری

۲- تعلق بحال خواب کہ من وجہ متعلق لور من وجہ مفارق

۳- تعلق برزخی

۴- تعلق اخروی

ان میں اکمل و اعلیٰ تعلق اخروی ہے جس کے بعد فراق کا احتمال ہی نہیں لور لوون و اقل تعلق برزخی ہے کہ فراق کے باوجود ایک اتصال معنوی ہے۔

مگر قرآن عظیم و حدیث کریم کے نصوص قاطعہ شاہد ہیں کہ اس قدر تعلق بھی بجائے انسانیت کے لئے کافی ہے۔

لور فرماتے ہیں

صفات بدن دو قسم ہے

۱- صفات اصلیہ کہ خود بدن کے لئے حاصل ہے۔

۲- صفات جمعیہ کہ حیثیت صفات روح ہیں لور بوجہ اتحاذ کور بدن کی طرف منسوب ہے

جیسے علم و سمع و بصر و غیرہ۔ لور متعدد احادیث اس پر مطلق و شاہد ہیں کہ جس طرح مسلمان قبر میں سنتا ہے یونہی ہندو کافر مرگھٹ میں،

اور جس طرح ابھی کا مردہ دیکھتا سنتا ہے اسی طرح مد فون ہزار سالہ،

اس بحث کے اخیر میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

مردے زندوں کی طرح شکل و صورت اور صوت و ندا کا اور اک کرتے ہیں، اور اور اک روح کا کام ہے، اور روح نہ موت سے مرتی ہے نہ متغیر ہوتی ہے مگر اس پر بھی لفظ میت کا اطلاق آتا ہے، ہم انہیں ارواح موتی کے سماع و ابصار کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اسی کو اموات کا دیکھنا سنتا کہتے ہیں۔

در اصل یہ زیر تبصرہ رسالہ ”الوفاق المتین“ رسالہ ”حیات الموات“ کی تذکرہ جلیل ہے۔ کہ رسالہ ”حیات الموات“ میں ایک مسئلہ بیمن (جو لو پر مذکور ہوا) اور پیش آیا تھا جس سے مکرین نے سماع موتی کے خلاف پر استدلال کیا تھا، امام احمد رضا نے اسی مسئلہ کی تشریح و تحقیق کے پس منظر میں یہ مستقل رسالہ، ”الوفاق المتین“ ۱۳۱۶ھ کو تصنیف کیا، اور بطور تمہید چھ مقدمات پھر ان کے مندرجات کی وضاحت و صراحت کے لئے چھ الگ الگ جوابات جو تحقیقات و تدقیقات کا پیش بہا خزانہ ہیں، اور بارہ دلائل قاطعہ کی روشنی میں اس مسئلہ کی تائید و توثیق اور گیارہویں دلیل میں ۲۵ شواہد اور متعدد فوائد جلیلہ وغیرہ سے شفاف آئینہ کی مانند ثابت کیا کہ مسئلہ بیمن سے سماع موتی کے خلاف دلیل دینا محض باطل و عاطل ہے۔

اور اخیر میں فرمایا کہ

جو اس رسالہ کو بنظر انصاف دیکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ دل سے شہادت دے گا کہ مسئلہ بیمن

آج حل ہوا جسے مخالفین موافق اور موافقین مخالف سمجھا کرتے تھے اس کا عقدہ اب مٹا ہوا۔

جن کلمات کو مخالفین اپنی دلیل بنایا کرتے تھے اب وہ کلمے خود انہیں کو ذلیل بنائیں گے، اور

جن اقوال کو موافقین محتاج جواب سمجھتے تھے اب انہیں کو وہ اپنی دلیل بنائیں گے۔

۵۴ صفحات پر مبسوط و مشہور اس محققانہ رسالہ جلیلہ میں ۱۸ حدیثیں بنائے بحث ہیں۔

احادیث

الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین

روح کیلئے فتا نہیں کہ موت صفت بدن ہے نہ وصف روح کی اہمیت کا مذہب ہے

۳۱۶۔ حدیث میں ہے اللہم رب الارواح الفانیة و الاجساد البالیة. الحدیث و

لفظہ عند ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الجبانة یقول السلام علیکم ایہا الارواح الفانیة و الابدان البالیة و العظام النخرة التي خرجت من الدنيا وھی باللہ المؤمنة اللہم ادخل علیہم روحا منک و سلامنا۔

اے اللہ قانی روح اور گلے ہوئے بدن کے رب۔ الحدیث۔ اس حدیث کے لفظ ابن السنی کے یہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قبرستان میں تشریف لے جاتے تو فرماتے اے وہ روح جن کے بدن فنا ہو گئے اور جسم گل گئے اور ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں تم پر سلام ہو جو دنیا سے اس حال میں نکلی کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتی تھی اے اللہ تو ان میں اپنی جانب سے راحت داخل فرما اور ہماری طرف سے ان پر سلام۔ (مولف) (اس حدیث میں روح پر اطلاق قانی باعتبار جسم واقع ہوا ہے۔ ورنہ خود روح کے لئے ہرگز فتا نہیں۔

مولف، منہ) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۲۷، الوفاق المتین“

روح کے عدم فنا کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۷۔ در حدیث شریف وارد است انما خلقتم للابد۔

یعنی تم ہمیشہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو، یعنی وہ جان جس کا نام حقیقت میں آدمی ہے وہ ہرگز

قانی نہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۲۸، الوفاق المتین“

جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۸۔ نعمائے جنت کی حدیث میں ہے مالا عین رأت و لا اذن سمعت۔

یعنی جنت اور اس کی نعمتیں وہ ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۲۹۔ الوفاق المتین"۔ (بخاری ۱/۳۶۰ باب ماجاء فی صفة الجنة)

حقیقت قبر کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۹۔ قوله عليه الصلوة و السلام القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من

حفر النار۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا

جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا، (مؤلف) (شرح الصدور مترجم، ص ۱۳۸)

روح کے غیر فانی ہونے کے بارے میں ایک حدیث۔

۳۲۰۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اذ حمل الميت على نعشه وفرف روحه

فوق النعش و يقول يا اهلى و يا ولدى، الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب مردے کو تابوت پر رکھا جاتا ہے

تو اس کی روح تابوت کے اوپر جا کر کہتی ہے اے میرے اہل اور اے میری اولاد، الحدیث۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۳۳، الوفاق المتین"

مردہ کے حسنا یا سینا کے پیش نظر صبح و شام اس کا ٹھکانہ بتلایا جاتا ہے

۳۲۱۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و مؤطا امام مالک و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات

احدکم عرض عليه مقعده بالغداة و العشى ان كان من اهل الجنة فمن اهل الجنة و ان

كان من اهل النار فمن اهل النار، يقال له هذا مقعدك حتى يبعثك الله اليه يوم القيمة۔

جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو صبح و شام (قبر میں) اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو

جنت کا اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ کا اس کو کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

تجھے روز قیامت اسی طرف بھیجے گا۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۳۹ الوفاق المتین"۔ (بخاری

لول، ص ۱۸۴، باب الميت يعرض عليه النخ) (مسلم دوم، ص ۳۸۵، باب عرض مقعد الميت النخ)

قبرستان میں جائے تویہ دعا پڑھے

۳۲۲۔ روایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلم و النسائی و

غيرهما عنها فی حدیث طویل قالت قلت كيف اقول لهم يا رسول الله قال قولي

السلام عليكم اهل الديار من المومنين المسلمين و يرحم الله المستقدمين منا و

المتاخرین و انا انشاء اللہ بکم لاحقون۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یا رسول اللہ جب میں مدفونان بقیع کی زیارتوں کو جاؤں تو ان سے کیا کہوں، فرمایا سلام کر کے یوں کہو اے ان گھروں میں رہنے والے مومنو! رحم فرمائے ان پر جو ہم سے آگے گئے اور جو پیچھے رہ گئے اور بیشک ہم بھی انشاء اللہ تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۵۹۔ الوفاق المتین"۔ (مسلم ۱/۳۱۳، کتاب الجنائز)

فرعون اور ذریت فرعون کی روحوں پر عذاب کے بارے میں ایک حدیث

۳۲۳۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان ارواح آل فرعون فی اجواف طیر سود يعرضون علی النار کل یوم مرتین تغدو و تروح الی النار فیقال یا آل فرعون هذه ملوککم حتی تقوم الساعة۔

(فرعون اور فرعونوں کو ڈوبے ہوئے کئی ہزار برس ہوئے) بیشک آل فرعون کی روحمیں کالے پرندہ کے جوف میں ہیں ہر روز صبح و شام دو وقت آگ پر لے جانی جاتی ہیں جہنم جھٹکا کر ان سے کہا جاتا ہے یہ تمہارا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت آئے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۳۳۹۔ الوفاق المتین"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۱)

زندوں کی آہ و زاری سے مردے کو ایذا ہوتی ہے

۳۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و طبرانی نے (حضرت قتیبہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت کی وہ خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھیں اپنے ایک بیٹے کو یاد کر کے روئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا طریقہ ہے کہ دنیا میں زندگی تک تو اپنے ساتھی سے اچھا سلوک کرو اور مرے پیچھے ایذا دو، فوالذی نفس محمد بیدہ ان احدکم لیبکی فیستعبر له صویحبه فیا عباد اللہ لاتعذبوا موتاکم۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان پاک ہے کہ تمہارے رونے پر تمہارا مردہ رونے لگتا ہے تو اے خدا کے بندہ اپنی اموات کو عذاب نہ کرو، "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۳۳۸۔ الوفاق المتین"

روز جمعہ درود پاک پڑھنے کی فضیلت اور حیات انبیاء علیہم السلام سے متعلق دو حدیثیں

۳۲۵۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد ذکر فضائل جمعہ ارشاد فرمایا

اکثروا علی من الصلاة فيه فان صلاتكم معروضة علی۔

اس دن مجھ پر درود بہت بھیجو کہ تمہارے درود مجھ پر عرض کی جائے گی، صحابہ نے گزارش کی یا رسول اللہ و کیف تعرض صلاتنا علیک و قد اومت یا رسول اللہ یہ کیوں کر ہو گا حالانکہ بعد وصال جسم باقی نہیں رہتے فرمایا ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے رواہ الامام احمد و الدارمی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ و ابن خزيمة و ابن حبان و الدار قطنی و الحاکم و البيهقی فی الدعوات الكبير و ابونعیم و صححه الاربعة السابقون علی الاخيرين و ابن دحیة و غیرہم و حسنہ عبدالغنی و المنذری۔ (نسائی اول، ص ۲۰۳، اکثار الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ) (ابوداؤد اول، ص ۲۱۳، باب فی الاستغفار)

۳۲۶۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اکثروا الصلاة علی یوم الجمعة فانه مشهود تشهدہ الملكة و ان احدا لم یصل علی الا عرضت علی صلاته حتی یفرغ منها۔

جمعہ کے دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو کہ وہ دن حضور ملائک کا ہے رحمت کے فرشتے اس دن حاضر ہوتے ہیں اور جو مجھ پر درود بھیجتا ہے جب تک بھیجتا رہے اس کی درود مجھ پر پیش کی جاتی ہے۔ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قلت و بعد الموت میں نے عرض کی اور بعد انتقال اقدس کے فرمایا ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے۔

تتمہ حدیث ہے فنبی اللہ حی یزرق تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "قدوی رضویہ ج ۳، ص ۳۵۶، الوفاق المتین"۔ (کنز العمال، ص ۴۳۶، ج ۱)

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات سے متعلق ایک حدیث جس میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کچھ اشعار بھی منقول ہیں۔

۳۲۷۔ حدیث جلیل ام المومنین منقول بہ نقل ائمہ اجلہ ثقات و عدول رجال بخاری و

مسلم مروی جامع ترمذی شریف یہ ہے حدثنا الحسين بن حرب (ثقة من رجال الشيخين) نا عيسى بن يونس (ثقة مأمون من رجال الستة كسائر السند) عن ابن جريج عن

عبدالله بن ابی ملیکہ قال توفی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
بالحبشی قال فحمل الی مکة دفن فیہا فلما قدمت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا اتت
قبر عبدالرحمن بن ابی بکر فقالت -

و کنا کندمانی جذیمة حقة
من الدهر حتی قیل لن یتصدعا
فلما تفرقنا کانی و مالکا
لطول اجتماع لم لبت لیلة معا

ثم قالت و اللہ لو حضرت ما دفنت الا حیث مت و لو شهدتک ما زرتک۔

یعنی حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما برادر حقیقی ام المومنین
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مکہ معظمہ کے قریب موضع حبشی میں انتقال فرمایا ان کی نعش
مبارک مکہ معظمہ لائے جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے جب ام المومنین مکہ معظمہ آئیں تو ان کے
مزار مبارک پر گئیں دو شعر (کہ تمیم بن نوریہ نے اپنے بھائی مالک بن نوریہ کے مرثیہ میں کہے
تھے) پڑھے کہ ایک مدت دراز تک جذیمہ (بادشاہ عرب و عراق و جزیرہ مقتول ملک جزیرہ زبا) کے
دونوں مصاحبوں کی طرح (کہ چالیس سال تک محبت بادشاہ میں یکجا رہے تھے) ساتھ رہے یہاں
تک کہ لوگوں نے کہا کہ ہرگز جدا نہ ہوں گے اب کہ جدا ہوئے گویا اس قدر طول یکجائی پر کسی شب
ایک جگہ نہ رہے تھے۔ پھر اپنے برادر مکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر یہ باتیں کہیں خدا کی
قسم اگر میں آپ کے انتقال کے وقت موجود ہوتی تو آپ وہیں دفن ہوتے جہاں آپ کا انتقال ہوا
تھا اور اگر میں اس وقت آپ کے پاس ہوتی اب آپ کی زیارت کونہ آتی، وہیں دفن ہونا اسی لئے کہ
یہی سنت ہے نعش کو دور لے جانے چاہئے اور زیارت کونہ آنا یوں کہ زیارت قبور میں عورات کا حصہ
کم ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۳۵۸، الوفاق المتین"

صنادید قریش کی لاشیں بدر کے گندہ کنوئیں میں پھینک دی گئیں پھر تین دن کے بعد رسول
اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے کلام فرمایا۔

۳۲۸۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن ابی طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر یوم بدر باربعة و عشرين رجلاً من صنادید قریش
فقدفوا فی طوی من اطواء بدر حیث منعت و کان اذا ظهر علی قوم اقام بالعرصة
ثلث لیال فلما کان یوم الثالث امر براحلہ فشد علیہا رحلہا ثم مشی و تبعہ
اصحابہ و قالوا ما نری ینطلق الالبعض حاجہ حتی قام علی شفة الرکی جعل ینادیہم

باسمائہم و اسماً آبائہم یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان ایسر کم انکم اطعم اللہ و رسولہ فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقاً فهل وجدتم ما وعد ربکم حقاً قال فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ ماتکم من اجساد لا ارواح لها فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و الذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منهم قال قتادة احیاءہم اللہ حتی اسمعہم قوله توبیخاً و تصفیراً و نعمة و حسرتاً و ندماً۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن قریش کے بڑے بڑے بہادر قریش کے چوبیس سرداروں کے بارے میں حکم فرمایا کہ بدر کے کسی گندہ سونے میں پھینک دیئے جائیں اور حضور کا یہ دستور تھا کہ جب کسی قوم پر فتح پاتے تو اسی میدان میں تین راتیں قیام فرماتے پھر جب فتح بدر کا تیسرا دن ہوا تو کوچ کرنے کا حکم فرمایا سامان سز تیار کیا گیا حضور پیدل تشریف لے چلے صحابہ بھی پیچھے پیچھے اور صحابہ کرام کہنے لگے شاید کسی ضرورت کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں یہاں تک کہ کنواں کے کنارے کھڑے ہو کر کفار کو ان کے لور ان کے باپوں کے نام سے پکارنے لگے اے فلاں بن فلاں کیا تم کو خوش آ رہی یہ بات کہ کاش کہ تم نے اللہ و رسول کی اطاعت کی ہوتی؟ بیشک ہم نے تو وہ پایا جس کا ہمارے رب نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا تو کیا تم نے وہ پایا جس کا تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا کلام کرتے ہیں ان بد نونوں سے جن میں روئیں نہیں حضور نے جواب میں ارشاد فرمایا بخدا تم ان سے زیادہ میری بات نہیں سنتے، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حسرت و ندامت اور توبہ و تذلّل کے لئے اعلاۃ حیات فرما کر سنو لیا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۵۰۔ الوفاق المتین“۔ (بخاری دوم، ص ۵۶۶، باب قتل ابی جہل)

شہدائے اجتہادین کے بارے میں ایک روایت

۳۲۹۔ اثر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ اخرج ابن سعد عن خالد

بن معدان قال لما اتھزمت الروم یوم اجنادین انتھوا الی موضع لا یعبرہ الا انسان انسان فجعلت الروم تقاتل علیہ فقتلہ ہشام بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقاتلہم حتی قتل و وقع علی تلك الثلثۃ فسدھا فلما انتھى المسلمون الیھا ہابوا ان یوطؤھا الخیل فقال عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ قد استشهدہ و رفع روحہ و انما ہو جثہ فلو طؤہ الخیل ثم اوطأ هو و تبعہ الناس حتی لطموہ۔

جنگ اجنادین کے دن جب روم کو شکست ہوئی (پورہ بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کے تعاقب میں مجاہدین اسلام) ایک ایسی جنگ جگہ پہنچ گئے جس کو ایک انسان ہی عبور کر سکتا تھا (یہ دیکھ کر مسلمان رک گئے اور سوچنے لگے کہ کیا کریں) تو حضرت ہشام بن عاص آگے بڑھے اور پہنچ کر رومیوں سے اکیلے ہی لڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور اسی شگاف میں گر گئے اور وہ بند ہو چکا تھا تو جب اور مسلمان وہاں تک پہنچے (اور راستہ بند پایا) تو ڈرے کہ ان کی لاش مبارک کو گھوڑے روند ڈالیں گے تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت دی اور ان کی روح کو اٹھالیا اب یہ تو ان کا جیش (جسم بے جان) ہے تو گھوڑے دوڑا دو پھر پہلے عمرو بن عاص نے گھوڑا دوڑا کر ان کی لاش کو روند دیا اور لوگوں نے ان کا اتباع کیا یہاں تک کہ وہ راستہ سب نے طے کر لیا۔ یعنی مجبوراً ایسا کیا ورنہ میت کا احترام بہر حال لازم ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۳۵۳، الوفاق المتین"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۷۹)

مردے کے بالوں میں کنگھی کرنا منع ہے کہ اس سے اس کو تکلیف ہوتی ہے
۳۳۰۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کی میت کو دیکھا کہ اس کے سر میں زور زور سے کنگھی کی جاتی ہے فرمایا اعلام تنصون میتکم۔
کس جرم پر اپنے مردے کی پیشانی کے بال کھینچتے ہو، الامام محمد فی الآثار اخیرنا

ابو حنیفہ۔

۳۳۱۔ و عبدالرزاق فی مصنفہ و اللفظ له قال اخیرنا سفین عن الثوری
کلاهما عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراہیم النخعی عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ
عنها انها رأت امرأة یکیدون رأسها بمشط فقالت علام تنصون میتکم۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مردہ عورت کو دیکھا کہ لوگ اس کے سر پر کنگھا
کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کس لئے اپنے مردے کے بال کھینچتے ہو (مولف)

۳۳۲۔ رواہ کمحمد ابو عبید القاسم بن سلام و ابراہیم الحربی فی کتابیہما
فی غریب الحدیث عن ابراہیم عن عائشة انها منلت عن الميت بسرح راسه فقالت
علام تنصون میتکم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مردہ کے سر پر کنگھی کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو
فرمایا کہ مردہ کا بال کھینچنے کی کیا ضرورت ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۳۵۵، الوفاق المتین"

قبرستان میں جائے تو یہی کہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل بقیع کے لئے کہا کرتے تھے۔

۳۳۳۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میری ہر شب نوبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر شب مقبرہ بقیع پر تشریف لے جاتے اور فرماتے انسلام علیکم دار قوم مومنین و اناکم ماتوعدون غذا مؤجلون و انا انشاء اللہ بکم لاحقون۔ رواہ مسلم، و لفظ النسائی مکان قوله اناکم الی مؤجلون و انا وایاکم متواعدون و غذا و مواکلون، و لابن ماجہ من وجہ اخر و اشار الیہ النسائی ایضا بعد السلام انتم لنا فرط و انا بکم لاحقون۔

سلام تم پر اے ان گھر والے مسلمانو! تم کو ملا چاہتا ہے جس کا تم سے وعدہ ہے تمہارے میعاد کل کے دن ہے ہم اور تم آپس میں کل کے وعدے پر ہیں اور اسی پر بھروسہ کئے ہیں تم ہم سے پہلے پہنچ لئے اور خدا چاہے تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۵۹، الوفاق المتین“۔ (مسلم ۱/۳۱۳۔ کتاب الجنائز)

تعارف

تجلی المشکوۃ لاناہ اسئلۃ الزکوۃ

(مال زکوٰۃ کے حساب لگانے اور ادا کرنے کے اوقات و مصارف کے بیان میں)

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۷ھ کو زکوٰۃ کے سات سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء آیا ان تمام

سوالوں اور ان کے جوابات کا خلاصہ مختصر اس طرح ہے۔

۱- زکوٰۃ بتدریج دی جائے یا یکمشت؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ سال رواں کی زکوٰۃ اگر پیچگی بتدریج ادا کرے تو کوئی حرج نہیں اور اگر سال گزر گیا اور زکوٰۃ واجب الادا ہو چکی تو اب تفریق و تدریج ممنوع ہوگی بلکہ فوراً تمام و کمال زر واجب الادا ادا کرے کہ مذہب صحیح و معتد و مفتی پر ادائے زکوٰۃ کا وجوب فوری ہے جس میں تاخیر باعث گناہ ہے، ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کی توضیح و تشریح ثابت ہے۔

۲- زیور اگر آئندہ زیادہ یا کم ہو تو اس کی زکوٰۃ کس حساب سے دی جائے؟

شریعت مطہرہ نے سونے چاندی کی نصاب پر کہ حوائج اصلیہ سے فارغ ہو کر خواہ وہ روپیہ اشرفی ہو یا گھنا یا برتن یا ورق وغیرہ حوالان حول قمری کے بعد چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں مقرر فرمایا ہے۔

سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے ہے اور چاندی کی ساڑھے باون تولے۔

پھر نصاب کے بعد جو کچھ نصاب مذکور کے پانچویں حصہ تک نہ پہنچے معاف ہے اس پر کچھ واجب نہیں۔ جب خمس کامل ہو جائے اس پر پھر اس خمس کا چالیسواں حصہ فرض ہو گا یوں ایک خمس سے دوسرے خمس تک غنوں اور ہر خمس کامل پر اس کا ربع عشر۔

۳- ضرورت مند سادات کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے یا نہیں؟

زکوٰۃ سادات کرام و سائر بنی ہاشم پر حرام قطعی ہے۔ جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلاثہ بلکہ ائمہ مذاہب اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع قائم ہے۔ اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت و کرامت اور نظافت و طہارت ہے کہ زکوٰۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون، لہذا یہ اس

ستھری نسل والوں کے قابل نہیں، خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔ پھر امام احمد رضا بریلوی نے ۲۲ صحابہ کرام اور ۳ صحابیات طاہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء گرامی پیش کئے ہیں جن سے اس مضمون کی حدیثیں مروی ہیں۔

اور چالیس ائمہ و فقہاء کے اقوال و ارشادات سے اس کی تائید و توثیق کی ہے۔

۵- مصارف زکوٰۃ کیا ہیں؟

مصرف زکوٰۃ ہر مسلمان حاجت مند ہے جسے اپنے مال مملوک سے مقدار نصاب فارغ عن الحوائج الاصلیہ پر دسترس نہیں۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے ۱۳۲ ایسے اشخاص کا ذکر کیا ہے جن میں ۱۶ شخصوں کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں اور ۱۶ کو جائز ہے اور نصاب مذکور پر دسترس نہ ہونے کی چار صورتیں ذکر کی ہیں، اور صورت چہارم کے ضمن میں متعدد شقوق کی نشاندہی کی ہے۔

۶- سونا چاندی اگر محتلط ہوں تو اس کی زکوٰۃ کس طرح دی جائے اور اس کے لئے دستور

العمل کیا ہے؟

مال جب بشرائط معلومہ نصاب کو پہنچے تو بعضہ وجوب زکوٰۃ کا سبب اور ایراث حکم میں مستقل ہے جسے اپنے حکم میں دوسری شئی کی حاجت نہیں اور نصاب کے بعد جو خمس نصاب ہو وہ بھی نصاب و سبب ایجاب ہے ہاں جو خمس سے کم ہے وہ اپنی نوع میں مثلاً چاندی یا سونا، سونے میں موجب زکوٰۃ نہیں ہو سکتا کہ شرع مطہر نے اسے غفور کھا ہے۔

اسی طرح جو اس نصاب کو نہیں پہنچا بعضہ سبب وجوب کی صلاحیت نہیں رکھتا مگر جب اس نوع کے ساتھ دوسری نوع بھی ہو یعنی زر و سیم محتلط ہوں تو از انجا کہ وجہ سبب ثبوت تھی اور وہ دونوں میں یکساں تو اس حیثیت سے ذہب و فضہ جنس واحد ہیں، لہذا ہمارے نزدیک جو ایک نوع میں موجب زکوٰۃ نہ ہو سکتا تھا، خواہ اس لئے کہ نصاب ہی نہ تھا یا اس لئے کہ نصاب کے بعد غفور تھا اس مقدار کو دوسری نوع سے تقویم کر کے ملا دیں گے کہ شاید اب اس کا موجب زکوٰۃ ہونا ظاہر ہو پس اگر اس ضم سے کچھ مقدار زکوٰۃ بڑھے گی (بایں معنی کہ نوع ثانی قبل ضم نصاب نہ تھی اس کے ملنے سے نصاب ہو گئی یا اگلی نصاب پر نصاب خمس کی تکمیل ہو گئی) تو اسی قدر زکوٰۃ بڑھا دیں گے اور اب اگر کچھ غفور بچا تو وہ حیثیت غفور ہو گا ورنہ کچھ نہیں، اور اگر ضم کے بعد بھی کوئی مقدار زکوٰۃ زائد نہ ہو تو ظاہر ہو جائے گا کہ یہ اصلاً موجب زکوٰۃ نہ تھا۔

یعنی سونایا چاندی اگر الگ الگ نصاب کو نہ پہنچے تو دونوں ضم ہو کر نصاب ہوں گے ورنہ
غفو ہوگا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے اختلاط زر و سیم کی ۷۳ صورتیں رقم کی ہیں اور اخیر میں تحریر
فرمایا ہے کہ بجز اللہ یہ دستور العمل کامل و مکمل ہو گیا کہ عالم میں کوئی اختلاط زر و سیم ان ۷۳
صورتوں سے خارج نہیں ہو سکتا، اور ان مسائل کو ایسی شرح و بسط جلیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ
شاید ان کی نظیر کتب میں نہ ملے۔

۷۔ زکوٰۃ کی صحیح مقدار معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال جو مقدار واجب سے کم زکوٰۃ
میں دیا گیا وہ محسوب زکوٰۃ ہو گیا نہیں؟

نیت زکوٰۃ سے جو مقدار ادا کیا وہ ضرور محسوب زکوٰۃ ہوگی صرف یہ کہ ایک جزء واجب کے
ادا میں تاخیر ہوئی اگرچہ مذہب راجح پر تاخیر ادا گناہ ہے، پس ہر سال جتنا زکوٰۃ میں دیا وہ قطعاً ادا ہوا
اور جو باقی رہتا گیا وہ اس پر دین ہوا حتیٰ کہ اگر کسی نصاب سے معارض ہو جائے گا تو اسی قدر مقدار
واجب گھٹ جائے گی۔

سات سوالوں کے جوابات پر مشتمل یہ رسالہ جلیلہ ۲۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں
تمن احادیث مبارکہ ہیں۔

احادیث

تجلی المشکوۃ لاناارة اسئلة الزکوۃ

حولان حول کے بعد زکوۃ فرض ہوتی ہے حدیث میں ہے

۳۳۴۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لازکوۃ فی مال حتی بحول علیہ الحول، اخرجہ ابن ماجہ عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
سال تمام ہونے سے قبل مال میں زکوۃ نہیں ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص

۳۸۸، تجلی المشکوۃ“۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۲۹، باب من استفاد مالا)

اہل بیت سے حسن سلوک کے متعلق دو حدیثیں

۳۳۵۔ ابن عساکر امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صنع الی اهل بیتی یدا کافأته علیہا یوم القیمة۔
جو میری اہل بیت میں کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں روز قیامت اس کا صلہ اسے
عطا فرماؤں گا۔ (کنز العمال، ص ۸۲، ج ۱۳)

۳۳۶۔ خطیب بغدادی امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صنع صنیعة الی احد من خلف عبدالمطلب فی الدنیا فعلی مکافأته اذا لقینی۔

جو شخص لوہاد عبدالمطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے اس کا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روز قیامت مجھ سے ملے گا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۹۳، تجلی المشکوۃ“۔
(کنز العمال، ص ۸۲، ج ۱۳)

تعارف

اعزالا کتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوٰۃ

(زکوٰۃ نہ دینے والے کا صدقہ مقبول نہیں)

ذیقعدہ ۱۳۰۹ھ کو سوال پیش ہوا کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ تو نہیں دیتا ہے مگر مصرف خیر میں روپیہ خرچ کرتا ہے، تو جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اور اسے کار خیر میں صرف کیا جائے تو یہ درست ہے یا نہیں اور اس پر ثواب ملے گا یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں اس کا جو مفصل رد لکھا جواب تحریر کیا ہے مختصراً اس کا مفہوم اس طرح ہے صاحب نصاب اگر زکوٰۃ ادا نہ کرے اور دیگر صدقات و خیرات میں مال صرف کرے تو کچھ مقبول نہیں کہ فرائض کو چھوڑ کر نفل عبادت قبول نہیں ہوتی، اور صدقات و خیرات کیا ہوا مال واپس بھی نہیں لیا جاسکتا کہ اس نے جس مد میں بھی خرچ کیا وہ سب صحیح و لازم ہو گئے، اور جب تک زکوٰۃ پوری پوری ادا نہ کرے مصارف خیر پر امید ثواب و قبول فضول ہے کہ کسی فعل کا صحیح و درست ہو جانا اور بات ہے اور اس پر ثواب لینا مقبول بارگاہ ہونا اور بات ہے۔

جتنی زکوٰۃ اس کے ذمے میں فرض ہو گئی ان سب کا لو اکرا فرض ہے ورنہ مستحق عذاب ہر

ہوگا غرضیکہ اسی مسئلے کے ثبوت و تحقیق میں متعدد دلائل شرعیہ کے علاوہ اس رسالہ میں ۲۹ حدیثیں شامل بحث کی گئی ہیں۔

احادیث

اعزالا کتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوۃ

جس مال میں مال زکوۃ مخلوط ہو جائے وہ ہلاک ہو جائے گا حدیث میں ہے

۳۳۷۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماخالطت الصدقۃ او

مال الزکوۃ مالا الا افسدته۔

زکوۃ کا مال جس مال میں ملا ہو گا اسے تباہ و برباد کر دے گا۔ رواہ البزار و البیہقی عن ام

المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۳۳، اعزالا کتناہ“۔ (کنز العمال

ص ۱۸۲ ج ۶)

۳۳۸۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما تلف مال فی بر ولا بحر الا

بحسب الزکوۃ

خسکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے سے تلف ہوتا ہے۔ اخرجہ

الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ عن امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ص ۱۸۲ ج ۶)

لو انکلی زکوۃ سے مال محفوظ ہو جاتا ہے

۳۳۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ادی زکوۃ ماله فقد

اذہب اللہ شرہ۔

جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرما دیا۔

اخرجہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم فی المستدرک عن جابر

بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ص ۱۷۶ ج ۶)

۳۴۰۔ حضور اعلیٰ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں حصنوا اموالکم بالزکوۃ

وداؤوا مرضاکم بالصلقۃ۔

اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کر لو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ عن الحسن والطبرانی والبیہقی وغیرہما عن جماعة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (مراسیل ابو داؤد ص ۸، باب فی الصائم یصیب اہلہ)

زکوٰۃ ادا کرنا ایمان کامل کی دلیل ہے

۳۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان تمام اسلامکم ان تودوا

زکوٰۃ اموالکم۔

تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ رواہ البزار عن علقمہ

(کنز العمال ص ۷۶ ج ۶)

۳۴۲۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان یومن باللہ ورسولہ فلیؤد

زکوٰۃ مالہ۔

جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے۔ یعنی ایمان کا

تقاضا یہی ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۳۳، اعز الاکثاء"۔ (کنز العمال ص ۲۹۲ ج ۲۰)

زکوٰۃ دینے کی وعیدوں پر مشتمل چند حدیثیں

۳۴۳۔ حضور پر نور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور

اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس زر و سیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں پائیں گے پھر ان

سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر

انہیں پتا کر داغیں گے قیامت کے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک

کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔ اخرجہ الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مسلم اول

ص ۳۱۸، باب اثم مانع الزکوٰۃ)

۳۴۴۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سر پستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں

گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے

گا۔ اخرجہ الشیخان عن الاحنف بن قیس۔ (بخاری اول ص ۱۸۹، باب اثم مانع الزکوٰۃ الخ)

۳۴۵۔ اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پیٹھ توڑ

کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔ رواہ مسلم (مسلم اول ص ۳۲۱، باب تغلیظ عقوبۃ

من لاہودی الزکوٰۃ)

۳۴۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپیہ

پر نہ رکھا جائے نہ کوئی اثر فی دوسری اثر فی سے چھو جائیگی بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا دلخ دے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر۔
(الترغیب والترہیب ۱/۵۲۵، الترہیب من منع الزکوٰۃ)

۳۳۷۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت کتبے اڑدے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو کر پڑے گا پھر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی کہ رب عزوجل فرماتا ہے سبطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ۔

جس چیز میں بخل کر رہے ہیں قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالی جائے قیامت کے روز۔ رواہ ابن ماجہ والنسائی وابن خزیمہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
"فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۵ اعز الاکتاہ"۔ (نسائی لول ص ۳۳۳، باب التغلیظ فی حبس الزکوٰۃ)

۳۳۸۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اڑدہا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں جب دیکھے گا کہ اس اڑدہا سے کہیں مفر نہیں باچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا وہ ایسا چبائیکا جیسے زلونٹ چباتا ہے۔ رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم لول ص ۳۲۰، باب اثم مانع الزکوٰۃ)

۳۳۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وہ اڑدہا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے گا تو کون ہے کہے گا میں تمرا وہ بے زکاتی مال ہوں جو چھوڑا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وہ پیچھا کئے ہی جا رہا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دیدیگا وہ چبائیکا پھر اس کا سارا بدن چاڑالے گا۔ اخرجہ البزار والطبرانی وابن خزیمہ وابن حبان عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ص ۱۸۲ ج ۶)

۳۵۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اڑدہا اس کا منہ اپنے پھن میں لے کر کہے گا میں تمرا مال ہوں میں تمرا خزانہ ہوں۔ رواہ البخاری والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری لول ص ۱۸۸، باب اثم مانع الزکوٰۃ لئخ)
روز قیامت مالداروں پر سخت عذاب ہوگا

۳۵۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر ہرگز نیگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو ایسے تو مگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انھیں

درود پاک عذاب دے گا۔ رواہ الطبرانی عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ (الترغیب والترہیب ۱/۵۳۸، الترہیب من منع الزکوٰۃ)

زکوٰۃ نہ دینے والا اور سود کھانے والا ملعون ہے

۳۵۲۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ رواہ ابن حزیمة و احمد و ابو یعلیٰ و ابن حبان۔
۳۵۳۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتلایا۔ رواہ الاصبہانی۔ (الترغیب والترہیب ۱/۵۳۸، الترہیب من منع الزکوٰۃ)

روز قیامت فقراء کو رب کی قربت نصیب ہوگی اور اغنیاء کو دوری حدیث میں ہے
۳۵۴۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن تو نگوں کے لئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے، محتاج عرض کریں گے اے رب ہمارے انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلمانہ دئے اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔ رواہ الطبرانی و ابوالشیخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۵، اعز الاکتاہ۔"
(کنز العمال ص ۱۸۵ ج ۶)

صاحب لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسراء زکوٰۃ نہ دینے والوں کو انتہائی برے حال میں دیکھا۔

۳۵۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے پیچھے غرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جنم کی آگ پھر اور تھوہر اور سخت کڑی جلتی بدبو گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں عرض کی یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔ رواہ البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عورتوں کو زکوٰۃ نہ دینے کی تمہید پر دو حدیثیں

۳۵۶۔ دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں حضور اقدس صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی عرض کی نہ فرمایا کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے نلگن پہنائے عرض کی نہ، فرمایا تو زکوٰۃ دو۔ رواہ الترمذی والدارقطنی واحمد و ابوداؤد والنسائی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (نسائی اول ص ۳۳۳۔ باب زکوٰۃ الحلی)

۳۵۷۔ ایک بی بی چاندی کے چھلے پہنے تھیں فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی انھوں نے کچھ انکار سا کیا فرمایا تو یہ ہی تجھے جہنم میں پہنچانے کو بہت ہیں۔ رواہ ابوداؤد والدارقطنی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (ابوداؤد اول ص ۲۱۸، باب اکثر ما ہو زکوٰۃ الحلی)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا دوزخی ہے

۳۵۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن

دوزخ میں ہو گا۔ رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ص ۱۸۲ ج ۶)

زکوٰۃ نہ دینے والا مالدار سب سے پہلے دوزخ میں جائے گا

۳۵۹۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص

جائیں گے ان میں ایک وہ تو مگر کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔ رواہ ابن خزیمہ

وابن حبان فی صحیحہما عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۳۶"

اعز الاکتاہ۔ (الترغیب والترہیب ۱/۵۳۰، الترہیب من منع الزکوٰۃ)

زکوٰۃ ادا نہیں کرنے سے صدقہ نافلہ قبول نہیں ہوتا ہے

۳۶۰۔ محمد بن السبک بن الصباح اپنے جزء املا اور عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن اور ابو نعیم

علیہ الاولیاء اور ہنادی اور ابن جریر تمذیب لآثار میں عبدالرحمن بن سابط وزید وزبید پسران

حارث و مجاہد سے روای لیا لما حضر ابا بکر بن الموت دعا عمر فقال اتق اللہ یا عمر واعلم

ان له عملا بالنهار لا يقبله بالليل وعملا بالليل لا يقبله بالنهار واعلم انه لا يقبل نافلة

حتى تودی الفريضة. الحديث

یعنی جب خلیفہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا

وقت ہوا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا اے عمر اللہ سے ڈرنا اور جان لو

کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ

انہیں دن میں کرو تو قبول نہ ہوں گے اور خبردار ہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا

نہ کر لیا جائے۔ ذکرہ العلامة ابراہیم بن عبد اللہ الیمنی المدنی الشافعی فی الباب الثالث

عشر من كتاب القول الصواب في فضل عمر بن الخطاب وفي الباب التاسع عشر من كتاب التحقيق في فضل الصديق وهو اول كتب كتابه الا كتفاء في فضل الاربعة الخلفاء ورواه الامام الحليل الجلال السيوطي رحمة الله تعالى في الجامع الكبير فقال عن عبدالرحمن بن سابط وزيد وزيد بن الحارث ومجاهد قالوا لما حضر الخ- "فأوى رضوي ج ۳ ص ۴۳۶، اعز الاكتناه"

فرض کے بغیر نفل قبول نہ ہونے کی ایک عرفانی مثال

۳۶۱۔ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی اللہ والدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں حضرت امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کی (جس نے فرض چھوڑ کر نفل پڑھا) مثال نفل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچہ ہونے کے دن آئے اسقاط ہو گیا اب نہ وہ حاملہ ہے نہ بچہ والی، یعنی جب پورے دنوں پر اگر اسقاط ہوا تو محنت تو پوری اٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا تو ثمرہ خود موجود تھا حمل باقی رہتا تو آگے امید لگی تھی اب نہ حمل نہ بچہ نہ امید نہ ثمرہ اور تکلیف وہی جھیلی جو بچہ والی کو ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس نفل خیرات دینے والے کے پاس سے روپیہ تو اٹھا کر جبکہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی قبول نہ ہو تو خرچ کا خرچ ہو اور حاصل کچھ نہیں۔

فرائض کے بغیر نوافل مقبول نہیں

۳۶۲۔ اسی کتاب مبارک میں حضور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فان اشتغل

بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم يقبل منه واهين.

یعنی اگر فرض چھوڑ کر سنت و نفل میں مشغول ہو گیا یہ قبول نہ ہوں گے اور خوار کیا جائے گا۔

اسلام کے چار ارکان پر مشتمل ایک حدیث پاک

۳۶۳۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اربع فرضهن الله في

الاسلام فمن جاء بثلث لم يفين عنه شيئا حتى ياتي بهن جميعا الصلاة والزكاة

وصيام رمضان وحج البيت.

چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں کہ جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ

کام نہ دیں جب تک پوری چاروں نہ بجالائے نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان، حج کعبہ۔ رواہ الامام

احمد فی مسنده بسند حسن عن عمارة بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴
ص ۲۳۱ عزالاکتہ"۔ (مسند احمد ص ۲۲۶ ج ۵)

زکوٰۃ ادا نہیں کرنے سے نماز قبول نہیں ہوتی ہے حدیث میں ہے

۳۶۳۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امرنا باقام الصلاة ايتاء

الزکوة ومن لم یزک فلا صلاة له۔

ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔ رواہ

الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح۔ (الترغیب والترہیب ۱/۵۳۰، الترہیب من منع الزکوٰۃ)

نواہی زکوٰۃ کے بغیر کوئی عمل نفع نہ دے گا

۳۶۵۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اصہبانی کی روایت میں یوں آیا کہ

فرماتے ہیں من اقام الصلاة ولم یؤت الزکوٰۃ فلیس بمسلم یتفعہ عملہ۔

جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔ "فتاویٰ رضویہ

ج ۴ ص ۳۳۸ عزالاکتہ"۔ (الترغیب والترہیب ۲/۵۳۰، الترہیب من منع الزکوٰۃ)

تعارف

رادع التعسف عن الامام ابی یوسف
(امام ابو یوسف کی جانب ایک غلط مسئلہ کے انتساب کا ازالہ)

۱۶ جمادی الآخر ۱۳۱۸ھ میں ایک سوال آیا کہ کیا یہ درست ہے کہ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اختتام سال سے پہلے اپنا مال اپنی بیوی کے نام بہہ کر دیا کرتے تھے اور اس کا مال اپنے نام بہہ کر لیا کرتے تھے تاکہ زکوٰۃ ساقط ہو جائے۔

امام احمد رضا بریلوی نے سات وجوہات سے اس قول کی تردید کی اور ثابت کیا کہ ہمارے کتب مذہب نے اس مسئلہ میں امام یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اختلاف نقل کیا اور صاف لکھ دیا کہ فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے کہ ایسا فعل جائز نہیں بلکہ ہمارے تمام ائمہ کا اس کے عدم جواز پر اجماع ہے اور حضرت امام ابو یوسف بھی اسے مکروہ رکھتے ہیں۔ ممنوع و ناجائز جانتے ہیں۔ نیز امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ :

یہ حکایت کسی سند مستند سے ثابت نہیں اور کسی حکایت کا بے سند مذکور ہونا ظن کے لئے کیا نفع دے سکتا ہے۔

امام ابو یوسف سے منسوب حیلہ کا یہ قول تسلیم کر لینے کی صورت میں امام احمد رضا بریلوی اس کی صحیح و تشریح کے طور پر فرماتے ہیں کہ

”بعد وجوب منع کا حیلہ بالاجماع حرام قطعی ہے یہاں کلام منع وجوب میں ہے یعنی وہ تدبیر کرنی کہ ابتداءً زکوٰۃ واجب ہی نہ ہو، امام ابو یوسف فرماتے ہیں اس میں کون سے حکم خدا کی نافرمانی ہوئی، اللہ عزوجل نے سال تمام ہونے پر زکوٰۃ فرض کی جو بعد وجوب لو انہ کرے بالاجماع عامی ہے، یہ کہاں فرض کیا ہے کہ اپنے مال پر سال گزر بھی جائے دو، جس طرح یہ فرض فرمایا ہے کہ جو زاوہر اطلہ اور قدرت رکھتا ہو حج کرے، یہ کب فرض کیا ہے کہ زاوہر اطلہ اور استطاعت کے قابل مال جمع بھی کرو، یونہی ہرگز واجب کیا مستحب بھی نہیں کہ قدر نصاب مال جوڑ کر سال بھر رکھ چھوڑو تاکہ زکوٰۃ واجب ہو۔“

ائمہ دین کو تعلیم غل کی طرف منسوب کرنا بدگمانی ہے جو عوام مسلمین پر بھی جائز نہیں،
 اور حق یہ کہ امام ممدوح کا یہ قول بھی اس لئے نہیں کہ لوگ اسے دستویز بنا کر زکوٰۃ سے بچیں بلکہ وہ
 وقت ضرورت و حاجت پر محمول ہے، مثلاً کسی پر حج فرض ہو گیا تھا مال چوری ہو گیا مصارف حج
 و نفقہ عیالی کے لئے ہزار درہم یا اس سے زیادہ کی ضرورت ہے کہ اس سے کم میں نہ ہوگا، محنت
 و کوشش سے جمع کئے آج قافلہ جانے کو ہے کل سال زکوٰۃ تمام ہوگا، اگر پچیس درم نکل جائیں گے
 مصارف میں کمی پڑے گی یہ ایسا حیلہ کرے کہ حج فرض سے محروم نہ رہے۔

یا کوئی شخص اپنے حال کو جانتا ہے کہ زکوٰۃ اس سے ہر گز ہر گز قطعاً نہ دی جائے گی اس کا نفس
 ایسا غالب ہے کہ کسی طرح اس فرض کی لو اپراصلاً قدرت نہ دے گا یہ اس خیال سے ایسا کرے کہ
 بعد فرضیت ترک لو اولہ کتاب گناہ سے بچوں تو از قبیل من ابتلی بیلین اختلر اھونھما (یعنی
 جسے دو بلاؤں میں گرفتار ہونے کا احتمال ہو وہ ان کا آسان اختیار کرے) ہوگا۔

اس رسالے میں مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی
 جانب ایک مسئلہ زکوٰۃ کو غلط منسوب کر دیا گیا ہے اس رسالہ میں اس کا تردیدی جواب دیا گیا ہے۔ اور
 اس رسالہ میں ۶ حدیثیں شامل ہیں۔

احادیث

رادع التعسف عن الامام ابی یوسف

کسی کا قول اگر منقہ کے خلاف ہو یا اس سے رجوع کر لیا ہو تو اسے لے کر ان پر طعن کرنا جائز نہیں، اس پر تین روایتیں

۳۶۶۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابتداء میں جواز متعہ کے مدتوں قائل رہے ہیں یہاں تک کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے زلمہ خلافت میں ان سے فرمایا کہ اپنے تین لوہے پر آزما دیکھئے اگر متعہ کرو تو میں سنگسار کروں آخر زلمہ میں اس سے رجوع کی اور فرمایا اللہ عزوجل نے زوجہ و کثیر شرعی بس ان دو کو حلال فرمایا ہے فکل فرج سواهما حرام۔
ان دو کے سوا جو فرج ہے حرام ہے۔ رواہ الترمذی (ترمذی ج ۱ ص ۲۱۴، باب ما جاء فی

نکاح المتعة)

۳۶۷۔ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سود کی بعض صورتیں حلال بتاتے تھے یہاں تک کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ زید کو خبر دیدو کہ اگر وہ اس قول سے باز نہ آئے تو انہوں نے جو حج و جہاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب کیا اللہ تعالیٰ اسے باطل فرمائے و گا۔ رواہ الدارقطنی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۳ رادع التعسف"

۳۶۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عکرمہ کو جب انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی کہ وتر کی ایک رکعت پڑھی جو اب دیا دعہ فانہ فقید انہیں کچھ نہ کہہ کہ وہ مجتہد ہیں۔ رواہ البخاری۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۵ رادع

التعسف"۔ (بخاری ۱/۵۳۱، ذکر معاویہ)

حلیہ شرعی کے بارے میں ایک روایت

۳۶۹۔ حیل شرعیہ کا جواز قرآن عظیم و احادیث سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

ثابت ہے۔ حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قسم کھائی تھی کہ اپنی زوجہ مقدسہ کو سو کوڑے ماریں گے۔ رب العزت عز جلالہ نے فرمایا وخذ بيدك ضغثا فاضرب به ولا تحنت۔

یعنی سو پتھروں کی ایک جھاڑو بنا کر اس سے ایک دفعہ مار لو اور قسم جھوٹی نہ کرو، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کمزور شخص پر حد لگانے میں اسی حیلہ جمیلہ پر عمل فرمایا ارشاد ہوا خذوا انہ عثکالا فیہ مائة شمراخ ثم اضربوه بہ ضربۃ واحده۔ شاخمائے خرما کا ایک گچھا لیکر جس میں سو شاخیں ہوں اس سے ایک بار مار دو۔ رواہ احمد وابن ماجہ و ابوداؤد بمعناہ البغوی فی شرح السنۃ۔ الاولان عن ابی امامۃ بن سہل عن سعید بن سعد بن عبادۃ والثالث عن ابی امامۃ بن سہل عن بعض الصحابة من الانصار والرابع عن سعید بن سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی انبئی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برجل الحدیث هذا حدیث حسن الاسناد ورواہ الترویانی فی مسندہ فقال حدثنا محمد بن المثنی نا عثمان بن عمر نا فلیح عن سہل بن سعد ان ولیدۃ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حملت من الزنا فسئلت من اجلك فقال احبني المقعد فسئل فاعترف فقال انبئی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه لضعیف عن الحلد فامر بمائة عثکول وضربه بها ضربۃ واحده آہ هكذا وقع فیما رأیت انما المعروف ابن سہل سعید بن سعد و فی اخرى لابن ماجہ عن ابن سہل عن سعید بن عبادۃ۔ "قلاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۳۶ رادع التصف" (ابن ماجہ لول ص ۱۸۸، باب الکبیر والمریض یحب علیہ الحد)

سود کی ممانعت پر دو حدیں

۳۷۰۔ صحیح بخاری شریف بلکہ صحیحین میں حضرت ابو سعید و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیر پر عامل بنا کر بھیجا وہ عمدہ خرے وہاں سے لائے فرمایا کیا خیر کے سب خرے ایسے ہی ہیں عرض کی نہیں یا رسول اللہ واللہ کہ ہم چھ سیر خرموں کے بدلے یہ خرے تین سیر لور نویر دیکر اس کے چھ سیر خریدتے ہیں فرمایا لا تفعل بع الجمع بالذراہم ثم ابتع بالذراہم جنیبا۔

ایسا نہ کرو بلکہ ناقص یا پھیل پھیلے روپوں کے عوض پھر ان روپوں سے یہ عمدہ خرے خریدو لور ہر موزون کے بدلے میں یہی حکم فرمایا۔ (مسلم دوم ص ۲۶، باب الربا)

۳۷۱۔ تفسیر صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

برنی چھوہارے کہ عمدہ قسم ہیں خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر
 لائے فرمایا یہ کہاں سے آئے عرض کی ہمارے پاس ناقص چھوہارے تھے ان کے چھ سیر دیکر یہ تین
 سیر لئے فرمایا وہ عین الربا عین الربا لا تفعل ولكن اذا اردت ان تشتري فبع التمر ببيع
 آخر تم اشتریہ۔

اف خاص سود ہے ایسا نہ کرو ہاں جب بدلنا چاہو تو اپنے چھوہارے اور چیز سے پہلے بیچ کر
 پھر اس سے اچھے چھوہارے مول لے لو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۳۶ رادع لتعسف" (مسلم دوم)

ص ۲۶، باب الربا)

تعارف

الزهر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی ہاشم
(بنی ہاشم پر زکوة اور صدقات واجبہ حرام ہیں)

یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۰۰ھ کو سوال پیش ہوا کہ بنی ہاشم کو زکوة و صدقہ واجبہ دینا بجسبہ ستوط
فخس الخمس جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ مبارکہ میں جو جواب بنی ہاشم پر تحریم زکوة کے
متعلق تحریر کیا ہے وہ ارباب علم و فن کے لئے تحقیقات و معلومات کا ایک عظیم باب ہے،
چنانچہ فرماتے ہیں:

بنی ہاشم کو زکوة و صدقات واجبات دینا زہار جائز نہیں نہ انہیں لینا حلال، سید عالم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس کی تحریم میں آئیں، اور علت تحریم ان کی عزت
و کرامت ہے کہ زکوة مال کا میل ہے اور مثل سائر صدقات واجبہ غاسل ذنوب، تو ان کا حال ماء
مستعمل کے مثل ہے جو گناہوں کی نجاست اور حدت کے قاذورات دھو کر لایا، ان پاک
ذہب سحرے لطیف اہلبیت طیب و طہارت کی شان اس سے بس ارفع و اعلیٰ ہے کہ ایسی چیزوں
سے آلودگی کریں، خود احادیث صحیحہ میں اس علت کی تصریح فرمائی۔ اس کے بعد متعدد
دلائل ساطعہ سے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ اور اس رسالہ جلیلہ میں ۵ حدیثیں بطور
دلیل زینت بحث ہیں۔

احادیث

الزهر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی ہاشم

سادات و بنی ہاشم کے لئے صدقہ و زکوٰۃ حلال نہیں اس پر چند احادیث طیبہ

۳۷۲۔ احمد و مسلم عن المطلب بن ربيعة بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الصدقة لا تبغی لمحمد ولا لآل محمد۔ انما ہی او ساخ الناس۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد اور آل محمد کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے

کہ یہ لوگوں کا میل ہے۔ (موقف) (مسلم اول ص ۳۳۳، باب تحریم الزکوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

۳۷۳۔ الطبرانی عن ابن عباس رضی تعالیٰ عنہما انه لا یحل لکم اهل البيت

من الصدقات حتی انما ہی غسالة الایدی هذا ما حصر الطحاوی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اہل بیت اطہار کے لئے صدقہ کی

کوئی چیز حلال نہیں کہ یہ ہاتھوں کا دھون ہے (موقف) (مسلم اول ص ۳۳۳، باب تحریم الزکوٰۃ الخ)

۳۷۴۔ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قال قلت للعباس سل النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم یستعملک الصدقات فسأله فقال ما كنت لاستعملک علی غسالة ذنوب الناس۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کیجئے کہ حضور آپ کو تحصیل صدقات پر عامل بناویں

تو انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کر دی تو فرمایا کہ میں اس لئے

نہیں کہ آپ کو لوگوں کے گناہوں کے دھون پر عامل بناویں (یعنی یہ خدمت آپ کے شیطانِ مشن

نہیں ہے۔) (موقف) "قولی رضویہ ج ۳ ص ۷۸ ما الزهر الباسم"۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۳۵۹)

۳۷۵۔ حدیث میں ہے حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ان آل محمد

لا یحل لهم الصدقة و ان مولی القوم من انفسهم۔

بچک آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کا آڑلو کر وہ غلام قوم کا فرد ہوتا ہے۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۸۲، الزمر الباسم"۔ (ترغی لول، ص ۱۳۲، باب ما حان فی کراہیۃ

الصدقة لنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کنز العمال، ج ۶، ص ۲۸۵)

۳۷۶۔ روی ابن ابی شیبہ و الطبرانی عن خصیف عن مجاہد قال کان آل

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحل لهم الصدقة فجعل لهم خمس الخمس۔

آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے البتہ ان کے لئے خمس کا پانچواں حصہ ہے۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۷۹، الزمر الباسم"

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

بیشک زکوٰۃ اور سب صدقات اپنے عزیزوں قریبوں کو دنیا فضل اور دو چند اجر کا باعث ہے
 ۳۷۷۔ زینب کھنیہ زوجہ عبد اللہ بن مسعود اور ایک بی بی انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم در
 اقدس پر حاضر ہوئیں اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی عرض کرا بھیجا کہ ہم اپنے
 صدقات اپنے اقارب کو دیں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لهما اجران اجرا
 لقرباۃ واجر الصدقة۔

ان کے لئے دو ثواب ہوں گے ایک ثواب قرابت دوسرا تصدق کا۔ رواہ احمد والشیخان
 عن زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (بخاری بول ص ۱۹۷، باب الزکوٰۃ علی الاقارب الخ)
 ۳۷۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الصدقة علی المسکین صدقة و
 علی ذی الرحم اثنتان صدقة و صلۃ۔

مسکین کو دینا اکرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا ہر ایک تصدق ایک صلہ رحمہ اخرجہ
 الترمذی و النسائی و حسنه و ابن خزيمة و ابن حبان فی صحیحہما و الحاکم و قال
 صحیح الاسناد۔ (نسائی اول، ص ۳۶۱، الصدقة علی الاقارب) (ترمذی اول، ص ۱۳۲، باب ماجاء فی
 الصدقة علی ذی القرابة)

۳۷۹۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا امة محمد و الذی
 بعثی بالحق لا یقبل اللہ صدقة من رجل و له قرابة محتاجون الی صلته و یصرفها الی
 غیرہم و الذی نفسی بیدہ لا ینظر اللہ الیہ یوم القیمة۔

اے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اللہ
 تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ
 انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کرے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ روز
 قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔ اخرجہ الطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ

رضویہ، ج ۴، ص ۳۸۵

بغیر مانگے کوئی چیز بطور ہبہ لینا جائزہ

۳۸۰۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ عطا بھیجی انہوں نے واپس حاضر کی کہ حضور نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسی سے کچھ نہ لینے میں بھلائی ہے فرمایا یہ بحالت سوال ہے اور جو بے سوال آئے وہ تو ایک رزق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نے تجھے بھیجا امیر المومنین نے عرض کی واللہ اب کسی سے کچھ سوال نہ کروں گا اور بے سوال جو چیز آئے گی لے لوں گا، رواہ مالک فی الموطا و اصل الحدیث عند الشیخین من حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و فی الباب عن ام المومنین الصدیقة عند احمد و البیہقی و عن واصل بن الخطاب عند ابی یعلی و عن خالد بن عدی الجہنی عند احمد و ابی یعلی و الطبرانی و ابن حبان و الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند الامام احمد و عن عائد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم عند احمد و الطبرانی و البیہقی و ہذا کلہا احادیث قویۃ باسانید جیاد۔ (بخاری اول، ص ۱۹۹، باب من اعطاه اللہ شیاً من غیر مسألة الخ)

اگر آدمی خود حاجت مند ہو تو دوسرے کو دینا ضروری نہیں

۳۸۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما المعطی من معة بافضل

من الأخذ اذا كان محتاجا۔

تو نگری سے دینے والا کچھ لینے والے سے افضل نہیں جب کہ وہ حاجت رکھتا ہو۔ رواہ

الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و شاہدہ عندہ فی الاوسط کابن

حبان فی الضعفاء من حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "قولی رضویہ ج ۴، ص ۳۹۹"

جو اپنی ضروریات شرعیہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کسب پر قادر ہے اسے سوال حرام

ہے اور اسے صدقہ دینا بھی جائز نہیں۔

۳۸۲۔ صحاح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تحل الصدقة

لفنی ولدی مرة سوی۔

صدقہ حلال نہیں ہے کسی فنی کے لئے نہ کسی قوی تندرست کے لئے۔ رواہ الائمة

احمد و الدارمی و الاربعة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (نسائی اول، ص ۳۶۳، اذالم

یکن لہ دراهم الخ) (ترمذی اول، ص ۱۳۶، باب ما حان من لا تحل لہ الصدقة)

۳۸۳۔ صحاح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سأل الناس و
 له ما يغنيه جأ يوم القيمة و مسئلته في وجهه خموش۔

جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ شئی ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو روز قیامت اس
 حال پر آئے گا کہ اس کا وہ سوال اس کے چہرہ پر خراش و زخم ہو۔ رواہ الدارمی و الاربعة عن ابن
 مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "تلاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۱۔" (ترمذی اول، ص ۱۴۱، باب من تحل
 له الزکوٰۃ)

آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے صدقہ حلال نہیں اس پر چند احادیث مبارکہ۔

۳۸۴۔ الشیخان و اللفظ لمسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لا تحل لنا الصدقة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ (مسلم

اول، ص ۳۴۴، باب تحريم الزکوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

۳۸۵۔ احمد و ابو داؤد و الترمذی و صحیحہ و النسائی و الحاکم و قال علی

شرط الشیخین و اقروہ و ابنا خزیمۃ و حبان و الطحاوی عن ابی رافع مولیٰ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الصدقة
 لا تحل لنا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(موقف) (نسائی اول، ص ۳۶۶، باب مولی القوم منهم)

۳۸۶۔ احمد و ابن حبان بسند صحیح عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ

عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا آل محمد لا تحل لنا الصدقة۔

یعنی حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ ہم آل محمد ہیں ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ (موقف) احمد عن

ام کلثوم صلی اللہ تعالیٰ علیہا و علیہما و مسلم عن مہران مولیٰ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثله وهو عند الطحاوی

عن ام کلثوم ان مولیٰ لنا یقال له ہرمز او کبسان۔ العلیہ۔ "تلاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۸۵۔"

(مسند احمد، ص ۳۲۹، ج ۱)

۳۸۷۔ الطبرانی عن ابن عباس يرفعه الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه

لايجل لكم اهل البيت من الصدقات شي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ اہل بیت کیلئے صدقات کی

کوئی چیز جائز نہیں۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۸۷، ج ۶)

۳۸۸۔ احمد و ابو داؤد والنسائی و الحاکم و صحیحہ و الطحاوی عن نہر

بن حکیم عن جدہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایجل لآل محمد منہما شی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آل محمد کے لئے صدقہ کی کوئی چیز

حلال نہیں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۸۶"۔ (نسائی اول، ص ۳۳۶ باب عقوبۃ

مانع الذکوۃ)

علم حدیث میں امام احمد رضا قاضی بریلوی کی وسعت نظر کی ایک جھلک۔

فائدہ: - زکوٰۃ سادات کرام و سائر بنی ہاشم پر حرام قطعی ہے جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ

کرام بلکہ ائمہ مذاہب اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع قائم، امام شعرانی میزبان میں فرماتے ہیں

اتفق الائمة الاربعة على تحريم الصدقة المفروضة على بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب و ہم

خمسة بطون آل علی و آل العباس و آل جعفر و آل عقیل و آل الحارث بن عبدالمطلب،

هذا من مسائل الاجماع و الاتفاق آه ملخصاً لول تا آخر تمام متون مذہب قاطبہ بے شذوذ

شاہد و عامہ شروع معتد و فتویٰ مستند اس حکم پر باطل اور خود حضور پر نور سید السادات صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس باب میں وارد اس وقت جہاں تک فقیر (امام احمد رضا) کی نظر ہے

بائیس صحابہ کرام اور ۳ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس مضمون کی حدیثیں حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیں، حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ روى عنه احمد و البخاری و مسلم، حضرت سیدنا امام حسین رضی

اللہ تعالیٰ عنہ روى عنه احمد و ابن حبان برجال ثقات، حضرت سیدنا عبد اللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روى عنه الامام الطحاوی و الحاکم و ابو نعیم و ابن

سعد فی الطبقات و ابو عیید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال و روى عنه الطحاوی

حلیثاً آخر و الطبرانی حلیثاً ثالثاً، حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن

عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روى عنه احمد و مسلم و النسائی، حضرت سلمان

فارسى رضى الله تعالى عنه روى عنه ابن حبان و الطحاوى و الحاکم و ابونعيم، حضرت ابوهريرة رضى الله تعالى عنه روى عنه الشيخان و له عند الطحاوى حديثان آخران، حضرت انس بن مالك رضى الله تعالى عنه روى عنه البخارى و مسلم و له عند الطحاوى حديث آخر، حضرت معاوية بن حيدة قشيري رضى الله تعالى عنه روى عنه الترمذى و النسائى و له عند الطحاوى حديث آخر، حضرت ابورافع مولى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم روى عنه احمد و ابوداؤد و الترمذى و النسائى و الطحاوى و ابن حبان و ابن خزيمة و الحاکم، حضرت هرمز ياكيسان مولى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم روى عنه احمد و الطحاوى، حضرت بريده اسلمى رضى الله تعالى عنه روى عنه اسحق بن راهوية و ابويعلی الموصلى و الطحاوى و البزار و الطبرانى و الحاکم، حضرت ابويعلی رضى الله تعالى عنه، حضرت ابوعميره رشيد بن مالك رضى الله تعالى عنه روى عنهما الطحاوى، حضرت عبدالله بن عمر رضى الله تعالى عنهما، حضرت عبدالرحمن بن علقمة رضى الله تعالى عنه يقال له صحابى، حضرت عبدالرحمن بن عقیل رضى الله تعالى عنه علق عن الثلاثة الترمذى حضرت ام المومنين صليقة بنت الصديق رضى الله تعالى عنهما روى عنها الستة، حضرت ام المومنين ام سلمه رضى الله تعالى عنها روى عنها الطحاوى، حضرت ام المومنين جويرية بنت الحارث رضى الله تعالى عنها روى عنها احمد و مسلم . منہ (بجائزہ تعالیٰ۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ" ج ۴، ص ۳۸۶

بھلائی کی راہ بتانے والا قائل کی طرح مستحق ثواب ہے

۳۸۹۔ حدیث۔ الدال علی الخیر کفا علم۔

بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔ (مولف) "فتاویٰ

رضویہ" ج ۴، ص ۳۹۹۔ (الترغیب و الترهیب، ۲۰۰۱۔ الترغیب فی نشر العلم)

حقیقی توکل یہ ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ میں کچھ نہ رہے اس پر

تین حدیثیں

۳۹۰۔ لاحمد و الطبرانی عن ابی امامة رضى الله تعالى عنه توفى رجل من اهل

الصفة فوجد في منزله دينار فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كية ثم توفى

آخر فوجد فی منزله دیناران فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كيتان۔
 حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کا
 وصال ہوا ان کے ازار بند میں ایک دینار ملا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ
 ایک داغ ہے۔ پھر دوسرے کا وصال ہوا ان کے ازار بند میں دو دینار ملے تو حضور نے فرمایا کہ یہ دو
 داغ ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۳"۔ (مسند احمد، ص ۳۳۶، ج ۶)

۳۹۱۔ ولاحمد و ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال توفی رجل
 من اهل الصفة فوجدوا فی شملته دینارین فذکروا ذلك للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم فقال کیتان۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کا وصال
 ہوا ان کی چادر میں دو دینار ملے حضور سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ یہ دو داغ ہیں۔ (مولف) (مسند
 احمد، ص ۴۱، ج ۲)

۳۹۲۔ ولهما و للبخاری من سلمة بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنت
 جالسا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتی بجنازة فقال هل ترک شیئا قالوا نعم
 ثلاثة دنانیر فقال باصابعه ثلث کیات۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
 خدمت اقدس میں تھے کہ ایک جنازہ آیا تو حضور نے فرمایا کیا انہوں نے کچھ چھوڑا ہے صحابہ نے
 عرض کی ہاں تین دینار چھوڑے ہیں تو حضور نے انگشت مبارک سے فرمایا کہ تین داغ ہیں
 ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۳"۔ (مسند احمد، ص ۶۳۹، ج ۳)

جو زکوٰۃ نہیں دے گا روز قیامت اسی مال سے اس کو داغا جائے گا
 ۳۹۳۔ حدیث صحیح ہے من اوکی علی ذهب او فضة و لم ینفقه فی سبیل اللہ
 کان جمرا یوم القیمة یکوی بہ۔ رواہ احمد و الطبرانی و اللفظ له کلاهما بسند صحیح
 عن ابی فر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جس نے سونا یا چاندی پر بخلی کی اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا روز قیامت وہ انگارہ ہو جائے
 گا اور وہ اس سے داغا جائے گا۔ (مولف)

جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے وہ کتر ہے

۳۹۴۔ فلیبھی فی سنه عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما موقوفا و

مرفوعا الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كل مال ادى زكوة فليس بكنز و ان كان مدفونا تحت الارض و كل مال لا تؤدى زكوة فهو كنز و ان كان ظاهرا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے اگرچہ زمین کے نیچے مدفون ہو اور جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے اگرچہ سطح زمین پر ہو۔
(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۴۔" (کنز العمال، ص ۱۷۲، ج ۶)

آدمی کو اپنی صنعت و حرفت پر قائم رہنے کی تاکید پر ایک حدیث۔

۳۹۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رزق فی شیء فلیلزمہ۔ رواہ

البيهقي في شعب الایمان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن

جس کو جس چیز میں رزق دیا جائے تو اسے چاہئے کہ اس کو لازم کر لے۔ (مولف) "فتاویٰ

رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۵۔" (کنز العمال، ص ۱۰، ج ۴)

جو اپنی ضروریات کے لائق مال رکھتا ہو اسے سوال حرام ہے

۳۹۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سأل الناس اموالهم مکترا فانما

یسأل جمر جهنم فلیستقل منه او یستکثر (لیکثر)

جو اپنا مال بڑھانے کو لوگوں سے ان کے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے

اب چاہے تھوڑی لے یا بہت، رواہ احمد و مسلم و ابن ماجه عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ

عندہ۔ (ابن ماجه طول، ص ۱۳۳، من سأل عن ظہر غنی) (مسلم طول، ص ۳۳۳، باب النہی عن المسئلة)

۳۹۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سأل من غیر فقر فانما یاکل الجمر۔

جو بے حاجت و ضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔ رواہ احمد و ابن

خزيمة و البضاء فی المختارة عن حبشی بن زیادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۱۔" (الترغیب و الترہیب، ۱/۵۷۲، الترہیب من المسئلة و تحریمها)

بلا ضرورت شرعیہ مال جمع کرنا یا کل کے لئے اٹھا رکھنا تو کل کے خلاف ہے۔

۳۹۸۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ

خرے جمع دیکھے فرمایا یہ کیا ہے عرض کی شی اذخرتہ لغد میں نے آئندہ کے لئے جمع کر رکھے

ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے اعدد ذلك لا ضیافك حضور کے مہمانوں کے خیال سے انہیں

رکھا ہے فرمایا اما نخشی ان یکون لك دخان فی نار جهنم انفق یا بلال و لا نخشی من

ذوی العرش اقلالا۔

کیا ڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہو اے بلال خرچ کر لو عرش کے مالک سے کسی کا اندیشہ نہ کرو۔ رواہ البزار بسند حسن و الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود ابو یعلیٰ و الطبرانی فی الکبیر و الاوسط بسند حسن و الیہقی فی شعب الایمان و اللفظ الاول له عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال، ص ۳۶۸، ج ۶)

امیری سے فریحی بہتر ہے

۳۹۹۔ ایک بار انہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے بلال فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا عرض کی اس کی کیا سبیل ہے فرمایا جو ملے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا، (ظاہر ہے کہ جب نہ مال چھپانا ہو نہ کسی کا سوال رو کیا جائے تو سا نکلین کسی وقت بھی کچھ پاس نہ چھوڑیں گے) عرض کی کہ ایسا کیوں کر کروں فرمایا ہو ذاک او النار۔

یا تو یو ہیں کرنا ہو گا یا آگ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابو الشیخ فی الثواب و المحاکم فی المستلک عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۳"۔
دنیا میں آدمی بحیثیت مسافر رہے نہ مال جمع کرے نہ باقی رکھے کہ یہ قافی ہے اس پر تمن حدشیں۔

۴۰۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کن فی الدنیا کانتک غریب او عابر سبیل وعد نفسک فی اصحاب القبور اذا اصبحت فلا تحدث نفسک بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسک بالصباح۔

دنیا میں یوں رہ گویا تو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے اور اپنے آپ کو قبر میں سمجھ مچ کرے تو دل میں یہ خیال نہ لاکہ شام ہوگی اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔ رواہ الترمذی و الیہقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و هو فی صحیح البخاری برفع لولہ و وقف آخرہ۔ (بخاری دوم، ص ۹۴۹، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کن الخ) (ترمذی دوم، ص ۵۹، باب ماجاء فی قصر الامل)

۴۰۱۔ ایک حدیث میں ہے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک سینے کے وعدے پر ایک کثیر سودیہ کو خریدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الاتعجبون من اسامہ المشتري الی شہر ان اسامہ تطویل الامل والذی نفسی بیدہ ما طرفت عنای الا

وظنت ان شفرى لا يلتقيان حتى يقبض الله روحى و لا رفعت قدحا الى فى فظنت
انى واضعه حتى اقبض و لا لقمتم لقمة الاظنت انى لا اسيغها حتى اغص بها من
الموت و الذى نفسى بيده ان ماتو عدون لآت و ما انتم بمعجزين۔

کیا اسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینے کے وعدے پر خریدی بیشک اسامہ کی
امید لمبی ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں یہ گمان ہوتا
ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لے جاتا ہوں کبھی یہ گمان نہیں
کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق سے
اتارنے نہ پاؤں گا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان
ہے بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تمھانہ سکو گے۔ رواہ ابن
ابى الدنيا فى قصر الامل و ابو نعيم فى الحلية و الاصبهاني فى الترغيب و البيهقي عن ابى
سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه۔ (کنز العمال، ص ۲۸۱، ج ۳)

۳۰۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایہا الناس الا تستحيون اے لوگو
کیا تمہیں شرم نہیں آتی، حاضرین نے عرض کی یا رسول اللہ کس بات سے فرمایا تجمعون
مالا تا کلون تبنون مالا تعمرون و تاملون مالا تدر کون الا تستحيون من ذلك۔
جمع کرتے ہوئے جو نہ کھاؤ گے اور عمارت بناتے ہو تو جس میں نہ رہو گے اور وہ آرزوئیں
باندھتے ہو جن تک نہ پہنچو گے اس سے شرماتے نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ام الولید بنت عمر
الفاروق رضى الله تعالى عنهما۔ "فدوى رضويہ" ج ۳، ص ۵۰۶۔ (کنز العمال، ص ۲۳، ج ۲۱)۔

مال کا چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ فی سبیل اللہ دینا فرض ہے

۳۰۳۔ لابی داؤد عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال لما نزلت هذه
الآية والذين يكتزون الذهب و الفضة كبر ذلك على المسلمين فقال عمر رضى الله
تعالى عنه انا الرج عنكم فانطلق فقال يا نبى الله انه كبر على اصحابك هذه الآية
فقال ان الله لم يرض الزكوة الا لطيب ما بقى من اموالكم و انما فرض المواريث
تكون لمن بعدكم قال و كبر عمر رضى الله تعالى عنه۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب آیت والذین یکتزون الذب و الفضة نزل
ہوئی تو یہ آیت مسلمانوں پر گراں ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تمہاری

دشواری دور کراویں گا پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ یہ آیت آپ کے اصحاب پر گراں ہو رہی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ صرف اس لئے فرض کی ہے کہ تمہارے بچے ہوئے مال کو پاکیزہ ستھرا کر دے۔ اور وراثت صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ متروکہ اموال تمہارے پسماندگان کو مل جائیں یہ (جو شجری سن کر مدے خوشی کے) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر کہی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۰۳۔" (ابوداؤد لول، ص ۲۳۵، باب حقوق المال)

قدیم موروثی جائیداد بیچنا منع ہے

۳۰۴۔ حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من عبد یبیع تالفا الا سلط اللہ علیہ تالفا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جس نے قدیم مال یعنی موروثی جائیداد بیچ دی تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور ایسے کو مسلط فرمائے گا جو اسے تلف کر دے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۳۲ ج ۳)

گھر کی بنیاد بیچنا منع ہے

۳۰۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من باع عقر دار من غیر ضرورة سلط اللہ علی ثمنها تالفا یتلفہ۔ رواہ فی الاوسط عن معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جس نے گھر کی بنیاد بغیر ضرورت کے بیچی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیمت پر ایسی چیز کو مسلط فرمائے گا جو اس کو ضائع کر دے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۵۰۵۔" (کنز العمال، ص ۳۲ ج ۳) ازواج مطہرات کے لئے ایک سال کا نفعہ جمع کرنے کے بارے میں دو حدیثیں۔

۳۰۶۔ صحیحین میں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینفق منہ (ای مما افاء اللہ علی رسولہ من اموال بنی النضیر) علی اہلہ رزق سنة ثم یجمع ما بقی منہ مجمع مال اللہ عزوجل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے (یعنی بنو نضیر کے اموال غنیمت میں سے) اپنی ازواج مطہرات پر ایک سال کا خرچ نکال لیا کرتے تھے پھر جو بچتا تھا اس کو اللہ کے بیت المال میں جمع فرمایا کرتے تھے۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۸۰۶، باب حبس الرجل فوت سنة الخ)

۳۰۷۔ صحیحین میں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان رسول اہ

صلى الله تعالى عليه وسلم كان ينفق على اهله نفقة مستهم من ههنا المال ثم ياخذ مابقى فيجعله يجعل مال الله

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مال (غنیمت) سے اپنی ازواج کے لئے ایک سال کا نفقہ نکال لیا کرتے تھے اور جو باقی بچتا اس کو لے کر راتِ خدا میں صرف فرمایا کرتے تھے (مولف) (بخاری دوم، ص ۸۰۶، باب جس الرجل فوت سنة الفخ)

لواد کے لئے اتنی جائیداد چھوڑنا جائز ہے جس سے وہ اس کے مرنے کے بعد نفع حاصل کرے

۳۰۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انك ان تلو ورتك اغنياً غير من ان تلوهم عالة يتكفون الناس۔ رواه الشيخان عن سعد بن ابى وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تم اپنے ورثہ کو مالدار چھوڑو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں مفلسی کی حالت میں چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھیریں۔ (مولف) "تذیہ رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۸۔" (بخاری اول، ص ۳۸۳، باب ان یرک ورتہ اغنیاء الفخ)

صدق کے بارے میں دو حدیثیں

۳۰۹۔ حدیث تصدقوا علی اهل الایمان کلھا۔

یعنی تمام دین والوں پر تصدق کرو۔ حاصل حدیث یہ کہ جن کو دینا قربت ہے وہ کسی دین کے ہوں ان پر تصدق کرو اور یہ صرف لیل ذمہ کو شامل ہے نہ رانی ہوں خولہ یہودی خولہ نجوسی خولہ وشی کسی دین کے ہوں۔ (مولف)

۳۱۰۔ حدیث سے ثابت ہے کہ ہر جائیداد سے بھلائی صدقہ ہے۔ "تذیہ رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۰۔" دنیا قاتی ہے اس لئے اس میں صرف میل جمع کرنا بے فکری ہے اور یہ کہ موت کب آئے گی معلوم نہیں

۳۱۱۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیدار پر کھل اور نئی درست کرتے دیکھا فرمایا اے عبد اللہ کیا ہے عرض کی اسے درست کرنا ہوں فرمایا الامر اصوع من فلك

معاظتہ اس سے قریب تر ہے۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی و حسنہ و صحیحہ و ابن ماجہ و ابن حبان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما (بخاری دوم، ص ۷۱۰، باب فی البنا)

۴۱۲۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گردن مبارک پر دست اقدس رکھ کر فرمایا ہذا ابن آدم و ہذا اجلہ۔

یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے پھر دست انور پھیلا کر فرمایا ثم امله و ثم امله اور وہ اتنی دور اس کی امید ہے تو اتنی دور اس کی امید ہے۔ رواہ الترمذی و ابن حبان و بنحوہ النسائی و ابن ماجہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی دوم، ص ۵۹، باب ماجا فی قصر الامل)

۴۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من الدنيا دار من لا دار له ولها يجمع من لا عقل له۔

دنیا بے گمروں کا گھر ہے اور اس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔ رواہ احمد و البيهقي في شعب الایمان عن ام المؤمنين و هذا عن ابن مسعود من قوله رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسند احمد، ص ۱۰۴، ج ۷)

۴۱۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کنز دنیا یوید حیاة باقیة فان الحیاة بیداللہ الا وانی لا اکنز دینارا و لا درهما و لا اخباء رزقا لغد۔

جو دنیا جوڑ کر رکھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو زندگی تو اللہ کے ہاتھ ہے سن لو میں نہ اشرفی جوڑ کر رکھتا ہوں نہ روپیہ نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں، رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جس کی کفالت شرعاً ضروری ہے اس سے روگردانی کرنا گناہ ہے

۴۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کفی بالمرء اثمان یضیع من یقوت۔

آدمی کو گناہ کافی ہے کہ جس کا قوت اس کے ذمہ ہے اسے ضائع چھوڑے۔ رواہ الامام احمد و ابوداؤد و النسائی و الحاکم و البيهقي بسند عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (تذوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰۷)۔ (ابوداؤد لول، ص ۱۲۳۸، باب فی صلة الرحم)

حضور پر نور سید التوکلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نفس کریم کے لئے کل کا کھانا بچا رکھنا پسند نہ فرماتے

۴۱۶۔ ایک بار خادمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پرند کا گوشت کہ آج تناول تو فرمایا تھا بچا ہوا دوسرے دن حاضر کیا فرمایا الم الہک ان تو لھی شیاً لغد فان اللہ بانہی برزق غد۔

کیا ہم نے منع نہ فرمایا کہ کل کے لئے کچھ اٹھا کر نہ رکھنا کل کی روزی اللہ کل دے گا۔ رواہ ابو یعلیٰ بسند صحیح و البیہقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "قنوی رضویہ ج ۳، ص ۵۰۸۔"
(کنز العمال، ص ۲۰۷، ج ۶)

سانپوں کے مار ڈالنے کے بارے میں چند حدیثیں

۳۱۷۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں فرمایا کہ جو زغہ کو ایک ضرب مارے سو نیکیاں پائے۔ (مسلم دوم، ص ۲۳۶، باب استحباب قتل الوزغ)

۳۱۸۔ دوسری حدیث میں ہے جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔ رواہ الامام احمد عن عبد اللہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد، ص ۶۹۳، ج ۱۴)

۳۱۹۔ صحیح حدیث میں ہے اقتلوا الحیات کلھن فمن خاف نازھن فلیس منا۔
سب سانپوں کو قتل کرو یا جو ان کے بدلہ لینے سے ڈرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواہ ابو داؤد و النسائی و الطبرانی فی الکبیر عن جریر بن عبد اللہ و عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ابوداؤد دوم، ص ۷۱۲، باب فی قتل الحیات)
۳۲۰۔ حدیث میں ہے من قتل حية او عقربا فكانما قتل كافرا۔
جس نے سانپ یا کچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "قنوی رضویہ ج ۳، ص ۵۱۰۔"

نماز فجر باجماعت پڑھنا پوری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے اس پر ایک حدیث۔

۳۲۱۔ مالک فی الموطا عن شہاب عن ابی بکر بن سلیمان بن ابی حنيفة عن عمر بن الخطاب فقد سلیمان بن ابی حنيفة فی صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الی السوق و مسکن سلیمان بن ابی حنيفة فی صلاة الصبح لمر علی الشفاء ام سلیمان فقال لها لم ار سلیمان فی صلاة الصبح فقالت انه بات یصلی فغلبه عیناه فقال عمر لان اشهد صلاة الصبح فی الجماعة احب الی ان اقوم لیلۃ آہ۔ و رواہ ابو بکر بن ابی حنيفة عن عبدالرحمن عن عمر و لفظه لان اصلها فی جماعة احب الی من احی ما بینہما یعنی الصبح و العشاء۔

ایک دن امیر المؤمنین قرون اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلم بن ابی حنيفة کو جماعت صبح

میں نہیں دیکھا حضرت فاروق اعظم نے بازار جاتے ہوئے کہ ان کا مکان بازار اور مسجد کے درمیان
تھان کی ماں سے پوچھا تو ان کی ماں نے عرض کی کہ اس نے پوری رات نماز پڑھی اور صبح کو سو گیا
اس لئے جماعت میں حاضر نہ ہو سکا تو امیر المؤمنین نے فرمایا کہ مجھ کو جماعت صبح میں حاضر ہونا
زیادہ محبوب ہے، پوری رات بیدار رہ کر عبادت کرنے سے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص

۵۱۳۔ (موطا مالک، ص ۳۶، ماجانی العتمة و الصبح)

فرائض کے بغیر نوافل مقبول نہیں

۳۲۲۔ عن علی بن ابی طالب روایت است۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم ان مثل مصلی النوافل و علیہ فریضة کمثل حبلی حملت فلما دنی نفاسها
اسقطت فلا ہی ذات حمل و لا ہی ذات ولاد و كذلك المصلی لا یقبل اللہ له نافلته
حتى یودی الفریضة و مثل المصلی کمثل التاجر لا یحصل له ربحه حتى یاخذ رأس
ماله فکذلك المصلی بالنوافل لا یقبل اللہ نافلته حتى یودی الفریضة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نفل پڑھنے والے کی مثال جس پر فرض
باقی ہے اس حملی کی طرح ہے کہ حاملہ تو ہوئی لیکن جب جننے کے قریب ہوئی تو حمل ساقط کر دیا تو
وہ نہ حمل والی ہے اور نہ بچے والی، ایسے ہی اللہ تعالیٰ نمازی کا نفل قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ
وہ فرض ادا کر لے، اور نمازی کی مثال اس تاجر کی طرح ہے کہ منافع اس کو فائدہ نہیں دے گا یہاں
تک کہ وہ اصل مال لے لے ایسے ہی نفل پڑھنے والے کا نفل اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا جب
تک کہ وہ فرض ادا نہ کر لے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۳۲۷ ج ۷)

وقت ہونے سے پہلے جو اظہار کر لیتے ہیں ان کی تعذیب و تمذید پر ایک حدیث

۳۲۳۔ اخرجہ ابن خزیمہ و ابن حبان فی صحیحہما عن ابی امامۃ الباہلی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول بیننا انا
ناثم اتانی رجلان فاخذنا بضعی فاتیابی جبلا و عرا۔ (وساق الحدیث الی ان قال) ثم
انطلق بی فاذا انا بقوم معلقین بعراقیہم مشقة اشد اقیہم تسیل اشد اقیہم دما قال قلت
من هؤلاء قال الذین یفطرون رمضان قبل نحلۃ صومہم۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن خواب میں تھے کہ دو آدمی آئے اور میرے بازو پکڑ کر ایک

خونناک پہاڑ پر لے گئے، یہاں تک فرمایا کہ ایک ایسی قوم کے پاس لے گئے جو منہ کے بل لگی ہوئی تھی ان کے جڑے پٹھے ہوئے تھے ان میں سے خون نکل رہا تھا میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے قبل رمضان میں روزے کا اظہار کرتے ہیں۔ (مؤلف)

”تذوی رضویہ ج ۳، ص ۵۱۳“ (الترغیب و الترہیب، ۱۰۸/۲، الترہیب من افطار شی الخ)

تین ارکان اسلام پر مشتمل دو حدیثیں

۴۲۳۔ ابو یعلیٰ باسناد قال المنذری حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حماد بن زید ولا اعلمہ الا قد رفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال عری الاسلام و قواعد الدین لثلة علیہن اسس الاسلام من ترک واحدة منہن فهو بها کافر حلال الدم شهادة ان لا اله الا الله و الصلاة المكتوبة و صوم رمضان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے جو ان میں سے ایک کو چھوڑ دے وہ مباح القتل کافر ہے وہ تین چیزیں یہ ہیں لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا، فرض نمازیں اور رمضان کے روزے، (مؤلف) (الترغیب و الترہیب، ۱۰۹/۲، الترہیب من افطار شی الخ)

۴۲۵۔ فی روایة من ترک منہن واحدة فهو بالہ کافر و لا یقبل منه صرف و لا عدل و قد حل دمه و ماله. وروی ہذا سعید بن زید عن عمر بن مالک البکری عن ابی الجوزاء عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لم یشک فی رفعہ۔

پہلے روایت میں یہ ہے کہ جو ان میں سے ایک کو چھوڑ دے وہ اللہ کا منکر ہے نہ اس کا فرض قبول ہو گا نہ لکل بلکہ اس کے جان و مال حلال ہیں۔ یعنی جو فرائض کا اظہار کرے وہ کافر ہے واجب القتل ہے۔ (مؤلف) ”تذوی رضویہ ج ۳، ص ۵۱۵“۔ (الترغیب و الترہیب، ۱۱۰/۲، الترہیب من افطار شی الخ)

بے وجہ شرمی رمضان کا ایک روزہ بھی قضا کرنا ایسا عظیم نقصان ہے جس کی طاقی عمر بحر کے روزوں سے بھی نہیں ہو سکتی اس پر ایک حدیث

۴۲۶۔ اخرج الترمذی و اللفظ له و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ و البہقی و ابن خزیمة فی صحیحہ و البخاری تعلیقاً عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من افطر یوما من رمضان من غیر رخصة و لامرض لم یقضه. (لم یقض عنه) صوم الدهر کله و ان صامه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بغیر عذر کے رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا پھر اگر وہ زندگی بھر روزہ رکھے تو یہ تمام روزے اس ایک روزہ کا نقصان پورا نہیں کر سکتے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۵“۔ (ترمذی لول، ص ۱۵۳۔ باب من حافی لا یقصر متعمداً)

بچے کو نماز کی ترغیب دینے کے بارے میں ایک حدیث ۴۲۷۔ حدیث صحیح میں ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مروا اولادکم بالصلوة و ہم ابناً سبع اضربوہم علیہا و ہم ابناً عشر سنین۔ اپنی لولاد کو نماز کا زبانی حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں لور ان کو مار کر نماز کی ترغیب دو جب کہ وہ دس سال کے ہو جائیں۔ (مولف) (ابوداؤد لول، ص ۱۷۱۔ باب منی یومر الغلام بالصلوة)

تا بالغ بچے مرفوع القلم ہوتا ہے حدیث میں ہے

۴۲۸۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلثة الی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عن الصبی حتی یحتلم۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الحاکم عن امیر المومنین عمرو علی و النسائی و ابن ماجہ عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تین شخص مرفوع القلم ہیں ازاں جملہ ایک یہ کہ بچے مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۶“۔ (نسائی دوم، ص ۱۰۳، باب من یقع طلاقہ من الازواج)

فضیلت شہر رمضان مبارک

۴۲۹۔ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہر مبارک کی نسبت فرمایا من تقرب فیہ بخصلة من الخیر کان کمن ادى فريضة فيما سواه و من ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضة فيما سواه۔ الحدیث رواہ ابن خزیمہ و البیہقی۔

جس نے اس میں (رمضان میں) نیکی کا کوئی کام کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے غیر ماہ

مبارک میں کوئی فرض ادا کیا اور جس نے اس میں کوئی فریضہ ادا کیا تو ایسا ہے جیسے لوہے اور دونوں میں ستر فرض ادا کئے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۲۰"

شرع مطہر نے صوم و افطار کو رویت ہلال پر معلق فرمایا ہے حدیث میں ہے

۳۳۰۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صوموا لرويته و افطروا

لرويته۔ اخرجہ الشيخان عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الحدیث مشہور۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار

کرو۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأيتم

الهلال الخ)

تفسیر بالرائے حرام و گناہ ہے حدیث میں ہے

۳۳۱۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من قال في القرآن (كتاب

الله) براته فاصاب فقد اخطأ۔ اخرجہ ابو داؤد و الترمذی و النسائی عن جندب رضی

الله تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا

تو درنگی کے باوجود اس نے خطا کی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۲۱"۔ (ابو داؤد دوم، ص ۵۱۳،

باب الكلام في كتاب الله بلا علم)

رویت ہلال سے متعلق چند حدیثیں

۳۳۲۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فان غم عليكم فأكملوا

العدة ثلثين۔ اخرجہ البخاری و نحوه مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اگر چاند تم پر پوشیدہ رہے تو تمہیں کی گنتی

پوری کرو (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۲۲"۔ (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول نسی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فان غم)

۳۳۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ امده لرويته۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا مدد رویت پر رکھا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۲۸"۔ (مسلم اول، ص ۳۳۵۔

باب لا عن نسی)

۲۹ کو اگر چاند نظر نہ آئے تو ۳۰ دن پورے کرنا چاہئے یہ حکم بارہ مہینے کیلئے ہے

۴۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار دسوں انگشتیں مبارک تین دفعہ اٹھا کر فرمایا الشہر ہکذا و ہکذا و ہکذا۔

مہینہ اتا اور اتا اور اتا ہوتا ہے۔ یعنی تیس دن کا اور ایک بار دسوں انگشت مبارک تین دفعہ اٹھائیں مگر اخیر میں ایک انگشت مبارک بند فرما کر فرمایا الشہر ہکذا و ہکذا و ہکذا۔ مہینہ اتا اور اتا اور اتا ہوتا ہے یعنی ۲۹ دن کا۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۳۳۔“ (مسلم ۱/۴۴۸، باب وجوب صوم رمضان لروية الهلال نوح)

۴۳۶۔ حدیث میں ہے لا تقلموا الشہر حتی تروا الهلال و تکملوا العدة۔ الحدیث۔ رواہ ابو داؤد و النسائی۔

مہینے سے آگے مت نکلو (یعنی جلدی نہ کرو) جب تک چاند نہ دیکھ لو یا تمہیں کی گنتی پوری نہ کر لو (مؤلف)۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۳۷۔“ (ابو داؤد اول، ص ۳۱۸، باب اذا اغمی الشہر) یوم شک میں عوام الناس کو روزہ رکھنا منع ہے

۴۳۷۔ حدیث میں ہے من صام یوم الشک فقد عصى ابالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم قاسم نعم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (مؤلف)۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۹۔“ (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم الهلال الخ)

تعارف

طرق اثبات الہلال
(ثبوت رویت ہلال کے طریقے)

۲۵ محرم الحرام ۱۳۲۰ھ کو سوال پیش ہوا کہ رویت ہلال شریعت میں کس طرح ثابت ہوتی ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے ۱۴ صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں متعدد دلائل شرعیہ اور نو حدیثوں سے اس کے جواب کو جس انداز سے منسج فرمایا ہے وہ امام احمد رضا کی دقت نظر اور ان فقہی بصیرت کا بین ثبوت ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں ثبوت رویت ہلال کیلئے سات طریقے ارا قام کئے ہیں۔
۱۔ خود شہادت رویت یعنی خود چاند دیکھنے والے کی گواہی۔ ہلال رمضان مبارک کے لئے ایک ہی مسلمان عاقل بالغ غیر فاسق کا مجرد بیان کافی ہے۔

یہ اس صورت میں ہے کہ ۲۹ شعبان کو مطلع صاف نہ ہو چاند کی جگہ ابر یا غبار ہو اور بحال صفائی مطلع اگر ویسا ایک شخص جنگل سے آیا یا بلندی پر تھا تو بھی ایک ہی کا بیان کافی ہو جائے گا ورنہ ایک جماعت عظیم چاہئے کہ اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا بیان کرے جس کے بیان سے خوب غلبہ ظن حاصل ہو جائے کہ ضرور چاند ہوا۔

باقی گیارہ ہلالوں کے واسطے مطلقاً ہر حال میں ضرور ہے کہ دو مرد عادل یا ایک مرد و عورتیں عادل آزاد جن کا ظاہری و باطنی حال تحقیق ہو کہ پابند شرع ہیں قاضی شرع کے حضور بلفظ اشہد گواہی دیں۔

اور جہاں قاضی شرع نہ ہو تو مفتی اسلام اس کا قائم مقام ہے جب کہ تمام اہل شرع سے علم فقہ میں زائد ہو اس کے حضور گواہی دیں، اور اگر کہیں قاضی و مفتی کوئی نہ ہو تو مجبوری کو اور مسلمانوں کے سامنے ایسے عادل دو مرد یا ایک مرد و عورتوں کا بیان بے لفظ اشہد بھی کافی سمجھا جائے گا۔

ان گیارہ ہلالوں میں ہمیشہ یہی حکم ہے مگر عیدین میں اگر مطلع صاف ہو اور مسلمان رویت ہلال میں کاہلی نہ کرتے ہیں اور وہ دو گواہ جنگل یا بلندی سے نہ آئے ہوں تو اس صورت میں وہی جماعت عظیم درکار ہے۔

۲- شہادۃ علی الشہادۃ یعنی گواہوں نے چاند خود نہ دیکھا بلکہ دیکھنے والوں نے ان کے سامنے گواہی دی، اور اپنی گواہی پر انہیں گواہ کیا انہوں نے اس کی گواہی دی، یہ وہاں ہے کہ گواہان اصل حاضری سے معذور ہوں۔

۳- شہادۃ علی القضاء یعنی دوسرے کسی اسلامی شہر میں حاکم اسلام قاضی شرع کے حضور رویت ہلال پر شہادتیں گزاریں اور اس نے ثبوت ہلال کا حکم دیا وہ شہادان عادل اس گواہی و حکم کے وقت حاضر دائر القضا تھے انہوں نے یہاں حاکم اسلام قاضی شرع یا وہ نہ ہو تو مفتی کے حضور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں ہمارے سامنے فلاں شہر کے فلاں حاکم کے حضور فلاں ہلال کی نسبت فلاں دن کی شام کو ہونے کی گواہیاں گزاریں اور حاکم موصوف نے ان گواہیوں پر ثبوت ہلال مذکور شام فلاں ورود کا حکم دیا۔

۴- کتاب القاضی الی القاضی یعنی قاضی شرع جسے سلطان اسلام نے فصل مقدمات کے لئے مقرر کیا ہو اس کے سامنے شرعی گواہی گزری اس نے دوسرے شہر کے قاضی شرع کے نام خط لکھا کہ میرے سامنے اس مضمون پر شہادت شرعیہ قائم ہوئی اور اس خط میں اپنا اور مکتوب الیہ کا نام و نشان پورا لکھا جس سے امتیاز کافی ہو اور وہ خط دو گواہان عادل کے سپرد کیا کہ یہ میرا خط قاضی فلاں شہر کے نام ہے وہ باحیاط اس قاضی کے پاس لائے اور شہادت ادا کی کہ آپ کے نام یہ خط فلاں قاضی شہر نے ہم کو دیا اور ہمیں گواہ کیا کہ یہ خط اس کا ہے، اب یہ قاضی اگر اس شہادت کو اپنے مذہب کے مطابق ثبوت کے لئے کافی سمجھے تو اس پر عمل کر سکتا ہے۔

۵- استفاضہ یعنی جس اسلامی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو کہ احکام ہلال اسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہیں، وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب ایک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن برینائے رویت روزہ ہو یا عید کی گئی۔

جس جگہ ان جماعتوں نے آکر رویت ہلال کی خبر دیں وہاں کے لوگوں کے لئے ان کی خبروں سے روزہ یا عید وغیرہ کرنا جائز و درست ہے۔

۶- اکمال عدت یعنی جب ایک مہینہ کے تیس دن کامل ہو جائیں تو ماہ متصل کا ہلال

آپ ہی ثابت ہو جائے گا اگرچہ اس کے لئے رویت، شہادت، حکم استفاضہ وغیرہ کچھ نہ ہو کہ مہینہ تیس سے زائد کا نہ ہونا یقینی ہے۔

۷۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے توپیں سننے کو بھی حوالی شہر کے دیہات والوں کے واسطے دلائل ہلال سے شمار کیا ہے۔ مگر یہاں بھی وہی شرائط مشروط ہوں گے کہ اسلامی شہر میں حاکم شرع معتمد کے حکم سے ۲۹ کی شام کو توپوں کے فیر صرف بحالت ثبوت شرعی رویت ہلال ہو کر تے ہوں ورنہ توپوں کی آواز ثبوت ہلال کے لئے معتبر نہ ہوگی۔

ثبوت ہلال کے شرعی طریقے یہ ہیں ان کے سوا جس قدر طرق لوگوں نے ایجاد کئے محض باطل و مردود اور ناقابل قبول ہیں۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

آج کل جمال میں غلط طریقے جو زیادہ رائج ہیں وہ بھی سات ہیں۔

۱۔ حکایت رویت یعنی کچھ لوگ کہیں سے آئے اور خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند دیکھا گیا وہاں کے حساب سے آج تاریخ یہ ہے اس کا شرع میں اصلاً اعتبار نہیں۔

۲۔ افواہ، شہر میں خبر اڑ جاتی ہے کہ فلاں جگہ چاند ہوا جاہل اسے تو اترو استفاضہ سمجھ لیتے ہیں حالانکہ جس سے پوچھے سنی ہوئی کہتا ہے ٹھیک پتہ کوئی نہیں دیتا ہمتائے سند صرف دو ایک شخص ہوتے ہیں اسے استفاضہ سمجھ لینا محض جمالت ہے۔

۳۔ خطوط و اخبار۔

۴۔ تاریخ (اسی طرح ریڈیو، ٹیلی فون، اور ٹیلی ویژن) یہ سب خط سے بھی زیادہ بے اعتبار ہیں۔

۵۔ جنتریوں کا بیان یا نوشتہ کہ فلاں دن پہلی ہے۔

۶۔ قیاسات و قرآن مثلاً چاند بڑا تھا روشن تھا دیر تک رہا تو ضرور کل کا تھا، آج بیٹھ کر

نکلا تو ضرور پندرہویں ہے۔ اٹھائیسویں کو نظر آیا تھا مہینہ تیس کا ہوگا، اٹھائیسویں کو بہت دیکھا نظر نہ آیا مہینہ انتیس کا ہوگا۔ یہ قیاسات تو حسابات کی وقعت بھی نہیں رکھتے پھر ان پر عمل، جمالت و ہادوانی کے سوا کچھ نہیں۔

۷۔ کچھ استقرائی کچھ اختراعی قاعدے۔ مثلاً رجب کی چوتھی رمضان کی پہلی ہوگی،

رمضان کی پہلی ذی الحجہ کی دسویں ہوگی، اگلے رمضان کی پانچویں اس رمضان کی پہلی ہوگی، چار

مہینے برابر تیس تیس کے ہو چکے ہیں یہ ضرور ۲۹ کا ہوگا، تین مہینے پے در پے ۲۹ کے ہوئے ہیں یہ

ضرور تیس کا ہوگا۔

یہ ساری باتیں بلا دلیل ہیں اور یہ سب محض نامعتبر ہیں۔

احادیث

طرق اثبات الهلال

رویت ہلال کے بارے میں چند احادیث کریمہ۔

۴۳۸۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صوموا لرویتہ و افطروا لرویتہ۔
چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ (مولف) (اخرجه الشيخان عن ابی
ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الحدیث مشہور) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۳۔ طرق
اثبات الهلال“۔ (بخاری اول، ص ۲۵۶ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا
رأیتم الهلال الخ)

۴۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فان غم علیکم فاکملوا العدة ثلثین
اگر انتیس کو مطلع صاف نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کر لو۔ رواہ الشيخان عن ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۳۔ طرق اثبات الهلال“۔ (بخاری اول، ص
۲۵۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا الخ)

۴۴۰۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا امة امیة لانکتب و
لانحسب۔ رواہ الشيخان و ابوداؤد والنسائی وغیرہم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
ہم امت امیہ ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں۔ یعنی مہینہ ۲۹ کا ہے یا ۳۰ کا تو اگر تمہیں
شبہ پڑ جائے تو ۳۰ کی گنتی پوری کرو۔ (مولف) (نسائی اول، ص ۳۰۲۔ ذکر اختلاف علی یحیی الخ)
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے بارے میں دو حدیثیں

۴۴۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفطر یوم یفطر الناس و
الاضحی یوم اضحی الناس۔ اخرجہ الترمذی بسند صحیح عن ام المؤمنین الصدیقة
رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید الفطر اس دن ہے جس دن لوگ عید
کریں اور عید الاضحیٰ اس روز ہے جس روز لوگ عید سمجھیں۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۱۶۵۔

۴۴۲۔ قال صلى الله تعالى عليه وسلم فطرکم يوم يفطرون و اضحاکم يوم

تضحون۔ رواه ابو داؤد و البيهقی بسند صحيح عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه۔
 فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ مسلمانوں کا روزہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ، روز عرفہ
 سب اس دن ہے جس دن جمہور مسلمین خیال کریں، (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۵۔ طرق
 اثبات الهلال"۔ (ابوداؤد اول، ص ۳۱۸۔ باب اذا اخطأ القوم الهلال)

قربانی کے لئے بھی رویت ہلال ضروری ہے

۴۴۳۔ اخرج ابو داؤد و الدار قطنی عن امیر مكة الحارث بن حاطب رضى الله

تعالى عنه قال عهد الينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان نترك للروية فان لم
 نره و شهد شاهدا عدل نسكنا بشهادتهما۔ قال الدار قطنی هذا اسناد متصل صحيح۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں وصیت فرمائی کہ ہم چاند دیکھ کر قربانی
 کریں، اگر چاند نہ دیکھ سکیں اور دو عادل گواہ گواہی دیں تو ان کی گواہی سے قربانی کر لیں۔ (مولف)
 "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۶، طرق اثبات الهلال"۔ (ابوداؤد اول، ص ۳۱۹، باب شهادة رجلین علی
 روية الخ)

قیامت کے قریب چاند بڑے ٹکٹس کے اس پر تین حدیثیں

۴۴۴۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اقتراب الساعة

انفاخ الاهلة۔

قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ ہلال پھولے ہوئے ٹکٹس کے۔ یعنی دیکھنے میں بڑے

معلوم ہوں گے۔ رواه الطبرانی فی الكبير عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه۔

۴۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اقتراب الساعة ان یروی

الهلال قبلاً و یقال هو للیتین۔

علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے ٹکف نظر آئے گا کہا جائے گا کہ دورات کا ہے۔ رواه

فی الاوسط عن انس رضى الله تعالى عنه۔

۴۴۶۔ صحیح مسلم شریف میں ابوالختری سعید بن فیروز سے ہے قال خرجنا للعمرة فلما

نزلنا بیطن نخلة قال ترأینا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث و قال بعض القوم هو

من لیلعین قال فقلنا من علی قلنا قال رأینا قہلال قال بعض القوم ہو من قلات و
 قال بعض القوم ہو من لیلعین قال ہی لیلۃ رأینا قہلال قال قلات لیلۃ کذا و کذا قال من
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدہ قرویۃ لیلۃ قہلال و لیلۃ قہلال

بہ مرسے کو چنے جب ابن عمر سے فرماتے ہمارے کھانا کون ہے؟ تمہیں لگا ہے کسی نے کہا
 رات کا۔ عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ تم نے اس سے کہا کہ تم نے ہمارے کھانا کون
 تمہیں لگا ہے کون؟ شب کا لڑیو تم نے کہا کہ تمہیں لگا ہے ہم نے کہا کہ شب، آندہ سائے
 کسی نے فرمایا کہ اس نے اس کا کہہ دیا ہے، یہ ہے تمہاری کہہ لگا ہے جس نے فرمایا
 تمہیں لگا ہے، اس نے کہا کہ وہ ہے لیلۃ قہلال۔ (سہلیں، ص ۴۴، ص ۴۵، ص ۴۶، ص ۴۷، ص ۴۸)

قیل و قال

تعارف

البدور الاجلة في امور الاهلة

(رویت ہلال کے تفصیلی احکام)

قدیم مصنفین و مولفین نے جس طرح اپنی بعض تصنیفات و تالیفات کے معلق و دشوار ہونے کی وجہ سے خود ہی شرح لکھی اور کبھی حاشیہ بھی لکھا اسی طرح امام احمد رضا بریلوی نے بھی جب یہ رسالہ تصنیف کیا تو اس کے مندرجات عام فہم نہ ہونے کے باعث خود ہی اس کی شرح تصنیف کی اور اس کا نام ”نور الادلة لبدور الاجلة“ رکھا، لیکن شرح بھی بجائے خود ایک مستقل رسالہ ہونے کے سبب اسے بھی سہل اور عام فہم کرنے کی ضرورت تھی لہذا اس پر حاشیہ آرائی کی گئی اور اس کا نام ”رفع العلة عن نور الادلة“ رکھا گیا اس طرح یہ رسالہ شرح اور حاشیہ سے مزین و آراستہ ہے اور متن میں کسی حدیث کا اندراج تو نہیں ہے البتہ اس کی شرح میں چھ اور حاشیہ میں نو حدیثیں ہیں اس طرح اس رسالے میں کل پندرہ حدیثیں ہیں، اور متن و شرح اور حاشیہ کا مجموعہ جہازی سائز کے سترہ صفحات پر مشتمل ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے خداداد علم و فکر اور اصابت رائے سے مسئلہ رویت ہلال کو جن دلائل شرعیہ و عبارات قہمیہ سے ثابت و واضح کیا ہے وہ ان کی فقہی بصیرت کا عظیم شاہکار اور قوت استدلال کا بین ثبوت ہے۔

اور امام احمد رضا نے اس رسالے میں ہیئت و احوال اور نجومیوں کے بعض مخترعات و خود ساختہ اصولوں کا بھی رد و بلیغ کیا ہے اور بعض عوامی و ہم و خیالات کا بھی پردہ چاک کیا ہے۔ امام احمد رضا نے اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل کے لئے اس رسالہ نافعہ کو دو فصلوں پر منقسم کیا اور دونوں فصلوں کے مندرجات کو ہلال و قمر کے عنوان سے موسوم کر کے لکھا ہے۔

فصل اول: رویت ہلال کے حکم اور اس کے متعلق مسائل و فوائد میں، یہ فصل پندرہ

ہلال پر مشتمل ہے۔

فصل دوم: ان امور میں جن کا دربارہ تحقیق ہلال کچھ اعتبار نہیں، یہ فصل بیس قمر پر

مشکل ہے۔

اس محققانہ رسالہ میں رویت ہلال کے جن مسائل و فوائد پر بحث و تحقیق کی گئی ہے ان کا حاصل مختصراً یہ ہے۔

☆ ۲۹ شعبان کو غروب آفتاب کے بعد ہلال رمضان، یوہیں ۲۹ رمضان کو ہلال عید کی تلاش فرض کفایہ ہے۔

☆ ۲۹ رجب کو ہلال شعبان، ۲۹ شوال کو ہلال ذیقعدہ اور ۲۹ ذیقعدہ کو ہلال ذی الحجہ کی تلاش بھی ضروری ہے۔

☆ اہل بیت و نجوم کی باتوں کا کچھ اعتبار نہیں اگرچہ عادل ہوں یا کثیر ہوں۔

☆ چاند کو بڑا دیکھ کر یہ کہنا کہ کل کا ہے یا آج ۲۹ نہ تھی، ۳۰ تھی کہ ۲۹ کا چاند اتنا بڑا نہیں ہوتا یہ محض خام خیال ہے۔

جس جگہ قاضی شرع نہ ہو تو وہاں کے لوگ کس کے حضور رویت ہلال کی گواہی دیں تو اس سلسلے میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ جہاں ریاست اسلامی ہیں ان بلاد میں جو عالم دین سنی لہذا ہب سب سے زیادہ علم فقہ رکھتا ہو وہ بحکم شرع سردار مسلمان ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اپنی دینی باتوں میں اس کی طرف رجوع کریں اور اس کے فتوؤں پر عمل کریں، تو چاند دیکھنے والے پر بھی واجب ہے کہ اس شب کو اس کے حضور حاضر ہو کر لوائے شہادت کرے اور جہاں کوئی عالم بھی نہ ہو تو مجمع مسلمین مثل مسجد جامع وغیرہ میں گواہی دیں۔

لور گواہوں ہوں کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ لوگ تین قسم ہیں

عادل مستور فاسق

عادل :- وہ جو مرتکب کبیر یا خفیف الحركات نہ ہو، اس کی گواہی ہر جگہ مقبول ہے۔

مستور :- پوشیدہ حال جس کی کوئی بات مستط شہادت معلوم نہیں، اس کی گواہی ہلال رمضان میں مقبول ہے۔

فاسق :- جو ظاہر ابد افعال و بد کردار ہو، اس کی گواہی کہیں مقبول نہیں۔

احادیث

البدور الاجلة فی امور الاہلہ

شرح

نور الادلة للبدور الاجلة

چاندو کیہ کر چہرہ پھیر لینے کے بارے میں ایک حدیث

۴۴۷۔ حدیث میں ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا رأى الهلال

صرف وجہہ عند۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے اپنا منہ مبارک اس کی طرف سے

پھیر لیتے۔ رواہ ابوداؤد عن قتادة مرسلًا و لا شواہد و سندہ ثقات۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو

کہ شر کی چیز ہے افادہ المناوی فی التیسیر۔ اقول۔ یا یہ کہ کفار نے اس کی عبادت کی، اور شرع

میں اسے دیکھ کر اللہ جل جلالہ سے دعا کرنی آئی تو پسندیدہ ہوا کہ منہ پھیر کر کی جائے تاکہ کفار سے

مشابہت لازم نہ آئے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۷۳، نور الادلہ"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۹۵، باب ما یقول

الرجل اذا رأى الهلال)

من شر غاسق اذا وقب سے کیا مراد ہے؟ حدیث میں ہے

۴۴۸۔ ترمذی نسائی حاکم ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رلوی حضور پر نور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا عائشة استعیدی بالله من شر هذا فان هذا

هو الغاسق اذا وقب۔

اے عائشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس شر سے کہ یہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا

گمٹائے، یعنی قرآن عظیم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا من شر غاسق اور اس کے شر سے پناہ مانگنے کا

حکم آیا اس سے یہی چاند مراد ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۷۳، البدور الاجلہ"۔ (ترمذی دوم، ص

۷۳، سیرۃ المعوذتین)

رویت ہلال کے بارے میں دو حدیثیں۔

۴۴۹۔ صحیحین وغیرہ میں بطرق کثیرہ بہت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے مروی کہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں صوموا لرویتہ و افطروا لرویتہ فان اغمی علیکم فاکملوا عدة شعبان ثلاثین۔

چاند دیکھ کر روزہ رکھو چاند دیکھ کر ختم کرو اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو تمہیں کی گنتی پوری کر لو۔

(بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ادا رایتہم الہلال الخ)

۳۵۰۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں انا امة امیة لانکتب و لا

نحسب الشهر هكذا و هكذا و الشهر هكذا و هكذا۔

ہم امی امت ہیں نہ لکھیں نہ حساب کریں، دونوں انگلیاں تین بار اٹھا کر فرمایا مہینہ یوں اور

یوں ہوتا ہے۔ تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمایا یعنی انتیس اور مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے ہر بار

سب انگلیاں کھلی رکھیں یعنی تیس۔ رواہ الشیخان و ابوداؤد و النسائی عن ابن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۵، نور الادب"۔ (نسائی اول، ص ۳۰۲، ذکر الاختلاف علی

بھی بن نبی کبیر الخ)

حدیث شریف میں نماز عشاء کی نسبت ہے

۳۵۱۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر لثالثہ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت پڑھا کرتے جس وقت تیسری رات

کا چاند ڈوبتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج

۴، ص ۵۷۹، البدور الاجلہ"۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۰، باب وقت العشاء الاخرہ)

مسئلہ قضاء سے متعلق ایک حدیث پاک

۳۵۲۔ حضور اقدس عالم ماکان وما یكون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں انکم

تختصمون الی و لعل بعضکم ان یكون الحن بحجة من بعض فاقضی بنحو مما اسمع

فمن قضیت له من حق اخیه شیاً فلا یأخذہ فانما اقطع له قطعة من نار۔

تم میرے، حضور اپنے مقدمات پیش کرتے ہو اور شاید تم ایک دوسرے سے زیادہ اپنی حجت

میان کرنے میں تیز زبان ہو تو میں جو سنوں اس پر حکم فرماؤں پس جس کے لئے میں اس کے بھائی

کے حق سے کچھ حکم کروں وہ اسے نہ لے کہ یہ تو ایک آگ کا ٹکڑا ہے اس کے لئے قطع کرنا ہوں۔

رواہ احمد و السنہ عن ام المومنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص

۵۸۰۔ البدور الاجلہ"۔ (مسلم دوم، ص ۷۰، باب بین ان حکمہ نوحہ الخ)

احادیث

البدور الاجلة في امور الاهلة

شرح

نور الادلة للبدور الاجلة

حاشية

رفع العلة عن نور الادلة

ہلال شعبان کی تلاش کے حکم پر ایک حدیث

۴۵۳۔ اخرج الترمذی فی الجامع و الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرة

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احصوا ہلال
شعبان لرمضان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے لئے شعبان کی ہلالی تاریخیں

شمار کرو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۰۷ رفع العلة“۔ (ترمذی لول، ص ۱۳۸ باب ماجاء فی احصاء

ہلال شعبان لرمضان)

رویت ہلال کی دعائیں

۴۵۴۔ حدیث میں رویت ہلال کی بہت دعائیں آئی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں (ی) اللہ

اکبر اللہ اکبر الحمد لله لاحول و لا قوة الا بالله اللهم انی اسئلك من خیر هذا
الشہر و اعوذک من شر القدر و من شر یوم المحشر۔

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اللہ کے سوا کوئی طاقت و

قوت نہیں اے اللہ میں تجھ سے اس مہینے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور قدر اور یوم محشر کے شر

سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مولف)

۴۵۵۔ (طب) عن عبادة بن الصامت ہلال خیر و رشد آمنت بالذی خلقک۔

اے خیر و رشد کے چاند میں اس پر ایمان لایا جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔ (مولف) فتاویٰ

رضویہ، ج ۳، ص ۷۳، رفع العلة“ (ابوداؤد، ۲/۶۹۵، ب مینوں لرحل ذاری نھلال)

۳۵۶۔ (د) عن قتادة بلاغا اللهم انى اسئلك من خير هذا، اللهم انى اسئلك من

خير هذا الشهر و خير القدر و اعوذ بك من شره۔

اے اللہ میں اس مہینے اور قدر کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اسکے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مؤلف)

۳۵۷۔ (طب) عن رافع بن خديج باسناد حسن اللهم اهله علينا باليمن و

الايمن و السلامة و الاسلام۔

اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے خیر و برکت اور امن و سلامتی اور ایمان و اسلام کا چاند بنا

دے۔ (مؤلف) (ترمذی، ۲/۱۸۳، ب مینوں عند روية نھلال)

۳۵۸۔ (ق ت ك حب) عن طلحة بن عبيد الله باسناد حسن و التوفيق لما

تحب و ترضى (حب) عن طلحة (اطب) عن ابن عمر و السكينة و العافية و الرزق

الحسن (سن) عن حدير السلمى مرسلارى و ربك الله۔

اور ایسے اعمال کی توفیق مانگتا ہوں جو تجھے محبوب و پسند ہیں، اور سکون و عافیت اور رزق حسن

مانگتا ہوں میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (مؤلف)

۳۵۹۔ (امى ت ك حب) عن طلحة (طب) عن ابن عمر الحمد لله الذى ذهب

بشهر كذا و عن قتادة بلاغا (سن) عن عبدالله بن مطرف اسئلك من خير هذا الشهر

و نوره و بركته و هدايه و طهوره و مغافاته (سن) مثله اللهم ارزقنا خيره و نصره و

ركته و فتحه و نوره و نعوذ بك من شره و شر ما بعده مومص عن على موقوفا۔

میں اس مہینے کی بھلائی، اس کا نور، اس کی برکت و ہدایت، طہارت و عافیت، اور اس کی فتح و

نصرت مانگتا ہوں اور ان سب اور ان کے مابعد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۳، ص ۷۳، رفع العلة“

رمضان و ذوالحجہ کے چاند سے متعلق ایک حدیث

۳۶۰۔ صحیح حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شہر ان لا

ينقصان شهر غير رمضان و ذوالحجہ، دو مہینے ناقص نہیں ہوتے، دونوں عید کے یعنی رمضان

اور ذی الحجہ، روزہ لامہ، حج و عمرہ، و غیرہ عن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بعض علماء نے اس کے یہ

معنی لئے ہیں کہ یہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹ کے نہیں ہوتے، صحیح بخاری میں ہے فان محمد

لا يجتمعان كلاهما ناقص، امام سراء نے فرمایا لا ینقصان جمیعا فی سنة واحدة، امام قبل
 رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان نقص رمضان تم ذوالحجۃ و ان نقص ذوالحجۃ تم رمضان۔
 رمضان ۲۹ کا ہوگا تو ذوالحجہ ۳۰ کا اور ذوالحجہ انتیس کا ہوگا، رمضان تیس کا۔ اور اس معنی کی
 موید وہ حدیث ہے جو

۳۶۱۔ بطریق زید بن عقبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ شہرا
 عید لایکونان ثمانیۃ و خمسين یوما۔

عید کے دونوں مہینے ۵۸ دن کے نہیں ہوتے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۸۳، رف
 العلة“۔ (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب شہرا عید لا ینقصان) (مسلم اول، ص ۳۳۹، باب بیان معنی قونہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہرا الخ)

تعارف

تفاسیر الاحکام لفدیة الصلاة و الصیام

(نماز اور روزے کے فدیہ کی مقدار کا بیان)

۱۰ صفر ۱۳۱۶ھ کو بارہ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے دلائل شرعیہ اور جزئیات فقہیہ سے مرصع و مشون یہ محققانہ رسالہ تصنیف فرمایا جو ان کی جودت نظر پر شاہد عدل ہے، ہم جملہ سوال و جواب کا خلاصہ بطور اختصار اس وج کے عنوان سے ذیل میں تحریر کر رہے ہیں۔

س۔ نماز اور روزے کا فدیہ کیا ہے اور اس کی مقدار کیا ہے؟

ج۔ ایک روزہ یا ایک نماز کا فدیہ یا کفارہ میں ایک مسکین کی خوراک یا ایک شخص کا صدقہ فطر ہے لوریہ سب گیسوں سے نیم صاع اور جو سے ایک صاع ہے، اور ایک صاع کا وزن دو سو ستر تولے ہے۔

س۔ گیسوں اور جو کے علاوہ دیگر غلوں کا اعتبار صاع کے حساب سے ہو گا یا نہیں؟

ج۔ گندم و جو کے سوا دیگر غلہ کسی قسم کا دیا جائے اس میں وزن کا کچھ لحاظ نہ ہو گا بلکہ اسی ایک صاع جو یا نیم صاع گندم کی قیمت ملحوظ رہے گی اگر اس کی قیمت کی قدر ہے تو کافی ہے ورنہ ناکافی۔

س۔ فدیہ صوم اگر کسی کے ذمہ بہت سا باقی ہو تو وہ کل بیک وقت ادا کرے یا بدفعات

مختلفہ، اور متعدد روزوں کا فدیہ ایک ہی دن ایک ہی شخص کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ فدیہ صوم و صلاۃ بیک دفعہ ایک ہی شخص کو دینا جائز ہے اور بدفعات مختلفہ الگ الگ

شخصوں کو بھی روا۔

س۔ مصارف فدیہ کون کون ہیں لوریہ سید کو دے سکتے ہیں یا نہیں، اور اقرباء میں جو لوگ

غریب و نادار ہیں ان کو دینے کا حکم ہے یا نہیں؟

ج۔ فدیہ کا مصرف صدقہ فطر و کفارہ یمین و سائر کفارات و صدقات واجبہ کے مثل ہے،

سید یا ہاشمی مثلاً شیخ علوی یا عباسی کو بھی نہیں دے سکتے لوریہ غنی یا غنی مرد کے نابالغ فقیر بچے کو بھی

نہیں دے سکتے اور جو صاحب فدیہ کی لولاد میں ہے یا صاحب فدیہ جس کی لولاد میں ہے انہیں

نہیں دے سکتے۔

س۔ غلہ دینا بہتر ہے یا اس کی قیمت؟
 ج۔ قیمت افضل ہے مگر قحط میں کھانا دینا بہتر ہے۔
 س۔ اگر کسی غریب و مفلس کے ذمہ روپیہ قرض ہے اور وہ فدیہ لینے کا مستحق ہے تو اسے قرض کا روپیہ فدیہ میں دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟
 ج۔ دین و قرض معاف کر دینے سے فدیہ مطلقاً ادا نہ ہو گا جب تک وصول کر کے فدیہ میں نہ دیں۔

س۔ فدیہ ادا کرتے وقت زبان سے کتنا ضروری ہے یا صرف نیت کافی ہے؟
 ج۔ دینے والے کی نیت کافی ہے لفظ کی حاجت نہیں۔
 س۔ شیخ فانی اور موتی کے فدیہ میں کیا کوئی فرق ہے؟
 ج۔ حیات و ممات میں مقدار فدیہ یکساں ہے لیکن شیخ فانی اور موتی کے فدیہ کی ادائیگی اور اس کے وجوب میں متعدد فرق ہیں۔ (تفصیل اس رسالہ میں مذکور ہے)
 س۔ غیر شیخ فانی اگر اپنی زندگی ہی میں قضا شدہ روزوں کا فدیہ دینا چاہے تو وہ روزے اس سے ساقط ہوں گے یا نہیں؟
 ج۔ غیر فانی اپنی زندگی میں فدیہ نہیں دے سکتا بلکہ اس پر قضا فرض ہے اور پیش از قضا اگر قضا آجائے تو فدیہ کی وصیت واجب ہے۔
 س۔ موتی کے ذمہ اگر روزہ باقی رہ گیا تو اس کے وارث یا اقرباء اس کے بدلے میں روزہ رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟
 ج۔ کوئی کسی کے بدلے میں روزہ نہیں رکھ سکتا خواہ مردہ ہو یا زندہ۔
 مسائل فدیہ کی تفصیلات پر مشتمل یہ رسالہ مبارک کہ دس صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

تفاسیر الاحکام لفدیة الصلاة و الصیام

کوئی کسی کے بدلے میں نماز پڑھتا یا روزہ رکھے تو اس کی فرضیت ساقط نہ ہوگی

۴۶۲۔ حدیث شریف میں ہے لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد۔

اخرجه النسائی فی سننه الکبریٰ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

کوئی کسی کے بدلے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۱۱

تفاسیر الاحکام“

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

جب تک صدقہ فطر ادا نہ کیا جائے تو روزے معلق رہتے ہیں

۴۶۳۔ حدیث میں ہے صاحب نصاب کے روزے معلق رہتے ہیں جب تک یہ صدقہ ادا

نہ کرے گا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۶۷“

اللہ کے قرض سے متعلق ایک حدیث

۴۶۴۔ حدیث میں ارشاد ہوا فدين الله احق ان يرضى۔

اللہ کا قرض رضامندی یعنی ادا کر دینے کا زیادہ مستحق ہے (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۹۸“
اگر کوئی حالت جنابت میں روزہ رکھے تو اس سے روزہ میں کوئی خلل و نقص نہیں آتا ہے

اس پر وحد شیں

۴۶۵۔ صحیحین میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ و ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یدبرکہ الفجر وهو جنب من اہلہ

ثم یغتسل ویصوم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہو جاتی چکے نہ

نماتے اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔ (بخاری بول ص ۲۵۸، باب لصائم یصبح جنباً)

۴۶۶۔ صحیح مسلم و موطا مالک و سنن ابی داؤد و نسائی میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے ہے ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو واقف علی

الباب وانا اسمع یا رسول اللہ انی اصبح جنباً وانا ارید الصیام فقال رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا اصبح جنباً وانا ارید الصیام فاغتسل واصوم فقال الرجل یا

رسول اللہ انک لست مثلنا قد غفر اللہ لک ما تقدم وما تاخر فغضب رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال (واللہ) انی ارجو (لارجو) ان اکون احشاکم للہ

واعلمکم بما اتقی (البع)۔

یعنی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازہ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی اور میں سن رہی تھی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں خود ایسا کرتا ہوں اس نے عرض کی حضور کی بیماری کیا برابری، حضور کو تو اللہ عزوجل نے ہمیشہ کے لئے پوری معافی عطا فرمادی ہے اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضبناک ہوئے اور فرمایا بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سے زیادہ اللہ عزوجل کا خوف ہے اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیے۔ یعنی اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۱۵۔“ (ابوداؤد اول ص ۳۲۵، من اصح جنبا فی شہر رمضان)

عبادت کی پانچ چیزیں

۳۶۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خمس من العبادة قلة

الطعم والقعود فی المساجد والنظر الی الکعبة والنظر الی المصحف والنظر الی وجه العالم.

پانچ چیزیں عبادت سے ہیں کم کھانا اور مسجد میں بیٹھنا اور کعبہ کو دیکھنا اور مصحف کو دیکھنا اور

عالم کا چہرہ دیکھنا۔ رواہ فی مسند الفردوس عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کنز العمال ص ۳۱۳ ج ۲۰)

۳۶۸۔ دارقطنی وغیرہ کی روایت یوں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خمس من العبادة النظر الی المصحف والنظر الی الکعبة والنظر الی الوالدین والنظر فی زمزم وہی تحط الخطایا والنظر فی وجه العالم.

پانچ چیزیں عبادت سے ہیں مصحف کو دیکھنا اور کعبہ کو دیکھنا اور ماں باپ کو دیکھنا اور زمزم کے

اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۱۶۔“ (کنز العمال ص ۳۱۳ ج ۲۰)

دعا کے بارے میں ایک حدیث

۳۶۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث ہے الدعاء مع العبادة۔

دعاء مع عبادت ہے رواہ الترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳

ص ۶۱۷۔“ (ترمذی دوم ص ۷۵ باب ما حذی فی فضل الدعاء)

تعارف

هدایۃ الجنان باحکام رمضان

(صحیح صادق و صحیح کاذب اور سحر و افطار کے مسائل کا بیان)

۷۔ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ میں نقشہ سحر و افطار اور مسائل رمضان سے متعلق ایک اشتہار حاضر خدمت کیا گیا کہ آیا یہ نقشہ اور مسائل درست ہیں یا نہیں؟

مسائل کا ارسال کردہ اشتہار اگرچہ شامل رسالہ نہیں ہے لیکن امام احمد رضا بریلوی کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشتہار بہت کثیر اغلاط پر مشتمل تھا۔

چنانچہ امام احمد رضا بریلوی نے اس منصفانہ رسالہ میں علم توقیت کے ذریعہ جہاں صحیح صادق اور صحیح کاذب کی معرفت کرائی اور خود کے ایجاد کردہ سات نقشوں کے ذریعہ سے صحیح صادق و صحیح کاذب کی پہچان بتائی، وہیں پر اشتہار کے غلط و نادرست مندرجات کی ۳۰ وجوہات سے گرفت کی ہے اور ایک صحیح جواب دلائل شرعیہ کی روشنی میں ارقام فرمایا ہے۔

اور صحیح صادق و کاذب کی پانچ طریقوں سے انتہائی صحت کے ساتھ نشاندہی کی گئی ہے۔ ۲۳ صفحے کے اس جلیل القدر رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ صحیح کاذب و صادق کی شناخت و معرفت شرعاً کتنی اہم ہے اور وہ کس طرح حاصل ہوتی ہے اور اس میں مسائل سحر و افطار کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اور اس رسالہ نافعہ میں صرف دو حدیث مبارکہ شریک تحریر ہیں۔

احادیث

هدایة الجنان باحکام رمضان

بغیر علم کے فتویٰ دینا حرام ہے

۳۷۰۔ ابوداؤد و دارمی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں من افقی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ۔

جسے بے علم فتویٰ دیا گیا اس کا وبال فتویٰ دینے والے پر۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۲۲ ہدایة

الجنان“۔ (ابوداؤد و دارمی ص ۵۱۵، باب التوقی فی الفتیا)

شہوت رویت ہلال کے لئے دو گواہ ہونا ضروری ہے

۳۷۱۔ حدیث کریب کہ انہوں نے ملک شام میں رمضان مبارک کا چاند شب جمعہ کو دیکھا

پھر مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آکر بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا ہم

نے شب شنبہ میں دیکھا تو ہم اپنے ہی حساب سے ۳۰ پورے کریں گے کریب نے کہا کیا آپ امیر

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رویت و حکم پر اکتفا نہ کریں گے فرمایا لاہکذا امرنا رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم فرمایا

ہے (مؤلف) صفائے مطلع کی صورت میں ائمہ ایک کی گواہی نہیں مانتے ممکن ہے کہ ابن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسی بنا پر نہ مانی ہو اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم تو بے نصاب

شہادت ثابت ہو ہی نہ سکتا تھا۔ منہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۳۲ ہدایة الجنان“ (مسلم ۱/۳۳۸، باب

بیان ان لكل بلذ رویتهم الخ)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

مومن نجس نہیں ہے

۳۷۲۔ سنن میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے لثینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معہ حتی قعدنا فانسلت فایت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال این کنت یا اباہریرہ فقلت له فقال سبحن اللہ یا اباہریرہ ان المومن لا یتجس۔

(ایک سفر میں) حالت جنابت میں میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوئی حضور نے میرا ہاتھ پکڑا میں حضور کے ہمراہ چلا یہاں تک کہ حضور بیٹھ گئے پھر میں نے اپنا ہاتھ چھڑا کر اپنے پڑاؤ پر آیا اور غسل کر کے جب واپس آیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے حضور نے فرمایا اے ابوہریرہ تم کہاں تھے میں نے واقعہ بتلایا فرمایا سبحان اللہ اے ابوہریرہ مومن نجس نہیں ہوتا ہے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۱۷“ (بخاری اول ص ۴۲، باب عرق الحنب وان المسلم لا یتجس، مسلم اول ص ۱۶۲، باب اللیل علی ان المسلم الخ)

تجیل افطار اور تاخیر سحری مستحب ہے

۳۷۲۔ (جب آفتاب تمام وکمال ڈوبنے پر یقین ہو جائے فوراً روزہ کا افطار سنت ہے) حدیث میں فرمایا لاتزال امتی بخیر ما عجلوا الفطر واخروا السحور۔ ہمیشہ میری امت خیر سے رہے گی جب تک افطار میں جلدی اور سحری میں دیر کریں۔ مگر اتنی جلدی جائز نہیں کہ غروب مشکوک ہو اور افطار کر لے یا سحری میں اتنی دیر لگائے کہ صبح کا شک پڑ جائے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۶۲۹“

کھجور یا چھوہارے یا پانی سے روزہ افطار کرنا سنت ہے

۳۷۳۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں بسند حسن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يفطر قبل ان يصنى على رطبات فان لم تكن رطبات
لتميرات وان لم تكن تميرات فحما حسوات من ماء.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے قبل کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اگر
کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے اگر یہ بھی نہ ہوتے تو پانی کے چند گھونٹ نوش فرماتے
(مولف) (ترندوز ص ۵۰، صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰۰)

وعائے افطار پر مشتمل ایک حدیث

۳۷۳۔ ابو داؤد عن معاذ بن زھرة انه بلغه ان النبي صلى الله تعالى عليه

وسلم كان اذا افطر قال اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افطار کے وقت عرض کرتے اے اللہ میں نے تیرے

لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۱" (ابوداؤد اول

ص ۳۲۲، باب القول عہ الافطار)

تعارف

العروس المعطار فی زمن دعوة الافطار

(دعائے افطار بعد افطار پڑھنے کا بیان)

۱۵ ر رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ میں سوال پیش ہوا کہ دعائے افطار بعد افطار پڑھی جائے یا

قبل افطار؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں متعدد احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دلائل کثیرہ و افراہ سے ثابت کیا کہ افطار کی دعا بعد افطار پڑھنا ہی احوط و انسب ہے۔

پھر پانچ اعتبارات لفظیہ و عرفیہ سے بھی واضح کیا کہ بعد افطار ہی دعا پڑھنا چاہئے کہ یہ زیادہ لائق و پسندیدہ رب عزوجل ہے۔ اور متعدد وجوہ و نصوص سے اپنے موقف کی تائید و توثیق اور نفس مسئلہ کی صراحت و وضاحت کرنے کے بعد اخیر میں فرماتے ہیں کہ :

یہ اس مسئلہ میں اخیر کلام ہے کہ امید کرتا ہوں یہ تحقیق و تفصیل اس تحریر کے غیر میں

نہ ملے۔

دلائل شرعیہ سے مملو اس گر انقدر اور واقع رسالہ میں ۲۱ احادیث کریمہ زیر بحث ہیں۔

احادیث

العروس المعطار فی زمن دعوة الافطار

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ افطار کرنے کے بعد وہ دعائیں پڑھتے تھے جو مندرجہ ذیل احادیث میں مذکور ہیں۔

۳۷۵۔ ابن السنی کتاب عمل الیوم والليلة لور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی عن معاذ بن زہرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال الحمد لله الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت افطار فرماتے تھے اللہ کا شکر ہے کہ اسی نے میری اعانت فرمائی تو میں نے روزہ رکھا اور مجھے رزق عطا فرمایا تو میں نے افطار کیا۔ (مولف) (عمل الیوم والليلة ص ۱۲۸)

۳۷۶۔ ابن السنی نے کتاب مذکور لور طبرانی نے معجم کبیر لور دار قطنی نے سنن میں موصولیوں تخریج کی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال اللهم لك صمنا وعلى رزقك افطرتنا فتقبل منا انك انت السميع العليم۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت افطار فرماتے اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے عذوق سے افطار کیا تو قبول فرما کہ تو سنتا جانتا ہے۔ (مولف) (عمل الیوم والليلة ص ۱۲۸)

۳۷۷۔ نیز حدیث ابی داؤد ونسائی ودار قطنی وحاکم وغیر ہم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال ذهب الظما وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افطار کے وقت فرماتے تھے کہ پیاس ختم ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (مولف) "تذوئی رضویہ ج ۳ ص ۶۵۳ نعروس المعطار"۔ (ابوداؤد لول ص ۳۲۱، ذهب القول عند الافطار)

تعمیل افطار کے استحباب پر مشتمل ایک حدیث

۴۷۸۔ رب العزت تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ان احببى (احب) عبادى الى

اعجلهم فطرا۔

مجھے اپنے بندوں میں وہ زیادہ پیارا ہے جو ان میں سب سے زیادہ جلد افطار کرتا ہے۔ رواہ
الإمام احمد والترمذی وحسنه وابنا خزيمة وحبان فى صحيحه عن ابى هريرة رضى الله
تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عن ربه تعالى وتقدس۔ (ترمذی اول ص ۱۵۰،
باب ما جاء فى تعجيل الافطار)

غروب آفتاب وقت افطار ہے

۴۷۹۔ الحاکم وصححه عن سهل بن سعد والطبرانی فى الكبير عن ابى

الدرداء رضى الله تعالى عنهما وهذا حديث سهل قال كان رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم اذا كان صائما امر رجلا فاوفى على شئى فاذا قال غابت الشمس افطر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے تو کسی آدمی کو حکم فرماتے کہ بلندی سے

آفتاب کو دیکھتا رہے جب وہ کہتا کہ سورج ڈوب گیا تو حضور تناول فرمالیتے۔ (مولف) ”فادوی رضویہ

ج ۳ ص ۶۵۳، العروس المعطار“

۴۸۰۔ ولفظ حديث ابى الدرداء امر رجلا يقوم على نشز من الارض فاذا قال

وجبت الشمس افطر۔

ابودرداء کی حدیث میں ہے کہ قریب غروب کسی کو حکم فرماتے کہ بلندی پر کھڑا ہو کر

آفتاب کو دیکھتا رہے جب وہ عرض کرتا کہ سورج ڈوب گیا تو حضور تناول فرماتے۔ (مولف)

۴۸۱۔ وفى كشف الغمة عن جميع الامة الامام العارف سيدى عبدالوهاب

الشعرانى قدس سره الربانى كانت عائشة رضى الله تعالى عنها تقول رأيت رسول

الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو صائم يترصد غروب الشمس بتمررة فلما توارت

القاه فى فيه۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کو حالت روزہ میں دیکھا کہ چھوہارے لے کر غروب شمس کا انتظار فرماتے جب سورج ڈوب جاتا تو

چھوہار تناول فرمالیتے۔ (مولف)

تسبیح فاطمہ

۴۸۲۔ صحیح بخاری شریف میں ہے تسبیحون دہر کل صلاة عشرًا وتحمدون عشرًا

وتكبرون عشرًا.

ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد لله، اور دس بار اللہ اکبر کہتے۔

(مولف) (بخاری دوم، ص ۹۳، باب الدعاء بعد الصلاة)

اللہ اکبر کہنے کے بارے میں تین حدیثیں

۴۸۳۔ صحیح بخاری شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کنا اذا صعذنا کبرنا

واذا نزلنا سبحنا.

جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ (مولف)

”قلوبی رضویہ ج ۴ ص ۶۵۵، العروس المعطار“ (بخاری دوم، ص ۴۲۰، باب التسبیح اذا هبط وادیا)

۴۸۴۔ حدیث بخاری یکبر علی کل شرف

ہر بلندی پر تکبیر کہتے۔ (مولف) (بخاری دوم ص ۹۳۳، باب الدعاء اذا نزلت او رجعت)

۴۸۵۔ بخاری میں ہے عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبرنا فقال النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ایہا الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لاتدعون اصم ولا غائبًا ولكن

تدعون سمیعًا بصیرًا.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تھے حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے نفس پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب سے دعا

نہیں کر رہے ہو بلکہ اس رب کریم سے دعا کر رہے ہو جو سنتا دیکھتا ہے۔ (مولف) (بخاری دوم

ص ۹۳۳، باب الدعاء اذا علا عقبہ)

بہترین دعا اور بہترین ذکر کے بارے میں دو حدیثیں

۴۸۶۔ جامع ترمذی میں ہے عن عبداللہ بن عمر وبن العاص رضی اللہ تعالیٰ

عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر الدعاء دعاء عرفة وخیر

ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو

علی کل شی قدیر۔ قال الترمذی حدیث حسن غریب

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین دعا عرفہ کی دعا ہے اور اس سے بہتر دعا وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے کے نبیوں نے فرمائی وہ یہ ہے لا الہ الا اللہ الخ۔ (مولف) ”فتاویٰ رضوی ج ۳ ص ۶۵۵، العروس المعطار“ (ترمذی دوم ص ۱۹۹، باب فی دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتعوذہ الخ)

۳۸۷۔ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد لله حسنه الترمذی وصححه الحاکم۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ذکر لا الہ الا اللہ اور افضل دعاء الحمد لله ہے۔ (مولف) (ابن ماجہ دوم ص ۲۷۸، باب فضل الحامدین، (ترمذی دوم ص ۱۷۶، باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة)

روزے کی جزاء کے بارے میں ایک حدیث قدسی

۳۸۸۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: الصوم لی وانا اجزی بہ۔

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں یا میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ (مولف)

”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۵، العروس المعطار“۔ (نسائی اول ص ۳۰۸، فضل الصیام الخ)

روزہ دار کو افطار کرانے کی فضیلت پر مشتمل چند احادیث کریں۔

۳۸۹۔ ابن خزیمہ فی صحیحہ ومن طریقہ البیہقی و ابوالشیخ ابن حبان فی

الثواب عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی فضائل شهر رمضان قال من فطر فیہ صائما کان مغفرة لذنوبہ وعتق من النار وکان له مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شی قالوا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم۔ الحدیث۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے فضائل میں فرمایا کہ جو رمضان میں روزہ دار کو افطار کرائے تو گناہوں سے اس کی مغفرت اور روزخ نے آزادی ہو جائے گی اور اس کو بھی اتنی ہی ثواب ہوگا بغیر

کسی نقصان کے جتنا اس کو ہوگا، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس اتنا نہیں ہے کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۶، العروس المعطار" (ترمذی ۱/۱۶۶، باب ماجاء فی فضل من فطر صائما)

۴۹۰۔ وفي رواية ابي الشيخ فقلت يا رسول الله افرايت من لم يكن عنده قال فقبضة من طعام قلت افرايت ان لم يكن عنده لقمة خبز قال فمذقة من لبن قال افرايت ان لم يكن عنده قال لشربة من ماء.

لور ایک روایت میں ہے کہ میں (سلمان فارسی) نے عرض کی یا رسول اللہ اس کے لئے کیا حکم ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہے فرمایا مشمت بھر کھانا ہی سہی، میں نے عرض کی اگر اس کے پاس روٹی کا لقمہ بھی نہ ہو حضور نے فرمایا کہ پانی ملا ہو او دودھ ہی سہی، پھر میں نے عرض کی اگر وہ بھی نہ ہو تو فرمایا کہ پانی کا ایک گھونٹ ہی پلا دیتا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۷، العروس المعطار" (ترغیب والترہیب ۲/۱۳۳، الترغیب فی اطعام الطعام)

۴۹۱۔ وفي حديث ابي داؤد وغيره بسند صحيح عن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم جاء الى سعد بن عباد فجاء بخبز وزيت فاكل ثم قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم افطر عندكم الصائمون واكل طعامكم الابرار وصلت عليكم الملكة.

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد بن عباد کے یہاں تشریف لائے انہوں نے روٹی اور زیتون پیش کیا حضور نے تناول فرمانے کے بعد فرمایا تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا لور تمہارا کھانا نیکیوں نے کھایا لور ملائکہ نے تم کو دعائے رحمت و مغفرت دی (مولف) (ابوداؤد دروم ص ۵۳۸، باب فی الدعاء لرب الطعام)

۴۹۲۔ وفي لفظ افطرا مرة مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقربوا اليه زيتا فاكل واكلنا حتى فرغ قال اكل طعامكم الابرار وصلت عليكم الملكة والفطر عندكم الصائمون.

دوسری روایت میں یوں ہے کہ ہم نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ افطار کیا تو زیتون پیش کیا گیا تناول کے بعد حضور نے فرمایا کہ تمہارا کھانا ابرار نے کھایا لور فرشتوں نے دعائے مغفرت کی لور روزہ داروں نے افطار کیا۔ (مولف) (مشکوٰۃ ص ۳۶۹، باب

روزہ دار کے سامنے کوئی کھانا پیش کرے تو وہ کیا کرے؟

۴۹۳۔ الدار قطنی فی الافراد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قرب الی احدکم طعامه وهو صائم فليقل بسم اللہ والحمد لله اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت وعليك توكلت سبحتك وبحمدك تقبل مني انك انت السميع العليم۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے کھانا (وقت افطار) پیش کیا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو کہے بسم اللہ والحمد لله الخ۔ (مولف)

دعائے افطار

۴۹۴۔ حدیث طبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال بسم اللہ اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت افطار فرماتے بسم اللہ اللهم الخ۔ (مولف) "قاوی رضویہ ج ۳ ص ۶۵۷، العروس المعطار"

بیت الخلاء کی دعاء

فی حدیث کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللهم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث۔ رواہ الائمة احمد والستة عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو فرماتے اللهم انی اعوذ بک الخ (مولف) "قاوی رضویہ ج ۳ ص ۶۵۴، العروس المعطار" (بخاری ووم ص ۹۳۶، باب

الدعاء عند الخلاء)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

ستاہیں رجب کے روزہ کی فضیلت پر چند احادیث کریمہ

۳۹۵۔ بیہقی و شعب الایمان اور دہلی نے مسند الفردوس میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے مرفوعاً روایت کی فی رجب یوم و لیلۃ من صام ذلک الیوم و قام تلك اللیلۃ کان
کم صام الدهر مائة سنة وهو لثلث بقین من رجب و فیہ بعث اللہ تعالیٰ محمداً
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گزارے
سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو اور وہ ۷۲ رجب ہے اسی تاریخ کو
اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ قال البیہقی منکر۔ ”فتاویٰ رضویہ،
ج ۳، ص ۶۵۔“

۳۹۶۔ نیز اسی میں بطریق ابان بن عیاش حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً

مروی فی رجب لیلۃ یکتب للعامل فیہا حسنات مائة سنة و ذلک لثلث بقین من رجب
فمن صلی فیہ اثنتی عشر رکعة یقراء فی کل رکعة فاتحة الكتاب و سورة من القرآن
و یتشهد فی کل رکعة و یسلم فی آخرہن ثم یقول سبحن اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا
اللہ و اللہ اکبر مائة مرة و یتستفر مائة مرة و یصلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم مائة مرة و یدعو لنفسه بما شاء من دنیاہ او آخرتہ و یصبح صائماً فان اللہ
یستجیب دعاءہ کلہ الا ان یدعو فی معصیۃ۔

رجب میں ایک رات ہے کہ اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب

ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے جو اس میں بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور
ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات اور آخر میں بعد سلام سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا
اللہ و اللہ اکبر سو بار استغفار سو بار درود سو بار لور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے

اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دعائیں قبول فرمائے سوائے اس دعاء کے جو گناہ کے لئے ہو۔ قال البیہقی هو اضعف من الذی قبلہ قال ابن حجر فیہ متهمان۔

۴۹۷۔ فوائد نہاد میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی بعثت نبیا فی السابع و العشرین من رجب من صام ذلك اليوم و دعا عند افطاره كانت كفارة عشر سنین۔
۲۷ رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے دس برس کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ اسنادہ منکر۔

۴۹۸۔ جزء ابی معاذ مروزی میں بطریق شریفین جو شب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً مروی من صام يوم سبع و عشرین من رجب كتب الله له صيام ستین شهرا وهو اليوم الذي هبط فيه جبریل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالرسالة۔
جو رجب کی ستائیسویں کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے اور وہ دن ہے جس میں جبریل علیہ الصلاۃ والسلام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پیغمبری لے کر نازل ہوئے۔ (فضائل اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔ منہ۔ "فتاویٰ رضویہ"، ج ۳، ص ۶۵۸)

دسویں ذی الحجہ میں عبادت کی فضیلت

۴۹۹۔ صوم وغیرہ اعمال صالحہ کے لئے بعد رمضان مبارک سب دنوں سے افضل عشرہ ذی الحجہ ہے۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من ایام العمل الصالح فیہن احب الی اللہ تعالیٰ من هذه الايام (العشر) قالوا یا رسول اللہ و لا الجهاد فی سبیل اللہ قال و لا الجهاد فی سبیل اللہ الا رجلا خرج بنفسه و ماله ثم لم یرجع من ذلك بشی۔

ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عزوجل کو محبوب نہیں صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ اور نہ راہ خدا میں جہاد، فرمایا اور نہ راہ خدا میں جہاد مگر وہ کہ اپنی جان و مال لے کر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔ رواہ البخاری و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و الطبرانی فی الکبیر بسند جید و البیہقی کلہم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و الطبرانی فیہ بسند صحیح عن ابن مسعود و البزار فی مسندہ بسند حسن و ابویعلیٰ بسند صحیح و ابن حبان فی صحیحہ عن جابر عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (ترمذی اول، ص

۱۵۸۔ باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر (بخاری اول، ص: ۱۳۲، باب فضل العمل فی ایام النحر) ۵۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من ایام احب الی اللہ تعالیٰ ان تعبد (بتعبد) له فیها من عشر ذی الحجۃ يعدل صیام کل یوم منها بصیام سنۃ و قیام کل لیلۃ منها بقیام لیلۃ القدر۔

اللہ عزوجل کو عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں ان کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔ رواہ الترمذی و ابن ماجہ و البیہقی۔ "تذوی رضویہ، ج ۴، ص ۶۵۹"۔ (ترمذی اول، ص ۱۵۸۔ باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر)

صوم عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کی فضیلت پر تین حدیثیں

۵۰۱۔ الاثمة الستة الا البخاری عن ابی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مثل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفۃ قال یکفر السنۃ الماضیۃ والباقیۃ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ سال گزشتہ اور سال آئندہ کے گناہوں کو مٹاتا ہے۔ (مولف) (مسلم اول ص ۳۶۸، باب استحباب صیام ثلثۃ یام النحر)

۵۰۲۔ ولابی یعلیٰ بسند صحیح عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صام یوم عرفۃ غفر له ذنب سنتین متابعین۔ حضرت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یوم عرفہ کا روزہ رکھا تو اس کے پے در پے دو سال کے گناہ معاف ہو گئے۔ (مولف) (الترغیب والترہیب ۲/ ۱۱۲، الترغیب فی صیام یوم عرفۃ)

۵۰۳۔ وللطبرانی بسند حسن والبیہقی واللفظ له عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول صیام یوم عرفۃ کصیام الف یوم۔

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یوم عرفہ کا روزہ ہزار دن کے روزوں کے مثل ہے۔ (مولف) (الترغیب والترہیب

صوم عرفہ و صوم عاشورہ کی فضیلت پر دو حدیثیں

۵۰۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صام یوم عرفة غفر له سنة امامہ وسنة خلفه ومن صام عاشوراء غفر له سنة. رواہ الطبرانی بسند حسن فی معجمہ الاوسط عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

جس نے یوم عرفہ کا روزہ رکھا اس کے اگلے پچھلے دو سال کے گناہ معاف ہو گئے۔ اور جس نے عاشوراء (دسویں محرم) کا روزہ رکھا اس کے ایک سال کے گناہ معاف ہو گئے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۹" (ترغیب والترہیب ۱۱۲/۲، الترغیب فی صیام یوم عرفة)

۵۰۵۔ الطبرانی فی الکبیر والصغیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند لا بأس به عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صام یوما من المحرم فله بكل یوم ثلثون حسنة. (یوما)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ محرم کے ایک دن کے روزے کا ثواب تیس نیکیاں ہیں (مولف) (ترغیب والترہیب ۱۱۳/۲، الترغیب فی صیام شہر اللہ المحرم) صوم نفل میں سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں

۵۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں افضل الصوم بعد رمضان شعبان لتعظیم رمضان.

رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کی وجہ سے۔ رواہ الترمذی واستغربه والبیہقی فی الشعب وفيه صدقة بن موسیٰ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۹" (ترغیب والترہیب ۱۱۷/۲، الترغیب فی صوم شعبان)

۲۷ رجب کے روزہ کی فضیلت و برکت پر ایک حدیث پاک ۵۰۷۔ حدیث موقوف ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے من صام یوم سبع وعشرين من رجب كتب الله تعالى صيام ستين شهرا.

جو ۲۷ رجب کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے پانچ برس کے روزوں کا ثواب لکھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۶۰"

سالانہ و ماہانہ اور ہفتہ وارانہ چند روزوں کے فضائل ۵۰۸۔ شش عید و ایام بیض کہ دونوں میں ہر ایک سال بھر کے روزوں کا ثواب لاتا ہے،

پور روزہ دو شنبہ و روزہ پنج شنبہ و روزہ چہار شنبہ و پنج شنبہ کہ دوزخ سے آزاد ہیں و روزہ چہار شنبہ و پنج شنبہ و جمعہ کہ جنت میں گوہر و یاقوت و زبرجد کا گہر بناتے ہیں بلکہ روزہ جمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پنج شنبہ یا شنبہ بھی شامل ہو مروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔ رواہ البیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۶۰" (الترغیب و الترہیب ۲/۱۱۰، ۱۲۰-۱۲۵-۱۲۶، کتاب نسوہ)

رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے

۵۰۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمرہ فی رمضان تعدل حجة معی۔

رمضان مبارک میں ایک عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳

ص ۶۷۰۔" (الترغیب و الترہیب ۲/۱۸۲ الترغیب فی العمرة فی رمضان)

تعارف

صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین
(حرمین طیبین میں سکونت کرنے کا بیان)

۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۵ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ والدین اور اولاد کو چھوڑ کر حرمین شریفین میں سکونت اختیار کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

سوال چونکہ عربی زبان میں ہے اس لئے امام احمد رضا نے بھی اس کا مدلل و مفصل جواب زبان عربی میں تحریر کیا جیسا کہ آپ کا طریقہ ہے کہ سوال جس زبان اور جس نچ پر ہوتا ہے اسی زبان و بیان اور اسی انداز سے اس کا جواب تحریر فرماتے ہیں یہ ان کی شان تحقیق و تدقیق کی لوئی مثال ہے، لہذا اس سوال کے جواب میں انہوں نے احادیث مصطفیٰ علیہ التحیۃ والہما و اقوال ائمہ اور ارشادات فقہاء سے ثابت کیا کہ حرمین شریفین میں سکونت و بود و باش اختیار کرنا محمود و پسندیدہ کام نہیں ہے کہ وہ عایت ادب و احترام اور نہایت اجلال و اکرام کا مقام ہے، اگر وہاں کی ایک نیکی ایک لاکھ کے مماثل ہے تو وہاں کا ایک گناہ بھی تو سو ہزار کے برابر ہے۔

اور بعض ائمہ نے سکونت کے جواز بلا کر اہت کا قول کیا ہے، لیکن امام احمد رضا نے حرمین طیبین میں مجاورت کے مکروہ ہونے کے قول کو ترجیح دی ہے۔ اور امامنا الاعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی فرمایا ہے کہ اجازت والدین کے باوجود حرم کعبہ میں سکونت و مجاورت بہتر نہیں، اور اگر والدین کی رضائے ہو یا اولاد صغار و مفلس و محتاج ہوں تو بدرجہا لوئی وہاں ہجرت کر جانا جائز و ممنوع ہوگا۔

مسئلہ سکونت حرمین پر اس تحقیقی رسالے میں ۱۸ حدیثیں شامل مضمون ہیں۔

احادیث

صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین اعمال

۵۱۰۔ اخرج احمد والشیخان وابوداؤد والنسائی عن عبداللہ بن مسعود رضى
 اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ
 قال الصلوة علی وقتها قلت ثم ای قال بر الوالدین قلت ثم ای قال الجهاد فی سبیل اللہ.
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا عمل زیادہ محبوب ہے فرمایا وقت پر نماز
 پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کونسا فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا، میں نے عرض کی پھر فرمایا اللہ
 کی راہ میں جہاد کرنا (مولف) (بخاری نول ص ۶۷، باب فضل الصلوة لوقتہا)

والدین کی رضا جوئی کی اہمیت پر ایک حدیث

۵۱۱۔ اخرج الترمذی وابن حبان والحاکم والطبرانی عن عبداللہ بن عمرو
 والبخاری عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال
 رضا الرب فی رضا الوالدین وسخط الرب فی سخط الوالد، ولفظ البخاری الوالدین فی
 الموضوعین.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب کی خوشنودی والدین کی خوشنودی
 میں ہے اور رب کی ناراضی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۷۳،
 صیقل الرین"۔ (ترمذی دوہ ص ۱۲، باب ما جاء من فضل فی رضا الوالدین)

والدین کی خدمت جہاد کے برابر ہے اس پر چند احادیث کریمہ

۵۱۲۔ اخرج احمد والسنة الا ابن ماجہ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما ومسلم وغیرہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی
 النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاستاذنہ فی الجهاد فقال احی والدک قال نعم قال

فقیہما فجاہد.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر جہاد کی اجازت مانگی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں اس نے عرض کی کہ ہاں زندہ ہیں تو حضور نے فرمایا کہ انہیں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو۔ (مولف) (بخاری لؤل ص ۳۲۱، باب الجہاد باذن الابوین)

۵۱۳۔ اخرج مسلم فی روایة له عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اقبل رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ابایعک علی الهجرة والجهاد ابتغی الاجر من اللہ تعالیٰ قال فهل من والدیك احد حی قال نعم بل کلاهما حی قال فبتغی الاجر من اللہ تعالیٰ قال نعم قال فارجع الی والدیك فاحسن صحبتہما.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے ہجرت و جہاد پر بیعت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ثواب کا طالب ہوں حضور نے فرمایا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے اس آدمی نے عرض کیا ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں حضور نے فرمایا تو کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر چاہتے ہو؟ اس نے کہا ہاں حضور نے فرمایا کہ اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور ان سے حسن سلوک کرو۔ (مولف) (مسلم دوم ص ۳۱۳، کتاب البر والصلۃ والادب)

۵۱۴۔ و اخرج ابو داؤد عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلفظ جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال جئت ابایعک علی الهجرة وترکت ابوی یسکیان قال فارجع الیہما فاضحکہما کما ابکیتہما.

انہیں سے ان لفظوں میں مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں آکر عرض کی کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے ہجرت پر بیعت کروں اور میں والدین کو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں حضور نے فرمایا کہ ان کے پاس واپس جاؤ پھر انہیں اس طرح ہنسو جس طرح تم نے انہیں رلایا ہے۔ (مولف) (ابوداؤد لؤل ص ۳۳۲، باب فی الرجل یغزو

وابواہ کارہان)

۵۱۵۔ اخرج ایضا عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا من اهل اليمن ہاجر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال هل لك احد

باليمن قال ابواى قال اذناك قال لا قال فارجع اليهما فاستاذنهما فان اذناك فجاهد والا فبرهما.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یمن کا ایک آدمی ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت شریفہ میں آیا تو حضور نے فرمایا کہ کیا یمن میں تمہارا کوئی ہے اس نے کہا کہ میرے والدین ہیں حضور نے فرمایا ان دونوں نے تم کو اجازت دے دی ہے اس نے عرض کیا کہ نہیں حضور نے فرمایا کہ تم والدین کے پاس جا کر اجازت مانگو اگر وہ اجازت دیدیں تو جہاد کرو ورنہ ان کے ساتھ نکلی اور بھلائی کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۳ صیقل لربین"۔ (ابوداؤد اول ص ۳۳۲، باب فی الرجل یغزو النخ)

۵۱۶۔ اخرج النسائی وابن ماجة والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم والطبرانی باسناد جيد عن معاوية بن جاهمة ان جاهمة رضى الله تعالى عنه جاء الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اردت ان اغزو وقد جنتك استشيرك فقال هل لك من ام قال نعم قال فالزمها فان الجنة عند (تحت) رجليها.

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سپہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مقدسہ میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ کے حضور مشورہ کے لئے حاضر ہوا ہوں تو حضور نے فرمایا کیا تمہاری ماں ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہاں میری ماں موجود ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی خدمت لازم کر لو کیونکہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔ (مولف) (نسائی دوم، ۵۳، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة)

جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے اس پر دو حدیثیں

۵۱۷۔ ولفظ الطبرانی قال ابيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم استشيره في الجهاد فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الك والدان قلت نعم قال الزمهما فان الجنة تحت ارجلهما.

اور طبرانی کے لفظ یہ ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس لئے آیا کہ جہاد کے بارے میں مشورہ کروں تو حضور نے فرمایا کیا تمہارے

ہیں میں نے عرض کیا ہاں فرمایا کہ دونوں کی خدمت لازم کر لو کیونکہ جنت دونوں کے قدموں کے نیچے ہے۔ (مولف) (الترغیب والترہیب ۳/۳۱۶، الترغیب فی بر الوالدین)

۵۱۸۔ اخراج هذا اعنى الطبرانی عن طلحة بن معوية السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی اريد الجهاد فی سبیل اللہ قال امك حية قلت نعم قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الزم رجليهما فثم الجنة.

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کا عزم رکھتا ہوں فرمایا تمہاری ماں زندہ ہیں میں نے کہا ہاں حضور نے فرمایا ان کے قدموں کو لازم کر لو یعنی ان کی خدمت کرو کہ جنت وہیں ہے (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۷۳ حقیق الرین“۔ (الترغیب والترہیب ۱/۳۱۶، الترغیب فی بر الوالدین)

مومن کامل کی معرفت پر ایک حدیث

۵۱۹۔ اخراج البخاری و ابو داؤد والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اصل میں بیاض ہے) الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده والمهاجر من هجر ما نهی اللہ تعالیٰ عنہ.

مومن کامل وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور ہمارے وہ ہے جو منہیات سے باز رہے۔ (مولف) (بخاری ۱/۶۱۱ باب المسلم من سلم الخ)

فقہ عالم راہ راست سے نہیں بک سکتا بخلاف جاہل عابد کے کہ اس کا بھگتا ممکن ہے

۵۲۰۔ اخراج الترمذی وابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فقیہ شیطاں پر ایک ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔ (مولف) (ترمذی دوم ص ۹۷، باب ماجاء فی فضل الفقیہ عنی العبادۃ، ابن ماجہ لؤل

ص ۲۰، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم)

جرتج راہب نے ماں کی پکار کا جواب نہیں دیا اس پر ایک حدیث

۵۲۱۔ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه قال لو کان جریج الراہب فقیہا

عالمنا لعلم ان اجابة دعاء امه اولی من عبادة ربه۔ اخرج الحسن بن سفيان في مسنده
والحكيم المولى الترمذی في نواتره وابن قانع في معجمه والبيهقي في شعب الایمان عن
شهر بن حوشب عن حوشب بن يزيد عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم۔

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جرتج راہب اگر فقیہ عالم ہوتا تو
جان لیتا کہ ماں کی پکار پر لبیک کہتا اپنے رب کی نفل عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔ (یعنی ایک مرتبہ
جرتج عبادت میں مشغول تھا کہ اس کی ماں نے آواز دی جرتج نے جواب نہیں دیا تو اس کی ماں
نے بددعا کر دی کہ اے اللہ جرتج کا منہ کالا کر دے اس کے بعد ایک فاحشہ عورت نے اس پر بد
کرداری کا الزام لگا دیا تھا۔ (مؤلف) "تذوی رضویہ ج ۳ ص ۶۷۵ صیقل الرین"۔ (کنز العمال ص ۵۵ ج ۲۲)
توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں حدیث میں ہے

۵۲۲۔ اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن انس عن النبي صلى
الله تعالى عليه وسلم كل بني آدم خطا وخير الخطائين التوابون۔
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لولا آدم تو خطاکار ہیں لیکن ان خطاکاروں کے
بہتر توبہ کرنے والے ہیں۔ (مؤلف) "تذوی رضویہ ج ۳ ص ۶۷۷، صیقل الرین"۔ (ابن ماجہ دوم
ص ۳۲۳، باب ذکر التوبة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت پر دو حدیثیں

۵۲۳۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اللهم فقهم (ای ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما) فی الدین۔ اخرجہ الشيخان۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اے اللہ اس (حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما) کو دین میں فقہہ بنا دے۔ (مؤلف) (مسلم دوم ص ۲۹۸، باب من فضائل عبدالله بن عباس)

۵۲۴۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم علمه الكتاب۔ اخرجہ الشيخان۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اے اللہ ان (حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما) کو علم دے دے۔ (مؤلف) "تذوی رضویہ ج ۳ ص ۶۷۷ صیقل الرین"۔ (بخاری اول
ص ۵۳۱، مناقب ابن عباس)

کہ معظمہ میں عزم گناہ پر بھی مواخذہ ہو گا حدیث میں ہے

۵۲۵۔ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه ما من بلدة يواخذ العبد فيها بالهمة

قبل العمل الا مكة.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں جس میں گناہ کرنے سے پہلے صرف عزم گناہ پر مواخذہ ہو۔ (مولف)

ساکنان مکہ کے بارے میں ایک حدیث پاک

۵۲۶۔ وقال سعيد بن المسيب للذي جاء من اهل المدينة يطلب العلم ارجع المدينة فانا نسمع ان ساكن مكة لا يموت حتى يكون الحرم عنده بمنزلة الحل لما يستحل من حرماها.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ طیبہ سے حصول علم کے لئے مکہ مکرمہ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ مدینہ منورہ لوٹ جائے کہ ہم نے سنا ہے کہ مکہ معظمہ کا باشندہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ حرم ان کے نزدیک حل کے مثل ہو جائے گا کہ وہ حرم کو حل تصور کرے گا۔ (مولف)

مکہ میں گناہ سرزد ہو جانے کے بارے میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کا فرمان

۵۲۷۔ وعن عمر رضي الله تعالى عنه خطبته اصبها بمكة اعز علي من سبعين

خطبته بغيرها.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر مکہ کا ایک گناہ زیادہ بھاری ہے دوسری جگہ کے ستر گناہوں سے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۷، صیقل الثمین"

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

کسی عورت کو غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے
 ۵۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یحل لامرأة ان تو من باللہ
 والیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم ولبلة الا مع ذی رحم محرم یقوم علیہا۔
 حلال نہیں اس عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو اللہ اور قیامت پر کہ ایک منزل کا بھی سفر
 کرے مگر محرم کے ساتھ جو اس کی حفاظت کرے۔ یعنی بچہ یا مجنون یا بے غیرت فاسق نہ ہو ایسا اگر
 محرم ہو تو اس کے ساتھ بھی سفر حرام ہے کہ اس سے حفاظت نہ ہو سیکے گی یا نا حفاظتی کا اندیشہ
 ہوگا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۸۲“ (الترغیب والترہیب ۴/۲۷۲ ترہیب المرأة ان تسافر)

مال حرام سے جو حج کیا جائے وہ مردود ہے

۵۲۹۔ حدیث میں ارشاد ہوا جو مال حرام لے کر حج کو جاتا ہے وہ لبیک کہتا ہے فرشتہ جو اب
 دیتا ہے لا لبیک ولا سعیدیک وحجک مردود علیک حتی ترد ما فی یدیک۔
 نہ تیری حاضری قبول نہ تیری خدمت مقبول اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود جب تک کہ تو یہ
 حرام مال جو تیرے ہاتھوں میں ہے واپس نہ دے دے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۸۵“ (الترغیب
 والترہیب ۲/۱۸۱، الترغیب فی النفقة فی الحج)

مدینہ کی افضلیت پر ایک حدیث پاک

۵۳۰۔ طبرانی کی حدیث ہے المدینة افضل من مكة۔

مکہ سے مدینہ افضل ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۸۷“ (کنز العمال ص ۲۰۰ ج ۱۳)

تعارف

انوار البشارة فی مسائل الحج والزیارة

(آداب سفر مقدمات حج احکام حج احرام طواف اور طریقہ حج وغیرہ کا بیان)

حج کے احکام و مسائل میں ۳۵ صفحات پر مبسوط یہ رسالہ مبارک کہ کسی سوال کا جواب نہیں ہے جیسا کہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکثر و بیشتر رسائل کا حال ہے کہ وہ کسی نہ کسی استفتاء کا جواب ہوتے ہیں، بلکہ یہ آپ کے بعض احباب کی طلب پر ایک مستقل تالیف ہے چنانچہ خود وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”یہ چند حرف ہدایت حجاج کے لئے ہیں، ان میں اکثر کتاب مطالب“ جو اہر البیان شریف تصنیف لطیف اقدس حضرت خاتم المؤمنین سیدنا مولانا مولوی محمد نقی علی خان صاحب قادری برکاتی قدس سرہ الشریف سے لکھا گئے ہیں۔“

”۳ شوال ۱۲۲۹ھ کو والا جناب حضرت سید محمد احسن صاحب بریلوی نے فقیر احمد رضا خاں قادری غفرلہ سے فرمایا کہ ۱۰ اشوال کو میرا ارادہ حج ہے، بہت لوگ جاتے ہیں حج کا طریقہ اور آداب لکھ کر چھاپ دے، حضرت سید صاحب کے حکم سے بکمال استعجال یہ چند سطور تحریر ہوئیں امید کہ بہ برکت سادات کرام اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمان بھائیوں کو نفع پہنچائے آمین“

اس رسالہ مجالہ میں چھ فصلیں ہیں اور ایک وصل اور ہر فصل دو وصل کے مندرجات نمبر وار ذکر کئے گئے ہیں۔

فصل اول: آداب سفر و مقدمات حج میں، اس میں ۴۸ ہدلیات نصبتیں ہیں۔

فصل دوم: احرام اور اس کے احکام اور داخلی حرم محترم و مکہ مکرمہ و مسجد حرام میں۔ اس میں ۲۰ مسائل و قواعد شرعیہ ہیں۔ اور مسئلہ نمبر ۹ کے ضمن میں ان ۵۳۰ چیزوں کا ذکر ہے جو حالت احرام میں کرنا حرام و ممنوع ہیں۔

فصل سوم: طواف و سعی صفا و مروہ کا بیان، اس میں ۳۶ ہدلیات و طریقے ہیں جو حاجیوں کے لئے قابل لحاظ ہیں۔ اور اس فصل میں ایک نقشہ کے ذریعہ سے مسجد حرام، مقام

ابراہیم، باب السلام، باب الصفا، تمام مصلوٰں کے مقاتلہ رکن شامی و عراقی، ملتزم و سنگ اسود، چاہ زمزم اور صفا و مرہ و غیرہ سمجھا گیا ہے اور ہر ایک کی تفصیل و تعیین بھی کی گئی ہے۔

فصل چہام: منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا قوف، اس میں ۲۳ مسائل و ترنیبات ہیں۔

فصل پنجم: منیٰ و مزدلفہ و باقی افعال حج میں، اس میں ۷۵ طریقہ حج و زیارت و غیرہ مذکور ہیں۔

فصل ششم: جرم اور ان کے کفارے، اس فصل میں ۶۰ مسائل و تہدیدات ہیں ان میں سے بعض کے ارتکاب سے دم لازم ہوگا اور بعض سے صمدت۔

عصل ہفتم: حاضرین سرکار اعظم مدینہ طیبہ حضور حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس و صل میں روضہ کریم کے ۳۰ آواب و فضائل کا بیان ہے۔

مسائل حج و احترام اور طواف و غیرہ پر مشتمل اس منید عوام و خواص جلیل القدر رسالے میں ۸ حدیثیں زونق تحریر ہیں۔

احادیث

انوار البشارة فی مسائل الحج و الزيارة

ایک آدمی کو تناسخ کرنا منع ہے

۵۳۱۔ حدیث میں ہے جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بتالیں اس میں

کاموں کا انتظام رہتا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۹۱ انوار البشارة“۔ (مشکوٰۃ ۲/۳۳۹، باب آداب السفر

الفصل الثانی)

درود پاک پڑھنے کی فضیلت پر ایک حدیث

۵۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا يكفي همك ويغفر لك ذنبك.

ایسا (جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھے گا) کرے گا تو اللہ تیرے

سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۰۱ انوار البشارة“

آب زمزم کے بارے میں تین حدیثیں

۵۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی

کے لئے ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۰۲ انوار البشارة“۔ (ابن ماجہ دوم ص ۲۲۶، باب الشرب من زمزم)

۵۳۴۔ حدیث میں ہے ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم کو کھ بھر کر نہیں

پیتے۔ (ابن ماجہ دوم ص ۲۲۶، باب الشرب من زمزم)

۵۳۵۔ حدیث چاہ زمزم میں نظر کرے تو ارفع نفاق ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۰۲ انوار البشارة“

ایک مفید و نافع دعاء

۵۳۶۔ حدیث میں ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو یہ دعا کرے گا اس کی خطا محسوسوں کا غم

دور کروں گا، محتاجی اس سے نکال لوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا، دنیا ناچار

و مجبور اس کے پاس آئے گی گو وہ اسے نہ چاہے (دعا یہ ہے) اللهم انك تعلم سرى و علانيتى

فاقبل معذرتى و تعلم حاجتى فاعطني سواى و تعلم مافى نفسى فاغفر لى ذنوبى اللهم

انى اسئلك ايمانا يباشر قلبى و يقينا صادقا حتى اعلم انه لا يصينى الا ما كنت لى

ورضى من المعيشة بما قسمت لى يا ارحم الراحمين.
 الہی تو میرا چھپا اور ظاہر سب جانتا ہے تو میرا عذر قبول فرما اور میری حاجت تجھے معلوم ہے
 تو میری مراد دے اور جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے تو میرے گناہ بخش دے الہی میں تجھ سے
 مانگتا ہوں وہ ایمان جو میرے دل میں پوست ہو جائے اور سچا یقین کہ میں جانوں کہ مجھے وہی ملے گا
 جو تو نے میرے لئے کھ دیا ہے اور اس معاش پر راضی ہونا جو تو نے مجھے نصیب کی ہے اے سب
 مہربانوں سے بڑھ کر مہربان۔

حضرت جبریل علیہ السلام کے مترجم سے اپٹ کر دعاء کرنے کے بارے میں ایک حدیث
 ۵۳۷۔ حدیث میں فرمایا میں جب چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ مترجم سے لپٹے ہوئے
 یہ دعا کر رہے ہیں یا واجد یا ماجد لا تنزل عنى نعمة انعمتها على.
 اے قدرت والے اے عزت والے مجھ سے زائل نہ کر جو نعمت تو نے مجھے بخشی ہے۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۰۲۔ انوار البشارة“

مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں پڑھنے کی فضیلت و برکت
 ۵۳۸۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسے میری
 مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لئے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔
 فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۳۷۔ انوار البشارة“ (ترغیب و ترہیب ۲/۲۱۵، الترغیب فی الصلاة فی
 المسجد الحرام)

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم

قواعد شرعیہ و فقہی جزئیات و مسلمات کا عظیم و جلیل شاہکار ”فتاویٰ رضویہ جلد پنجم“ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محققانہ و قاضیانہ بصیرت، فکر و اسلوب تحقیق اور نادر انداز استدلال کا واضح و روشن ثبوت ہے۔

اس فقہی انسائیکلو پیڈیا کے مضامین کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب الایمان، اور کتاب الحدود و العزیز پر مشتمل ہیں۔

کتاب النکاح: میں ۵۵۰ مسائل شرعیہ پر علمی و تحقیقی بحث کی گئی ہے اور اس میں یہ ابواب ہیں:

باب الحرمات: باب الولی، باب الکفایۃ فی النکاح، باب المهر، باب الجھاز، باب نکاح الکافر، باب المعاشرة اور باب القسم۔

کتاب الطلاق: کے ضمن میں ۳۷۳ مسائل شرعیہ مذکور ہیں اور اس میں یہ ابواب ہیں۔

باب الکنایہ، باب الصلح، باب الایلاء، باب الخلع، باب الطھار، باب العدة، باب الحدود (سوگ)، باب النسب، باب الحضایۃ (پرورش) اور باب النقہ۔

کتاب الایمان: کے تحت ۴۳ مسائل اور دو ابواب ہیں۔ باب الذر، باب الکفار۔ کتاب الحدود و العزیز میں ۳۵ مسائل علیہ ہیں۔

اس طرح یہ جلد ۱۰۰۲ تحقیقی و علمی فتوؤں پر مبسوط و مشون ہے۔

مذکورہ ابواب کے علاوہ ضمناً اس جلد میں فقہ کے ہزارہا مسائل و دیگر فوائد مزید ہیں جو ۴ مختلف عنوانات کے تحت زینت افروز تصنیف ہو رہے ہیں۔ یعنی :-

نماز، روزہ، حج، جنازہ، حیض، رضاع، رجعت، لعان، عین، عتاق، سیر، شرکت، وقف، بیوع، قرض کفالت، قضا، رسم الاقراء و المفتری، شہادۃ، وکالت، دعویٰ، اقرار، صلح، امانت، عاریت،

ہبہ، اجارہ، ولاء، اکراہ، ہجر، نصب، ضمن، تقسیم، مزارعہ، ذبح، حطر و اباحت، اشربہ، رہن، فرائض، عقائد، تفسیر، فوائد حدیثیہ، فوائد فقہیہ، تاریخ، فضائل و مناقب، حکایات، اور رد و ہابیہ و غیر ہم من المبتدعین۔

اور زیر تبصرہ اس جلد میں معلومات افزا اور انتہائی وقیع و گرانقدر دس رسائل علمیہ بھی شامل تحریر ہیں، اور جو ۳ رسائل دستیاب نہ ہونے کے سبب شریک اشاعت نہیں ہو سکے ہیں وہ یہ ہیں:

۱- حق الاحقاق فی حادثہ من نوازل الطلاق۔ (حالت غصہ میں طلاق دینے کا بیان)

۲- الکائس الدهاق باضافة الطلاق۔ (اضافت طلاق کا بیان)

۳- الجواهر الثمین فیما ینعقد بہ الیمین۔ (انعقاد قسم کا بیان)

میں نے جملہ دس رسائل میں سے ۷ رسائل سے احادیث کا استخراج کیا ہے جن کا تعارف

ان کے اپنے مقام پر آئے گا اور جن ۳ رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں۔

۱- عباب الانوار ان لانکاح بمجرد الاقرار، (بمجرد اقرار سے نکاح منعقد نہیں ہوتا)

اس رسالے میں امام احمد رضا بریلوی نے بیس سے زائد کتب فقہ کے حوالوں اور کتب

مذہب کی نصوص و عبارتوں سے ثابت کیا ہے کہ مرد و زن کے مجرد اقرار سے انعقاد نکاح دیانہ

ثابت نہ ہوگا، اگرچہ قضاء ثابت و نافذ ہو جائے گا، یعنی جن الفاظ سے کسی امر کی خبر مقصود ہو ان

سے نکاح منعقد نہ ہوگا، انعقاد نکاح کے لئے لفظ انشاء و مقصود کا ہونا ضروری ہے جب کہ دو شاہد بھی

ان کی اس گفتگو کو عقد نکاح سمجھیں۔

۲- البسط المسجل فی امتناع الزوجة بعد الوطی للمعجل۔ (مہر کے لئے وطی

کے بعد بھی زوجہ کو منع نفس کا حق ہے)

اس رسالے میں امام احمد رضا نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے کہ اگر مہر معجل کے عوض

نکاح ہو پھر وطی و تصرف بھی ہو جائے تو اس کے باوجود زوجہ کو اختیار ہے کہ جب تک مہر معجل

وصول نہ کر لے اپنے آپ کو تسلیم نہ کرے اور اس طرح منع نفس سے وہ ناشزہ و نافرمان بھی نہ

ہوگی، پھر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان عالیشان سے اس مسئلہ کی مزید تائید و

توثیق کی گئی ہے۔

۳- وحیق الاحقاق فی کلمات الطلاق۔ (طلاق کے کنائی الفاظ کے بیان میں)

اس رسالے میں طلاق بائن و رجعی کے کثیر الفاظ شہد کئے گئے ہیں، یعنی ۱۲۵ ایسے الفاظ

مذکور ہیں کہ اگر طلاق کی نیت ہو تو ان سے طلاق بائن واقع ہوگی، اور ۵۳ وہ الفاظ ہیں جن سے بغیر نیت کے بھی طلاق بائن پڑ جائے گی۔ اور ۷۳ طلاق رجعی کے الفاظ ہیں کہ بغیر نیت کے طلاق رجعی واقع ہوگی اور ۲۰ الفاظ سے بحالت نیت طلاق رجعی پڑے گی، اس طرح کل الفاظ طلاق ۲۵۳ ہوتے ہیں کہ ۱۶۰ الفاظ سے طلاق بائن پڑے گی اور ۹۳ سے طلاق رجعی۔

اور اختتام رسالہ میں ۹۸ الفاظ طلاق کی فرست بھی دی گئی ہے۔

اور یہ محققانہ رسالہ امام احمد رضا بریلوی کی تحقیقات کا ایک نادر الوجود شاہکار ہے کہ الفاظ طلاق پر مشتمل ایسا جامع بیش بہا مجموعہ شاہد ہی دیکھنے کو ملے، اور یہ رسالہ نافعہ ۷۱ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اور اس جلد کے حاشیہ پر کثیر علمی نکات و متعدد فوائد فقہیہ جو مذکور ہیں وہ تاجدار اہل سنت شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضرت ابوالبرکات محمد محی الدین مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا خان مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشحات قلم کا نتیجہ ہیں۔

اور یہ بے عدیل و شیل مجموعہ فتاویٰ جمہوری سائز کے ۹۹۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد کے جملہ رسائل و مسائل میں ۱۸۰ احادیث مبارکہ کا بر محل حاجت و مناسبت، شمول مصنف کی قاضیانہ و محدثانہ شان کا مظہر ہے قللہ در المصنف علیہ الرحمة و اجزہ عنا خیرا کثیرا۔

تعارف

ماحی الضلالة فی انکحة الہند و بنجالہ

(ہندو بنگالہ میں نکاح کے غلط مراسم کا ازالہ)

جمادی الاولیٰ ۱۳۱۷ھ کو الگ الگ مقامات سے ایک ہی نیچ کے دو سوالات آئے جن کا حاصل یہ ہے کہ ہندوستان و بنگال (بنگلہ دیش) میں نکاح کے جو طریقے رائج ہیں کہ اجازت کسی کے لئے لی جاتی ہے، نکاح خواں کوئی اور ہوتا ہے یا سرے سے عورت شرم و حیاء کے سبب اذن دیتی ہی نہیں خاموش رہتی ہے یا پھر روتی ہے تو شرعاً نکاح درست ہوتا ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے جو فاضلانہ و محققانہ جواب ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے۔

”اگر عورت عاقلہ بالغہ ہے تو اس کا اذن شرعاً معتبر و درست ہے، اور دو شیرہ کا سکوت و خاموش رہنا بھی اذن کے مترادف ہے مگر یہ اسی وقت ہے جب کہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی“

”لور مذہب رائج پر یہ نکاح، نکاح فضولی ہوتے ہیں، لور نکاح فسولی کو مذہب حنفی میں باطل جانتا محض جمالت و نادانی ہے بلکہ باجماع حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور اجازت اصیل پر موقوف رہتا ہے اگر وہ اجازت دے نافذ ہو جائے لور رد کر دے تو باطل ہو جائے۔“

”پھر اجازت جس طرح قول سے ہوتی ہے یو ہیں اس فعل یا حال سے بھی ہو جاتی ہے جس سے رضامندی سمجھی جائے لور ہمارے بلاد میں جب یہ طریقہ نکاح رائج و معلوم ہے کہ وکیل خود نہ پڑھائے گا بلکہ دوسرے سے پڑھوائے گا تو کہہ سکتے ہیں کہ اذن میں دوسرے کو اذن دینے کا بھی عرفاً اذن مل جانا ثابت ہے، لور وکیل کو جب اذن توکیل ہو تو بیشک اسے اختیار ہے کہ خود پڑھائے یا دوسرے کو اجازت دے“

اس کے علاوہ مسئلہ کی لور بہت ساری شقیں، شرطیں لور قیدیں ذکر کرتے ہوئے، نکاح کے اذن و احیذان لور فضولی و اصیل و وکیل کے احکام کا تفصیلی بیان لور عقدہ مسئلہ کا حل کچھ اس

خوبصورتی سے فرمایا ہے کہ بحسن اللہ۔

جہاں نکاح فضولی کو باطل کہنے والوں کی خوب خبر لی ہے وہیں نکاح فضولی معلوم یا منظون خرابیوں کی نشاندہی بھی کی ہے اور اس سے بچنے کی تدابیر بھی بیان فرمائی ہیں۔ بالجملہ یہ رسالہ حضرت مصنف کی فضیلت و وسعت نظر، استحضار جزئیات و آخرہ و خیر خواہی امت مرحومہ پر شاہد عدل ہے۔ اور سولہ صفحے کے اس رسالے میں صرف دو حدیثیں ہیں۔

احادیث

ماحی الضلالة فی انکحة الهند و بنجالة

بالغ لڑکی سے اس کے نکاح کی اجازت لی جائے گی۔

۱- قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم البكر تستاذن في نفسها و اذنها

صماتها. رواه احمد و الستة الا البخارى عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باکرہ بالغہ سے اذن لیا جائے گا اور اس کا

سکوت بھی اذن ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۱۰۳۔ ماحی الضلالة" (مسلم اول، ص ۲۵۵،

باب استينان الثيب في النكاح الخ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۲- قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم هل انتم تار كولى صاحبى۔

تو کیا آج تم لوگ میرے ایسے دوست کو چھوڑ دو گے؟ (مولف) یعنی حضرت ابو درداء

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھا کہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور سلام کے بعد انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول

اللہ میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ باتیں ہو گئیں پھر میں نے نادم ہو کر ان سے کچھ

معذرت طلب کی لیکن انہوں نے معذرت طلب کرنے سے انکار کر دیا، یہ سن کر حضور نے تین بار

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو معاف فرمائے تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی

حضور کی بارگاہ میں آگئے ان کو دیکھتے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کا رنگ بدل

گیا، حضور کو رنجیدہ دیکھ کر حضرت عمر روزانو بیٹھے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں ان سے

زیادہ قصور وار ہوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری

طرف مبعوث فرمایا تو تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا مگر ابو بکر نے میری تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے

میری عنقراری و مدد کی فہل انتم تار كولى صاحبى، تو کیا آج تم لوگ میرے ایسے دوست کو

چھوڑ دو گے؟ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۱۱۲۔ ماحی الضلالة۔ (بخاری ار ۵۱،

باب فضل ابى بكر بعد النبى صلى الله تعالى عليه وسلم)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم

جھوٹی گواہی دینے کی ہولناک و عیدوں پر مشتمل تین حدیثیں

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عدلت شهادة الزور الا شرک

بالله عدلت شهادة الزور الا شرک بالله عدلت شهادة الزور الا شرک بالله.

جھوٹی گواہی خدا کے ساتھ شریک کر نیکی برابر کی گئی جھوٹی گواہی خدا کے لیے شریک

بتانے کے ہمسر ٹھہرائی گئی جھوٹی گواہی خدا کا شریک ماننے کے ساتھ کی گئی۔ رواہ ابو داؤد

والترمذی وابن ماجہ عن خريم بن فاتك رضى الله تعالى عنه۔ (ابوداؤد روم ص ۵۰۶، باب فی

شهادة الزور)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الا انبکم باکبر الکبائر قول الزور

او قال شهادة الزور.

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ سب کبیروں سے بڑا کبیرہ کونسا ہے۔ بتوٹ کی بات یا فرمایا جھوٹی

گواہی۔ رواہ الشيخان عن انس رضى الله تعالى عنه۔ (بخاری اول ص ۳۶۲، باب ما قيل فی

شهادة الزور الخ)

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لن تزول قدما شاهد الزور حتى

يوجب الله له النار.

جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ عزوجل اس کے لئے جہنم واجب

کردیتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ والحاكم وصحح سنده عن ابن عمر رضى الله تعالى

عنهما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۱۳۳" (ابن ماجہ ج ۲، ص ۱۷۳، باب شهادة الزور)

مسلمین کی کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر لینا جائز نہیں

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا يحل لمسلم ان ياخذ عصا اخيه

بغير طيب نفس منه.

مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی ولی مرضی کے لے لے۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد

ص ۶۵۹ ج ۶)

ظلم و گناہ پر اعانت کرنا حرام ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مشی مع ظالم لیبینہ و هو یعلم

انہ ظالم فقد خرج من الاسلام۔

جو کسی ظالم کے ساتھ چلا اس کی مدد کرنے اور وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے وہ بیشک اسلام سے

نکل گیا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والضعفاء فی المختارۃ عن اوس بن شرحبیل الاشجعی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۵" (کنز العمال ص ۲۸۳ ج ۳)

شہادت کے متعدد طریقے پر ایک حدیث

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قتل دون ماله فهو شهید ومن

قتل دون دمه فهو شهید ومن قتل دون دینہ فهو شهید ومن قتل دون اہلہ فهو شهید۔

جو اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے وہ شہید جو اپنا دین

بچانے میں مارا جائے وہ شہید جو اپنے گھر والوں کے بچانے میں مارا جائے وہ شہید۔ اخرجہ الائمة

احمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن حبان فی صحاحہم عن سعد بن زید رضی اللہ

تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۶" (نسائی دوم ص ۷۲ امن قاتل دون دینہ)

تجدید ایمان امر محمود ہے اس پر دو حدیثیں

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الایمان لیخلق فی جوف

احدکم کما یخلق الثوب فاسألوا اللہ تعالیٰ ان یجدد الایمان فی قلوبکم۔

بیشک ایمان تم میں کسی کے باطن میں پرانا پڑ جاتا ہے جیسے کپڑا کہنہ ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل

سے مانگو کہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ فرمائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

بسند حسن والحاکم فی المستدرک عن عمرو بسند صحیح رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اجمعین۔ (کنز العمال ص ۲۳۳ ج ۱)

۱۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جددوا ایمانکم اکثر وامن قول لا الہ الا اللہ

اپنے ایمان تازہ کرو لا الہ الا اللہ بکثرت کہو۔ رواہ الامام احمد والحاکم عن ابی

ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۸“ (مسند احمد ص ۷۳ ج ۳) بے حضور دو گواہ نکاح فاسد ہے۔

۱۱۔ حدیث میں فرمایا الزواني اللاتي ينكحن انفسهن بغير بينة۔

زناکار ہیں جو اپنی جانوں کو نکاح میں دیتی ہیں بغیر گواہوں کے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۵“

(ترمذی ۱۳۰، باب ماجاء لانکاح لا یبینه)

ولیمہ بعد نکاح سنت ہے

۱۲۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اولم ولو بشاقد

ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی دنبہ یا اگرچہ ایک دنبہ دونوں متعی محتمل ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۵

ص ۱۹۰“ (بخاری دوم ص ۷۷، باب الولیمة ولوبشاة، مسلم لول ص ۴۵۸، باب الصداق وجواز کونہ الخ)

کافروں سے دینی کام میں مدد لینا منع ہے حدیث میں ہے

۱۳۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انا لانستعين بمشرك.

اخرجه احمد و ابوداؤد وابن ماجه عن ام المومنين الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند صحیح۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں مانگتے۔

(مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۱“ (ابن ماجہ دوم ص ۲۰۸، باب الاستعانة بالمشرکین)

غیر کی مخطوبہ کو پیام نکاح دینا شرعاً منع ہے حدیث میں ہے

۱۴۔ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن السوم على سوم اخيه

والخطبة على خطبة اخيه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کے نرخ پر دوسرے کو نرخ کرنے اور کسی کے

منگیتر کو نکاح کا پیام دینے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۱“ (مسلم لول

ص ۴۵۴، باب تحريم الخطبة على خطبة اخيه الخ)

قسم توڑنے کی ایک صورت

۱۵۔ اخرج الامام احمد ومسلم في صحيحه والترمذی عن ابی هريرة رضی

اللہ تعالیٰ عنہ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من حلف على يمين فرأى غيرها

خير امنها فليات الذي هو خير وليكفر عن يمينه

حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں درباہ قسم حکم دیا ہے کہ اگر تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو پھر خیال میں آئے کہ اس کا خلاف شرعاً بہتر ہے تو اس بہتر ہی پر عمل کرو بلکہ قسم کا کفارہ دیدو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۲" (مسلم دوم ص ۳۸ باب ندب من حلف بمینا فرای الخ) تین باتوں میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے

۱۶۔ حدیث میں ہے یا علی لاتؤخر ثلثا الصلاة اذا حانت والجنابة اذا حضرت والایم اذا وجدت لها كفوا. او كما قال صلى الله تعالى عليه وسلم.

اے علی تین باتوں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں جبکہ وقت آجائے اور نماز جنازہ میں جبکہ حاضر ہو اور عورت کے نکاح میں جبکہ اس کا کفو بجائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۸" (ترمذی اول ص ۲۰۶، باب ما جاء فی تعجیل الجنابة)

خطبہ کے بارے میں ایک حدیث

۱۷۔ خطبہ میں مطلقاً قیام افضل ہے مگر خطبہ ناقلہ بیٹھ کر بھی ثابت ہیں۔ حدیث میں ہے۔ ابن جریر عن سماك بن حرب قال سمعت معرورا او معروم التيمي قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصعد المنبر فعد دون مقعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمقعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اوصيكم بتقوى الله واسمعوا واطيعوا من ولاة.

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر چڑھ کر وہاں قعود فرمایا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں مبارک رکھے تھے اور فرمایا کہ میں تمہیں تقویٰ کی تاکید کرتا ہوں اور یہ کہ تم سنو اور ان کی اطاعت کرو جن کو اللہ نے تمہارے امر کا والی بنایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۸"

بیوی کی خالہ اور پھوپھی حلال نہیں

۱۸۔ حدیث مشہور ہے لاتنكح المرأة علی عمتها ولا علی خالتها۔

کسی عورت کا اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح نہ کیا جائے۔ (مولف) (یعنی جب تک عورت نکاح یا عدت میں ہے اس وقت تک اس کی پھوپھی اور خالہ سے اس کے شوہر کو نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۸۵" (مسلم ۱/۳۵۳، باب تحريم الجمع

بين المرأة و...

غیر شرعی شرطین باطل و فاسد ہیں

۱۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما بال اقوام یشرطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطاً لیس فی کتاب اللہ فهو ردوان کانت مائة (مرة). شرط شرط اللہ احق و اوثق. (رواہ الشیخان عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں، جو ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں اگرچہ سو بار لگائے تو وہ مردود ہے صرف اللہ کی شرط حق اور لائق و وثوق ہے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۰۷" (ترغیب دوم ص ۳۳، باب ماجاء فی النکاح بتصدق لہ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت کو علم سکھاتے ہیں

۲۰۔ حدیث میں فرمایا انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم. رواہ احمد و ابو داؤد والنسائی وابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تمہارے لئے تمہارے والد کے مثل ہوں کہ تم سب کو علم سکھاتا ہوں (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۲۷" (مسند احمد ص ۹۳ ج ۲) شاہدین کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

۲۱۔ حدیث میں ارشاد ہے لانکاح الا بولی وشاہدی عدل۔

ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ (مؤلف) (یعنی نابالغ کا نکاح ولی کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے اور زہی دو گواہوں کی گواہی تو وہ سب کے لئے شرط ہے) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۱۰" (ترغیب ۱/۱۲۹، باب ماجاء لانکاح الا بولی)

جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے۔

۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا معشر الشبان (الشباب) من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحسن للفرج ومن لم یستطع فعليه بالصوم فانہ له وجاء.

اے گروہ جوانان تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے کہ نکاح پریشان نظری

و بدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں کہ کسر شہوت نفسانی کر دیں گے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۷" (بخاری دوم ص ۷۵۸، باب من لم یستطع نذہ صیئہ)

مہر جتنا کثیر ہو مقرر کرنا جائز ہے

۲۳۔ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار خطبہ میں مغالات فی المہور یعنی حیثیت سے زیادہ مہرباندہنے پر انکار شدید فرمایا حاضرین میں سے ایک بی بی انھیں آیہ کریمہ و آیتہم احدھن فنظارا تا موت کی جس میں سونے کا ڈھیر عورت کے مہر میں مقرر کرنا جائز فرمایا گیا فوراً امیر المؤمنین نے انکار سے رجوع فرمایا اور بکمال تواضع فرمایا اللھم کل احد افقہ من عمر حتی المخلدرات فی المحال۔

اے اللہ ہر ایک عمر سے زیادہ جانتا ہے یہاں تک کہ پر وہ نشین خواتین بھی۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۹۳"

کنیز کی تعلیم و تادیب اور اسکی تزویج کے بارے میں ایک حدیث

۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رجل کانت لہ امة فغذاھا فاحسن

غذاء ھا ثم ادبھا فاحسن تادیبھا و علمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا و تزوجھا فلہ اجران۔

یعنی جو کوئی کنیز رکھتا ہے اسے کھلائے پھر ادب سکھائے اور بہتر سکھائے اور علم پڑھائے اور

خوب پڑھائے پھر اسے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لائے وہ شخص دو ہر الثواب پائے۔ رواہ الائمة

احمد و البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی

لہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۲۷" (بخاری اول ص ۲۰۷، باب تعبہ الرجل امته و امته، ابن

ماجد اول ص ۱۳۲، باب رجل یعتق منہ نبح)

جانور یا انسان کسی پر بے وجہ شرعی لعنت کرنی جائز نہیں

۲۵۔ صحیح حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے اپنے ناقہ کو لعنت کی حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چمڑا دیا کہ طعونہ ناقہ پر ہمارے ساتھ نہ رہ پھر کسی نے اس ناقہ کو نہ چھوا۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۳۰"

متعہ پہلے جائز تھا پھر روز خیر حرام ہو گیا

۲۶۔ صحیح مسلم شریف میں حدیث سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایہا الناس انی کنت آذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ عزوجل قد حرم ذلك الی یوم القیمة۔

اے لوگو میں نے پہلے تمہیں اجازت دی تھی عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کی اور اب بیشک اللہ عزوجل نے اسے حرام فرمادیا قیامت تک۔ (مسلم اول، ص ۴۵۱، باب نکاح المتعہ الخ)
۲۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن متعہ النساء یوم خیبر و عن (اکل) لحوم الحمر الانسیة۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن عورتوں سے متعہ اور گدھے کا گوشت حرام فرمادیا۔ (مسلم اول، ص ۴۵۲، باب نکاح المتعہ الخ)
۲۸۔ جامع ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال انما كانت المتعہ فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدة لیس له بها معرفة فیتزوج المرأة بقدر ما یری انه یقیم فتحفظ له متاعه (متاعا) وتصلح له شانہ (شیئہ) حتی اذا نزلت الآیة الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم قال ابن عباس فکل فرج سواہما فهو حرام۔

متعہ ابتدائے اسلام میں تھا مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کے لئے عقد کر لیتا جتنے روز اس کے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا وہ عورت اس کے اسباب کی حفاظت اس کے کاموں کی درستی کرتی جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا بی بیوں اور کنیتوں کے اس دن سے ان دو کے سوا جو فرج ہے وہ حرام ہو گئی۔ (ترمذی اول ص ۲۱۳، باب ما جاء فی نکاح المتعہ)

۲۹۔ حازمی کتاب الناح والخصوخ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی غزوہ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنظر الیہن وقال من هولاء النسوة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے انہیں دیکھا فرمایا یہ عورتیں کون ہیں قلنا یا رسول اللہ نمتعنا منہن ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ان سے ہم نے متعہ کیا ہے قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی احمرت وجنتاہ وتمعر وجهہ وقام فینا خطیبا فحمد اللہ واثنی

عليه ثم نهى عن المتعة.

یہ نکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخصتہ
مبذک سرخ ہو گئے اور چہرہ انور کارنگ بدل گیا خطبہ فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر متعہ کا حرام ہونا
بیان فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۳۳"

جو نسب سے حرام ہے وہ رضاعت سے حرام ہے

۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بحرم من الرضاة ما بحرم من

الولادة. رواه الجماعة الا ابن ماجة عن ام المؤمنين رضى الله تعالى عنها.

جو ولادت سے حرام ہے وہ رضاعت سے حرام ہے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۳۲"

(بخاری دوم ص ۷۶۳، باب و امهاتکم الالهی وضعکم لہن) (مسلم اول ص ۳۶۶ کتاب الرضاة)

تعارف

ہبة النساء فی تحقیق المصاہرة بالزنا
(زنا سے ثبوت مصاہرت کا بیان)

۲۲ سوال المکرم ۱۳۱۵ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ زید نے اپنی ساس سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام ہوئی یا نہیں اور اگر ہو گئی تو ضرورت طلاق ہے یا نہیں؟
جس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے نظریہ حنفیہ کے مطابق صرف حکم حرمت لکھنے پر قناعت نہیں کی بلکہ نظریہ حنفیہ کی حقانیت کے اثبات اور تائید و تقویت میں نصوص کتاب و سنت کا اور عبارات کتب فقہ و اقوال ائمہ کا انبار لگا دیا چنانچہ آیت کریمہ حرمت مصاہرت کے متعلق حضرت مجیب ارشاد فرماتے ہیں ”اور حاصل آیت کریمہ یہ کہ جس عورت سے تم نے کسی طرح صحبت کی اگرچہ بلا نکاح اگرچہ بروجہ حرام اس کی بیٹی تم پر حرام ہو گئی۔ یہی ہمارے ائمہ کرام و اکابر صحابہ کرام و جماہیر ائمہ تابعین و اکابر مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب و موقف ہے۔ مگر مخالفین مثلاً بعض شافعیہ و غیر مقلدین کے نزدیک زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، اور وہ دلیل میں اس حدیث کو پیش کرتے ہیں کہ لا یحرم الحرام الحلال یعنی حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

لیکن امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں فرمایا یہ حدیث سخت ضعیف و ساقط اور ناقابل احتجاج ہے اور اس کے راوی اسحاق بن ابی فرہہ پر کلام کرتے ہوئے متعدد وجوہ سے ثابت کیا کہ محدثین کے نزدیک یہ متروک ہے پھر اپنے حنفی موقف و مسلک کی تائید و حمایت میں چند حدیثیں پیش کیں اور واضح کیا کہ جس طرح وطی حلال سے مصاہرت ثابت ہوتی ہے اسی طرح وطی حرام و زنا سے بھی۔

لہذا حرمت مصاہرت سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے زانیہ نہیں ہوتی یعنی اس حرمت کے پیدا

ہونے سے مرد و زن کو جدا ہو جانا اور اس نکاح فاسد شدہ کا زائل و فسخ کر دینا فرض ہو جاتا ہے مگر خود بخود نکاح زائل نہیں ہو جاتا، یہاں تک کہ شوہر جب تک متاثر نہ کرے اور بعد متاثر نہ کرے گزرے عورت کو روا نہیں کہ دوسرے سے نکاح کر لے، اور قبل متاثر نہ کرے شوہر کا اس سے وطی کرنا حرام ہوتا ہے مگر زنا نہیں کہ نکاح باقی ہے۔

ولہذا ایسے نکاح کے ازالہ کو جو الفاظ کے جائیں وہ طلاق نہیں بلکہ متاثر نہ کہلاتے ہیں اگرچہ بلقہ طلاق ہوں، اور اس وطی سے جو اولاد پیدا ہو وہ صحیح النسب ہے اور ماں باپ دونوں کی وارث بھی۔ لیکن زن و شوہر آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

غرضیکہ حرمت معاہرت کے ثبوت و تحقیق پر مشتمل نو صفحے کے اس رسالے میں سات حدیثیں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں۔

احادیث

ہبۃ النساء فی تحقیق المصاہرۃ بالزنا

جس طرح نکاح سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے اسی طرح زنا سے بھی ہو جاتی ہے کہ حرمت کے لئے نہ نکاح شرط نہ وطی کا بروجہ حلال ہونا بلکہ مناط حرمت مطلقاً وطی ہے اس پر چند حدیثیں

۳۱۔ ابن حبان کتاب الصحفاء میں ہے حدثنا الحسن بن سفین نا اسحاق بن بھلول نا عبداللہ بن نافع نا المغیرۃ بن اسمعیل بن ایوب بن مسلمۃ عن عثمان بن عبدالرحمن عن ابن شہاب الزہری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الرجل یتبع المرأة حراما ینکح ابنتها او یتبع الابنة حراما ینکح امها فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحرم الحرام الحلال انما یحرم ما کان بنکاح حلال .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس مرد کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی عورت سے حرام کاری کرے تو کیا وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے، یا بیٹی سے حرام کاری کرے تو کیا وہ اس کی ماں سے نکاح کر سکتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام حلال کو حرام نہیں کرتا حرمت تو وہی وطی لاتی ہے جو نکاح حلال سے ہو (یہ روایت ضعیف بلکہ موضوع ہے لہذا واجب الترمک ہے چنانچہ امام احمد رضا آگے فرماتے ہیں کہ۔ مولف) ابن حبان نے اسے روایت کر کے کہا عثمان بن عبدالرحمن ہو الوقاصی یروی عن الثقات الاشیاء الموضوعات لایحوز الاحتجاج بہ۔ یہ عثمان بن عبدالرحمن وہی وقاصی ہے ثقات سے موضوع خبریں روایت کر دیتا ہے اس سے سند لانا حلال نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۳ ہبۃ النساء“

۳۲۔ سنن ابن ماجہ میں روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوں آئی حدثنا یحییٰ بن معلی بن منصور ثنا اسحاق بن محمد القروی ثنا عبداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا یحرم الحرام الحلال۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فضل حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔ (مولف)

"فدوی رضویہ ج ۵ ص ۲۳۸" ح۲۳۸ (ابن ماجہ لول ص ۱۴۶ باب لا یحرم الحرام الحلان)

۳۳۔ فرج القدر میں ہے قال رجل یا رسول اللہ انی زنیبت بامرأة فی الجاهلیة الفانکح

استہا قال لا اری ذلك ولا یصح ان تنکح امرأة تطلع من ابتها علی ما تطلع علیہ منها.

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے زلفہ جاہلیت میں ایک عورت سے زنا کیا تھا کیا

اس کی بیٹی سے نکاح کر لوں فرمایا میری رائے نہیں اور نہ ایسا نکاح جائز ہے کہ بیٹی کی اس چیز پر مطلع

ہو جس چیز پر اس کی ماں کی مطلع تھا۔ (فرج القدر ص ۲۹۳ آتب النکاح)

۳۴۔ اس کے مؤید ہے وہ حدیث کہ غایہ سمعانیہ میں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی

اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من نظر الی

فرج امرأة بشهوة حرمت علیہ امہا وبتہا.

جو کسی عورت کی فرج کو شہوت سے دیکھے اس پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام ہو جائیں۔

۳۵۔ دوسری حدیث میں ہے ملعون من نظر الی فرج امرأة وبتہا.

ملعون ہے جو کسی عورت اور اس کی بیٹی دونوں کی فرج دیکھے۔

۳۶۔ عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں حضرت ابراہیم ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کی من نظر الی فرج امرأة وبتہا لم یبظن اللہ الیہ یوم القیمة.

جو کسی عورت اور اس کی دختر دونوں کی فرج دیکھے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر رحمت نہ کرے۔

۳۷۔ نیز مصنف میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے فی الذی

یزنی بام امرأته قال حرمتا علیہ۔

یعنی اپنی ساس سے زنا کرنے والے کی نسبت فرمایا کہ اس پر ساس اور عورت دونوں حرام

ہو گئیں۔ "فدوی رضویہ ج ۵ ص ۲۵۱ ح۲۵۱" ح۲۵۱

حدیث

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم

قلوب رحمان کے دست قدرت میں ہیں حدیث میں ہے

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف یشاء۔ رواہ احمد والترمذی والحاکم عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورجالہ رجال مسلم۔

بیشک دل اللہ عزوجل کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں (ما یلیق بشانہ) وہ جس طرح چاہتا ہے اسے بدلتا ہے (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۵۴“ (ترمذی دوم، ص ۳۶، باب ماجاء ان القلوب

بین اصبعی الرحمن)

تعارف

ازالة العار بحجر الكرائم عن كلاب النار

(بد عقیدوں سے نکاح کی ممانعت کا بیان)

ربیع الاول شریف ۱۴۱۶ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ سنیہ عورت کا نکاح غیر مقلد وہابی سے کر دینا جائز ہے یا ممنوع؟ اس سوال کے ساتھ جو جواب مرقوم ہے وہ دس جلیل القدر و مقدر علمائے بدایوں و بہار کے دستخطوں سے مزین و آراستہ ہے۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس کے جواب میں نصوص شرعیہ کی روشنی میں ثابت و واضح کیا کہ وہابی ہو یا رافضی، جو بد مذہب عقائد کفریہ رکھتا ہے تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض و زنائے خالص ہے، اگرچہ صورت، صورت سوال کی عکس ہو کہ مرد سنی ہو اور عورت وہابیہ، بہر دو صورت ایسا نکاح شرعاً و درست لور ممنوع و گناہ ہے پھر بد مذہب سے سنیہ کی تزویج ممنوع ہونے پر شرع مطہر سے چھ دلیلیں قائم کی گئی ہیں لور ہر دلیل کے ضمن میں پہلے آیات قرآنیہ پھر احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسا نکاح ناجائز و حرام ہے۔

اس کے علاوہ متعدد وجوہ سے وہابیہ نجد کے کفریات و باطل عقائد طشت ازبام کئے گئے ہیں۔

لور اخیر میں امام احمد رضا نے تحریر فرمایا ہے کہ

”الحمد لله آفتاب حق بے حجاب صاحب متجلی ہو لور دلائل واضحہ سے نہ صرف وہابی بلکہ ہر

بد مذہب کے ساتھ سنیہ کی تزویج کا باطل محض یا اقل درجہ ممنوع و گناہ ہونا ظاہر ہو گیا۔

لور اس رسالہ حقہ کے جلوہ تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی استقامت فی

الدین کی کتنی اعلیٰ منزلوں پر قارئین تھے لور وہ عوام مسلمین کو ہر لحظہ کتنا پابند شرع دیکھنا چاہتے

تھے۔ لور آپ کے سینہ میں کیسا درد مند و ناصح قوم و ملت دل تھا؟ لور یہ منصفانہ رسالہ ۱۸ صفحات پر

پھیلا ہوا ہے لور اس میں ۲۰ حدیثیں شامل اولہ ہیں۔

احادیث

ازالة العار بحجر الكرائم عن كلاب النار

مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے

۳۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما امرء قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما زاد مسلم ان کان کما قال و الارجعت علیہ۔

جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ فی الحقیقت کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کفر کا حکم اسی قائل پر پلٹ آئے گا۔ (مسلم اول، ص ۷۷۔ باب بیان حال ایمان من قال لاخیه الخ)

۴۰۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہے لیس من دعا رجلاً بالكفر او قال عدو الله و لیس كذلك الا عاد علیہ۔

جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن بتائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کا یہ قول اسی پر پلٹ آئے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۵۹" ازالة العار۔ (مسلم اول، ص ۷۷، باب بیان حال ایمان من الخ)

زوجہ کی محبت شوہر سے وابستہ ہوتی ہے

۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للزوج من المرأة لشعبة

ماہی لشی۔

عورت کے دل میں شوہر کے لئے جو راہ ہے کسی کے لئے نہیں۔ رواہ ابن ماجہ و الحاکم عن محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۵۔ باب ماجا فی البکا علی المیت)

آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المرء مع من احب۔

آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ رواہ الاثمة احمد و السنة

الا بن ماجہ عن انس و الشیخان عن ابن مسعود و احمد و مسلم عن جابر و ابو داؤد عن ابی ذر و الترمذی عن صفوان بن عسال و فی الباب عن علی و ابی ہریرة و ابی موسیٰ و غیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "تأوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۵ ازالۃ العار" (بخاری دوم، ص ۹۱۱، باب علامۃ الحب فی اللہ الخ) (مسلم دوم، ص ۳۳۲، باب المرء مع من احب)

بد مذہبوں سے دور رہنے کی تاکید پر ایک حدیث

۳۳۔ حدیث صحیح صریح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم و ایہم

لا یضلونکم و لا یفتینکم۔

مگر اہوں سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے

میں نہ ڈال دیں۔ رواہ مسلم۔ (مسلم اول، ص ۱۰۰، باب النہی عن الروایۃ الخ)

عورت نرم دل اور کسی بات میں جلد اثر پذیر ہوتی ہے

۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رویدک یا انجشة بالقواریر۔

اے انجو ان شیشیوں کو مہلت دو۔ یعنی ایک قافلے میں حضرت انجوہ حدی خوانی

کر رہے تھے جس میں بعض ازواج مطہرات بھی تھیں تو حضور علیہ السلام نے ان سے یہ فرمایا اور

عورات کو بروجہ نزاکت قارورہ سے تشبیہ دی۔ (مولف) (بخاری دوم، ۹۰۸۔ باب ما یجوز من

الشعر و الرجز الخ)

عورت دین اور عقل میں ناقص ہوتی ہے اور یہی حدیث کا ارشاد ہے کہ

۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (عورتوں کو) ناقصات العقل و الدین

فرمایا ہے۔ (بخاری اول، ص ۴۴، باب ترک الحائض الصوم)

محبت اندھا بہرا کرنے والی ہوتی ہے حدیث میں ہے

۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حبك الشی یعم و یصم۔

محبت اندھا بہرا کر دیتی ہے۔ رواہ احمد و البخاری فی التاریخ و ابو داؤد عن ابی

الرداء و ابن عساکر بسند حسن عن عبداللہ بن انیس و الخرائطی فی الاعتلال عن

ابی بوزة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۹۹۔ باب فی الہوی)

غور و فکر کے بعد دوستی اختیار کرو

۳۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم

من یخالل۔

آدمی اپنے محبوب کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھ بھال کر کسی سے دوستی کرو۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ (ترمذی دوم، ص ۶۳، باب من البر والصلة)

قلب کو قلب کہتے ہی اسی لئے ہیں کہ وہ معکب ہوتا ہے۔

۳۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل القلب مثل الریثۃ قلبها

الریاح بفلاۃ۔

دل کی حالت اس پر کی طرح ہے کہ میدان میں پڑا ہوا اور ہوائیں اسے پلٹے دے رہی ہوں۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص

۲۶۶، ازالة العار“ (ابن ماجہ اول، ص ۱۰، باب فی القدر)

عورت پر سب سے زیادہ حق شوہر کا ہے

۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعظم الناس حقا علی المرأة زوجها۔

عورت پر سب سے بڑھ کر حق اس کے شوہر کا ہے۔ رواہ الحاکم و صححه عن ام

المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۷“ ازالة العار۔ (کنز العمال،

ص ۲۳۶، ج ۲۱)

شوہر عورت کے لئے سخت واجب لتظیم ہے

۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کنت أمرا احلنا ان یسجد

لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم علیهن من الحق و لو

کان من قدمه الی مفرق راسه فرحة تنجس بالقبح و الصدید ثم استقبلته فلحسته

ماادت حقه۔

اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو البتہ عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے

شوہروں کو سجدہ کریں بسبب اس حق کے کہ اللہ عزوجل نے ان کے لئے ان پر رکھا ہے اور اگر

شوہر کی ایڑی سے مانگ تک سارا جسم پھوڑا ہو جس سے پیپ اور گندہ پانی جوش مارتا ہو عورت آکر

اپنی زبان سے اسے چاٹ کر صاف کرے تو خاندان کا حق ادا نہ کیا۔ رواہ ابو داؤد و الحاکم بسند

صحیح عن قیس بن سعد بن عبادة و احمد و الترمذی عن انس بن مالک و فصل

السجود احمد و ابن ماجه و ابن حبان عن عبدالله بن ابى اوفى و الترمذى و ابن ماجه عن ابى هريرة و احمد عن معاذ بن جبل و الحاكم عن بريدة الاسلمى رضى الله تعالى عنهم۔ "فتاوى رضويه، ج ۵، ص ۲۶۷ ازالة العار" (ابوداؤد لول، ص ۲۹۱۔ باب فى حق الزوج على المرأة) (مسند احمد، ص ۶۳۳، ج ۳)

بد مذہب و بدعتی کی تعظیم حرام ہے

۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من وقر صاحب بدعة فقد اعان

على هدم الاسلام۔

جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانپنے میں مدد کی۔ رواہ ابن عدی

و ابن عساکر عن ام المومنین الصديقتو الحسن بن سفین فی مسنده و ابونعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل و السجزی فی الابانة عن ابن عمر و کابن عدی عن ابن عباس و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیة عن عبدالله بن بسر و البیهقی فی شعب الایمان عن ابراهیم بن میسرۃ التابعی المکی الثقة مرسلأ فالصواب ان الحدیث حسن بطرقه۔ "فتاوی رضويه، ج ۵، ص ۲۶۷ ازالة العار" (مکتوٰۃ اول، ص ۳۱۔ باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثالث)

کافر و منافق کو سردار کے لقب سے یاد کرنا ممنوع اور باعث غضب الہی ہے

۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقولوا للمنافق یا سید فانه ان

یکن سیداً فقد اسخطتم ربکم عزوجل۔

منافق کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل

کو ناراض کیا۔ رواہ ابوداؤد و النسائی بسند صحیح عن بريدة بن الحصب رضى الله

تعالى عنه۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۸۰۔ باب لا يقول المملوك ربی و ربی)

۵۳۔ حاکم نے صحیح مستدرک میں باقائدہ صحیح لور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں

سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا قال الرجل للمنافق یا سید

فقد اغضب ربه۔

جو شخص کسی منافق کو سردار کہہ کر پکارے وہ اپنے رب عزوجل کے غضب میں پڑے۔

"فتاوی رضويه، ج ۵، ص ۲۶۸ ازالة العار" (کنز العمال، ص ۳۲۶، ج ۳)

چیز دے کر پھیر لینا ایسا ہے جیسے کتے کاتے کر کے اسے کھا لینا

۵۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی چیز دے کر پھیر لینے کا ناجائز ہونا بیان

فرمایا۔ العائد فی ہبہ کالکلب یعود فی قبۃ لیس لنا مثل السوء۔

اپنی دی ہوئی چیز پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے کتے کاتے کر کے اسے پھر کھا لیتا ہے۔ ہمارے لئے

بری مثل نہیں۔ (رواہ الاثمة احمد و الستة بالفاظ شتی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما) (ابن ماجہ دوم، ص ۱۷۴۔ باب الرجوع فی الہبۃ) (مسند احمد، ص ۳۵۸، ج ۱)

بد مذہب جنمیوں کے کتے اور مخلوق میں سب سے برا ہے

۵۵۔ ابو حاتم خزاعی اپنے جزء حدیثی میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

رہلوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصحاب البدع کلاب اہل النار۔

بد مذہب ہی والے جنمیوں کے کتے ہیں۔ (کنز العمال، ص ۱۹۵، ج ۱)

۵۶۔ امام دارقطنی کی روایت یوں ہے حدثنا القاضی الحسین بن اسماعیل نامحمد

بن عبد اللہ المنخرمی نا اسمعیل بن ابان نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی

غالب عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم اہل البدع کلاب اہل النار۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

(کنز العمال، ص ۱۹۵، ج ۱)

۵۷۔ ابو نعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں اہل البدع شر الخلق و الخلیقۃ۔

بد مذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر سب جانوروں سے بدتر ہیں۔ (کنز العمال، ص ۱۹۵، ج ۱)

بد مذہب کے ساتھ نشست و برخاست اور کھانا پینا وغیرہ سب ناجائز ہے۔

۵۸۔ عقیلی و ابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تجالسوہم و لا تشاربوہم و لا توأکلوہم و لا

تناکحوہم۔

بد مذہبوں کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو نہ کھانا کھاؤ ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۹، ازالۃ العار“

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم

بھابی کا دیور سے پردہ کرنا ضروری ہے

۵۹۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں اللہ اور آیت الحمویہ یا رسول اللہ جیٹھ دیور کا حکم ارشاد ہو فرمایا انعموا الموت۔

یہ تو موت ہیں۔ (دیور سے زیادہ احتیاط لازم ہے کہ نرے اجنبی سے طبعی طور پر نہ اسے جلد ہمت پڑ سکتی ہے نہ وہ بے تکلف گھر میں آسکتا ہے بخلاف دیور کے اس لئے حدیث میں اس کو موت فرمایا کہ جس طرح موت سے ڈر ہوتا ہے دیور سے بھی عورت خوف کرے۔ (مولف)

”فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۷۸“ (بخاری دوم، ص ۷۸۷۔ باب لا یخلون رجل بامرأة الخ)

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حدیث میں ہے

۶۰۔ احمد و النسائی و الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند

حسن عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلاثة لا ینظر اللہ الیہم یوم القیمة العاق لوالدیہ و المرأة المترجلة المتشبهة بالرجال و الدیوث۔

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر نہ کرے گا ماں باپ کو آزار دینے والا اور مردانی

عورت مردوں کی وضع بنانے والی لور دیوث۔ (نسائی اول، ص ۳۵۷۔ المنان بما اعطی)

۶۱۔ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ثلاثة لا یدخلون الجنة ابدا الدیوث و الرجل من النساء ومد من الخمر۔

تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث اور مردانی وضع کی عورت اور شرابی۔ فتویٰ

رضویہ، ج ۵، ص ۲۷۹“ (مسند احمد، ص ۱۸۱، ج ۲)

مرکب حرام کے ساتھ میل جول رکھنے والا بھی اسی کے مثل ہے۔

۶۲۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نہتہم

علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم و آكلوہم و شاربوہم فضرب اللہ

قلوب بعضهم ببعض فلعنهم على لسان داؤد و عيسى بن مريم. الحديث۔

جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے ان کے مولوی مانع آئے انہوں نے نہ مانا اب وہ مولوی ان کے پاس بیٹھے ساتھ کھانا کھایا پانی پیا تو اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک کے دل دوسرے پر مارے اور ان سب کو ملعون کر دیا داؤد و عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر۔ ”فتویٰ رضویہ ج ۵، ص ۲۸۰“ (کنز العمال، ص ۳۱، ج ۳)

گناہ کی نحوست قائل کے سواوروں پر بھی ہوتی ہے

۶۳۔ حدیث میں ہے الذنب شؤم علی غیر فاعله (الی قولہ) و ان رضی بہ شارکہ۔

یعنی گناہ کرتا ایک ہے اور اس کا وبال اووروں پر بھی پڑتا ہے کہ جو اس پر راضی ہو وہ بھی

شریک گناہ ہے۔ رواہ فی مسند الفردوس عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتویٰ

رضویہ ج ۵، ص ۲۸۱“ (کنز العمال، ص ۳۲، ج ۳)

دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز نہیں

۶۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فلا تعرضن علی بناتکمن و لا

اخواتکمن۔

مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو نکاح کے لئے پیش نہ کرو۔ (مولف) (حضرت ام حبیبہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے ایک مرتبہ یہ گزارش کی کہ یا رسول اللہ آپ میری بہن سے

نکاح کر لیجئے ہم نے یہ سنا ہے کہ آپ درہ بنت ابو سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، حضور نے فرمایا یہ

تو میری رضاعی بہن ہیں وہ میرے لئے حلال نہیں اور نہ تمہاری بہن میرے لئے حلال ہے پھر

حضور نے یہ فرمایا کہ مجھ پر اپنی اہل (مولف) ”فتویٰ رضویہ ج ۵، ص ۲۸۳“ (بخاری دوم، ص

۶۶۔ باب قوله و زبانبکم اللاتی ائح)

عورت کو شوہر سے بگاڑنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من خیب امرأة علی زوجها۔

جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواہ الامام

احمد و ابن حبان و البزار و الحاکم و قال صحیح و اقروه عن بريرة و ابو داؤد و

الحاکم بسند صحیح عن ابی ہريرة و ابو یعلیٰ بسند جید و الطبرانی فی الاوسط عن

ابن عباس و فی الصغير و نحوه فی الاوسط عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتویٰ

رضویہ، ج ۵، ص ۲۸۶“ (ابوداؤد لؤل، ص ۲۹۶۔ باب لیمن عیب امرأة علی زوجها)

قبر صالحین پر قبہ بنانا جائز ہے حدیث میں ہے

۶۶۔ صحیح بخاری شریف میں ہے لما مات الحسن بن الحسن بن علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہم ضربت امرأته القبة علی قبره سنة۔ جب حضرت امام حسن ثنی کا وصال ہوا تو ان کی بیوی حضرت فاطمہ صغریٰ نے ایک سال تک ان کے مزار پر قبہ ڈالے رکھا۔ (مولف) ”فتویٰ

رضویہ، ج ۵، ص ۲۹۰“ (بخاری اول، ص ۱۷۷۔ باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور الخ)

ثیبہ عورت اجازت ولی کے بغیر اپنا نکاح کر سکتی ہے حدیث میں ہے

۶۷۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَ اِحْقَ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيَّهَا.

رواه الاثمة مالك و احمد و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجة و

غيرهم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

یوہ عورت اپنے نکاح کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے۔ (مولف) ”فتویٰ رضویہ، ج ۵، ص

۳۳۲“ (مسلم لؤل، ص ۳۵۵۔ باب استیذان الثیب فی النکاح الخ)

تعارف

تجويز الرد عن تزويج الا بعد
(ولی بعد کی تزویج ولی اقرب رد کر سکتا ہے)

۱۰ رجب ۱۳۵ھ کو پانچ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس میں مسائل ولایت و مناکحت وغیرہ کا استفسار کیا گیا تھا، ان تمام سوالات اور جوابات کا خلاصہ بطور اختصار بالترتیب اس طرح ہے۔

۱- ولی بعد ولی اقرب کی غیبت میں اگر نکاح کر دے تو ولی اقرب خلاف مرضی ہونے کے سبب اسے فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :- جب غیبت مطلقہ نہ ہو تو نکاح ولی اقرب کی اجازت پر موقوف ہو گا اگر وہ اجازت دے دے تو باقی رہے گا ورنہ رد ہو جائے گا۔

۲- غیبت کی تفسیر میں قول معتمد علیہ کیا ہے؟

امام احمد رضائے اس کے جواب میں سات اقوال پیش فرمائے اور ان میں اس قول کو ماخوذ معتمد علیہ قرار دیا کہ جب اس کی رائے لینے تک کفو حاضر انتظار نہ کرے اور اس پر اٹھا کھنٹے میں یہ موقع ہاتھ سے جاتا رہے تو یہ غیبت، غیبت مطلقہ ہے، یہاں تک کہ اگر ولی اقرب شرعی میں روپوش ہو اور پتہ نامعلوم یا رسائی نہیں اور انتظار باعث فوت کفو ہو تو یہ غیبت بھی غیبت مطلقہ سمجھی جائے گی، اور ولی بعید کو جو مراتب ولایت پر اس اقرب کے متصل ہے حق ولایت حاصل ہو گا، اور اگر اقرب ہزار کوس دور ہے اور کفو حاضر نہیں یا انتظار پر راضی ہے تو یہ غیبت مطلقہ نہیں اس صورت میں ولی بعید نکاح کر دے گا تو نافذ نہ ہو گا بلکہ اجازت اقرب پر موقوف رہے گا۔

۳- ولی بعد سے کیا مراد ہے عصب یا مطلق وارث؟

اس سے ہر ولی بعید مراد ہے مگر مطلقاً نہیں بلکہ وہی مراد ہے جو اس ولی اقرب کے متصل ہو یعنی باقی تمام اولیاء میں کوئی اس سے اقرب نہ ہو سب اس سے نیچے ہوں یا برابر مثلاً باپ کی غیر موجودگی میں دادا، بھائی اور چچا موجود ہیں تو ولایت دادا کے لئے ہے نہ کہ بھائی و چچا کے واسطے، اسی

طرح اگر دادا بھی نہیں ہے تو حق ولایت بھائی کو ہے نہ کہ چچا کو، اسی اعتبار سے جو زیادہ قریب ہوگا وہ ولی ہوگا۔

۴- اگر ولی بعد نے غیر برادری میں نکاح کر دیا تو کیا حکم ہوگا؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ۷۲ صورتیں ار قام کی ہیں اور ان کے حکم کا ضابطہ بھی بیان فرمایا ہے کہ

☆ اگر غیبت غیر مطلقہ تھی اور ولی غائب پدر یا جد غیر معروفین بسوئے اختیار ہیں تو یہ نکاح مطلقاً ان کی اجازت پر موقوف، اگرچہ غیر کفو و غنیم فاحش سے ہو۔

☆ اگر غائب مذکور معروف بسوئے اختیار تو نکاح مطلقاً باطل محض اگرچہ غیبت پدر میں جد صحیح غیر معروف بسوئے اختیار نے کیا ہو۔

☆ اگر ولی غائب غیر اب و جد ہے تو کفو سے بے غنیم فاحش اجازت غائب پر موقوف، اور غیر کفو یا غنیم فاحش سے مطلقاً باطل، اگرچہ اس ولی غائب بغیبت غیر مطلقہ کے سوا صغیر و صغیرہ کا باپ یا دادا غیر معروف بسوئے اختیار غائب بغیبت مطلقہ زندہ موجود ہو کہ غیبت مطلقہ مثل موت ہے۔

☆ اگر غیبت مطلقہ تھی تو غیر کفو یا غنیم فاحش سے مطلقاً باطل۔

☆ لور اگر نکاح کفو سے بے غنیم فاحش ہے تو مطلقاً تام و نافذ مگر ولی مزوج اگر جد ہے تو لازم بھی ہو گیا ورنہ غیر لازم۔

۵- زید ۱۰۰ کوس کے فاصلے سے اپنی والدہ کو لکھا کہ میری دختر زینب کا نکاح میری اجازت کے بغیر نہ کرنا مگر اس کی والدہ نے زید کو دریافت کئے بغیر زینب کا نکاح کر دیا تو زید آنے کے بعد یہ نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں صورت متعددہ اور شقوق مختلفہ تحریر کرنے کے بعد فرمایا کہ

مذہب معتمد میں بحالت غیبت اقرب ولی بعد کو بے اجازت اقرب اپنی رائے سے صغیرہ کا نکاح کر دینے کا اختیار صرف اس ضرورت سے دیا جاتا ہے، کہ سردست صغیرہ کیلئے کوئی کفو خواستگار حاضر و موجود ہے لور اسے اتنی مہلت منظور نہیں کہ ولی اقرب واپس آئے یا اس کا جواب لیا جائے اگر اتنا انتظار کرتے ہیں تو اس دیر کے باعث کفو موجود نکاح پر راضی نہ ہو گا اور موقع ہاتھ سے نکل

جائے گا، فوات کفو کے سبب صغیرہ کو نقصان پہنچے گا کہ کفو ہر وقت میسر نہیں آتا کیا معلوم پھر ہاتھ نہ لگے، لہذا بضرورت اس ولی اقرب کے بعد کے درجے کا جو ولی حاضر ہے شرع مطہر اسے اجازت دیتی ہے کہ تو کر دے، وجہ یہ کہ احراز کفو شرع مطہر میں سخت مہم و مہتمم بالشان ہے اور کفو حاضر کا ہاتھ سے کھو دینا ضرور باعث نقصان ہے۔

اس کے علاوہ امام احمد رضا نے اس محققانہ رسالے میں دلائل کثیرہ و نصوص فقہیہ مبیہ فراہم کئے ہیں جو ان کے استحضار و قوت استدلال پر شاہد عدل ہیں۔ اور یہ رسالہ جہازی سائز کے ۱۳ صفحات پر مبسوط و مربوط ہے اور اس میں صرف ۳۰ حدیثیں، فقہیہ نکتے تحریر ہیں۔

احادیث

تجويز الرد عن تزويج الابد

کفو کی موجودگی میں نکاح کو مؤخر کرنا درست نہیں اس پر تین حدیثیں۔

۶۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ثلاث لا تخرها الصلاة

اذا آنت و الجنازة اذا حضرت و الایم اذا وجدت لها کفوا۔

اے علی تین چیزوں میں دیر نہ کرنا نماز جب اس کا وقت آئے اور جنازہ جب حاضر ہو اور زن

بے شوہر جب اس کے لئے کفو پائے۔ رواہ الترمذی و الحاکم عن امیر المؤمنین علی

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ (ترمذی اول، ص ۲۰۶۔ باب ماجا فی تعجیل الجنازة)

۶۹۔ دوسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا جاء

کم الا کفأ فانکحوهن و لا تربصوا بهن الحدثان۔

جب تمہارے پاس کفو آئیں تو لڑکیاں بیام دو اور ان کے لئے حادثوں کا انتظار نہ کرو۔ رواہ

فی مسند الفردوس عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ یعنی دیر میں شاید کوئی حادثہ پیش

آئے کہ فی التاخر آفات۔ "فتویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۸۷۔ ۳ تجویز الرد"

۷۰۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اتاکم من ترضون خلقہ و

دینہ فزوجوه الا تفعلوا تکن فتنۃ فی الارض و فساد عریض۔

جب تمہارے پاس وہ شخص آئے جس کا چال چلن دین تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کرو و

ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا۔ رواہ الترمذی و ابن ماجہ و الحاکم عن

ابی ہریرة و ابن عدی عن ابن عمر و الترمذی و البیہقی فی السنن عن ابی حاتم

المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "فتویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۹۷۔ ۳ تجویز الرد" (ترمذی اول، ص ۲۰۷۔

باب ماجا فیمن ترضون الخ)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم

ولاء سے متعلق چند احادیث کریمہ

۷۱۔ حدیث میں ہے الولاء لحمۃ کلحمۃ النسب۔

ولاء ایک رشتہ ہے مشر رشتہ نسب کے۔ اخرجہ الحاکم و البیہقی عن ابن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۳۵۶“

۷۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مولی القوم من انفسہم۔

جس کی ولاء جس قوم کے لئے ہو وہ انہیں میں گنا جاتا ہے۔ رواہ الشیخان عن انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری دوم، ص ۱۰۰۰۔ باب مولی القوم من انفسہم)

۷۳۔ حدیث۔ من اسلم علی یدیدہ رجل فله ولاء ہ۔

جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اس کا رشتہ ولاء اسی سے قرار پائے۔ اخرجہ

الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس و الدارقطنی و البیہقی عن ابی امامۃ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اہل فارس کے ایمان و اسلام سے متعلق ایک حدیث پاک

۷۴۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من اسلم من اهل فارس فهو قرشی۔

اہل فارس سے جو اسلام لائے وہ قرشی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما۔ (قریش نے فارس فتح کیا اس کے لوگ ان کے ہاتھوں پر مشرف باسلام ہوئے۔

منہ) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۳۵۷“

اپنے معظّم کی تعظیم و توقیر کرو

۷۵۔ حدیث میں ہے اذا اتاکم کریم قوم فاكرموا۔

جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آدمی آئے تو اس کی خاطر کرو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۵،

ص ۳۵۶“۔ (ابن ماجہ دوم، ص ۲۷۲۔ باب اذا اتاکم کریم الخ)

زنا کا عذاب صرف زانیہ پر ہے لولا دزنا پر اس کا وبال نہیں

۷۶۔ حدیث میں ہے لبس علی ولد الزنا من وذر ابوہ شی۔

ولد الزنا پر اپنے ماں باپ کے گناہ سے کچھ نہیں۔ رواہ الحاکم عن الصدیقہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا۔

ولد الزنا کے بارے میں تین حدیثیں

۷۷۔ حدیث صحیح میں لولا دزنا کی نسبت اس قدر وارد ہے کہ ولد الزنا شر الثلثہ۔

حرام کا بچہ اپنے ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ رواہ الامام احمد و ابو داؤد و

الحاکم و البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ (منہ

اہم، ص ۵۹۸، ج ۲)

۷۸۔ دوسری حدیث میں حدیث مذکور کی تشریح وارد ہوئی کہ ولد الزنا شر الثلثہ اذا

عمل بعمل ابوہ۔

حرامی اپنے ماں باپ سے بھی بدتر ہے جب کہ ان کی طرح وہی کام کرے۔ رواہ الطبرانی

فی الکبیر و البیہقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔

۷۹۔ حدیث فرخ الزنا لا یدخل الجنۃ۔

زنا کا چوزہ جنت میں نہ جائے گا۔ رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسند ضعیف۔ (یعنی غالباً اس سے وہ افعال صادر ہوں گے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے

روکیں گے۔ منہ) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۳۵۸"

قرض معاف کر دینا عظیم کار ثواب ہے

۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من نفس عن غریمہ او محی

عنه کان فی ظل العرش یوم القیامۃ۔

جو اپنے مدیون کو مہلت دے یا معاف کر دے قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہو۔

رواہ الامام احمد و مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الامام البغوی فی

شرح السنۃ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و قال ہذا حدیث حسن۔ (کنز العمال،

ص ۱۱۲۱، ج ۶)

۸۱۔ اگلی امتوں میں ایک گنہگار آدمی اپنے مدیونوں سے درگزر کیا کرتا تھا جب وہ مر اللہ

تعالیٰ نے اس کے گناہوں سے درگزر فرمائی۔ رواہ الشیخان عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور اسے جنت میں جگہ بخشی۔ روایہ عنہ و عن ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ مولیٰ تعالیٰ نے فرمایا جب یہ اپنے مدیون سے درگزر کرتا تھا تو مجھے زیادہ لائق ہے کہ درگزر فرماؤں۔ رواہ مسلم عن ابی مسعود عنہ و عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کلہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۳۸۸“ (مسلم دوم، ص ۱۸۱، باب فضل انظار المعسر الخ)

طلاق کا اختیار مرد کو ہے

۸۲۔ حدیث شریف میں ہے الطلاق لمن اخذ بالساق۔

طلاق دینے کا اختیار اس کو ہے جس نے مردے کو ملک بھجھ حاصل کی۔ (مولف) ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۵، ص ۳۲۱“۔ (ابن ماجہ لول، ص ۱۵۲۔ باب طلاق العبد)

مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

۸۳۔ حدیث میں ارشاد ہوا ثلاث جدمن جدو ہزلہن جد النکاح و الطلاق و

العناق۔ یعنی تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا وقوع قصداً بھی ہو جاتا ہے اور بلا قصد بھی وہ یہ ہیں

نکاح، طلاق اور آزاد کرنا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۳۳۲“ (ابوداؤد لول، ص ۲۹۸۔ باب فی

الطلاق علی الہزل)

عامۃ ازواج مطہرات و بنات مکرمات حضور پر نور سید الکائنات علیہ و علیہن افضل

الصلاة و اکمل التحیات کا ہر اقدس پانچ سو درہم سے زائد نہ تھا اس مضمون پر دو حدیثیں۔

۸۴۔ مسلم فی صحیحہ عن ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کم کان صداق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت کان صداقہ لازواجہ ثنتی عشرة

اوقیۃ ونش قالت اتدری ما نش قلت لا قالت نصف اوقیۃ فطک خمسة مائة دراهم۔

حضرت ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا ہر کتابتاً حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ

اور ایک نش تھا، حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ نش کیا ہے میں نے کہا نہیں فرمایا

نصف اوقیہ تو ہر کے کل پانچ سو درہم ہوئے۔ (مولف) (مسلم لول، ص ۳۵۸۔ باب الصداق و

جواز کونہ الخ)

۸۵۔ احمد و النارمی و الاربعة عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت ما علمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکح شیئاً من نساءہ و لا انکح شیئاً من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشر اوقیة۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات و بیات کرمات کا نکاح بارہ لوقیہ سے زیادہ پر کیا ہو۔ (مولف)

”فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۸۶، تکرار ترمذی لول، ص ۲۱۱۔ باب ماجاء فی مہور النساء)

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سر کے بارے میں چند احادیث طیبہ۔

۸۶۔ اخراج ابن سعد فی طبقاتہ اخبرنا خالد بن مخلد ثنا سلیمان بن ابی بلال

ثنی جعفر بن محمد عن ایہ اصداق علی فاطمة درعا من حلید۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

لوہے کی ایک زرہ سر میں دیا۔ (مولف)

۸۷۔ وعن عازم عن حماد بن زید عن ایوب عن عکرمۃ ان النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم قال لعلی حین زوجہ فاطمة اعطیہا درعک الحطمیة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح

حضرت بتول زہراء سے کر دیا تو حضور نے حضرت علی سے فرمایا کہ فاطمہ کو حطمیہ زرہ سر میں دے

دو۔ (حطمیہ وہ زرہ جو ایک شخص حطمہ نامی کی جانب منسوب ہے، اور بقول بعض تلوار کو توڑ دینے

والی زرہ اور بعضوں کے نزدیک ایسی زرہ جو بھاری اور چوڑی ہو) (مولف) قال الحافظ فی

الاصابة هنا مرسل صحیح الامناد۔

۸۸۔ ابو داؤد فی منته عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لما تزوج

علی فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اعطیہا شیئاً قال ما عندی شیء قال ابن درعک الحطمیة۔

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عقد فرمایا تو

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ فاطمہ کو کچھ دو عرض کی میرے پاس تو

کچھ نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا تمہاری حطمیہ زرہ کہاں ہے؟ (مولف) (ابو داؤد لول، ص ۲۸۹۔ باب

فی الرجل بدخل بامر انہ الخ)

۸۹۔ احمد فی مسندہ من طریق ابن ابی نجیح عن ابیہ عن رجل سمع علیاً یقول اردت ان اخطب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابنتہ فقلت واللہ مالی من شیء ثم ذكرت حلتہ (صلتہ) و عائلتہ فخطبتہا الیہ فقال وهل عندک من شیء قلت لا قال فاین درعک الحطمیۃ الی اعطیتک یوم کذا و کذا قلت هو عندی قال فاعطها ایاہا۔

ایک آدمی نے سنا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کمرہ رہے تھے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے لئے پیغام نکاح دوں گا پھر میں نے سوچا کہ بخدا میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے اس کے بعد مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا و بخشش یاد آئی تو میں نے حضرت بتول زہرا کے لئے حضور کی خدمت اقدس میں پیغام دے دیا حضور نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا تمہاری حطمیہ زرہ کہاں ہے، جسے میں نے تمہیں فلاں دن دیا تھا میں نے عرض کی وہ میرے پاس موجود ہے۔ حضور نے فرمایا اسی کو مر میں دے دو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۳۹۳"۔ (مسند احمد، ص ۱۲۹، ج ۱)

۹۰۔ ابن اسحاق فی السیرۃ الکبریٰ حدثنی ابن ابی نجیح عن مجاہد عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ انہ خطب فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هل عندک من شیء قلت لا قال فما فعلت الدرع الی سلحتکھا یعنی من مغانم بدر۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے پیغام نکاح دیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہے میں نے عرض کی نہ فرمایا تم نے اس زرہ کو کیا کیا جو میں نے تمہیں پہنائی تھی یعنی بدر کی غنیمت میں سے (مولف)

۹۱۔ اخرج الائمة احمد فی المناقب و ابوداؤد و ابوحاتم الرازی و ابن حبان فی صحیحہ کلہم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعضهم اتم سیاقا من بعض قال جاء ابوبکر ثم عمر یخطبان فاطمۃ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسکت ولم یرجع الیہما شیئا فانطلقا الی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یامر انہ یطلب ذلک قال علی فنبہانی لامر کنت عنہ غافلا فقلت اجرردالی حتی ایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت تزوجنی فاطمۃ قال عندک شیء فقلت فرسی ویدنی قال فاما فرسک فلا

بدلك منها واما بدنك فبعها فبعثها باربعة مائة وثمانين درهما فجنته بها فوضعتها في حجره صلى الله تعالى عليه وسلم فقبض منها قبضة فقال اى بلال ابتع بها طيبا وامرهم ان يجهزوها فجعل لها سرير مشروط ووسادة من ادم حشوها ليف وقال لعلى اذا اتتك فلا تحدث شينا حتى اتيك فجات مع ام ايمن حتى قعدت في جانب البيت وانا في جانب وجار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم . الحديث

حضرت ابو بکر صدیق پھر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے پیغام لے کر خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے حضور نے سکوت فرمایا اور کوئی جواب نہیں دیا دونوں حضرات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے کہ ان سے اس کے طلب کرنے کے لئے کہیں حضرت علی نے کہا کہ مجھے ان دونوں نے ایسے معاملہ کی تنبیہ کی جس سے میں غافل تھا پھر میں چادر سمیٹتے ہوئے اٹھا اور خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ فاطمہ سے میرا عقد فرما دیجئے حضور نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی میرے پاس میرا گھوڑا اور میرا لونٹ ہے حضور نے فرمایا گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے رہا لونٹ تو اسے فروخت کر دو تو میں نے اسے چار سو اسی درہم میں فروخت کر کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آغوش رحمت میں لا کر رکھ دیا حضور نے ان میں سے ایک مشت لے کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اس سے خوشبو خرید لاؤ اور جینز تیار کرنے کا بھی حکم فرمایا تو ان کے لئے ایک بان کی چار پائی بنوائی اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے درخت کی چھال تھی اور حضور نے حضرت علی سے فرمایا، جب فاطمہ تمہارے گھر آئے تو میرے آنے تک ان سے کچھ بات نہ کرنا پھر حضرت فاطمہ ام ایمن کے ساتھ آکر گھر کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئی اور میں بھی ایک گوشہ میں تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۳۹۳"

۹۲۔ وفي الخميس في رواية خطبها فزوجها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

على اربعة مائة وثمانين درهما . الخ

فاطمہ کے لئے پیغام نکاح دیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار سو اسی درہم مر

پر عقد فرمایا۔ (مولف)

۹۳۔ اخرج الحافظ رضی اللہ عنہ ابو الخیر احمد بن اسمعيل القزوينی

الحاکمی و ابو علی الحسن بن شاذان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایضا فی حدیث طویل قال فیہ فی خطبۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمة من علی بن ابی طالب فاشهدوا انی قد زوجتہ علی اربعمئة مثقال فضة ان رضی بذلك علی ثم دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطبق من بسر ثم قال انتهوا فانتھبنا ودخل علی فبسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی وجهہ ثم قال ان اللہ عزوجل امرنی ان ازوجک فاطمة علی اربعمئة مثقال فضة ارضیت بذلك فقال قد رضیت بذلك یا رسول اللہ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع اللہ شملکما واعز جد کما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا قال انس فواللہ لقد اخرج منھما الکثیر الطیب.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں علی سے فاطمہ کا نکاح کر دوں تو تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ میں نے چار سو مثقال چاندی پر اس سے نکاح کر دیا بشرطیکہ علی اس پر راضی ہو جائے پھر حضور نے تازہ کھجوروں کا ایک طشت منگا کر فرمایا کہ اسے لوٹو ہم نے انھیں لوٹا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے تو حضور مسکرائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ چار سو مثقال چاندی پر تم سے فاطمہ کا عقد کر دوں کیا تم اس سے راضی ہو علی نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس سے راضی ہوں پھر حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے متفرق امور کو جمع فرمادے اور تمہارے نصیب کو معزز بنا دے اور تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں سے بہت زیادہ طیب و طاہر اولاد ظاہر کرے حضرت انس کہتے ہیں کہ بخدا ان دونوں سے بہت زیادہ طیب اولاد ظاہر فرمائی۔ (مولف) ورواہ ابن عساکر نحوہ من طریق محمد بن شہاب بن ابی الحیاء عن عبد الملک بن عمر بن یحییٰ بن معین عن محمد بن دینار عن ہشیم عن یونس بن عبد عن الحسن بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "تذوی رضویہ ج ۵ ص ۳۹۳"

۹۳۔ رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما تروج بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اراد ان یدخل بہا فمنعه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی یعطیہا شیئا فقال یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس لی شیئی فقال اعطیہا درعک فاعطاہا درعہ ثم دخل بہا۔ لفظ ابی داؤد ورواہ النسائی۔

بیشک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی لوران کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ دینے سے پہلے جانے سے منع فرمایا علی نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے حضور نے فرمایا اپنی زرہ دیدو تو حضرت علی نے فاطمہ کو زرہ دیدی پھر دخول فرمایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۳۹۵"

(ابودردولہ ۲۸۹، ص ۱۰۱، فی الرجل یدخل بانراۃ الخ)

شکی موہوب واپس لینا منع ہے حدیث میں ہے

۹۵۔ (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں) لا یحل للرجل ان یعطى عطیة

فیرجع فیہا رواہ الاتمة احمد والاربعة عن ابن عمر وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال فی المنتقى صححه الترمذی.

آدمی کے لئے حلال نہیں کہ وہی ہوئی چیز واپس لے لے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵

ص ۵۳۲" (ترمذی دوم ص ۳۳، باب ماجاء فی کراہیة الرجوع فی الهبة)

صوبت سز سے متعلق ایک حدیث

۹۶۔ حدیث، السفر قطعة من العذاب يمنع احدکم طعامه وشرابه ومنامه

(نومہ) فاذا قضی احدکم نهبہ (نہمتہ) فلیعجل الی اہلہ او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

سز عذاب کا ایک ٹکڑا ہے وہ کھانے پینے اور سونے سے باز رکھتا ہے جب ضرورت پوری

ہو جائے تو واپسی میں اہل و عیال کی طرف عجلت کرے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۶۹"

(بخاری ۱/۲۳۲، باب السفر قطعة من العذاب)

بیوی سے حسن معاشرت کے ساتھ پیش آنے والا مومن کامل ہے

۹۷۔ جناب رسالتآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی دلجوئی کرتے اور

فرماتے ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقاً والطفہم باہلہ.

یعنی جو سب سے زائد خوش خلق ہوا اپنے اہل کے ساتھ سب سے اچھے برتیوالا ہو وہ سب

سے زائد ایمان میں کامل ہوگا۔ (مولف) (ترمذی اول ص ۲۱۹، باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها)

۹۸۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاهلہ وانا خیرکم لاهلی.

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہو اور میں اپنی اہل کے لئے تم سب

سے بہتر ہوں۔ (مولف) (ابن ماجہ لول ص ۱۳۳، باب حسن معاشرۃ النساء)

دو بیویوں کے مابین عدل و مساوات پر ایک حدیث

۹۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان له امرأتان فمال الی

احدهما دون الاخری جاء یوم القیمة واحد شقیہ مائل۔

جس کی دو عورتیں ہوں اور وہ ایک کی طرف مائل ہے دوسری کی طرف نہیں یعنی دونوں

میں عدل نہ کرے تو قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کی ایک کروٹ جھکی ہوئی ہوگی۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۱" (ابوداؤد لول ص ۲۹۰، باب فی القسم بین النساء، نسائی لول ص ۹۳،

میل الرجل الی بعض نساتہ الخ)

ایفائے عہد کی نیت ہو اور وعدہ پورا نہ کر سکے تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے

۱۰۰۔ حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس الخلف ان یعد

الرجل ومن نیتہ ان یفی ولكن الخلف ان یعد الرجل ان لا یفی۔ رواہ ابو یعلی فی

مسندہ عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔

ایفائے عہد کی نیت ہو اور آدمی وفانہ کر سکے تو یہ خلف وعدہ نہیں ہے ہاں خلف وعدہ یہ ہے کہ

آدمی وعدہ کر لے اور ایفاء کی نیت نہ ہو۔ (مولف) (یعنی اگر عذر شرعی سے وعدہ خلافی ہو گئی تو وہ

جرم نہیں) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۶" (کنز العمال ص ۲۰۰ ج ۳)

غیر کی مطلوبہ کو پیغام نکاح دینا منع ہے

۱۰۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه

حتی ینکح او یتروک۔ اخرجه الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

کوئی کسی کی منگیتر کو پیغام نکاح نہ دے یہاں تک کہ وہ اس سے نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۷" (مسلم اول ص ۳۵۳، باب تحريم الخطبة علی خطبة اخیه الخ)

ازواج مطہرات امہات المؤمنین ہیں امہات المومنات نہیں

۱۰۲۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں انا ام رجالکم لا ام نسائکم

میں تم مردوں کی ماں ہوں تمہاری عورتوں کی ماں نہیں ہوں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۱۱"

تعارف

اطائب التہانی فی النکاح الثانی
(نکاح ثانی کے احکام)

۹ صفر ۱۳۱۲ھ کو سوال کی صورت میں نکاح ثانی اور نکاح بیوگان سے متعلق ایک فتویٰ بھیجا گیا جس میں یہ جبروتی حکم لگایا گیا تھا کہ جو لوگ نکاح ثانی سے انکار کریں یا عیب لگائیں اور برا جانیں یا نکاح کرنے والے پر طعن و تشنیع کریں تو یہ سب لوگ کافر ہیں وغیر ذلک امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں سب سے پہلے یہ واضح کیا ہے کہ اس مسئلہ میں اہل ہند کے افکار و نظریات کیا ہیں پھر اس بات کی وضاحت کی ہے کہ نکاح کب فرض و واجب ہے اور کب سنت یا مباح ہوتا ہے اس کے بعد دلائل، سلاطین و احادیث سے اصل مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ مسئلہ نکاح ثانی میں جاہلان ہند کے دو فریقے ہو گئے ہیں۔

۱۔ اہل تفریط، کہ نکاح بیوہ کو ہنود کی طرح سخت ننگ و عار جانتے اور معاذ اللہ حرام سے بھی زائد اس سے پرہیز کرتے ہیں۔

۲۔ اہل افراط، کہ اکثر واعظین و ہابیہ وغیرہ جمال مشددین ہیں کہ انہوں نے نکاح بیوہ کو گویا علی الاطلاق واجب قطعی و فرض حتمی قرار دے رکھا ہے کہ ضرورت ہو یا نہ ہو بلکہ شرعا اجازت ہو یا نہ ہو بے نکاح کئے ہرگز نہ رہے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ جاہلان ہند جو اسے ننگ و عار سمجھتے ہیں آیا اس بنا پر ہے کہ اسے از روئے شریعت ہی حلال نہیں جانتے ایسا ہو تو بیشک کفر ہے مگر انصافاً اس سے اس کا اصلاً ثبوت نہیں بلکہ از روئے رسم و رواج لوگوں کے نزدیک ایک ننگ و عار کی بات ہے بخیاں طعن و بدنامی اس سے اجتناب و احتراز ہے تو ایسے خیالات پر ہرگز حکم تکفیر نہیں ہو سکتا، اور نکاح ثانی مطلقاً فرض یا واجب یا سنت نہیں بلکہ عالمہ زنا کے لئے نہایت درجہ مبارک تھا ہے اور مباح پر طعن صرف اسی صورت میں کفر ہو سکتا ہے کہ اس کی اباحت ضروریات دین سے ہو اور بلا وصف اس کے یہ شخص اسے شرعاً مباح نہ جانے، اور نکاح ثانی کی اباحت تو بیشک ضروریات دین سے ہے۔ کہ

تمام مسلمین اس سے آگاہ اور متعدد آیات و سیرگواہ۔ خلاصہ مقصود یہ کہ عوام ہند جو نکاح بیوہ کو باجماع رسم مردود ہنود تک و عار سمجھتے ہیں اور کیسی ہی حالت حاجت و ضرورت شدیدہ ہو معاذ اللہ حرام کے مثل اس سے احتراز رکھتے ہیں، بہت برا کرتے اور سخت برا کرتے ہیں اور حق اس مسئلہ میں یہ ہے کہ نکاح ثانی مثل نکاح اول فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ و حرام سب کچھ ہے، اس کے صورت و احکام کی تفصیل مختصراً یہ ہے۔

۱۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالباً اس سے شوہر کی اطاعت اور اس کے حقوق واجبہ کی لواٹنگی نہ ہو سکے گی اسے نکاح ممنوع و ناجائز ہے اگر کرے گی گنہگار ہوگی یہ صورت کراہت تحریمی کی ہے۔

۲۔ اگر یہ خود مرتبہ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہنچا جب تو اسے نکاح حرام قطعی ہے۔ ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہرگز نہیں دے سکتے بلکہ ترغیب دینی خود خلاف شرع و معصیت ہے۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو انہیں اگر نکاح کی حاجت شدیدہ ہے کہ بے نکاح کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔

۴۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی ہے،۔۔۔ ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو بیشک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی اور اگر ان کے اولیاء اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلو تھی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔ اگر حاجت کی حالت احوال پر ہو یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پروائی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے۔

۶۔ اگر ذرا بھی اس کا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہنچے۔ ان دونوں کا حکم یہ ہے کہ بحالت سبب بیشک نکاح کی ترغیب بتا کیے جائے اور اس سے انکار پر سخت اعتراض پہنچتا ہے، اور در صورت اباحت نہ نکاح پر اصلاً جبر کا اختیار نہ اس سے انکار پر کچھ اعتراض و انکار، کہ مباح کو شرع مطہر نے مرضی مکلف پر چھوڑا ہے چاہے کرے بیان کرے۔

اس کے علاوہ کثیر احادیث مبارکہ و جزئیات فقہیہ کے ذریعہ سے اس مسئلہ کو نہایت حسین

و جمیل انداز میں نکھار کر پیش کیا ہے اور دلائل کثیرہ سے وہابی فتویٰ کا قیوع و بلوغ رد فرمایا حتیٰ کہ ان کی کج فہمی و جہالت سے پردہ اٹھ گیا۔ اور اس مسئلہ کی وضاحت و صراحت کرنے کے بعد اختتام رسالہ میں امام احمد رضا بریلوی بطور اظہار حقیقت و تہمت نعت فرماتے ہیں ”امید کرتا ہوں کہ یہ سب مباحث رائقہ و دلائل قانعہ خاصہ خاصہ فقیر، اور اس مسئلہ کی توضیح اس مطلب کی تنقیح میں آپ ہی اپنی نظیر ہوں۔“

الحاصل مسئلہ دائرہ کی تحقیقات ایقہ بر مشتمل یہ جلیل القدر رسالہ ۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا

ہے اور اس میں ۳۴ حدیثیں مجملہ اولہ بحث ہیں۔

احادیث

اطائب التہانی فی النکاح الثانی

نکاح تکمیل ایمان کی دلیل ہے

۱۰۳۔ حدیث میں آیمان تزوج فقد استکمل نصف دینہ فلیتق الله فی النصف الباقی۔ جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین پورا کر لیا باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم والبیہقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۹، اطائب التہانی“ (مکتوٰۃ روم ص ۲۶۸، کتاب النکاح الفصل الثالث)

لڑکی کی عمر جب بارہ برس ہو جائے تو اس کا نکاح کر دینا چاہئے حدیث میں ہے

۱۰۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مکتوب فی التوراة من بلغت له ابنة اثنتی عشرة سنة فلم یزوجها فاصابت اثماً فائم ذلك علیہ۔ اللہ عزوجل تورات شریف میں فرماتا ہے جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہنچے اور وہ اس کا نکاح نہ کر دے اور یہ دختر گناہ میں مبتلا ہو تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن امیر المومنین عمر الفاروق وعن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند صحیح۔

بیجا تشدد ناجائز اور سبب ہلاکت ہے

۱۰۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں هلك المتطعون۔ ہلاک ہوئے بیجا تشدد کرنے والے۔ رواہ الائمة احمد ومسلم وابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۰“ اطائب التہانی (ابوداؤد روم ص ۶۳۵، باب فی لزوم السنة)

غیبت زمانے سخت تر ہے

۱۰۶۔ حدیث ابن ابی الدینا وابی الشیخ عن جابر بن عبد اللہ وابی سعید

الخلدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم والغیبة فان الغیبة اشد من الزنا ان الرجل قد یزنی ویتوب فیتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبة لا یغفر له حتی یغفر له صاحبه.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیبت زنا سے سخت تر ہے کہ آدمی زنا کرتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرمائیے ہے اور غیبت کرنیوالے کی مغفرت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک وہ جس کی غیبت کی معاف نہ کر دے۔ (مولف) "فہوی رضویہ ج ۵ ص ۵۸۲" طائف لٹھانی (کنز العمال ص ۳۳۳ ج ۳)

زیادہ تر عورتیں شوہروں کی ناشکری کے سبب جہنم میں جائیں گی
۱۰۷۔ حدیث صحیح میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آیت النار فلم ار کا لیوم منظرا قط اقطع ورأیت اکثر اهلها النساء.

میں نے دوزخ ملاحظہ فرمائی تو آج کی برابر کوئی چیز سخت و شنیع نہ دیکھی اور میں نے اہل دوزخ میں عورتیں زیادہ دیکھیں، فقالوا یا رسول اللہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یعنی حضور اس کا کیا سبب ہے قال بکفر من فرمایا ان کے کفر کے باعث قبل بکفرن باللہ عرض کی گئی کیا اللہ عزوجل سے کفر کرتی ہیں قال بکفرن العشیر و بکفرن الاحسان فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتی ہیں لو احسنت الی احدھن الدھر ثم رأت منک شیئا قالت ما رأیت منک خیرا قط اگر تو ان میں کسی کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر ذرا سی بات خلاف مزاج تجھ سے دیکھے و کئے میں نے کبھی تجھ سے کوئی بھلائی نہ دیکھی۔ رواہ الشیخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری لؤل ص ۹، باب کفران العشیر الخ)

عورتیں ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئیں

۱۰۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المرأة خلقت من ضلع اعوج لن تستقیم لك علی طريقة فان استمعت بها وبها عوج وان ذہبت تقیمها کسرتها وکسرھا طلاقھا.

عورت "ب" پسلی سے بنی ہے ہرگز کسی راہ پر تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی اگر تو اس سے نفع لے تو اس کے ساتھ نفع لے اور سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔ رواہ مسلم و الترمذی عن ابی ہریرة ونحوہ احمد وابن حبان والحاکم عن سمرۃ بن

جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حاصل یہ کہ پہلی ٹوٹ جائے گی مگر سیدھی نہ ہوگی عورت بھی بائیں پہلی سے بنی ہے نہ نیچے تو طلاق دیدے مگر ہر طرح موافق آئے یہ مشکل ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۳“ اطاب التہانی (مسلم اول ص ۷۵، باب الوصیۃ بالنساء)

عورتوں کو حقوق شوہر کی رعایت و معرفت میں جہاد کے برابر ثواب ہے

۱۰۹۔ ایک بی بی نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں عورتوں کی فرستادہ ہوں حضور کی بدگاہ میں جن عورتوں کو خبر ہے اور جنہیں خبر نہیں سب میری اس حاضری کی خواہاں ہیں اللہ عزوجل مردوں و عورتوں سب کا پروردگار ہے اور حضور مردوں عورتوں سب کی طرف اس کے رسول، اللہ عزوجل نے مردوں پر جہاد فرض کیا کہ فتح پائیں تو دو لہتمند ہو جائیں اور شہید ہوں تو اپنے رب کے پاس زندہ رہیں رزق پائیں اور ہم عورتیں ان کے کاموں کا انتظام کرنیوالیاں ہیں تو ہمارے لئے وہ کونسی طاعت ہے جو ثواب میں جہاد کی برابر ہو فرمایا طاعة ازواجہن والمعرفۃ بحقوقہم وقلیل منکن من یفعلہ

شوہروں کی اطاعت اور ان کے حق پہچاننا اور اس کے کرنیوالیاں تم میں تمہاری ہیں۔ رواہ البزار والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۳“ اطاب التہانی (الترغیب والترہیب ۳/۵۳، ترغیب الزوج فی الوفاء الخ)

عورتیں اگر شوہروں کی فرمائندگی کریں تو جنت میں جائیں

۱۱۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاملات والذات مرضعات ورحیمات باولادہن لولا ما یاتین الی ازواجہن لدخل مصلباتہن الجنة.

حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں جننے کی تکلیف جھیلنے والیاں دودھ پلانے والیاں اپنے بچوں پر مہربانیاں اگر نہ ہوتی وہ تقصیر جو اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں تو ان کی نماز پڑھنے والیاں سیدھی جنت میں جاتیں۔ اخرجہ الامام احمد وابن ماجہ والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ابن ماجہ اول ص ۱۳۶، باب فی المرأة تودی زوجہا)

شوہروں کے حقوق سے عورتیں عمدہ برائیاں ہو سکتی ہیں اس پر تین احادیث کریمہ

۱۱۱۔ ایک زن ثعیمی نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ حضور مجھے بتائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے کہ میں زن بے شوہر ہوں اس کے لواحقین کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ یوں ہی بیٹھی رہوں فرمایا فان حق الزوج علی

الزوجة ان سألها نفسها وهي على ظهر قتب ان لاتمنعه نفسها ومن حق الزوج على
الزوجة ان لا تصوم تطوعا الا باذنه فان فعلت جاعت وعطشت ولا يقبل منها
ولا تخرج من بيتها الا باذنه فان فعلت لعنتها ملكة السماء وملكه الارض وملكه
الرحمة وملكه العذاب.

تو بیشک شوہر کا حق زوجہ پر یہ ہے کہ عورت کجاہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے
نزدیکی چاہے تو انکار نہ کرے اور مرد کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے بے اجازت کے نفل روزہ نہ
رکھے اگر رکھے گی تو عبث بھوک پیاسی رہی روزہ قبول نہ ہو گا اور گھر سے بے اذن شوہر کہیں نہ جائے
اگر جائے گی تو آسمان کے فرشتے زمین کے فرشتے رحمت کے فرشتے عذاب کے فرشتے سب اس پر
نعت کریں گے جھک پلٹ کر آئے، یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کی لا جرم لا اتزوج ابدا
ٹھیک ٹھیک یہ ہے کہ میں کبھی نکاح نہ کروں گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۳" اظنبت اللہانی (کنز العمال ص ۲۳۹ ج ۲۱)

۱۱۲۔ ایک بی بی نے دربار سیدالابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی میں
فلاں دخت فلاں ہوں فرمایا میں نے تجھے پہچانا اپنا کام بتا عرض کی مجھے اپنے چچا کے بیٹے فلاں عابد
سے کام ہے فرمایا میں نے اسے بھی پہچانا یعنی مطلب کہہ، عرض کی اس نے مجھے پیام دیا ہے تو حضور
ارشاد فرمائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے اگر وہ کوئی چیز میرے قابو کی ہو تو میں اس سے نکاح
کر لوں فرمایا من حقہ لو سال منخراہ دما او قیحا فلحستہ بلسانہا ما ادت حقہ لو کان
ینفی لبشران یسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذا دخل علیها بما فضلہ
اللہ علیہا۔

مرد کے حق کا ایک ٹکڑا یہ ہے کہ اگر اس کے دونوں نتھنے خون ہو یا پیپ سے بہتے ہوں اور
عورت اسے اپنی زبان سے چاٹے تو شوہر کے حق سے ادا نہ ہوئی اگر آدمی کو سجدہ روا ہوتا تو میں
عورت کو حکم دیتا کہ مرد جب باہر سے اس کے سامنے آئے اسے سجدہ کرے کہ خدا نے مرد کو
فضیلت ہی ایسی دی ہے، یہ ارشاد سن کر وہ بی بی بولیں والذی بعثک بالحق لا اتزوج ما بقیت
الدنیا۔ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں رہتی دنیا تک نکاح کا نام نہ لوں گی۔
رواہ البزار والحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ص ۲۳۰ ج ۲۱)

۱۱۳۔ ایک صاحب اپنی صاحبزادی کو لے کر درگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ

عالیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار رکھتی ہے حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا طبعی اباک اپنے باپ کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کی قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں نکاح نہ کروں گی جبکہ حضور یہ نہ بتائیں کہ خاوند کا حق عورت پر کیا ہے فرمایا حق الزوج علی زوجته لو كانت به فرحة فليحسها او انتشر منخراہ صلیدا او دما ثم ابتلعتہ ماادت حقہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اگر اس کے کوئی پھوڑا ہو عورت اسے چاٹ کر صاف کرے یا اس کے نتھنوں سے پیپ یا خون نکلے عورت اسے نگل لے تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کی والذی بعثک بالحق لا اتزوج ابدا قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں کبھی شادی نہ کروں گی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا تنکحوا من الا باذنہن عورتوں کا نکاح نہ کرو جبکہ ان کی مرضی نہ ہو۔ رواہ البزار وابن حبان فی صحیحہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ امام حافظ زکی الملہ والدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند جید اور اس کے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۵“ اطیب النہانی (الترغیب والترہیب ۳/ ۵۳، ترغیب الزوج فی الوفا الخ)

ہر مومن مسلم کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی

۱۱۳۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الصلاة واجبة علیکم

علی کل مسلم یموت برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر۔

ہر مسلمان کے جنازہ کی نماز تم پر فرض ہے نیک ہو یا بد چاہے اس نے کتنے ہی گناہ کبیرہ کئے

ہوں۔ اخرجہ ابوداؤد و ابو یعلیٰ والبیہقی فی سننہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسنند صحیح۔

۱۱۵۔ مولائے سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلوا علی کل میت

ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔ اخرجہ ابن ماجہ عن وائلۃ والد ابی الطفیل رضی اللہ

تعالیٰ عنہما۔ (ابن ماجہ اول ص ۱۱۱، باب فی الصلوۃ علی اهل القبلة)

۱۱۶۔ حضور سید عالم مولائے اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلوا علی من

قال لا الہ الا اللہ۔ اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی معجمہ الکبیر و ابونعم فی حلیۃ

الاولیاء عن عبد اللہ بن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جس نے وجدانیت کی گواہی دی اس کا جنازہ پڑھو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۶"

طہ (کنز العمال ص ۱۱۳ ج ۲۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیام نکاح دینے کے بارے میں چند احادیث کریمہ
۱۱۷۔ صحیح حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی بنت ابی
طالب خواہر امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو پیام نکاح دیا عرض کی مالی عنک و غبۃ یا
رسول اللہ ولكن لا احب ان اتزوج و بنی صغار۔

یا رسول اللہ کچھ حضور سے مجھے بے رغبتی تو ہے نہیں مگر مجھے یہ نہیں بھاتا کہ میں نکاح
کروں اور میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیر
نسأرکین الا بل نساء قریش احناہ علی طفل فی صفرہ و ارعاه علی بعل فی ذات یدہ
عرب کی تمام عورتوں میں بہتر زمان قریش ہیں اپنے بچے پر اس کے چھٹن میں سب سے زیادہ
مہربان اور خاوند کے مال کی سب سے زیادہ نگاہ رکھنے والیاں۔ رواہ الطبرانی عنہا رضی اللہ
تعالیٰ عنہا برجال ثقات قالت خطبني صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت فذکرہ۔
(بخاری و مسلم) (مشکوٰۃ دوم ص ۲۶۷، کتاب النکاح الفصل الاول)

۱۱۸۔ دوسری صحیح حدیث میں ہے جب حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں پیام دیا
یوں عرض کی یا رسول اللہ لانت احب الی من سمعی و بصری و حق الزوج عظیم
فاخشی ان اضیع حق الزوج۔

یا رسول اللہ بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں اور شوہر کا حق بڑا
ہے میں ڈرتی ہوں کہ حق شوہر مجھ سے فوت نہ ہو۔ اخرجہ ابن سعد بسند صحیح عن
الشعبی مرسلًا۔

۱۱۹۔ تیسری حدیث میں ہے خطبها صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت لولدین بین
یديها کفی بهذا رضیعا و بهذا ضجیعا۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کے لئے فرمایا اپنے دو بچوں
کی طرف کہ سامنے موجود تھے اشارہ کر کے عرض کی یہ دودھ پینے اور یہ ساتھ سونے کو بہت ہے۔
رواہ عن ابی نوفل بن عقرب ایضا مرسلًا۔

۱۲۰۔ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر لول حضرت ابو سلمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے بیوہ ہوئیں امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پیام نکاح دیا انکار کر دیا پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیام دیا انکار کر دیا پھر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا عرض کی انی امرأة غیرى و انی امرأة مصیبة و لیس احد من اولیائی شاهدأ۔

میں رشک ناک عورت ہوں (یعنی ازواج مطہرات سے شکر رنجی کا خیال ہے) اور عیالدار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے بلکہ عذر سن کر ان کے علاج و جواب ارشاد فرمادیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے (چنانچہ ایسا ہی ہوا ام المؤمنین ام سلمہ باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی میں نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہن و علیہن و بارک وسلم) اور تمہارے بچے اللہ در سول کے سپرد ہیں اور تمہارا کوئی ولی حاضر و غائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔ رواہ احمد و النسائی و غیرہما عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند صحیح۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۷"۔ اطائب التہانی۔ (نسائی دوم، ص ۷۶۔ انکاح الابن امہ)

۱۲۱۔ ابن ابی عاصم کی روایت میں ہے منجملہ عذروں کے یہ بھی عرض کی کہ اما انا فکبیرة السن۔ میری عمر زیادہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا اکبر منك میں تم سے بڑا ہوں۔ رواہ من طریق عبد الواحد بن ایمن عن ابی بکر بن عبد الرحمن عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۸"۔ اطائب التہانی

شوہر کی وفات کے بعد اگر عورت نے نکاح نہ کیا اور دونوں جنتی ہوں تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت میں جمع فرمائے گا۔

۱۲۲۔ ابن سعد ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ انہوں نے فرمایا بلغنی انه لیس امرأة یموت زوجها وهو من اهل الجنة وهي من اهل الجنة ثم لم تتزوج بعده الا جمع الله بينهما في الجنة۔

جس عورت کا شوہر مر جائے اور وہ دونوں جنتی ہوں پھر عورت اس کے بعد نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائے۔ اسی بنا پر انہوں نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے کہا تھا آؤ ہم تم عمد کریں کہ جو پہلے مر جائے دوسرا اس کے بعد نکاح نہ کرے مگر یہ علم الہی میں امہات المؤمنین میں داخل ہونے والی تھیں حضرت ابو سلمہ نے قبول نہ فرمایا۔ رواہ من طریق عاصم الاحول عن زیاد بن ابی صایم عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۲۳۔ احمد فی المسند حدثنا ابو احمد ثنا ابان بن عبد اللہ البجلي عن کریم

بن ابی حازم عن جدته سلمیٰ بنت جابر ان زوجها استشهد فانت عبد اللہ بن مسعود فقالت انی امرأة استشهد زوجی و قد خطبني الرجال فایبت ان اتزوج حتی القاه فترجولي ان اجتمع انا وهو ان اکون من ازواجه قال نعم۔

حضرت سلمیٰ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر شہید ہوئے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں اور کہا میرے شوہر نے شہادت پائی اور لوگ مجھے پیام دے رہے ہیں میں نکاح سے انکار رکھتی ہوں کیا آپ امید کرتے ہیں کہ اگر میں اور وہ جمع ہوئے تو میں آخرت میں ان کی زوجہ ہوں فرمایا ہاں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۸“ اطائب التہانی۔ (مسند احمد، ص ۶۶۵، ج ۱)

یوہ عورت اگر اپنے یتیم بچوں کی پرورش میں رہے اور دوسرا نکاح نہ کرے تو جنت میں داخل ہوگی۔

۱۲۴۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا و امرأة سفعا الخدین کھاتین یوم القیمة واومی ییدہ یزید بن زریع السبابة و الوسطیٰ امرأة یمت (امت) من زوجها ذات منصب و جمال حبست نفسها علی یتاماها حتی بانوا او ماتوا۔

میں اور چہرہ کارنگ بدلی ہوئی عورت روز قیامت ان دو انگلیوں کے مثل ہوں گے۔ (راوی نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتلایا یعنی جیسے یہ دو انگلیاں پاس پاس ہیں یوہیں اسے روز قیامت میرا قرب نصیب ہوگا) وہ عورت کہ اپنے شوہر سے بیوہ ہوئی عزت والی صورت والی باغیرہ اس نے اپنے یتیم بچوں پر اپنی جان کور کھا یہاں تک کہ وہ اس سے جدا ہوئے یا مر گئے۔ چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاہی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب بناؤ سنگار کی حاجت نہیں۔ (ابوداؤد دوم، ص ۱۰۱۔ باب فی فضل من عال یتیم)

۱۲۵۔ ابن بشر ان انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

و سلم فرماتے ہیں ایما امرأة قعدت علی بیت اولادها فہی معی فی الجنة۔

جو عورت اپنی اولاد پر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگی

۱۲۶۔ ابو یعلیٰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول من یفتح باب الجنة الا انی اری امرأة تبادرنی فاقول لها مالک و من انت فتقول انا امرأة قعدت علی ایتام لی۔

سب سے پہلے جو دروازہ جنت کھولے گا وہ میں ہوں مگر میں ایک عورت کو دیکھوں گا کہ مجھ سے آگے جلدی کرے گی میں فرماؤں گا تجھے کیا ہے اور تو کون ہے وہ عرض کرے گی میں وہ عورت ہوں کہ اپنے یتیموں پر بیٹھی رہی۔ امام عبد العظیم منذری فرماتے ہیں اسنادہ حسن

انشاء اللہ تعالیٰ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۰“۔ اطائب التہانی۔ (الترغیب و الترہیب ۳/۳۳۹ الترغیب فی کفالة الیتیم)

لوگوں سے وہ باتیں کہی جائیں جنہیں وہ سمجھ سکیں

۱۲۷۔ حدیث میں ہے حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللہ و

رسولہ۔

لوگوں سے وہ باتیں کہو جنہیں وہ پہچانیں کیا یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ و رسول کی تکذیب

کریں۔ رواہ البخاری فی صحیحہ عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ موقوفا علیہ و الدیلمی فی مسند الفردوس عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (کنز العمال، ص ۱۸۷، ج ۱۰)

۱۲۸۔ حدیث، امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولہم۔

ہمیں حکم ہے کہ لوگوں سے بقدر ان کی عقل کے کلام کریں۔ رواہ الامام

ابو عبدالرحمن السلمی و من طریقہ الدیلمی و الحسن بن سفین فی مسندہ و ابوالحسن التمیمی فی کتاب العقل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۳“۔ اطائب التہانی۔ (کنز العمال، ص ۱۳۳، ج ۱۰)

عورت شوہر کی جائداد پر نگرانی ہوتی ہے اس پر ایک حدیث۔

۱۲۹۔ یسین میں ہے عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت

تزوجنی الزبیر و مالہ فی الارض من مال و لامملوک و لاشی غیر ناضح و غیر فرسہ

فكنت اعلف فرسه و استقى الماء و اخرز غربه و اعجن و لم اكن احسن اخبز و كان
 يخبز جارات لي من الانصار و كن نسوة صدق و كنت انقل النوى من ارض الزبير
 التي اقطعها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على راسي وهي منى على ثلثي
 فرسخ فبعثت يوما و النوى على راسي فلقيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
 و معه نفر من الانصار فدعاني ثم قال اخ اخ ليحمني خلفه فاستحييت ان اسير مع
 الرجال و ذكرت الزبير و غيرته و كان غير الناس فعرف رسول الله صلى الله تعالى
 عليه وسلم اني قد استحييت فمضى فبعثت الزبير فقلت لقبني رسول الله صلى الله
 تعالى عليه وسلم و على راسي النوى و معه نفر من اصحابه فاناخ لاركب فاستحييت
 منه و عرفت غيرتك فقال والله لحملك النوى كان اشد على من ركوبك معه قالت
 حتى ارسل الي ابوبكر بعد ذلك بخادم يكفيني سياسة الفرس فكانما اعتقني۔

امير المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ جب حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے نکاح کیا تو اونٹ اور
 گھوڑے کے علاوہ ان کے پاس کوئی جائداد نہیں تھی میں ان کے گھوڑے کے لئے بیرون شہر دو
 میل پر جا کر دانہ خرمایا جمع کرتی اور گھر کا پانی خود بھر کر لاتی اور ڈول مرمت کرتی اور خود خمیر
 کرتی لیکن اچھی روٹی پکانا نہیں جانتی تو انصار کی لڑکیاں روٹی پکا دیتیں جو کامل اور قابل تعریف
 عورتیں تھیں اور حضرت زبیر کی زمین جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا
 فرمائی تھی وہ شہر سے دو میل پر تھی وہاں سے اپنے سر پر گٹھلیاں لاتی تھی، ایک بار پلٹتے ہوئے راہ
 میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک جماعت انصار کرام کے طے حضور نے مجھے
 بلایا اور اونٹ کو بیٹھنے کا حکم فرمایا کہ اپنے پیچھے سوار فرمائیں میں نے مردوں کے ساتھ چلنے میں حیا
 کی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت کا خیال آیا کہ وہ بہت غیرت مند انسان ہیں رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محسوس فرمایا کہ میں شرمارہی ہوں تو روانہ ہو گئے۔ میں جب
 حضرت زبیر کے پاس آئی تو ان سے پورا حال کہا تو انہوں نے فرمایا کہ واللہ تمہارا گٹھلیاں سر پر لے
 کر چلنا مجھ پر زیادہ سخت ہوا اس سے کہ تم حضور کے ساتھ سوار ہو لیتی حضرت اسماء رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں یہاں تک کہ میرے والد گرامی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس
 کے بعد ہمارے لئے ایک خادم بھیج دیا جو گھوڑے کے سانس ہونے کو کافی تھا گویا کہ انہوں نے

مجھے اس کام سے نجات دے دی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۲۔ طائب الشہانی" (بخاری ۷۸۶/۲۔ باب لغیرہ الخ)

۱ تعمیر و توسیع کعبہ پر ایک حدیث پاک

۱۳۰۔ سخن میں ہے عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الجدر امن البيت هو قال نعم قلت فما لهم لم يدخلوه فی البيت قال ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابہ مرتفعا قال فعل ذلك قومك ليدخلوا من شاؤا و يمنعوا من شاؤا و لو لان قومك حديث عهدهم بالجاهلية فاخاف ان تنكر قلوبهم ان ادخل الجدر فی البيت و ان الصق بابہ بالارض و فی اخرى ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لها يا عائشة لولا ان قومك حديث بجاهلية لامرت بالبيت فهدم فادخلت فيه ما اخرج منه و الزقته بالارض و جعلت له باين بابا شرقيا و بابا غربيا فبیت به اساس ابراهيم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا حطیم بھی بیت اللہ میں ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کی تو پھر کیوں اس کو بیت اللہ میں شامل نہیں کیا حضور نے فرمایا کہ تمہاری قوم میں نفقہ کی تنگی ہو گئی تھی میں نے عرض کی کہ اس کے دروازہ کو اتنی بلندی پر کیوں نکالا حضور نے فرمایا ایسا اس لئے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اگر وہ لوگ زلمہ جاہلیت سے نزدیک نہ ہوتے جس کے باعث مجھے خوف ہے کہ ان کے دل ناپسند کریں گے تو میں حطیم کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازہ کو زمین سے ملا دیتا۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم زلمہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتی تو میں موجودہ عمارت کو ڈھا کر حطیم کو اس میں داخل کر دیتا۔ جس کو ان لوگوں نے بیت اللہ سے نکال دیا ہے اور اس کے دروازہ کو زمین سے ملا دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا ایک شرقی اور ایک غربی پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیاد پر عمارت بناتا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۵" طائب الشہانی۔ (بخاری دوم، ص ۵۰۷۔ باب ما یحوز من اللوا الخ)

عوام کے سامنے حقائق عالیہ و وقائق عالیہ جیسی باتیں کرنا جو ان کے مدارک و مفہوم سے

دراہوں ممنوع ہے اس مضمون پر چار احادیث کریمہ

۱۳۱۔ حدیث۔ ما حدث احدكم قوما بحديث لا يفهمونه الا كان فتنه عليهم۔

تم میں کوئی شخص کسی قوم سے کوئی ایسی حدیث کہ ان کی سمجھ سے دورا ہو بیان نہ کرے گا مگر

یہ کہ وہ حدیث ان پر فتنہ ہو جائے گی۔ رواہ العقيلي و ابن السني و ابو نعيم في الرياضة وغيرهم عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم۔

۱۳۲۔ دوسری روایت میں ہے لا تحدثوا من امتي من احاديثي الا ماتحتمله

عقولهم فيكون فتنه عليهم۔

میری امت سے میری حدیثیں نہ بیان کرو مگر وہ جو ان کی عقلیں اٹھالیں کہ وہ حدیث ان پر

فتنہ ہو جائے گی۔ رواہ عنه ابو نعيم و من طريقه الديلمي و فيه فکان ابن عباس يخفي اشياء

من حديثه و يفشيها الى اهل العلم۔ (کنز العمال، ص ۱۳۳، ج ۱۰)

۱۳۳۔ تیسری روایت میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابن عباس

لا تحدث قوما حديثا لا تحتمله عقولهم۔

اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث نہ بیان کر جو ان کی عقل میں نہ آئے۔ رواہ عنه فی

مسند الفردوس۔ (کنز العمال، ص ۱۹۰، ج ۱۰)

۱۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ما انت بمحدث قوما

حديثا لا تبلغه عقولهم الا كان لبعضهم فتنه۔

تو جب کسی قوم سے وہ حدیث بیان کرے گا جس تک ان کی عقل نہ پہنچے وہ ضرور ان میں کسی

پر فتنہ ہو جائے گی۔ رواہ مسلم فی مقدمة صحيحه۔ (مسلم اول، ص ۹ باب النهی عن الحديث

بكل ما سمع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو طرح کے علوم حاصل کئے

۱۳۵۔ عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه انه قال حفظت عن النبي صلى

الله تعالى عليه وسلم وعائين فاما احدهما فبسته و اما الآخر فلو بته قطع هذا

البلعوم. رواه البخاري۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم سے (علم کے) دو برتن محفوظ کئے۔ ایک کو تو میں نے پھیلا لیا لیکن اگر دوسرے کو پھیلاؤں تو

یہ طلق کٹ جائے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۳"۔ اطاب التہانی۔ (بخاری اول، ص ۲۳،

اسلام غالب ہے مغلوب نہیں

۱۳۶۔ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الاسلام یعلو و لا یعلیٰ۔

اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔ اخرجہ الرؤیانی و الدار قطنی و البیہقی

والضیاء فی المختارۃ و الخلیل کلہم عن عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۵۹۶“۔ اصاب انتہائی۔ (بخاری ۱۸۰۱۔ باب اذا سلم الصبی فعات الخ)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم

عورت کے ساتھ حسن معاشرت کی ترغیب سے متعلق

۱۳۷۔ حدیث میں ارشاد ہوا کہ مسلمان عورت سے اچھا برتاؤ رکھو کہ اگر تمہیں اس کی ایک عادت ناپسند ہوئی تو دوسری عادت پسند ہوگی۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۶۰۲۔
صحت حلالہ کے لئے وطی شرط ہے۔

۱۳۸۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا حتی تذوقی عسیلتہ و بذوق

عسیلتک۔

(حضرت رفاعہ نے جب اپنی اہلیہ کو طلاق مغلطہ دے دی اور بعد عدت ان کا نکاح عبدالرحمن بن زبیر سے ہو اور ان سے وطی نہیں ہوئی اور وہ شوہر لول سے طالب نکاح تھیں اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی نہیں یہاں تک کہ تم اس کا شہد چکھ لو اور وہ تمہارا شہد چکھ لے۔ (مولف) (یعنی کم از کم ایک بار مجامعت ہو جائے) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص

۶۲۶"۔ (بخاری اول، ص ۳۵۹۔ باب شہادۃ المختبی الخ)

حلالہ کے بارے میں ایک حدیث

۱۳۹۔ حدیث، لعن اللہ المحلل و المحلل لہ۔

یعنی محض حلالہ کی نیت سے مطلقہ سے نکاح ٹائی کرنے اور کرانے والے پر یعنی شوہر لول و شوہر ٹائی دونوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ (یعنی فساد نیت کے باعث وہ مستحق لعنت ہیں ورنہ حسن نیت سے نکاح حلالہ موجب ثواب ہے) (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۶۳۵"۔ (ابوداؤد ار ۱۸۴

باب فی التحلیل)

بوجود شرعی بیوی کو تین طلاق دینا حماقت و نادانی ہے

۱۴۰۔ فی سنن ابی داؤد عن مجاہد قال کنت عند بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما فجاء رجل فقال انه طلق امرأته ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انه رادھا الیہ ثم قال

ایطلق احدکم فیرکب الحموقۃ ثم یقول یا ابن عباس فان اللہ عزوجل قال و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً عصیت ربک و بانت منک امرأتک، ثم ذکر ادلتہ بروایۃ المؤطا عن ابن عباس و عن ابن مسعود و کابی داؤد عن ابن عباس و ابی ہریرہ معاومثلہ عن ابن عمر قال وروی ایضاً عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص و اسند عبد الرزاق عن علقمہ عن ابن مسعود و وکیع عن امیر المومنین علی و امیر المومنین عثمان بن عفان و قد قدمہ امیر المومنین عمر و اورده براویۃ ابن ابی شیبۃ و الدار قطنی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مجاہد نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ اس نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دیدیں ہیں راوی نے کہا کہ تو آپ نے سکوت کیا حتیٰ کہ مجھے ظن ہونے لگا کہ آپ اس کی مطلقہ کو اس کی طرف لوٹادیں گے پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں کا کوئی شخص تین طلاقیں دے کر حماقت کا ارتکاب کر بیٹھے گا (پھر کسی عالم سے مثلاً ابن عباس سے) کہے گا اے ابن عباس! اللہ عزوجل نے تو فرمایا ہے کہ و من یتق اللہ الآیۃ (یعنی جو اللہ کا ڈر رکھے گا اللہ اس کے لئے کوئی راہ نکال دے گا) تو اے تین طلاقیں دینے والے! تو نے تقویٰ چھوڑ کر اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور (حق رجعت ختم ہو گیا اب) تیری عورت نکاح سے باہر ہو گئی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۶۳۶"۔ (ابوداؤد ۲۹۹۔ باب بقیۃ نسخ المراجعة الخ)

صرف مزہ چکھنے کی نیت سے نکاح کرنا باعث لعنت ہے

۱۲۱۔ حدیث میں فرمایا عن اللہ الذواقین و الذواقات۔

اللہ تعالیٰ نے بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے یعنی جو چکھ چکھ کر چھوڑ دینے کے لئے نکاح کرتے ہیں۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۶۰۳"

مہر کا اقرار کرنے کے بعد اسے قرض نہ سمجھنا مورت عذاب ہے۔

۱۲۲۔ حدیث میں ارشاد ہوا جو مرد و عورت نکاح کریں اور مہر کے دینے لینے کی نیت نہ رکھیں

یعنی اسے دین نہ سمجھیں وہ روز قیامت زانی و زانیہ اٹھائے جائیں گے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۰۹"

عورت کو شوہر سے لور فلام کو آکا سے بد ظن کرنا منع ہے

۱۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایس منا من خیب امرأۃ علی

زوجها او عبدا علی سیدہ۔ رواہ ابوداؤد و النسائی و الحاکم بسند صحیح و ابن حبان
 فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و هو عند احمد بسند صحیح و الحاکم و
 قال صحیح و اقروہ و البزار و ابن حبان عن ہریرۃ و عن الطبرانی فی الاوسط و الصغیر عن
 ابن عمر و عند ابی یعلی و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے یا غلام کو اس کے آقا سے بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے

نہیں۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۶۷۳۔" (ابوداؤد اول، ص ۲۹۶۔ باب فیمن حجب امرأۃ

عی زوجہا)

تعارف

اکدالتحقیق بیاب التعلیق

(مسئلہ تعلیق میں ایک دیوبندی فتویٰ کا ردِ بلیغ)

۱۶ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے بوقت مغرب کہا کہ اگر تو نماز نہیں پڑھے گی تو تجھ پر دو طلاق معلق ہے اس کے بعد عورت نے نماز عشاء نہ پڑھی مگر فجر کی نماز اس نے ادا کی، اس شخص نے بعد فجر رجعت کر لی پھر دو سال کے بعد اس نے اسی عورت کو لور دو طلاقیں دیں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

اس سوال کے جواب میں دیوبندی عالم نے لکھا کہ اس شخص کی بیوی اس کے نکاح سے نہیں نکلی کہ نہ اس سے طلاق واقع ہوئی اور نہ حاجت رجعت، ہاں بعد کی دو طلاقیں رجعی واقع ہوئیں لہذا رجعت کر لے، وغیر ذلك من الخرافات و الهفوات و الجهالات۔

سیدی امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ اس کے جواب میں دلائل قاہرہ باہرہ سے ثابت و واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”صورت مستفسرہ میں اس شخص کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی نہ صرف تجدید نکاح کی ضرورت بلکہ بغیر حلالہ کے وہ شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی۔“

اس کے بعد دیوبندی فتویٰ کے مزخرفات و لغویات پر بحث کرتے ہوئے ۲۵ وجوہات سے اس کی گرفت کی اور متعدد دلائل و جزئیات فقہ سے اس کا تعاقب کرتے ہوئے گمراہ پنچلویا۔ یہ محققانہ رسالہ چونکہ فارسی زبان میں ہے اور ہم نے اختصاراً اس کا خلاصہ پیش کیا ہے، اور سوال سے قبل اسی رسالہ میں سائل کے جو معروضات مندرج ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ امام احمد رضا کی بارگاہ علم و دانش میں یہی سوال اس سے پہلے بھی بھیجا گیا تھا، اور امام احمد رضا نے جو جواب ارشاد کیا تھا اس پر ایک دیوبندی فتویٰ کے ساتھ اس سال خدمت کیا گیا تو امام احمد رضا نے جو مسکت جواب مع دلائل و نصوص فقہ کے حوالہ قلم کیا ہے وہ آپ کی نقابت و لیاقت علیہ کامنہ بولنا ثبوت ہے۔ یہ منصفانہ رسالہ بڑے سائز کے ۱۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۴ حدیثیں شریک تحقیق ہیں۔

احادیث

اکد! لتحقیق بیاب التعلیق

غیر کی دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت کو برباد کرنا کو تاہ نصیبی ہے

۱۴۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند البیہقی فی شعب الایمان من اسوء الناس منزلة من اذهب آخرته بدنيا غیرہ۔ لوگوں میں سب سے برا مرتبہ والا وہ ہے جو اپنی آخرت اپنے غیر کی دنیا کے پیچھے ضائع کر دے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۶۷۔

اکد التحقیق

طلاق اور حق رجعت کے بارے میں چار احادیث کریمہ

۱۴۵۔ ترمذی وابن مردویہ وحاکم باقادة تصحیح و بیہقی در سنن ازام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کنند قالت کان الناس و الرجل يطلق امرأته ماشاء ان يطلقها و هی امرأته اذا ارتجعها و هی فی العدة و ان طلقها مائة مرة او اكثر حتى قال لامرأته واللہ لا اطلقک فتبینی و لا اوبک ابدا قالت و کیف ذلک قال اطلقک فکلما همت عدتک ان تنقضی راجعتک فذهبت المرأة حتى دخلت علی عائشہ فاخبرتها فسکت عائشہ حتى جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبرته فسکت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتى نزل القرآن الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ اپنی بیویوں کو جب چاہتے ہیں طلاق دیدیتے ہیں اور عدت کے اندر رجعت کر لیتے ہیں تو وہ عورت ان کی بیوی ہی رہتی ہے اگرچہ سو بار یا اس سے زیادہ طلاق دیں، یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھے نہ طلاق دوں گا کہ مجھ سے جدا ہو جائے گی اور نہ کبھی رجعت کروں گا عورت نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے مرد نے کہا کہ میں تجھے طلاق دوں گا اور جب عدت ختم ہونے والی ہوگی تو میں رجعت کر لوں گا تو اس عورت نے حضرت عائشہ کے پاس آکر یہ بات بتائی تو آپ خاموش رہیں حتیٰ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضور کو حضرت عائشہ نے واقعہ کی خبر دی تو حضور نے بھی

شکوت فرمایا یہاں تک کہ قرآن نازل ہوا الطلاق مرتان الخ کہ طلاق رجعی دوبار ہے اس کے بعد بھلائی سے روک لینا ہے یا حسن سلوک کے ساتھ چھوڑ دینا ہے (مؤلف) (ترمذی اول ص ۲۲۶۔ باب ما جاء في طلاق المعتوه، باب)

۱۳۶۔ نیز ابن مردودہ و بیہقی ازام المؤمنین روایت آرند۔ قالت لم يكن للطلاق وقت يطلق امراته ثم يرجعها مالم تنقضى العدة و كان بين رجل و بين اهله بعض ما يكون بين الناس فقال والله لا تركك لا ايما و لا ذات زوج فجعل يطلقها حتى اذا كادت العدة ان تنقضى راجعها ففعل ذلك مرارا فانزل الله فيه الطلاق مرتان فامسك بمعروف او تسريح باحسان فوقت لهم الطلاق ثلاثا يراجعها في الواحدة و في الثلثين و ليس في الثالثة رجعة حتى تنكح زوجا غيره۔

دوسری روایت میں آیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ طلاق کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں تھا آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیدیتا پھر اختتام عدت سے قبل رجعت کر لیتا اور مرد و عورت کے درمیان ایسی کوئی بات ہو جاتی جو عام لوگوں میں ہو جاتی ہے تو مرد کہتا کہ خدا کی قسم میں ضرور تجھ کو چھوڑ دوں گا ایسی کہ تونہ تو بے شوہری ہو سکے اور نہ شوہروالی ہے، پھر وہ طلاق دیدیتا جب اختتام عدت قریب ہوتا تو رجعت کر لیتا ایسا ہی بار بار کیا کرتا تو اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں الطلاق مرتان الخ نازل فرما کر لوگوں کے لئے تین طلاقیں مقرر فرمادی کہ پہلی اور دوسری میں رجعت کر سکتا ہے مگر تیسری میں بغیر حلالہ کے حق رجعت نہیں۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۷۸۲۔" کد التحقیق

۱۳۷۔ ابو داؤد و نسائی و بیہقی از عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت آرند ان الرجل كان اذا طلق امراته فهو احق برجعته و ان طلقها ثلاثا ففسخ ذلك فقال الطلاق مرتان فامسك بمعروف او تسريح باحسان۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اگرچہ آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا تو بھی وہ رجعت کا مستحق بنا رہتا تھا تو یہ (دستور جاہلیت) ختم فرمادیا گیا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ (مؤلف) (ابو داؤد اول، ص ۲۹۰۔ باب فی نسخ لمرجعة الخ)

۱۳۸۔ اجلہ امام مالک و شافعی و عبد بن حمید و ترمذی و ابن جریر و ابن ابی حاتم و بیہقی از عروہ

بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آرند قال كان الرجل اذا طلق امراته ثم ارجعها قبل ان

تنقضی عدتها كان ذلك له و ان طلقها الف مرة فعمد رجل الى امرأته فطلقها حتى اذا ما جاء وقت انقضاء عدتها ارجعها ثم طلقها ثم قال والله لا اوبك الي و لا تحلين ابدا فانزل الله الطلاق مرتان فامسك بمعروف او تسريح باحسان۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا پھر انقضائے عدت سے پہلے رجعت کر لیتا ایسا کر نیکا سے حق حاصل تھا اگرچہ ہزار بار طلاق دیتا تو ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی جب انقضائے عدت کا وقت ہوا تو رجعت کر لیا پھر طلاق دے کر کہا کہ قسم خدا کی نہ میں تجھے لوٹاؤں گا اور نہ کبھی تو آزاد ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے الطلاق مرتنان کی آیت نازل فرمائی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۷۸۳"۔ اکمل التحقیق۔ (موظا مالک، ص ۲۱۵۔ جامع الطلاق)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اپنی بیوی کو طلاق دینے اور رجعت کرنے کے بارے میں چند روایتیں۔

۱۳۹۔ فی صحیح البخاری عن انس بن سیرین قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال طلق ابن عمر امرأته وهي حائض فذكر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ للنبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ليراجعها قلت تحتسب قال لمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی تو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا حضور نے مراجعت کا حکم فرمایا میں (عمر) نے عرض کی یہ طلاق محسوب ہوگی فرمایا کہ خاموش رہو۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۷۹۰۔ باب اذا طلقت الحائض الخ)

۱۵۰۔ و عن قتادة عن يونس بن جبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال مره فليراجعها قلت تحتسب قال ارايت ان عجزو استحمق۔

(لور یونس بن جبیر والی روایت میں یوں آیا ہے کہ عمر سے) حضور نے فرمایا کہ اسے رجوع کر لینے کا حکم دو میں نے عرض کی کیا وہ طلاق محسوب ہوگی فرمایا کیا تم نے (رجعت کے وجوبی حکم سے) یہ رائے قائم کر لی کہ اگر اس نے نکاح کیا ہے اور دانستہ حماقت کر بیٹھا ہے تو وہ دی ہوگی طلاق نہ ہوگی۔ (میں ہوئی اور تمہارا خیال غلط ہے وہ ضرور گئی جائے گی) (مولف) (بخاری دوم، ص ۷۹۰۔ باب اذا طلقت الحائض الخ)

۱۵۱۔ و عن سعيد بن جبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حسبہ علی بتطليقة۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مجھ پر وہ (حیض میں دی ہوئی طلاق) ایک طلاق محسوب ہوگی، یعنی وہ لغو نہیں ٹھہری بلکہ گنی گنی۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۹۰۔ باب د طلفت الحائض الخ)

۱۵۲۔ و فی صحیح مسلم عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نحوه و قال فی آخرہ قال عبید اللہ قلت لنافع ما صنعت التطلیقة قال واحدة اعقدبها۔

عبید اللہ نے کہا کہ میں نے نافع سے کہا کہ اس طلاق کا کیا کیا یعنی اس کا حکم کیا ہوا فرمایا کہ ایک طلاق شمار ہوئی۔ (مولف) (مسلم ۱/۶۷۳۔ کتاب الطلاق)

۱۵۳۔ و عن سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن ایہ و فیہ کان عبد اللہ طلقها تطليقة فحسبت من طلاقها و ارجعها عبد اللہ كما امره رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اور ایک روایت میں آیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک طلاق دی تو وہ شمار ہوئی اور انہوں نے رجعت کر لی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ (مولف) (مسلم ۱/۶۷۳۔ کتاب الطلاق)

۱۵۴۔ و فی لفظ آخر قال قال ابن عمر فراجعتها وحسبت لها التطلیقة التي طلقها۔

ابن عمر نے کہا کہ میں نے رجعت کر لی اور وہ طلاق محسوب ہوئی جو میں نے دی تھی۔ (مولف) (مسلم ۱/۶۷۳، کتاب الطلاق)

۱۵۵۔ و عن ابن سيرين عن يونس بن جبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه امر ان يراجنها قلت افحسبت عليه قال فمه او ان عجز واستحمن

(اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں) ابن عمر کو حکم ہوا کہ وہ رجعت کر لیں میں (عمر) نے عرض کی کیا وہ طلاق اس پر محسوب ہوگی فرمایا کہ چھوڑ دو یا فرمایا کہ کیا اگرچہ وہ نکلا ہو گیا اور حماقت کر بیٹھا۔ (جب بھی شمار ہوگی۔ مولف) "تذوق رضویہ ج ۵ ص ۸۳" "سکد التحقیق"۔ (مسلم ۱/۶۷۳)

۱۵۶۔ وعن انس بن سیرین قال قلت لاعتدوت بطلبك لتطبيقه التي طلفت
وهي حائض قال مالي لا اعتدبها وان كنت عجزت.

انس بن سیرین نے کہا کہ تو آپ (ابن عمر) نے اپنی وہ طلاق جو بحالت حیض دی تھی شہد
کی؟ فرمایا مجھے کیا عذر تھا کہ اسے شہد نہ کرتا اگرچہ میں پھوہڑپن کر بیٹھا تھا۔ (مولف) (مسلم
۱/۳۷۷، کتاب الطلاق)

۱۵۷۔ عبدالحق اشبیلی در احکام و بیہقی در سنن از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت
کردند ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ہی واحدة.
(ایک روایت میں ہے کہ) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (ابن
عمر کی) حیض والی طلاق ایک طلاق ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۷۸۳" آکد التحقیق۔

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم

نکاح کرنے اور طلاق نہ دینے کے حکم پر مشتمل ایک حدیث

۱۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تزوجوا ولا تطلقوا فان الله لا يحب الذواقين والذواقات وفي لفظ لا تطلقوا النساء الا من رية فان الله تعالى لا يحب الذواقين ولا ذواقات.

نکاح کرو اور جیکے عورت کی طرف سے کوئی شک نہ پیدا ہو (یعنی بے حاجت مجھ) طلاق نہ دو کہ اللہ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا یعنی جو چکے چکے کر چھوڑ دینے کے لئے نکاح کرتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الا شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۶۷۸"

ماں باپ کے نافرمان و شرابی اور دیوث پر جنت حرام ہے

۱۵۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلاثة قد حرم الله عليهم الجنة مدمن الخمر والعاق لوالديه والديوث الذي يقير في اهله الخبث.

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرمادی ہے شرابی اور ماں باپ کا موذی اور دیوث کہ اپنے اہل میں گندی بات پر قرار رکھے۔ رواہ احمد والنسائی والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۱۲" (مسند احمد ص ۱۸۱ ج ۲)

نسب بدلنا حرام اور باعث لعنت ہے

۱۶۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا من ادعی الی غیر ایہ فعلیہ لعنة الله والملئكة والناس اجمعین لا یقبل الله منه یوم القیمة صرفا ولا عدلا.

جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت کرے اس پر خدا اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل، بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و غیر ہم نے یہ حدیث مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے

روایت کی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۶۵" (مسلم لول ص ۵۷، باب بیان حال ایمان من رغب عن یہ نبح)

مدت حمل پر دو حد پیشیں

۱۶۱۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں ایک صاحب اپنی زوجہ کو وطن میں چھوڑ کر سفر کو گئے دو برس بعد واپس آئے تو عورت کو حاملہ پایا ایک مدت بعد بچہ ہوا ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم یرجمها فقال له معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان كان لك عليها سبيل فلا سبيل لك على ما في بطنها فتركها حتى ولدت ولدا قد نبت ثنابا يشبه اباہ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ عورت پر حد لگانے کا جواز تو ہے مگر جو اس کے پیٹ میں ہے اس کے لئے کیا راہ ہے حضرت عمر نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ بچہ پیدا ہوا اس کے اگلے چاروں دانت پیٹ ہی میں نکل چکے تھے صورت میں اپنے باپ سے مشابہ تھا فلما رآه الرجل قال ولدی ورب الكعبة۔ جب ان صاحب نے اس بچے کو دیکھا کہا خدا کی قسم میرا بچہ ہے۔ ذکرہ فی الفتح۔ (مولف) (ہمارے ائمہ نے اکثر مدت حمل دو سال رکھی ہے۔ منہ)

۱۶۲۔ دارقطنی و بیہقی اپنے اپنے سنن میں ولید بن مسلم سے راوی امام دارالہجرۃ عالم المدینہ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہذہ جارتنا امرأۃ محمد بن عجلان امرأۃ صدق و زوجها رجل صدق حملت ثلثة ابطن فی اثنی عشرة سنة کل بطن فی اربع سنین۔

یہ ہیں ہماری ہمسائی محمد بن عجلان کی بی بی، یہ بچی عورت اور وہ بچے مرد، ان کے تین حمل بارہ برس میں ہوئے ہر حمل چار سال میں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۶۹"

عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق ہے

۱۶۳۔ حدیث میں ہے ذنب العالم ذنب واحد و ذنب الجاہل ذنبا۔

عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دو ہر گناہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۷۳"

(کنز العمال ص ۱۰ ج ۱۰)

ماں اور بچے کے درمیان تفریق پیدا کرنا باعث لعنت ہے

۱۶۴۔ سنن ابن ماجہ میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعنة الله على من فرق بين الوالدة وولدها.

اللہ کی لعنت اس پر جو ماں اور اس کے بچے میں جدائی ڈالے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۹۲"

(ابن ماجہ ۲، ۱۶۳، باب النبی عن التفريق بين نسبی)

تفسیر بالرائے حرام و دخول نار کا سبب ہے

۱۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قال فی القرآن بغیر علم

فلیتواء مقعده من النار. رواه الترمذی وصححه عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما.

جو قرآن میں بغیر علم کے اپنی رائے سے کہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔ (مولف) (ترمذی ۲۰۰۰)

ص ۱۲۳، باب ما جاء فی الذی یفسر القرآن برأیه)

شاعت طلاق پر دو حد تین

۱۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الحلال الی اللہ الطلاق.

رواه ابو داؤد وابن ماجة والحاكم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وفي لفظ

للحاكم بسند صحيح عنه موصولا.

اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے مبغوض چیز طلاق ہے۔ (مولف) (ابو داؤد

اول ص ۲۹۶، باب فی کراهية الطلاق)

۱۶۷۔ ولابی داؤد عن محارب بن دثار مرسل ما احل الله شيئا ابغض اليه

من الطلاق.

کوئی حلال چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسند نہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ

ج ۵ ص ۷۸۷" (ابو داؤد اول ص ۲۹۶، باب فی کراهية الطلاق)

اہمیت رضائے والدین پر ایک حدیث

۱۶۸۔ حدیث میں فرمایا وان امرأك ان تخرج من اهلك ومالك فاخرج.

اگر والدین تمہیں تمہارے مال وائل سے نکل جانے کا حکم دیں تو نکل جاؤ۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۶۰۳"

تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حلال نہیں البتہ چار مہینے دس دن عدت فرض ہے

۱۶۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یحل لامرأة تو من بالله والیوم

الآخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیل الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا. رواه

البخاری ومسلم عن امی المؤمنین ام حبیبہ وزینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
کسی عورت کو حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ مردے پر تین
دن سے زیادہ سوگ کرے۔ بجز شوہر کے سوگ کے، کہ اس پر چار ماہ دس روز سوگ کرے گی۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۳۸" (ابوداؤد، ۳۱۳، ح ۱۰۱۰۱ عنہ روحہ)

تسبیح و تحمید پر مشتمل دو محبوب کلموں کی فضیلت

۱۷۰۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی

المیزان حیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ سبحن اللہ العظیم۔ رواہ البخاری۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کلمے ہیں جو زبان پر خفیف میزان میں

ثقل رحمن کو پارے وہ سبحن اللہ وبحمدہ سبحن اللہ العظیم ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ

ج ۵ ص ۹۳۰" (بخاری دوم ص ۹۳۸، باب فضل التسبیح)

قسم دینا منع ہے اس پر ایک حدیث پاک

۱۷۱۔ فی الحدیث ان الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبر رؤیا فاخبرہ النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه اصاب بعضا واخطأ بعضا لافنا للصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان نجہرہ واقسم علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم لا تقسم۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خواب کی تعبیر بتائی پھر حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ انہوں نے بعض میں درستگی کی ہے اور بعض میں غلطی حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حضور کی قسم کھائی کہ ہم اسے ضرور ظاہر کریں گے تو

حضور نے فرمایا کہ قسم نہ دو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۳۳" (ابوداؤد دوم ص ۳۶۶، باب فی

القسم هل یکون بینا)

تعارف

الجوهر الثمین فی علل نازلة الیمین

(یمین طلاق کی علتوں کا بیان)

۱۱ / محرم الحرام ۱۳۳۰ھ کو ایک سوال پیش ہوا کہ ایک شخص اپنے لڑکے سے کسی بات پر ناراض ہو گیا تو اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو اس لڑکے کو میرے گھر میں چھوڑے رہے گی تو تجھ پر تین طلاق، اس کے بعد عورت نے اس لڑکے کو ہاں یا نا کچھ نہیں کہا پھر کچھ مدت کے بعد لڑکے کا باپ اس سے راضی ہو گیا، اس صورت میں عورت پر کتنی طلاقیں واقع ہوں گی۔

یہ سوال چونکہ فارسی زبان میں ہے اس لئے امام احمد رضا بریلوی نے بھی زبان فارسی میں اس کا مفصل و مدلل جواب تحریر کیا ہے۔ جس کا خلاصہ بطور اختصار یہ ہے۔

صورت مسئلہ میں عورت پر ضرور تین طلاقیں واقع ہو گئیں کہ طلاق جس شرط پر معلق تھی وہ پالی گئی کیونکہ لڑکے کی ماں نے اسے مکان میں رہنے سے منع نہیں کیا نہ بالفعل نہ بالقول لہذا شخص مذکور کی عورت اس کے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ بے حلالہ اس کے لئے کبھی حلال نہ ہو سکے گی۔ اور امام احمد رضا نے مزید توضیح و تصریح کی خاطر صورت سوال کی روشنی میں خود ہی دس شبہات قائم کئے اور ان کے جوابات بھی فقہ حنفی سے ارقام کئے ہیں اور اس مسئلہ کے کسی بھی گوشہ تحقیق کو تشنہ و ناکمل نہیں چھوڑا ہے اور اس مسئلہ کی تحقیق و تشریح کے ضمن میں اور بہت سے مسائل کی وضاحت و صراحت بھی کی گئی ہے۔

تحقیقات مادورہ پر مشتمل یہ رسالہ ثمینہ ۱۹ صفحات پر مبسوط و مرقوم ہے اور اس میں صرف پانچ حدیثیں مذکور ہیں۔

احادیث

الجوهر الثمین فی علل نازلة الیمین

حلیہ شرعیہ پر ایک حدیث

۱۷۲۔ اخرج ابن المنذر عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه بلغه ان ایوب علیہ الصلاة والسلام حلف لیضربن امرأته مائة فی ان جاءته فی زیادة علی ما كانت فاتی به من الخبز الذی كانت تعمل علیہ وخشی ان تكون قارفت من الخیانة فلما رحمه الله وكشف عنه الضر علم براءة امراته مما اتهمها به فقال الله عزوجل وخذ بيدك ضغثا فاضرب به ولا تحنث فاخذ ضغثا من ثمام وهو مائة عود فاضرب به كما امره الله تعالى.

حضرت ایوب علیہ الصلاة والسلام نے قسم کھائی کہ اپنی زوجہ مقدسہ کو سو کوڑے ماریں گے (قسم اس بات پر کھائی تھی کہ ایک روز کوہ دوس سے زیادہ روٹیاں لے کر آئیں جتنی مزدوری میں ملا کرتی تھیں اور آپ کو کھٹک ہوئی کہ کہیں وہ زیارت برخلاف دیانت نہ ہو پھر جب اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اور تکلیف دور فرمائی تو اپنی زوجہ کا اس تصور سے بری ہونے کا علم ہوا جس کا آپ کو گمان ہوا تھا تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ سو تہیوں کی ایک جھاڑو بنا کر ایک دفع مار لو اور قسم جھوٹی نہ کرو حضرت ایوب علیہ الصلاة والسلام نے گھاس کی سو تنکوں پر مشتمل ایک جھاڑو لے کر اس سے مارا جیسا کہ اللہ نے حکم فرمایا تھا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۳۳۔ الجوهر الثمین“

قسم توڑ کر کفارہ دینے کے بارے میں چند حدیثیں

۱۷۳۔ فرمودہ اند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حلفت علی یمین فرایت

غیر ما خیرا منها فات الذی هو خیر و کفر عن یمینک .

جب تم کسی بات کی قسم کھا بیٹھو پھر دیکھو کہ اس کا خلاف شرعاً بہتر ہے تو بہتر ہی پر عمل کرو

اور قسم کا کفارہ دیدو۔ (مولف) رواہ البخاری و مسلم عن سمرۃ بن جندب و احمد و مسلم

و الترمذی عن ابی ہریرۃ و النسائی و ابن ماجہ عن عوف بن مالک عن ایہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہم و عبد الرزاق عن ابن سیرین مرسلًا و ابوبکر بن شیبہ و البیہقی عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من قوله۔ (بخاری دوم ص ۹۸۰، باب قول اللہ لا یواخذکم اللہ الخ) ۱۷۴۔ فرمودند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی یمین فاری غیرها خیرا منها الا کفرت عن یمینی و آتیت الذی ہو خیر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بخدا جب میں اگر کسی بات پر قسم کھاؤں پھر اس کے خلاف کو بہتر جانوں تو ان شاء اللہ تعالیٰ قسم کا کفارہ ادا کروں گا اور جو بہتر ہوگا ضرور اسی کو کروں گا (موقف) رواہ احمد و عبد الرزاق و البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ عن ابی موسیٰ الاشعری و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و البیہقی عن ابی الدرداء و الحاکم عن ام المؤمنین الصدیقة و الطبرانی عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عبد الرزاق عن ام المؤمنین عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما من قوله و عبد الرزاق و ابن ابی شیبہ و ابنا حمید و جریر و المنذر و ابو الشیخ و البیہقی عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمعناه و فی الباب غیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۲۹۔ الجوہر الثمین (بخاری دوم ص ۹۸۰، باب قول اللہ لا یواخذکم اللہ الخ)

۱۷۵۔ فرمودند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واللہ لان یلج احدکم یمینہ لی اہلہ آثم لہ عند اللہ من ان یعطی کفارته التی تعرض اللہ علیہ۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ جو شخص اپنی الہیہ کو تکلیف دینے، پریشان کرنے کے لئے قسم کھالے اور قسم پر اڑارے تو بخدا اس کا یہ اڑارہنا قسم توڑنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے جبکہ قسم توڑنے کی اجازت پھر اس کا کفارہ ادا کرنے کا حکم خود اللہ ہی نے دیا ہے۔ (موقف) رواہ الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۵۰۔ الجوہر الثمین (بخاری دوم ص ۹۸۰، باب قول اللہ لا یواخذکم اللہ الخ)

ثبوت زنا کے لئے چار گواہوں کا ہونا ضروری ہے

۱۷۶۔ عبد الرزاق در مصنفہ خود گوید انبانا معمر عن الزہری قال سأل رجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال الرجل یجد مع امرأته رجلاً یقتله فقال التی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا تسمعون الی ما یقول سیدکم قالوا لا تلمہ یا رسول اللہ فانہ رجل غیر و اللہ ماتزوج امرأۃ لقط الا بکرا ولا طلق امرأۃ لقط فاستطاع احدنا ان

یتزوجها فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا بی اللہ الا بالبینة. قلت والسائل هو
سیدنا سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

یعنی امام زہری سے مروی ہے کہ ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کوئی مرد اپنی عورت کے ساتھ کسی نامحرم مرد کو پائے تو کیا وہ اس کو
قتل کر سکتا ہے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (سائل کی غیرت کی طرف حاضرین
کو متوجہ کرتے ہوئے خود ان کی غیرت مندی کو سراہتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگ نہیں سنتے
ہو کہ تمہارا سردار (سائل) کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا حضور ان کو ملامت نہ کیجئے کیونکہ
بیشک یہ ہیں ہی بڑے غیر تمند شخص (حتی کہ) بخدا انہوں نے کنواری کے علاوہ کبھی کسی عورت
سے نکاح نہیں کیا ہے اور نہ کبھی کسی عورت کو (غیرت و عار کی وجہ سے) طلاق دی ہے تاکہ ہم میں
کوئی شخص ان کی مطلقہ سے نکاح نہ کر سکے تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل شانہ
بجز چار یعنی شاہدوں کی شہادت کے کچھ قبول نہیں فرمائے گا۔ یعنی نامحرم مرد و وزن کو خلوت میں
دیکھ لینا نامکاشری ثبوت نہیں لہذا نہ قتل کی اجازت ہوگی نہ الزام زنا کی بلکہ وہ صرف تعزیر کے
مستحق ہوں گے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۵۳۔ الحوہ الثمین"

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم

منت و نذر کے بارے میں دو حدیثیں

۱۷۷۔ بخاری شریف میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے من نذر ان

یطیع اللہ فلیطعه و من نذر ان یعصیه فلا یعصه۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی طاعت الہی مثل نماز روزہ و صدقہ وغیرہا کی منت مانی وہ بجالائے اور جو کسی گناہ کی منت مانی وہ باز رہے۔ (بخاری دوم ص ۹۹۱،

باب النذر فیما لا یملك الخ)

۱۷۸۔ حدیث شیخین لاتنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما

یستخرج به من البخیل۔

نذر نہ مانو تقدیر کے آگے نذر کچھ کام نہیں دیتی اس سے تو فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے۔ (مؤلف) (یعنی یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الہی بدل جائے گی جو نعمت نصیب میں نہیں وہ مل جائے گی جو بلا مقدر میں ہے وہ مل جائے گی یہ اعتقاد قاسد ہے اسکی ہی نذر سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ منہ) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۶۶" (مسلم دوم

ص ۴۴، کتاب النذر)

مخلوڑ و مکر شرعی چیز کو بقدر استطاعت بدل دینے کی تاکید پر ایک حدیث پاک

۱۷۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رأى منكم منكرا فليغيره

بيده فان لم يستطع فليسانه فان لم يستطع فليقلبه وذلك اضعف الايمان۔

جو شخص تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے پھر اگر زبان سے منع نہ کر سکے تو دل سے ضرور برا جانے اور یہ ایمان کا لائق درجہ ہے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۸۴"۔ (مسلم نول

ص ۵۱، باب بیان کون النہی عن المنکر الخ)

پڑوسی کے حق کی نگہداشت ایمان کی دلیل ہے

۱۸۰۔ حدیث میں فرمایا المؤمنون من امن جاره بواقفه

مومن وہ ہے جس کے مسائل اس کی ایذاؤں سے لگان میں ہوں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۹۰"

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد ششم

معارف و تحقیقات عالیہ اور جزیات فقہیہ و کلامیہ کا گراں مایہ مجموعہ ”فتاویٰ رضویہ جلد ششم“ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فکر و اعتقاد اور خیر خواہی ملت و جذبہ اصلاح معاشرت اور آپ کی جوڈت طبع اور فقہی و سیاسی و مذہبی بصیرت کا عکس جمیل ہے۔

اس جلد میں مندرجہ ذیل مباحث پر ہوا ر قلم کو جنبش دی گئی ہے

کتاب السیر، کتاب المقنود، کتاب الشریک، کتاب الوقف

ابواب فقہ کے اعتبار سے اس جلد میں کتاب اللفظ و کتاب اللقیطہ بھی شامل ہونی چاہیے لیکن

شاید زمانے کے دست برد سے محفوظ نہ رہنے کے سبب اس مضمون کی کوئی تحریر شریک اشاعت نہ ہو سکی ہے۔

کتاب السیر، آغاز کتاب سے ۳۱۴ صفحات تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں کل ۳۴۱ مسائل ہیں اور اس کے مسائل زیادہ تر کفریہ الفاظ کا تفصیلی بیان اور ہر لفظ کا شرعی حکم اور کافر و مرتد ہونے والے افراد کے لئے حدود و تعزیر کا بیان وغیرہ پر مشتمل ہے۔

کتاب المقنود میں صرف ۶ مسائل ہیں۔

کتاب الشریک، ۱۰ مسائل پر مشتمل ہے۔

کتاب الوقف ص ۳۲۹ سے اخیر کتاب تک محیط و حاوی ہے اس میں ۳۶۹ مسائل ہیں اور اس میں وقف سے متعلق متعدد احکام مثلاً متولی کے حقوق و فرائض اور اس کے تصرفات کی نوعیت احکام مساجد و مغایر، مصارف وقف اور اس کے متعلقات اور وقف کا اجارہ غرضیکہ سارے ابواب و مسائل پر فہمانہ و فاضلانہ بحث، حضرت مصطفیٰ علیہ الرحمہ کی شان امتیازی و بلند مقامی کا بیجا جاگتا ثبوت ہے۔ اس طرح یہ جلد ۷۲۶ مسائل محققانہ پر مبسوط و مشتمل ہے۔

مذکورہ عنوانات و مباحث کے علاوہ دیگر بے شمار مسائل و عنوانات پر گفتگو کے ساتھ ساتھ

۳۶ مضامین پر بھی ضمایم بحث کی گئی ہے۔

تفسیر، اصول تفسیر، حدیث اصول حدیث، فوائد حدیثیہ، اصول فقہ، فوائد اصولیہ، فوائد فقہیہ، فوائد علیہ، عقائد، کلام رد بدعت ہیاں، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، نماز، زکوٰۃ، جنازہ، اضحیہ، ذبائح، نکاح، طلاق، بیوع، اجارہ ہبہ، اگرہ، غصب و کالت شہادۃ، دعویٰ، حیل مداینات، فرائض، فقہ، یمین، حدود و تعزیر، ترغیب ترہیب، حظر و باحت، جرح و تعدیل، اساء الرجال، تاریخ سیر رسم الاقلام، نحو، فضائل و مناقب، تصوف و روحانیت، حجر، مناظرہ۔

زیر نظر جلد میں اصلاح فکر و اعتقاد اور معلومات بکراں پر مشتمل ۸ تحقیقی رسائل شامل ہیں۔ جن میں سے میں نے ۶ رسائل علیہ سے احادیث کا استخراج و اندراج کیا ہے ان کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔ اور ۲ رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ دونوں رسالے یہ ہیں۔

۱۔ دامان باغ سبحن السبوح (کذب باری محال ہے)
اس رسالے میں امام احمد رضا بریلوی نے کذب باری تعالیٰ محال ہے، کے مسائل و عنوان پر بحث کی ہے اور کثیر دلائل و متعدد وجوہات و تمثیلات سے روشن و آشکار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کذب محال بالذات ہے اور یہ کہ اس کے محال بالذات ہونے پر تمام ائمہ امت کا اجماع و اتفاق ہے۔

۲۔ جوال العلو لتبیین الخلو۔ (مسئلہ خلو کا واضح بیان)
ایک سائل نے کسی وقف کے مسئلہ کو خلو سمجھ کر ایک سوال کیا، تو امام احمد رضا نے اس رسالے میں اس کا جو جواب تحریر کیا ہے اس کے اشارے اس طرح ہیں۔

☆ خلو کی تعریف اور اس کا حکم

☆ خلو اور سکنی کا فرق

☆ دوامی پشہ کی ایک جائز صورت

☆ اجارہ داری اور اس کا حکم

☆ صورت مستویہ کا تعلق خلوء سے نہ ہونے کا بیان

☆ مسئلہ خلوء میں علمائے کرام کی متعدد بحثیں اور ان کے کلام میں تطبیق و توفیق۔

☆ مسئلہ دائرہ کی شرعی اور مدنی حیثیت۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس رسالے میں علوم و معارف اور حکم و بصائر کی ایک عظیم دنیا

آباد فرمادی ہے اور ذیل کے ۴ علمی رسائل دستیاب نہ ہونے کے باعث شریک اشاعت نہ ہو سکے ہیں، وہ یہ ہیں۔

۱- اللواء المعقود لیان حکم امرأة المفقود۔ مفقود الخمر کی بیوی کا حکم اور اس کا بیان۔

۲- المجمل المسدد ان ساب المصطفى مرتد۔ گستاخ رسول مرتد و کافر ہے۔

۳- البارقة اللما علی ساعد من نطق بالكفر طوعا۔ ہنسی خوشی میں بھی کفر بکنے

سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

۴- المقال الباهر منکر الفقہ کافر۔ فقہ کا منکر کافر ہے۔

اسلامی مسائل پر مشتمل یہ عظیم مجموعہ فتاویٰ خفی قلم سے جمادی سائز کے ۵۳۶ صفحات پر

پھیلا ہوا ہے اور اس جلد میں مع جملہ رسائل و مسائل کے ۱۴۲ احادیث زینت فتاویٰ و بنائے

استدلال ہیں۔

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ششم

ہجرت پر دو حدیثیں

اس قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا ہجرة بعد الفتح - (رواہ الشیخان)
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے (یعنی بعد فتح
مکہ مکرمہ وہاں سے ہجرت کی ضرورت نہیں کہ وہ بھی اب دارالاسلام ہے۔ (مولف) (مسلم دوم،

ص ۱۳۱۔ باب المباہیة بعد فتح مکة الخ)

۲۔ فی الحدیث. من فر بدينه من ارض الی ارض و ان كان شبرا من الارض
استوجبت له الجنة و كان رفيق ابيه ابراهيم و نبيه محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جو اپنے دین کو لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگا پھرے اگرچہ بالشت بھر ہو تو اس کے
لئے جنت واجب ہو جائے گی اور اسے اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور اپنے نبی محمد صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب ہوگی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱"۔

دین نام ہے مسلمان کی خیر خواہی کا اس پر ایک حدیث۔

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدين النصح لكل مسلم۔
یعنی دین یہ ہے کہ آدمی ہر مسلمان کی خیر خواہی کرے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص

۳"۔ (مسلم اول، ص ۵۵، باب بیان ان الدين النصيحة)

جزیرہ عرب میں کسی غیر مسلم کا توطن و طول اقامت جائز نہیں حدیث میں ہے

۴۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یجتمع فی ارض العرب دینان۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر زمین عرب میں دو دین یعنی اسلام و غیر
اسلام جمع نہیں ہوں گے۔ یعنی اب یہاں صرف اہل اسلام رہیں گے تو اہل کفر و شرک (اہل غیر
قبلہ) کو اپنے مستقل رہنے کی یہاں اجازت نہ دی جائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۵"۔

(کنز العمال، ص ۱۳۵، ج ۱۷)

تعارف

نابغ النور علی سوالات جبلغفور
(چند سوالات جبل پور کا شرعی مدلل بیان)

۲۰ سوال ۱۳۳۹ھ کو سات سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ
علمائے اہلسنت پر حکم تکفیر لگانا، جماعت اہلسنت میں تفرقہ ڈالنا، کفار و مشرکین کے ساتھ
دلیا محبت و موالات قائم کرنا، اور ترک موالات کا یہ مفہوم گڑھنا کہ ترک موالات کا حکم صرف
یسود و نصاریٰ سے ہے عام کافروں سے نہیں، اور بعض آیات قرآنیہ کے مفاہیم و معانی بدلنا اور
مشرک و بت پرستوں کی خوشنودی کے لئے گائے کی قربانی چھوڑ دینا، مسجدوں میں کافروں کو لانا
اور ہندو لیڈروں سے مسجدوں میں منبروں پر بیٹھا کر تقریر کرانا۔ وغیرہ۔

مذکورہ تمام باتوں کے ارتکاب کرنے والوں پر شرعاً کیا حکم عائد ہوگا۔

یہ باتیں اس وقت کی ہیں جب کہ ترکی میں خلافت اسلامیہ قائم کرنے کا شور و غلغلہ تھا اور
ہندوستانی بساط سیاست پر یہی مسائل گرم تھے اور وہابیوں کی جمعیت العلماء کے مقبوضوں نے اسے
مسلمانوں میں مقبول و محبوب بنانے کے لئے بالکل مذہبی رنگ دے دیا تھا۔

لیکن امام احمد رضا بریلوی اور ان کے ہموا علماء کو ان مسائل کی شرعی حیثیت سے اختلاف
تھا، ان کا نظریہ تھا کہ ترکی حکومت بلاشبہ مسلمانوں کی حکومت ہے اور اس کی امداد و اعانت بقدر
استطاعت ہر مسلمان کو کرنا چاہئے لیکن اس حکومت کو، خلافت اسلامیہ، قرار دینا اور اس کی حمایت
و تائید کے نام پر غیر شرعی افعال خود کرنا اور دوسروں کو حکم دینا جو سر اسر کفر و ارتداد ہیں، کہاں کی
دانشمندی ہے؟

یہ رسالہ اسی جنگامی اور اختلافی دور کی ایک تحریر ہے جس میں مذکورہ بالا سوالات کے
جوابات قرآن و حدیث اور نصوص شرعیہ کے حوالوں سے نہایت تفصیل و وضاحت سے دیئے گئے
ہیں کہ

”علمائے اہلسنت یقیناً حق پر ہیں ان کے مخالفین گمراہ و ضال ہیں، جماعت اہل سنت میں

اختلاف و تفرقہ ڈالنا حرام ہے، موالات ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے اس میں یہود و نصاریٰ کی کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ ۲۰ سے زائد آیات کریمہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مطلقاً کفار سے اتحاد و واداء حرام و کفر ہے اور جو لوگ آیات کتاب اللہ کا معنی و مفہوم دل سے گڑھتے ہیں وہ ضرور کذب و محرف قرآن ہے اور وہ بحکم قرآن کافرونا مسلمان۔“

گائے کی قربانی بیشک شعار اسلام ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ اسے باقی رکھیں، اور ہندوؤں کی جے بولنا انہیں مسجدوں میں لانا اور ان کی خوشنودی کی خاطر غیر شرعی حرکات کرنا یقیناً حرام و شیطنیت ہے۔

اس رسالے کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے سینے میں ایک درد مند دل تھا جو اصلاح معاشرہ اور تقاضائے شرعیہ و اسلامیہ کو پورا کرنے کے لئے بے چین و مضطرب رہتا تھا۔

یہ رسالہ حقہ ۱۴ صفحات پر مبسوط و مشتمل ہے اور اس میں مکررات کو چھوڑ کر صرف ۳ حدیثیں موجود ہیں۔

احادیث

نابغ النور علی سوالات جبلفور

کافروں کی تعظیم و توقیر جائز نہیں حدیث میں ہے

۵۔ ابو نعیم حلیہ الاولیاء میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روئی نہیں النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا اور حب بہم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں یا اسے کنیت

سے ذکر کریں یا اس کے آتے وقت مر جاکیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۰۔ نابغ النور“۔

کسی کو کافر کہا جائے اور وہ مشرک یا کافر نہ ہو تو قائل کافر ہو جائے گا اس پر ایک حدیث۔

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما امری قال لایخبه کافر فقد

بأبہا احدہما فان کان کما قال والارجعت علیہ۔

جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے جسے کہا اگر وہ کافر

تھا خیر ورنہ یہ کفیر اسی قائل پر پلٹ آئے گی یہ کافر ہو جائے گا۔ رواہ مسلم و الترمذی و نحوہ

البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۱۔ نابغ النور“۔ (مسلم لوں،

ص ۵۔ باب بیان حال ایمان من قال لایخبه الخ)

عالم دین اور مسلمان بوڑھے کی توہین باعث نفاق ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ثلثة لا یتخف بحقہم

الامنافق بین النفاق ذوالشیبۃ فی الاسلام و ذوالعلم و امام مقسط۔

تین شخصوں کے حق کو ہلکانہ جانے کا مگر کھلا منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالم

دین اور بادشاہ اسلام عادل۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ

عنه بسند حسنہ الترمذی لمتن غیرہ و رواہ ابوالشیخ فی کتاب التوییح عن جابر رضی

اللہ تعالیٰ عنه و عنده زیادة لفظ بین النفاق۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۲۔ نابغ النور“۔ (تذکرہ،

ص ۲۰، ج ۲۱)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ششم

علم دین کی توہین اور عالم دین کی تذلیل حرام ہے

۸- اخرج ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ و ابن مردویہ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و ابن جریر عن زید بن اسلم و عن محمد بن کعب و غیرہما قال رجل فی غزوة تبوک فی مجلس یوما مارأینا مثل قرأنا هولاء و لا ارغب بطونا و لا اکذب السنة و لا اجبن عند اللقاء فبلغ ذلك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نزل القرآن قال عبد اللہ فرأیتہ متعلقا بحلقة ناقة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و هو یقول یا رسول اللہ انا کانتخوض و نلعب و النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ابا للہ و آیاتہ و ربولہ کتم تستهزؤن۔

ایک شخص نے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مجلس میں کہا کہ ہم نے اپنے ان قاریوں یعنی عالموں کے مانند کوئی نہیں دیکھا۔ نہ ان سے زیادہ پیڑنہ ان سے زیادہ جھوٹا اور نہ وقت جنگ ان سے زیادہ کوئی بزدل تو یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پہنچی اور قرآن بھی نازل ہوا، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اسے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناکہ کی رسی سے لپٹ کر کہہ رہا تھا یا رسول اللہ ہم لوہو لعب میں مشغول تھے یعنی معذرت کر رہا تھا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ کیا تم اللہ و رسول اور ان کی آیتوں سے استہزاء کرتے ہو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۳“

بھلائی کی راہ بتانے والے اور عالم دین اور بوڑھے مسلمان کی شان میں گستاخی اور توہین کرنے والا منافق ہے۔

۹- خطیب حضرت ابو ہریرہ اور ابو الشیخ ابن حبان کتاب التوہیح میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لا یتخف بحقہم الا منافق بین النفاق ذوالشیبة فی الاسلام و ذوالعلم و معلم الخیر۔

تین مہنوں کے حق کو ہلکانہ جانے کا مکر کھلا منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالم دین اور بھلائی سکھانے والا۔ (مولف) یعنی مومن کامل کی شان نہیں کہ بوڑھے مسلمان اور عالم و معلم خیر کی ٹکر یہ نہ کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۶)۔ (کنز العمال، ص ۲۰، ج ۲۱)

اللہ عزوجل اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا چاہتا ہے حدیث میں ہے۔
۱۰۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں ہاں ربک یسارع فی ہواک۔

میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے۔ رواہ البخاری و مسلم و نسائی۔ (بن ماجہ لول، ص ۱۳۵۔ باب التی و مت نفسہا الخ)

۱۱۔ حدیث روز محشر میں ہے رب عزوجل اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا کلہم یطلبون رضائی و انا اطلب رضاک یا محمد۔
یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد

”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۹“

لویاء اللہ سے عدوت و دشمنی کرنا اللہ عزوجل سے جنگ کرنے کے مترادف ہے حدیث قدسی میں ہے۔

۱۲۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب۔
جو میرے کسی بولی سے عدوت رکھے میں نے اعلان فرمایا اس سے لڑائی کا۔ رواہ البخاری فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ربہ عزوجل۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۳“۔ (بخاری دوم، ص ۹۶۳ باب التواضع)

تعارف

المبین ختم النبیین

(عقیدہ ختم نبوت کا بیان)

۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ کو سوال پیش ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یا نہیں۔ اور 'النبیین' پر جو الف لام ہے وہ استغراق کا ہے یا عمد خارجی کا؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وسلم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے، جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کو بھی راہ دے گا فر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و حدیث متواتر لا نبی بعدی سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً و خلفاً ہمیشہ یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخری نبی ہوئے۔ حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

پھر امام احمد رضا نے الف لام پر بحث و تمحیص کے بعد ثابت و واضح کیا ہے کہ 'النبیین' پر الف لام استغراقی ہے اور جنہوں نے الف لام عمد خارجی کا کہا ہے ان کا متعدد وجوہات سے رد و یلغ فرمایا ہے۔ اور اسی رسالے میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ

فقیر غفر لہ المولیٰ القدر نے اپنی کتاب "جزاء اللہ عدوہ بابانہ ختم النبوة" میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں، اور تکفیر منکر کہ ارشادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس نصوص ذکر کئے۔ واللہ الحمد۔ تو یہاں عموم و استغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تبدیل کا اظہار نہیں کر سکتا مگر کھلا کافر، خدا کا دشمن قرآن کا منکر مردود و ملعون اور خائب و خاسر۔

اور اس منصفانہ رسالہ میں امام احمد رضا نے قرآن کریم سے ان تمام مقامات و مواضع کا استحصا کیا ہے جہاں جہاں نبی و رسول کا ذکر آیا ہے اور اس پر شاندار بحث فرمائی ہے۔

افسوس کہ یہ رسالہ مبارک نہ مکمل دستیاب ہوا اور اسی حالت میں اسے شائع کر دیا گیا ہے جس میں صرف گیارہ صفحات ہیں اور اس رسالہ جلیلہ میں ۸ حدیثیں شریک جواب ہیں۔

احادیث

المبین ختم النبیین

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجگم قرآن خاتم النبیین ہیں اس کے ثبوت میں چند

احادیث کریمہ

۱۳۔ صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابوداؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ وغیرہا

میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ

سبکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبیین لانی بعدی۔

بیٹھا، میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تمیں کذاب ہوں گے کہ ہر

ایک اپنے آپ کو نبی کے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابوداؤد دوم، ص

۵۸۴ کتاب الفتن)

۱۴۔ امام احمد مند لور طبرانی کبیر لور ضیائے مقدسی صحیح مختصرہ میں حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے رلوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی امتی کذابون و دجالون سبعة و

عشرون منهم اربعة نسوة و انی خاتم النبیین لانی بعدی۔

میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ

بیٹھا میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مردویہ میں جابر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثلی و مثل الانبیاء

کمثل رجل ابتی دارا فاکملها و احسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر اليها

قال ما احسنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء۔

میری لور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل لور خوبصورت بنایا

مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا تھا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک

اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کر دیئے گئے۔ (بخاری اول،

ص ۵۰۱۔ باب خاتم النبیین) (مسلم دوم، ص ۲۳۸ باب ذکر کونہ خاتم النبیین)

۱۶۔ صحیح مسلم و مسند احمد میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثلی و مثل النبیین کمثل رجل بنی دارا فاتمها الالبنة واحدة فجنن انا و اتممت تلك، اللبنة۔

میری اور انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سو ایک اینٹ کے تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔ (مسلم دوم، ص ۲۳۸۔ باب ذکر کونہ خاتم النبیین)

۱۷۔ مسند احمد و صحیح ترمذی میں باقائدہ تصحیح ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها و اکملها و اجملها و ترک فیها موضع لبنة لم يضعها فجعل الناس يطوفون بالبنیان و يعجبون منه و بقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة۔

پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت و کامل و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۶۳ المبین"۔ (ترمذی دوم، ص ۱۱۳۔ باب ماجاء مثل النبی و

الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین)

۱۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مردویہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا فانا اللبنة و انا خاتم النبیین۔

تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم اجمعین باریک و سلم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۶۵۔ المبین"۔ (بخاری اول، ص ۵۰۱۔ باب خاتم النبیین)

اللہ تعالیٰ کے ازلی وابدی ہونے کے معنی پر دو حدیثیں

۱۹۔ حدیث میں ہے انت الاول فلیس قبلك شی و انت الاخر فلیس بعدك شی۔

تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ (مولف)

رواہ مسلم فی صحیحہ و الترمذی و احمد و ابن ابی شیبہ و غیرہم عن ابی

ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (مسلم دوم، ص ۲۳۸۔ باب

۲۰۔ و للبيهقي في الاسماء و الصفات عن ام سلمة رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه كان يدعو بهو لاء الكلمات اللهم انت الاول فلا شي قبلك و انت الآخر فلا شي بعدك. الحديث۔

منصور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم ان كلمات سے دعا فرماتے تھے کہ الہی تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۶۶۔"

مر ۶۶۔ البین

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ششم

زمانہ رسالت میں مسجد میں محصور نہیں ہوتی تھیں

۲۱۔ صحیح بخاری شریف میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

قال كانت الكلاب تقبل و تدبر في المسجد في زمان رسول الله صلى الله تعالى عليه

وسلم

زمانہ رسالت میں مسجد شریف میں کتے آتے جاتے تھے۔ (غالباً ایسا اس لئے ہوتا تھا کہ

مسجد میں دیوار یا حصار وغیرہ نہیں تھا۔ اور یہ کہ کتوں کے آنے کے سبب سے مسجد کو دھوتے بھی

نہیں تھے کہ کتاب نجس العین نہیں ہے۔ مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۸۵“۔ (بخاری ۲۹۱۱۔ باب

إذا شرب الكلب في الأثناء)

بند ہوں اور بد عقیدوں کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کی ممانعت پر

چار حدیثیں

۲۲۔ (رافضہ وہابیہ دیانہ کے بارے میں) حدیث میں فرمایا کہ لاتجالبوہم و لا

تواكلوہم و لاتشاربوہم و اذا مرضوا لاتعودوہم و اذا ماتوا فلاتشہدوہم و لاتصلوا

عليہم و لاتصلوا معہم۔

نہ ان کے پاس بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ ان کے ساتھ پانی پیو۔ بیمار پڑیں تو ان کی

عیادت نہ کرو مرنے والے ان کے جنازہ پر نہ جاؤ نہ ان پر نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۶، ص ۹۰“

۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوما حشرہ اللہ معہم۔

جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

۲۴۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ہوی الکفرۃ فہو معہم۔

جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ ہوگا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۹۱“

۲۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیئتی قوم لهم نبر یقال لهم الرافضة یطعنون السلف و لا یشہدون جمعة و لا جماعة فلا تجالسوہم و لا توکلوہم و لا تشاربوہم و لا تناکحوہم و اذا مرضوا فلا تعودوہم و اذا ماتوا فلا تشہدوہم و لاتصلوا علیہم و لاتصلوا معہم۔

عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں ان کا ایک بد لقب ہوگا انہیں رافضی کہا جائے گا سلف صالح پر طعن کریں گے اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہوں گے ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جانا مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جانا نہ ان پر نماز پڑھنا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۹۳"

اپنے بھائی کی معذرت قبول کرنی چاہئے اس پر ایک حدیث

۲۶۔ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اتاہ اخوہ متصلا فلیقبل ذلک منہ محقا او مبطلا فان لم یفعل لم یرد علی الحوص۔

جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت کرتا ہو آئے اس پر لازم ہے کہ اس کا عذر قبول کرے چاہے وہ حق پر ہو یا ناحق پر اگر عذر قبول نہ کرے گا تو روز قیامت حوص کوثر پر میرے حضور حاضر ہونا نصیب نہ ہوگا۔ رواہ الخاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ص ۳۱۷، ج ۳)

براگمان کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم و الظن فان الظن اکذب

الحديث۔

گمان سے دور رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ رواہ الائمة مالک و

البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۱۷"

(بخاری دوم، ص ۸۹۶۔ باب قوله یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا الخ)

مشورہ کرنا سنت الہیہ ہے

۲۸۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں استشارنی وی فی امتی ثلثا۔

مجھ سے میرے رب نے میری امت کے بارہ میں تین بار مشورہ چاہا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۱۷"

۱۲۳۔ (کنز العمال، ص ۷۰ - ج ۱۲)

وحدت الوجود یہ کہ وہ صرف موجود واحد باقی سب ظلال و عکوس ہیں اس پر لبید شاعر کا قول آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی
۲۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصدق کلمة قالها الشاعر كلمة لبيد، الاكل شي ما خلا الله باطل۔

سب میں سچی زیادہ بات جو کسی شاعر نے کہی لبید کی بات ہے کہ، سن لو اللہ عزوجل کے سوا ہر چیز اپنی ذات میں محض بے حقیقت ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۲۔ (بخاری دوم، ص ۹۰۸۔ باب

مايجوز من الشعر و الرجز الخ)

تمام انبیائے کرام علیہم السلام عجلت حقیقی دنیاوی زندہ ہیں اس پر دو حدیثیں
۳۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے انبیاء کا بدن کھانا زمین پر فسی اللہ حی یرزق۔ اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔ (ابو اذولول، ص ۲۱۳۔ باب فی الاستغفار) (نسائی لول، ص ۲۰۳۔ اکتار الصلوة الخ)

۳۱۔ صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبياء احياء في قبورهم يصلون۔ انبیاء اپنے مزارات طیبہ میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۶۔ (شرح الصدور مترجم ص ۱۶۹)

کسی کو من کو عار دلانا منع ہے
۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من غیر اخاه بظنب لم یمت حتی یعملہ۔ رواہ الترمذی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حسنہ۔

یعنی جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۹۔ (ترمذی دوم، ص ۷۰۔ باب من ابواب البر والصلة)
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مخلوق الہی ہے اور وہ سب سے پہلی مخلوق ہے۔
۳۳۔ مصنف عبد الرزاق میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں یا جابر ان الله خلق قبل الاشياء نور نبيك من نورہ۔

اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام جہان سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۰“

نور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں ایک اور حدیث

۳۴۔ حدیث میں ہے کہ رب عزوجل نے نور اقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اصحاب طیبہ و

ارحام طاہرہ میں رکھوں گا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۸“

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمودنیان سے پاک ہیں

۳۵۔ حدیث میں ہے انی لانیسی و لکن انسی لیستن بی۔

میں بھوتہ نہیں بھنایا جاتا ہوں تاکہ حالت سموم میں امت کو طریقہ سنت معلوم ہو۔ ”فتاویٰ

فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۳۔ (موسمہ تک، ص ۳۵، العمل فی السنو)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام خلق خدا میں افضل و اعلیٰ ہیں

۳۶۔ شیخ الانبیاء ظلیل کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کا خطبہ فضائل سن کر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا بھذا فضلکم

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان وجوہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سب سے افضل ہوئے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۵“

جو زیادہ متقی ہے اسے کسی جماعت کا والی مقرر کیا جائے

۳۷۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من استعمل رجلا من

عصابة و فیہم من هو ارضی للہ منه فقد خان اللہ و رسولہ۔

جس نے کسی جماعت پر ایک شخص کو مقرر کیا اور ان میں وہ موجود ہے جو اللہ کو اس سے

زیادہ پسند ہے تو ضرور اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی۔ رواہ الحاکم صحیحہ

و الطبرانی و العقیلی و ابن عدی و الخطیب عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۸۔ (تذکرۃ اہل بیت، ص ۱۲، ج ۶)“

اگر نماز میں دنیاوی منافع حاصل ہوتے تو لوگ نماز میں ضرور حاضر ہوتے اس پر دو حدیثیں:

۳۸۔ حضور بشیر و نذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صحیح بخاری میں ابو جریہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عرفا سمینا او

مرماتین حسنتین لشهد العشاء۔

قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی فریبہ بڑی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر ملیں گے (جن کے شکاف میں گوشت کا لگاؤ ہوتا ہے) تو ضرور نماز عشاء میں حاضر آتا۔ (نسائی اول، ص ۱۳۶۔

التشديد في التخلف عن الجماعة) (بخاری اول، ص ۸۹۔ باب وجوب صلوة الجماعة الخ)

۳۹۔ طبرانی نے معجم اوسط میں بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لو ان رجلاً دعا الناس الى عرق مرماتین لاجابوه و هم يدعون الى هذه الصلوة في جماعة فلا يأتونها۔

اگر کوئی شخص لوگوں کو پتلا گوشت لپٹی ہوئی بڑی یاد و کھروں کی دعوت دے تو ضرور جائیں گے اور اس نماز کی جماعت کو بلائے جاتے ہیں تو نہیں آتے۔ (کنز العمال، ص ۷۵، ج ۷)

آدمی اگر اللہ تعالیٰ سے حیا کرے تو اس سے گناہ سرزد نہ ہو حدیث میں ہے

۳۰۔ ابن عدی نے ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا استحي من الله استحياءك من رجلين من صالحى عشيرتك۔

اللہ تعالیٰ سے ایسی شرم کر جیسی اپنے کنبے کے دو نیک مردوں سے کرتا ہے۔ (یعنی اگر اللہ

سے حیا کرے تو معاصی سے روکنے کو کافی ہو۔) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۷۶"

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

احتلام سے پاک و منزہ ہیں۔

۳۱۔ طبرانی معجم کبیر میں بطریق عکرمہ اور دینوری مجالس میں بطریق مجاہد حضرت

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرمایا ما احتلم نبي قط و انما الاحتلام

من الشيطان.

کبھی کسی نبی کو احتلام نہ ہو احتلام تو نہیں مگر شیطان کی طرف سے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج

۶، ص ۱۸۷"

اللہ صاحب کا اطلاق ناجائز نہیں اس پر ایک حدیث

۳۲۔ حضرت عزت عزوجلہ پر لفظ صاحب کا اطلاق جائز حدیث میں وارد ہے۔ اللهم

انت الصاحب في السفر والخليفة في المال والاهل والولد۔

انہی تو ستر میں صاحب و مالک ہے اور مال اور امل و عیال کا بڑا محافظ ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶،

ص ۱۲۰۔ (سند احمد، ص ۴۲۳، ج ۱)

فقہیہ اور مفتی کی فضیلت

۳۳۔ فی الحدیث عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ

فی الدین۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جس کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں فقہیہ بنا دیتا ہے۔ (مؤلف)

"فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۲۰۔ (بخاری، ج ۱۰، باب من یرد اللہ خیرا یفقہ)

دو بیویوں میں سے اگر کسی سے زیادہ محبت ہو یا کسی سے بغض ہو تو اس پر مواخذہ نہیں البتہ

ظاہر عدل و مساوات ضروری ہیں

۳۴۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هذا قسمی فیما املك فلا توخذنی فیما

لا املك۔

(ازواج مطہرات کی باری کی برابری کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے رب تعالیٰ سے عرض کیا) یہ میری تقسیم ہے جس کا میں مالک ہوں الہی اس پر مواخذہ نہ فرما

جس کا میں مالک نہیں۔ یعنی میلان طبع اگر کسی زوجہ کی جانب زیادہ ہو تو اس پر مواخذہ نہیں کیونکہ

محبت میں ضعف و شدت اختیار بشر میں نہیں۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۰۔ (ابوداؤد

اول، ص ۲۹۰۔ باب فی القسم بین النساء)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے پینے کے محتاج نہیں

۳۵۔ حدیث میں ہے لست کاحدکم انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی۔

میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں بیشک میں تو اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں وہ مجھے

کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (مؤلف)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین محبوب چیزیں حدیث میں یہ ہیں

۳۶۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حب الی من دنیاکم الطیب و النساء و

جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری دنیا میں سے خوشبو اور عورتوں کی

محبت دینی گئی اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔ (مؤلف) (رواہ الامام احمد و

النسائی والحاکم و البیہقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند جيد)۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۴۴"۔ (کنز العمال، ص ۱۸۸، ج ۷)

جو مشرکین کے ساتھ بود و باش اختیار کرے یا ان کا مجمع بڑھائے وہ انہیں کے مثل ہے
 ۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من جامع المشرك و سکن معہ فانہ
 مثله۔ رواہ ابو داؤد بسند حسن و علقہ الترمذی عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
 جو مشرک کے ساتھ بیجا ہو اور اس کے ساتھ رہے وہ بیشک اسی کے مثل ہے۔ (مؤلف)
 (ابو داؤد، ص ۳۸۵۔ باب فی الاقامة بارض الشريك) (ترمذی اول، ص ۲۸۹۔ باب ما حای فی کراہیة
 المقام بین اظہر المشرکین)

۳۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سود مع قوم فهو منهم۔ رواہ
 الخطیب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
 جو کسی قوم کے مجمع میں شامل ہو وہ انہیں میں سے ہے۔ (مؤلف)

۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کثر سواد قوم فهو منهم۔
 رواہ ابو یعلیٰ فی مسنده و علی بن معبد فی کتاب الطاعة و المعصية عن عبد اللہ بن
 مسعود و ابن المبارک فی الزهد عن ابی فر من قوله رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
 جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص
 ۱۵۰"۔ (کنز العمال، ص ۱۲، ج ۹)

فساد قلب فساد جسم کا باعث ہے حدیث میں ہے
 ۵۰۔ قال نبینا الحق المبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ان فی الجسد مضفة
 اذا صلحت صلح الجسد کله و اذا فسدت فسد الجسد کله الا وہی القلب۔
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے
 جب وہ درست رہتا ہے تو پورا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ ٹکڑا خراب ہو جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ
 جاتا ہے من لو وہ دل ہے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۷۲"۔ (بخاری، ج ۱۳۔ باب فضل من
 استبرأ لہدینہ)

ایسی بات مت کہو جس میں معذرت کرنی پڑے

۵۱۔ حدیث میں ہے ایاک و ما یعتذر منه فان الخیر لا یعتذر منه۔

ہر اس بات سے بچو جس سے معذرت کرنی پڑے مگر اچھی بات سے معذرت کرنی نہیں

پڑتی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۶۔ (کنز العمال، ۳، ۲۸۳)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات ہیں

۵۲۔ حدیث خلقت الخلق لا عرفہم کرامتک و منزلتک عندی و لولاک

ما خلقت الدنيا. رواہ ابن عساکر عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اے میرے حبیب میں نے خلق کو اس لئے پیدا کیا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے

میں ہے میں ان کو بچھا دوں اور اے میرے حبیب اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۱۱"

بالغ لڑکی یا بالغ لڑکے سے اگر گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا مواخذہ باپ سے ہو گا حدیث

میں ہے۔

۵۳۔ بیہقی نے شعب الایمان میں امیر المؤمنین عمرو بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مکتوب فی التواراة من بلغت له ابنة اثنتی

عشرة سنة فلم یزوجها فاصابت اثما فائم ذلك علیہ۔

جس کی لڑکی بارہ برس کی عمر کو پہنچ جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اور لڑکی سے کچھ گناہ

صادر ہو تو اس کا گناہ باپ پر ہے۔ حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵۴۔ بیہقی نے شعب الایمان میں ابو سعید و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا

کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من ولد له ولد فلیحسن اسمہ و ادبہ فاذا بلغ

فلیزوجہ فان بلغ ولم یزوجہ فاصاب اثما فانما اثمہ علی ابیہ۔

جس کے کوئی بچہ پیدا ہو وہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھا ادب دے پھر جب وہ بالغ ہو

اس کا نکاح کر دے اور اگر وہ بالغ ہو اور یہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات

یوہی ہے کہ اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے۔ (اور بیٹے پر بھی)

جو کوئی بری بات ایجاد کرے تو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اس پر گناہ ہو گا۔

۵۵۔ حدیث صحیح ہے من سن فی الاسلام سنة سبنة فعلیہ و زرہا ووزر من عمل

ہا الی یوم القیمة لا ینقص من اوزارہم شیاً۔

جو اسلام میں کوئی بری راہ نکالے اس پر اس کا وبال ہے اور قیامت تک جو اس راہ پر چلیں

گے سب کا وبال ہے بغیر اس کے کہ ان کے وبالوں میں سے کچھ کم کرے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص

۱۸۱۔ (مسلم دوم، ص ۳۳۱۔ باب من من سنة حسنة الخ)

ظالم کی ظلم پر مدد کرنا حرام ہے حدیث میں ہے

۵۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه

ظالم فقد خلع من عنقه ربة الاسلام۔

جو دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلے بیٹھک اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے

نکال دی۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۸۵"

مسجدوں میں دنیاوی باتیں کرنی حرام ہیں

۵۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما بنيت المساجد لمابيت له

وفي اخرى للذكر والصلوة وقراءة القرآن۔

مسجد میں تو صرف اس لئے بنیں جس لئے بنیں وہ تو اللہ کی یاد اور نماز اور تلاوت قرآن

کے لئے بنیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۹۱۔ (ابن ماجہ اول، ص ۵۶۔ باب النهی عن انشاد الضوال

فی المسجد)

جنت کو وجد آگیا

۵۸۔ خطیب نے تاریخ بغداد میں عقبہ بن عامر جہنی اور طبرانی نے معجم لوسط میں عقبہ اور

انس دونوں اور ازدی نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت کو دونوں شہزادوں امام حسن اور امام حسین علی جدما

الکریم و علیہما الصلوٰۃ والتسلیم کا اس میں تشریف رکھنا معلوم ہوا ماست الجنة میساکما

تمیس العروس۔

جنت خوشی سے جمونے لگی جیسے نئی دلہن فرحت سے جموے (کنز العمال، ص ۱۰۶، ج ۱۳)

عسقلان اور غزہ کی فضیلت

۵۹۔ امام احمد مند میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فرماتے ہیں عسقلان احد العروسین یبعث منها یوم القيمة سبعون الفا بغير

حساب علیہم۔

عسقلان دو دہائیوں میں کی ایک ہے روز قیامت اس میں سے ستر ہزار ایسے اٹھیں گے جن پر

حساب نہیں۔ (مسند احمد، ص ۹۹، ج ۳)

۶۰۔ مسند الفردوس میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طوبی لمن اسکنہ اللہ تعالیٰ احد العرو سین عسقلان او غزہ۔ شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالیٰ دو دامنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ۔ "فتاویٰ

رضویہ، ج ۶، ص ۱۹۹۔ (کنز العمال، ص ۲۵۰، ج ۱۳)

تمام جہاں حضور کے صدقہ میں حضور کا دیا ہوا کھانا ہے

۶۱۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما انا

قاسم واللہ المعطی۔

ہر نعمت کا دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۰۔" (بخاری اول، ص

۱۶۔ باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین)

سورہ رخصن قرآن عظیم میں دلہن ہے

۶۲۔ بیہقی شعب الایمان میں امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن

روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لکل شیء عروس و عروس القرآن الرحمن۔

ہر شیء کی جنس میں ایک دلہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورہ رخصن دلہن ہے۔ "فتاویٰ

رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۱۔ (کنز العمال، ص ۵۱۵، ج ۱)

روز جمعہ کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۶۳۔ حاکم صحیح متدرک اور امام الائمہ ابن خزیمہ اپنی صحیح اور بیہقی سنن میں حضرت

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ یبعث الایام یوم القیمۃ علی ہباتہا و یبعث الجمعة زہراً منیراً اہلہا یحفظون

بہا کالعروس تہدی الی کریمہا۔

بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو ان کی شکل پر اٹھائے گا اور جمعہ کو چمکتا

روشنی دیتا جمعہ پڑھنے والے اس کے گرد جہنم کے کئے ہوئے جیسے نئی دلہن کو اس کے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کر کے لے جاتے ہیں۔

کہہ اللہ کی عظمت پر ایک حدیث

۶۴۔ امام اجل ابوطالب کی قوت القلوب اور امام جلیل الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم میں

فرماتے ہیں قال صلى الله تعالى عليه وسلم ان الكعبة تحشر كالعروس المزفوفة (قال الشارح الى بعلها) و كل من حجها يتعلق باستارها يسعون حولها حتى تدخل الجنة فيدخلون معها۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھلایا جائے گا جیسے شب زفاف دلہن کو دولہا کی طرف لے جاتے ہیں، تمام اہل سنت جنہوں نے حج مقبول کیا اس کے پردوں سے لپٹے ہوئے اس کے گرد دوڑتے ہوں گے یہاں تک کہ کعبہ اور اس کے ساتھ یہ سب داخل جنت ہوں گے۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۵۔ نہایہ امام ابن الاثیر میں ہے منہ الحدیث یزف علی بینی و بین ابراہیم علیہ

الصلوة و السلام الى الجنة۔

یعنی اسی باب سے ہے یہ حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ میرے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیچ میں جنت کی طرف خوش خوش تیز چلیں گے۔ یا میرے اور ان کے بیچ میں جنت کی طرف انہیں یوں لے جائیں گے جیسے نئی دلہن کو دولہا کے یہاں لے جاتے ہیں۔

شام کو ستر ہزار اور صبح کو ستر ہزار ملائکہ روضہ انور کی زیارت و طواف کرتے ہیں۔

۶۶۔ امام اجل ابن المبارک و ابن ابی الدنیا و ابوالشیخ اور ابن الجبار کی کتاب الدرر الثمینہ فی

تاریخ المدینہ میں کعب احبار سے روای کہ انہوں نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے بیان کیا اور کتاب التذکرہ میں امام ابو عبد اللہ محمد قرطبی کے لفظ یہ ہیں کہ روى ابن المبارك عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انها قالت ذکروا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کعب الاحبار حاضر فقال کعب الاحبار۔

یعنی امام ابن المبارک نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا اور اس وقت کعب احبار حاضر تھے تو کعب احبار نے کہا ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور اس کے گرد حاضر رہ کر صلاۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یوں طواف کرتے اور صلاۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں، یوں ستر ہزار رات میں

حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں حتیٰ اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفاً من الملكة یزفونه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت انھیں گے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے جو حضور کو بارگاہ عزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلہن کو کمال اعزاز و اکرام و فرحت و سرور و راحت و آرام و تزک و احتشام کے ساتھ دولہا کی طرف لے جاتے ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۱"

اللہ ورسول کی عطا سے حاجت مند حاجت روا ہو جاتا ہے۔

۶۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیراً فاغناه اللہ ورسولہ۔
ابن جمیل کو کیا برا لگا آخر یہی کہ وہ محتاج تھا اللہ ورسول نے اس کو دولت مند کر دیا۔ (یہ اس وقت فرمایا جب کہ انہوں نے زکوٰۃ دینے میں کمی کی) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۲"۔ (ابوداؤد لول،
ص ۲۲۹، باب فی تعجیل الزکوٰۃ)

روحوں کی تخلیق جسموں سے دو ہزار برس پیشتر ہوئی

۶۸۔ حدیث میں ہے ان اللہ تعالیٰ خلق الارواح قبل الاجسام بالفی عام۔

اللہ تعالیٰ نے روحیں جسموں سے دو ہزار برس پہلے بنائیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۹"

موٹے عالم پر ایک حدیث

۶۹۔ حدیث میں فرمایا ان اللہ یغض الحبر السمین۔

اللہ دشمن رکھتا ہے موٹے عالم کو یعنی اس کے بے جا موٹاپے کے سبب۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۹"

۶، ص ۲۰۹"

تعارف

سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح
(ذات باری تعالیٰ ہر عیب و نقص سے پاک ہے)

۱۲ ربیع الاخر ۱۳۰۷ھ میں امکان کذب باری تعالیٰ سے متعلق سوال ہوا کہ امکان کذب کے قائل پر شرعاً کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس محققانہ رسالہ میں عقلی و نقلی دلائل و براہین سے نہایت شافی ایک فیصلہ کن و مسکت جواب تحریر فرمایا جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے :-

”اللہ عزوجل کی بے شمار صفاتیں ہیں مثلاً سننا، دیکھنا، پیدا فرمانا وغیرہ اور ہر عاقل جانتا ہے کہ صفت سمع کا تعلق انہیں چیزوں سے ہو گا جو سنی جاتی ہیں، لیکن یہ صفت سمع ان اشیاء سے متعلق نہ ہو گی جو دیکھی جاتی ہیں۔ اس لئے اس بنیاد پر یہ نہیں کہا جاسکے گا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت سمع معاذ اللہ ناقص ہے کہ وہ سب چیزوں کو نہیں سن سکتی، یہی حال دیکھنے کا ہے کہ رب کی صفت بصر کا تعلق ان چیزوں سے ہو گا جو دیکھنے کے دائرے میں آتی ہیں یوں ہی صفت خلق کا تعلق محالات یا واجبات سے نہ ہو گا بلکہ صرف ممکنات سے ہو گا۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا کچھ قصور نہیں کہ ان امور سے متعلق نہیں ہوئیں بلکہ قصور ان امور ہی کا ہے وہ صفت الہی کے لائق و مطابق نہیں“

”لہذا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفت کلام بھی ہے اور اس کا تعلق بھی انہیں امور سے ہے جو دائرہ تکلم میں آئیں اور کلام میں بھی وہ کلام جو ممکن ہو“

”کذب باری تعالیٰ چونکہ محال ہے اس لئے اس کی صفت کلام کا تعلق کذب سے ہو ہی نہیں سکتا“

اور امام احمد رضا نے اس امر کے ثبوت میں کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے، عالم اسلام کے تین مقتدر و جلیل القدر علماء اعلام کی عبارتیں پیش کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا باجماع علماء و عقلاء محال ہے۔

اور اس رسالے میں ایک مقدمہ، چار تنزیہات اور ایک خاتمہ کے عنوان سے مولوی

اسامیل دہلوی کے اس قول کی متعدد طریقوں سے دجیاں اڑائی ہیں کہ
 ”اگر کذب الہی محال ہو اور محال پر قدرت نہیں تو اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر نہ ہوگا،
 حالانکہ اکثر آدمی اس پر قادر ہیں تو آدمی کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ گئی یہ محال ہے تو واجب
 کہ اس کا جھوٹ بولنا ممکن ہو“ (معاذ اللہ)

مقدمہ، میں ہدایت عوام اور ازالہ اوہام کے لئے یہ تمسید ہے۔

”مسلمان کا ایمان ہے کہ مولیٰ سبحانہ تعالیٰ کے سب صفات، صفات کمال بروجہ کمال ہیں،
 جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اس سے ممکن نہیں، یوہیں معاذ اللہ کسی صفت نقص کا ثبوت بھی
 امکان نہیں رکھتا“

اور صفت کے بروجہ کمال ہونے کا یہ معنی کہ جس قدر چیزیں اس کے تعلق کی قابلیت
 رکھتی ہیں ان کا کوئی ذرہ اس کے احاطہ دائرہ سے خارج و باہر نہ ہو، نہ یہ معنی کہ موجود و معدوم اور
 باطل و موہوم میں کوئی شیء و مفہوم اس کے تعلق کے بغیر نہ رہے اگرچہ وہ اصلاً صلاحیت تعلق نہ
 رکھتی ہو اور اس صفت کے دائرہ سے محض اجنبی ہو۔“

تزییات چار ہیں۔

تزییہ اول :- اس میں ائمہ دین و علمائے معتمدین کے ۳۰ ارشادات متین ہیں جن
 سے بجز اللہ شمس کی طرح روشن و آشکار کہ ”کذب الہی بالاجماع محال ہے اور اسے قدیم سے ائمہ
 اہل سنت میں مختلف فیہ ماننا اعتاد و مکابرہ یا جاہلانہ خیال ہے“

تزییہ دوم :- اس میں دلائل قاہرہ و حج باہرہ کا دریا موجزن نظر آتا ہے چنانچہ
 اس تزییہ میں کذب باری عزاسمہ کے محال صریح اور توہم امکان کے باطل قبیح ہونے پر
 ۳۰ دلیلیں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے پہلی پانچ دلیلیں ائمہ کرام و علمائے عظام کے ارشادات عالیہ
 سے منقول و ماخوذ ہیں اور باقی ۲۵ دلیلیں امام احمد رضا بریلوی نے بذریعہ علم لدنی و فیض ربانی سے
 رقم کی ہیں۔

تزییہ سوم :- یہ رو ہدیانات امام وہابیہ (اسامیل دہلوی مقتول) میں ہے۔ اس
 تزییہ میں امام وہابیہ پر مسلسل ۱۳۵ ایرادات قائم فرمائے ہیں جنہیں بعنوان ”تازیانہ“ موسوم کیا
 گیا ہے۔

تزییہ چہارم :- یہ علاج جمالات جدیدہ میں ہے۔

اس تزییرہ میں امکان کذب الہی کو خلف و عید کی فرع قرار دینے والوں کی متعدد وجوہات سے خبر لی گئی ہے اور دس دلائل و حجج سے اسے روشن و واضح کیا گیا ہے کہ خلف و عید کو امکان کذب سے کوئی تعلق نہیں۔

خاتمہ :- یہ تحقیق حکم قائل میں ہے یعنی جو لوگ امکان باری تعالیٰ کے قائل و معتقد ہیں وہ کس حکم کے مستحق ہیں؟ اگرچہ امکان کذب کے قائلین پر متعدد طرق سے کفر لازم آتا ہے، مگر امام احمد رضا نے بروش متکلمین کرام احتیاط برتی اور ان کے اکفار سے کف لسان فرمایا ہے، مگر یہ ضرور فرمایا ہے کہ ان کی بدعت و ضلالت میں کوئی شک نہیں، اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان سے عام مسلمانوں جیسا سلوک و برتاؤ کرنا جائز نہیں۔

اور سات اصولوں میں امکان کذب کے قول سے جتنی وجوہات سے کفر لازم آتا ہے ان کا استحصا کیا گیا ہے۔

اس رسالہ عالیہ میں مسئلہ امکان کذب کی جو تحقیق و تفصیل اور تدقیق و تشریح کی گئی ہے وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، اور اس رسالے کو دیکھنے کے بعد امام احمد رضا کی وسعت علیہ، کثرت مطالعہ، قوت حافظہ اور تیزی ذکاوت اور سلامت فکر و فہم کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے جو تحقیق افادہ فرمائی ہے اسے فراز عرش تک پہنچا دیا ہے۔

اور اس رسالے کے مغلفات و مشکلات کی تسہیل و توضیح کی خاطر اکثر مقامات پر حاشیہ آرائی بھی کی گئی ہے اور اس رسالے کے نام کے بارے میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

میں نے جس طرح اس رسالے کا تاریخی نام ”سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح“ رکھا یونہی ان تازیانوں کا عدد در خواست کرتا ہے کہ اس کا تاریخی لقب ”دو صد تازیانہ بر فرق جہول زمانہ“ رکھوں۔ چونکہ کل دلائل و تازیانے و ہدایات وغیرہ کی تعداد دو سو ہے۔

یہ محققانہ مصنفانہ عظیم و وقیع رسالہ جمالی سائز کے ۶۲ صفحات پر مبسوط و مشتمل ہے اور اس میں ۶ حدیثیں شامل تحقیق ہیں۔

احادیث

سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح

مذاق میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں

۷۰۔ حدیث میں ارشاد فرمایا انی و ان داعبتکم فلا اقول الا حقا اخرجہ احمد و

الترمذی باسناد حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اگرچہ تم سے کبھی مزاح بھی کرتا

ہوں تو حق ہی کہتا ہوں۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۲۰، ص باب ماجا فی المزاح)

مقام صدیق کی رفعت و بلندی پر ایک حدیث

۷۱۔ حدیث ان اللہ یکرہ فوق سفاتہ ان یخطأ ابوبکر الصدیق فی الارض۔

رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر و الحارث فی مسندہ و ابن شاہین فی السنة عن

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بیشک اللہ تعالیٰ کو آسمان کے لوپر (جیسی اس کی شان ہے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کا زمین میں خلاف لوٹی بھی کرنا ناپسند ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۳۰" سبحن

السبوح (کنز العمال، ص ۱۶۹، ج ۱۲)

جو قرآن کو مخلوق بتائے وہ کافر ہے اس پر تین حدیثیں

۷۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ و ابو الدرداء و حذیفہ

بن الیمان و عمران بن حصین و رافع بن خدیج و ابو حکیم شامی و انس بن مالک و ابو ہریرہ دس صحابہ

کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حدیثوں سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے قرآن مجید کے مخلوق کہنے والے کو کافر بتلایا۔ روی الشیرازی فی الالقاب و الخطیب

و من طریقہ ابن الحوزی بوجہ آخر و ابونصر السنخبری فی الابانۃ عن اصول الدیانۃ و

الدہلمی فی مسند الفردوس و من طریق الامام الشافعی و ابن عدی فی الکامل و البیہقی

فی الاسماء و الصفات۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۴۱۔ سبحن السبوح“۔

۷۳۔ امام لا الہ الا اللہ کتاب السنۃ میں بسند صحیح روایت کرتے ہیں انبأنا الشیخ ابو حامد بن ابی طاهر الفقیہ انبأنا عمر بن احمد الواعظ حدثنا محمد ہارون الخضر می حدثنا القاسم بن العباس الشیبانی حدثنا سفیان بن عیینة عن عمر و بن دینار قال ادركت تسعة من اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقولون من قال القرآن مخلوق فهو كافر۔

یعنی حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نو صحابہ کو پایا کہ فرماتے تھے جو قرآن کو مخلوق بتائے کافر ہے۔

۷۴۔ بیہقی کتاب الاسماء و الصفات میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن ابائہ الکرام سے راوی کہ مخلوقیت قرآن ماننے والے کی نسبت فرماتے انہ یقتل ولا یستاب۔ قتل کیا جائے اور اس سے توبہ نہ لیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۴۱۔ سبحن السبوح“

گناہ آشکار کی توبہ بھی آشکار اور خفیہ کی خفیہ

۷۵۔ حضور پر نور سید یوم النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا عملت مینة

فاحدث عندها توبة السر بالسر و العلانية بالعلانية۔

جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً توبہ کر پوشیدہ کی پوشیدہ اور ظاہر کی ظاہر۔ رواہ الامام احمد

فی کتاب الزهد و الطبرانی فی المعجم الکبیر بسند حسن علی اصولنا عن معاذ بن جبل

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۷۲۔ سبحن السبوح“۔ (الترغیب و الترہیب ۱۰۶/۳

الترغیب فی التوبة الخ)

تعارف

القمع المبين لآمال المكذبين

(مسایرہ و شرح مواقف و سیالکوٹی کی عبارات میں امکان کذب باری کے
قائلین کی آرزوؤں کا قلع و قمع)

سوال المکرّم ۳۲۹: کو حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی کی ایک عبارت کو بتائے سوال بنا کر
استفادہ کیا گیا، کہ کذب اگر ممتنع بالذات ہوتا تو دنیا میں کسی سے جھوٹ واقع نہ ہوتا تو ماننا پڑے گا
کہ کذب ممتنع بالغیر ہے، لہذا ممتنع بالغیر امکان ذاتی کے منافی و مغایر نہیں۔
امام احمد رضا بریلوی نے کتب عقائد و علم کلام کے حوالوں اور ذاتی تحقیقات و معلومات کی
روشنی میں جو جواب تحریر کیا ہے وہ باب عقائد کے زیر اصولوں میں سے ہے چنانچہ فرماتے
ہیں کہ۔

”جس طرح اجتماع تقضین و ارتقاع تقضین اپنی ذات میں محال ہیں یو ہیں اگر مطلق جھوٹ
خود اپنی ذات میں محال ہوتا تو کبھی کوئی شخص جھوٹ نہیں بول سکتا مگر کروڑوں لوگ جھوٹ بول
رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ جھوٹ خود اپنی حد ذات میں محال نہیں، ہاں جب اسے اللہ عزوجل کی
طرف نسبت کرو تو ضرور محال ہے کہ ذات الہی بالذات متقاضی جملہ کمالات و منافی جملہ نقائص ہے
تو اس پر کذب محال بالذات ہے، بعینہ اس کی مثال وہی اجتماع تقضین ہے کہ مطلق اجتماع کسی کا ہو
اپنی حد ذات میں محال نہیں ورنہ کبھی کوئی دو چیزیں جمع نہ ہو سکتیں، ہاں تقضین کا اجتماع محال
بالذات ہے کہ ذات تقضین منافی اجتماع ہے۔ مگر مطلق اجتماع کہ ماہیت مطلقہ ہے ضرور ممکن
بالذات بلکہ لاکھوں جگہ موجود اور اس کے سبب اجتماع تقضین ممکن نہیں ہو سکتا وہ قطعاً محال
بالذات ہے۔ یو ہیں مطلق کذب کہ طبیعت مرسلہ ہے ضرور ممکن بالذات بلکہ ہزاروں جگہ موجود
اور اس کے سبب معاذ اللہ کذب باری ممکن نہیں ہو سکتا وہ یقیناً محال بالذات ہے۔“

پھر اس جواب کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ

”یہ ہے اس عبارت کی تقدیر جس سے ملا سیا لکوٹی صاحب کے اعتراض کی تشریح بھی ہو گئی اور اس سے جواب کی خوب توضیح بھی، کہ یہاں کلام کذب خاص میں ہے، نہ کہ مطلق طبیعت کذب میں، اور کلی کا امکان اس کے ہر فرد کے امکان کو مستلزم نہیں“

اور اس رسالہ میں اللہ تعالیٰ کے علوم غیر متناہیہ پر بھی بحث کی گئی ہے کہ۔

”اللہ تعالیٰ کو ازل سے ابد تک ہر چیز کا تفصیلی علم ہے اس کے علم و معلومات سے کائنات کا

کوئی ذرہ خارج و باہر نہیں“

”اور اس کا علم ازلا ابد غیر متناہی ہے“

اور اس رسالہ میں معتزلہ کے اس عقیدہ قاسدہ کی بھی خبر لی گئی ہے کہ ”بندہ اپنے افعال کا

خالق ہے“

امام احمد رضا بریلوی نے اس مسئلہ کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے نہایت واضح انداز میں روشن و

آشکار کیا ہے کہ

”ائمہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا اصلاً کسی شے کا کوئی خالق نہیں،

بندوں کے افعال اختیار یہ بھی تمام و کمال اسی کے مخلوق ہیں، بندہ صرف کاسب ہے خالق و مخد

مطلق نہیں“

یہ محققانہ رسالہ اگرچہ ناتمام ملا ہے کہ کچھ اجزاء غائب ہیں اور اس کو اسی حال میں شائع کر دیا

گیا ہے تاہم مسئلہ دائرہ کی وضاحت و صراحت میں جو مواد موجود ہیں وہ پندرہ صفحات پر پھیلے ہوئے

ہیں اور اس میں جو تحقیقات و تدقیقات اور خالص علمی اباحت ہیں وہ امام احمد رضا کے راجح فی العلوم

لور جلالت علیہ کا آئینہ دار ہیں۔ رسالہ کی ناتمامی کے باوجود بحث کی ناتمامی کا احساس نہیں ہوتا کہ

کافی و وافی مواد موجود ہیں فلہذا در المصنف علیہ الرحمة لور رسالہ مذکورہ میں ایک حدیث پاک

آئی ہے۔

حدیث

القمع المبين لآمال المكذبين

تقدیر پر بحث کرنا منع ہے اس پر ایک حدیث پاک

۷۶۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ثوبان، رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اجتمع ارضی من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم ينظرون فی القدر و الجبر فمنہم ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فنزل الروح الامین جبرئیل علیہ الصلاۃ و السلام فقال یا محمد اخرج علی امتک فقد احدثوا فخرج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملتصقا لونه متوردة و جنتاه کانما تفقا بحب الرمان الحامض فنهضوا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاسرین اذرعہم ترعدا کفہم و اذرعہم فقالوا بنا الی اللہ و رسوله فقال اولی لکم ان کدتہم لتوجیون اتانی الروح الامین فقال اخرج الی امتک یا محمد فقد احدثت۔ اہ

چالیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہم بیٹھے مسئلہ قدر و جبر میں بحث کرنے لگے ان میں حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے روح الامین حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ حضور اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر اس حالت میں برآمد ہوئے کہ چہرہ اقدس کارنگ (شدت جلال سے) دکھ رہا ہے دونوں رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ ہیں گویا انار ترش کے دانے پھوٹ نکلے ہیں، صحابہ کرام دیکھتے ہی حضور کی طرف (عاجزی کے ساتھ) کلائیاں کھولے ہاتھ تھر تھراتے کانپتے کھڑے ہوئے اور عرض کی ہم اللہ اور رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے بہتر ہو لورنہ تم معاصبت کے قریب تھے کہ جبریل امین نے میرے پاس آکر عرض کی آپ اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی ہے۔ (مولف) "تذکرہ رضویہ ج ۲، ص ۲۹۵، القمع المبين"

تعارف

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(قادیانیوں کے مسیح کذاب پر عذاب و عقاب)

۲۱ ربیع الاخر ۱۳۲۰ھ کو مع دس مختصر جوابات کے ایک استفتاء پیش ہوا کہ ایک شخص مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر مرتد ہو گیا تو اس کی بیوی کے لئے کیا حکم ہے اور وہ مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی آغاز جواب سے پہلے نہایت دلچسپ انداز میں فرماتے ہیں کہ مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثل مسیح کہنا تو شرہ آفاق ہے، فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلاح شک نہیں مگر لاواللہ نہ مسیح کلمہ اللہ علیہ صلوات اللہ بلکہ مسیح و جال علیہ اللعن والنکال۔

پھر اسی مسیح کذاب کی ناپاک تحریروں سے دس عظیم کفریات کو آشکار کیا ہے اور ہر ایک کا مدلل جواب بھی ارشاد فرمایا ہے۔

اس کے بعد حتمیہ جواب میں لکھتے ہیں کہ

مرزائی لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے تو زمانے محض ہو گا اور جو اولاد ہو قیلولہ الرنا ہو،

”اور عورت کا کل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت مجھے ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین کو ساقط نہیں کرتا، اور مہر معجل تو فی الحال خود ہی واجب الادا ہے، رہا مہر معجل تو وہ اپنی اجل معلوم پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مر جائے یا دار الحرب کو چلا

جائے اور حاکم شرع حکم فرمادے کہ وہ دارالحرب سے ملحق ہو گیا تو اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس مہینے باقی ہوں۔

اور اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی مگر ان کے نفس یا مال میں بد عوی ولایت اس کے تصرفات موقوفہ ہیں گے اگرچہ پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے۔

سیح کذاب اور اس کے پیروکاروں سے متعلق احکام پر مشتمل گیارہ صفحے کے اس رسالے میں ۵ حدیثیں حوالہ قلم ہیں۔

احادیث

السوء و العقاب علی المسیح الکذاب

امت مرحومہ میں محدث اکبر و صاحب فراست صادق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطاب۔

اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادق والہام حق والے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہو گا تو وہ ضرور عمر ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رواہ احمد و البخاری عن ابی ہریرة و احمد و مسلم و الترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری اول، ص ۵۲۱۔ مناقب عمر بن الخطاب الخ)

حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اگر نبی ہونے کا احتمال ہو تا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

۸۔ اور فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا۔ رواہ احمد و الترمذی و الحاکم عن عقبہ بن عامر و الطبرانی فی الکبیر عن عصمة بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۹۹۔ السوء و العقاب"۔ (ترمذی دوم، ص ۲۰۹۔ مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، باب)

ہمارے رسول جنات و انسان سب کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من شیء الا یعلم انی رسول

اللہ الا کفرة الجن و الانس۔

کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صحیحہ خاتم الحفاظ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۰۱۔ السوء و العقاب"۔ (کنز العمال، ص ۳۵، ج ۱۲)

نمازی کے لئے وہ خطہ زمین گواہ ہو جاتا ہے جس پر وہ نماز پڑھتا ہے۔

۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من صباح و لا رواح الا وبقاع

الارض ینادی بعضها بعضا یاجارۃ هل مر بک الیوم عبد صالح صلی علیک او ذکر اللہ

فان قالت نعم راءت ان لها بذلک فضلاً۔

کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ

اے مسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا اگر وہ

ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ رواہ

الطبرانی فی الاوسط و ابونعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶،

ص ۳۰۲۔ السوء و العقاب"۔ (کنز العمال، ص ۱۸۹، ج ۷)۔

میسلمہ کذاب کے کاذب ہونے پر ایک حدیث

۸۱۔ طبرانی معجم کبیر میں ویرحنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فرماتے ہیں انی اشہد عدد تراب الدنیا ان مسیلمۃ کذاب۔

پیشک میں ذرہائے خاک تمام دنیا کی برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زلمہ اقدس

میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے، "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۰۵۔ السوء و العقاب"

تعارف

حجب العوار عن مخدوم بہار

(مخدوم بہار کی ایک عبارت سے عار و اعتراض کا ازالہ)

۸ شعبان ۱۳۳۹ھ کو سوال ہوا کہ اسمعیل دہلوی نے مخلوق کو لفظ چمار سے مثال دی ہے، اور یہاں کے غیر مقلد کہتے ہیں کہ مخدوم صاحب نے بیگنی سے مثال دی ہے اس کا کیا جواب ہے؟

اس رسالہ مبارکہ میں امام احمد رضا نے اس کے جواب میں حضرت مخدوم بہار شرف الدین یحییٰ منیری رحمہ اللہ علیہ کی عبارت سے دفع شبہات فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ کسی مسلمان کی طرف بلا تحقیق و ثبوت کے کبیرہ کا انتساب جائز نہیں۔ اور اس سلسلے میں روایت و اخبار کے چند نہایت قیمتی اصول و طریقے افادہ فرمائے ہیں جو ان کے رشحات قلم کی نفیس و جلیل جلوہ ریزی ہے۔

۱- کوئی کتاب یا رسالہ کسی بزرگ کے نام منسوب ہونا ثبوت قطعی کو مستلزم نہیں، بہت رسالے خصوصاً حضرات اکابر چشت کے نام منسوب ہیں جس کا اصلاً ثبوت نہیں۔
۲- کسی کتاب کا ثابت ہونا اس کے ہر فقرے کا ثابت ہونا نہیں،۔۔۔ بہت اکابر کی کتابوں میں الحاقات ہیں خصوصاً حضرت شیخ اکبر ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں تو الحاقات کی گنتی نہیں کھلے ہوئے صریح کفر بھردیئے ہیں۔

حضرت مخدوم صاحب ہی کی کتاب عقائد ترجمہ عمدۃ الکلام میں ہے۔
”قریش اعلیٰ جد مصطفیٰ بود و او دو پسر داشت یکے را نام ہاشم بود و دوم را نام تیم، پیغامبر از نسل ہاشم است و ابو بکر از نسل تیم است۔ کوئی جاہل سا جاہل ایسی بات کہہ سکتا ہے کہ ہاشم کے باپ کا نام قریش تھا، اور ان کے دو بیٹے تھے ایک ہاشم دوسرا تیم“ ہم ہرگز ایسی نسبت بھی مخدوم صاحب کی طرف نہیں مان سکتے ضرور کسی جاہل کا الحاق، نہ کہ معاذ اللہ تو ہین شان رسالت، یہ وہابیہ میں سے کسی کا الحاق ہے۔

۳- احیاء العلوم میں ہے کہ کسی مسلمان کی طرف کسی کبیرہ کی نسبت بلا تحقیق حرام ہے، ہاں

یہ کہنا جائز ہے کہ ابن مسلم نے مولیٰ علی اور ابو لؤلؤ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شہید کیا کہ یہ تو اتر سے ثابت ہے، تو کسی مسلمان کی طرف بلا تحقیق کفر یا فسق کی نسبت اصلاً جائز نہیں۔

۴۔ ایسی جگہ خلق سے مراد وہ ہوتے ہیں جو عظمت دینی سے اصلاً حصہ نہیں رکھتے۔ اس کی توضیح میں فرماتے ہیں کہ حقیقت امر یہ ہے کہ مخلوق دو قسم ہے۔

اول، وہ کہ عظمت دینی رکھتے ہیں جن کے سردار مطلق حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں پھر باقی حضرات انبیاء و ملائکہ و اولیاء و اہل سنت و صحابہ پھر دیگر علماء و صلحاء و اتقیا پھر سلاطین اسلام پھر عام مومنین، نیز صحائف دینیہ (صحیف شریف و کتب حدیث و فقہ) و صفات جیلہ (ایمان و علم) و اعمال صالحہ (نماز و حج و غیرہ) اخلاق فاضلہ (زہد و تواضع) اور اماکن مقدسہ (کعبہ مکرمہ و روضہ منورہ) غرض جملہ اشخاص و اشیاء جن کو مولیٰ عزوجل سے علاقہ قرب ہے، اس علاقہ کے سبب ان کی تعظیم اللہ عزوجل ہی کی تعظیم ہے اور ان کی عزت اسی کی عزت ہے۔

دوم، وہ کہ عظمت دینی سے اصلاً بہرہ نہیں رکھتے کہ اللہ عزوجل سے انہیں کوئی علاقہ قرب نہیں بلکہ دوری ہی ہے، ان کے بدتر و ذلیل تر کفار و مشرکین و مرتدین (وہابیہ دیوبندیہ غیر مقلدین) پھر باقی ضالین، نیز صفات رذیلہ (کفر و ضلال) و اعمال خبیثہ (زنا و شرب خمر) اخلاق رذیلہ (عجب و تکبر) اور اماکن مجسّمہ (معابد کفار) غرض دنیاوی ملحقہ جس کو اللہ عزوجل سے علاقہ قرب نہیں، جب یہ دونوں قسمیں معلوم ہو گئیں اور واضح ہوا کہ قسم اول کی تعظیم، تعظیم الہی سے جدا نہیں بلکہ بعینہ اسی کی تعظیم ہے، تو محل تحقیر میں غیر اللہ یا خلق سے یقیناً ہی مراد ہوتا ہے جسے مولیٰ عزوجل سے علاقہ قرب نہیں، علاقہ قرب والے تو جانب خالق میں ہیں نہ کہ جانب غیر میں۔

خلاصہ کلام یہ کہ اگر مخدوم صاحب نے کہیں پر لفظ بیگنی کا استعمال کیا ہے تو اس غیر خدا کی تحقیر و توہین کے لئے کہ جس کی تعظیم، تعظیم الہی نہیں اور جسے مولیٰ عزوجل سے کچھ علاقہ قرب نہیں بیگنی سے حقیر تر ہے“

بخلاف اسلجیل دہلوی کے کہ اس نے چوڑھے چمد اور چمد سے بھی ذلیل اور ناکارے لوگ اور ذرہ ناچیز سے کتر، یہ ناپاک الفاظ صراحۃً تمام انبیاء کرام و اولیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کہے جو کھلی ضلالت و گمراہی بلور گمراہ گری ہے۔

۵۔ وہابیہ ان تاویل و تعبیر میں سے کچھ نہیں مانتے۔

الحاصل یہ رسالہ اگرچہ مختصر ہے مگر اپنے موضوع پر نادر و جامع اور اس میں ۸ احادیث

مباد کہ زینت عنوان و بحث ہیں۔

احادیث

حجب العوار عن مخدوم بہار

کسی علمی کتاب اور اس کے مصنف پر اعتماد و عدم اعتماد پر ایک حدیث
۸۲۔ خطیب بغدادی بطریق عبدالرحمن سلمی امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا اذا وجد احدکم کتابا فیہ علم لم یسمعه عن عالم فلیدع باناً
و ما فلیتفعہ فیہ حتی یختلط سوادہ فی بیاضہ۔

جب تم میں کوئی ایک کتاب پائے جس میں علم کی بات ہے اور اسے کسی عالم سے نہ سنا تو
برتن میں پانی منگا کر وہ کتاب اس میں ڈبو دے کہ سیاہی سپیدی سب ایک ہو جائے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج
۶، ص ۳۰۸۔ حجب العوار“

جس چیز کو اللہ عزوجل سے علاقہ قرب ہے اس علاقہ کے سبب اس کی تعظیم اللہ عزوجل ہی
کی تعظیم و تکریم ہے

۸۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان من اجلال اللہ اکرام ذی
الشیبة المسلم و حامل القرآن غیر الغالی فیہ و الجا فی عنہ و اکرام ذی
السلطان المقسط۔

بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس
میں حد سے بڑھے نہ اس سے دوری کرے اور حاکم عادل کی۔ رواہ ابوداؤد بسند حسن عن ابی
موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۰، حجب العوار“۔ (ابوداؤد
۶/۲۶۵۔ باب فی تنزیل الناس منازلہم)

دنیا ملعون ہے

۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدنیا ملعونة ملعون ما فیہا الا
ماکان منها للہ عزوجل۔

دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے ملعون ہے مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے

ہو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلبة و الضیاء فی المختارة عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔ (کنز العمال، ص ۱۰۷، ج ۳)

۸۵۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنیا ملعونة ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ

و ما والاہ و عالما او معلما۔

دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر لعنت ہے مگر اللہ کا ذکر اور جسے اس سے علاقہ

قرب ہے اور عالم یا طالب علم دین۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ و الطبرانی فی الاوسط عن

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابن ماجہ ۲/۳۱۲۔ باب مثل الدنیا)

۸۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنیا ملعونة و ملعون ما فیہا الا ما

ابتغی بہ وجہ اللہ تعالیٰ۔

دنیا العینہ ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الہی مطلوب ہو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۱۔

حجب العوار۔ (کنز العمال، ص ۱۰۷، ج ۳)

استاد کے لئے تواضع کرنے کا حکم ہے

۸۷۔ حدیث میں ہے تواضعوا لم تتعلمون منه و تواضعوا لمن تعلمونہ و لا

تکونوا جبابرة العلماء۔

جس سے علم سیکھتے ہو اس سے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور

گردن کش عالم نہ بنو۔

غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے

۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ من ذبح لغير اللہ۔

اللہ کی لعنت اس پر جو غیر خدا کے لئے ذبح کرے۔ رواہ احمد و مسلم و النسائی عن

امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ (مسلم دوم، ص ۱۶۰۔ باب تحريم الذبح لغير الله الخ)

مہمان کا اکرام مکارم اخلاق سے ہے

۸۹۔ حدیث کا ارشاد ہے۔ من ذبح لضیفہ ذبیحة کانت فداۃ من النار۔

جو اپنے مہمان کے لئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اس کا فدیہ ہو جائے۔ رواہ الحاکم

فی تاریخہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۲۔ حجب العوار“

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ششم

جسے نکاح پر قدرت نہ ہو وہ روزہ رکھے

۹۰۔ جنہیں نکاح پر قدرت نہ ہو ان کا علاج صحیح حدیث میں روزے رکھنا ارشاد ہوا ہے من لم يستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء. رواه احمد و الستة عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسوق الحدیث و ان کان فی الرجال فالنساء شقائقہم بعضکم من بعض۔

یعنی جو نکاح کی طاقت نہ رکھے تو اپنے اوپر روزے لازم کر لے کہ یہ کسر شہوت نفسانی کر دیں گے یہاں تک فرمایا کہ اگر یہ مردوں میں ہے تو عورتیں ان کی مثل ہیں کیونکہ تمہارا بعض بعض سے ہے یعنی تخلیق انسان میں ایک دوسرے کے اسباب کو دخل ہے۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۵۔" (بخاری اول، ص ۲۵۵۔ باب الصوم لمن خاف علی نفسه العزوبة)

صدقہ جاریہ کی تین چیزیں

۹۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له. رواه مسلم فی صحیحہ و البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب انسان مر جاتا ہے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں سے (یعنی ان تین چیزوں کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد ملتا رہے گا) اول صدقہ جاریہ دوم علم نافع (یعنی ایسی دینی تصنیف جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں یا وہ کوئی شاگرد چھوڑے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے) سوم نیک لولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرے۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۳۰۔" (ابوداؤد دوم، ص ۳۹۸۔ باب ماجاء فی الصدقة عن الميت)

ظالم محروم ہے

۹۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لعرق ظالم حق۔

ظالم کے لئے کوئی حق نہیں ہے۔ یعنی اگر کوئی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر پودا لگائے تو اسے باقی رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۴۳"۔ (بخاری
بول، ص ۳۱۴۔ باب من احیی ارضاً مواتاً الخ)

منی و عرفات میں سائبان بنانے کے بارے میں ایک حدیث

۹۴۔ جاء الاثر عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وحدث باسناد الى عائشة رضی الله تعالى عنها قالت قلت يا رسول الله الا نتخذ لك بمنی شیا تستظل فيه فقال يا عائشة انها مناخ لمن سبق۔

(مثلاً موقف عرفات میں کوئی شخص ایک حجرہ بنائے کہ جس سال یہ حج کو جائے دوسرا وہاں وقوف نہ کر سکے اس کی ہرگز اجازت نہیں اس سلسلے میں) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ہم منیٰ میں آپ کے لئے کوئی سائبان بناویں تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ یہ تو اس کے لونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے آئے۔ (مولف) یعنی یہ پہلے آنے والے کا حق ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۴۶"۔

معمولات شرعیہ کے علاوہ کسی عمل کیلئے دل کو مجبور کرنا اندھا کرنے کے مترادف ہے۔
۹۴۔ قال سيدنا عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان القلب اذا اكره عمی۔
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دل کو جب مجبور کیا جائے گا تو اندھا ہو جائے گا۔ یعنی اکراہ قلب کے ساتھ کوئی کام کرنا نہیں چاہئے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۶۹"۔

ہر شخص لوہر ہر چیز کو ان کے اصلی مقام پر رکھنا چاہئے

۹۵۔ حدیث میں ہے من استرعى النئب فقد ظلم۔

جس نے بھڑے کو چرواہا بنایا بیشک اس نے بکریوں پر ظلم کیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶،

ص ۳۷۷"۔

دین سراسر نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے

۹۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدین النصیحة لله و لکتابه و

لرسوله و لائمة المسلمين و عامتهم۔

دین نصیحت ہے اللہ کی، یعنی اس پر ایمان لانا اور اس کی فرمانبرداری کرنا، اور دین نصیحت ہے اس کی کتاب کی یعنی اس کی کتاب کو حق اور کلام اللہ ماننا، اور دین نصیحت ہے اس کے رسول کی یعنی ان کی رسالت اور ماجاء بہ کی تصدیق کرنا، اور دین نصیحت ہے ائمہ مسلمین کی یعنی حق بات پر ان کی معاونت و اطاعت کرنا، اور دین نصیحت ہے عامیوں کی یعنی ان کو نیکی کی راہ دکھانا اور ان کی ایذا سے بچنا۔ (مولف) رواہ احمد و مسلم و ابوداؤد و النسائی عن تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱۳/۱۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدین النصیحة الخ) (مسلم ۱/۵۳۔ باب بیان ان الدین النصیحة)

مسجد یا بازار میں بھالا احتیاط سے لے جانا چاہئے

۹۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا و معه نبل فلیمسک علی نصالها بکفہ لایعقر مسلما۔ رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
جب کوئی مسجد یا بازار سے گزرے اور اس کے ساتھ بھالا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کا پھل ہاتھ سے پکڑ لے تاکہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کرے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۸۳"۔ (ابن ماجہ ۲۷۶/۲۔ باب من کان معہ سهام الخ)

مفقود الخیر شوہر کے بارے میں ایک حدیث۔

۹۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امرأۃ المفقود امرأۃ حتی

یاتیہا البیان۔

مفقود کی عورت اسی کی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔ رواہ الدار قطنی فی سننہ عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ و کبیر العلم سید القہماء سند الائمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۴"

توکل علی اللہ پر ایک حدیث

۹۹۔ صحیح حدیث میں حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من

استغنی باللہ اغناه اللہ و من استعفف اعفہ اللہ۔

جو اللہ عزوجل کے بھروسہ پر غفلت سے بے پروا بن کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا اور

جو بچے دل سے پارسا بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پارسا بنا دے گا۔ رواہ الامام احمد و النسائی و الضیاء عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "قوی رضویہ ج ۶، ص ۳۱۵"

مال کا کربرائی میں خرچ کرنا باعث عذاب ہے۔

۱۰۰۔ (دنیا کی ظاہری زینت و لطافت اور مال کا کربرائی جگہ خرچ کرنے کی خوبی اور حرام کا کربری جگہ اٹھانے کی برائی بیان فرما کر) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب متخوض فیما شئت نفسہ من مال اللہ و رسولہ لیس لہ یوم القیمة الا النار۔

بت وہ کہ اللہ و رسول کے مال میں اپنی خواہش نفس کے مطابق دھنتے ہیں ان کے لئے قیامت میں نہیں مگر آگ۔ رواہ احمد و الترمذی و قال حسن صحیح عن خولة بنت قیس و الیہقی فی الشعب عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ترمذی ۶۲۱۲۔ باب ماجاء فی اخذ المال)

انسان لاپہلو و حریص ہے حدیث میں ہے۔

۱۰۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کان لابن آدم واد من ذهب لا یبتغی الیہ ثانیاً و لو کان لہ وادیان لا یبتغی الیہما ثالثاً و لا یملأ جوف بن آدم الا التراب و یتوب اللہ علی من تاب۔

اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھر سونا ہو تو دوسرا جنگل اور مانگے اور دو جنگل ہوں تو تیسرا اور چاہے اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک اور تائب کی توبہ اللہ قبول کرتا ہے۔ رواہ احمد و الشیخان عن ابن عباس و الترمذی عن انس و البخاری عن ابن الزبیر و ابن ماجہ عن ابی ہریرة و احمد عن ابی وقاد و البخاری فی التاریخ و البزار عن بریلة رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "قوی رضویہ ج ۶، ص ۳۷۱۔ (مسند احمد، ص ۲۸۷، ج ۶)

ترک جماعت کی وعید شدید پر ایک حدیث پاک۔

۱۰۲۔ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے لو صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ہذا المتخلف لترکم منہ نیکم و لو ترکم منہ نیکم لضلتم و فی روایة ابی داؤد لکفرتم۔

یعنی اگر مسجد میں جماعت کو حاضر نہ ہو گے اور گروں میں نماز پڑھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے ایمان سے نکل جاؤ گے۔ (مسلم ۲۳۲۲۔ باب فضل صلوة الجماعة الخ)

بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا منع ہے کہ اس سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے

۱۰۳۔ یحییٰ کی حدیث میں ارشاد ہوا من اکل من هذه الشجرة النخيلة فلا

يقربن مصلانا۔

جو اس گندے پیڑ میں سے کھالے یعنی کچی پیاز یا کچا لہسن وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔

(کنز العمال، ۱۹/۱۹۳)

۱۰۴۔ اور فرمایا فان الملكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم۔

یعنی یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا ایسا نہیں بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں اس سے جس سے ایذا پاتا ہے انسان۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۸۱۔“ (مسلم ۲۰۹/۱۔ باب نہی من اکل ثوما الخ)

کسی وارث کو میراث دینے سے فرار اختیار کرنا جنت سے محرومی کی دلیل ہے حدیث

میں ہے۔

۱۰۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من فر عن میراث وارثه قطع اللہ میراثه

من الجنة۔

جو بلا وجہ شرعی اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ جنت سے اس کا حصہ قطع

کر دے۔ (رواہ ابن ماجہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص

۳۸۹۔“ (ابن ماجہ ۱۹۸/۲۔ باب الحیف فی الوصیة)

تعمیر مسجد کے سبب بشارت جنت پر ایک حدیث

۱۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بنی لله مسجدا بنی الله له

بیتا فی الجنة۔

جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں مکان تعمیر فرمائے۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۶، ص ۳۹۳۔“ (مسلم ۲۰۱/۱۔ باب فضل بناء المسجد الخ)

کسی جانور کو بھی بلا وجہ تکلیف دینا منع ہے حدیث میں ہے

۱۰۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت امرأة النار فی هرة

ربطتها فلم تطعمها و لم تدعها تاكل من حشاش الارض فوجبت له النار۔

ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھ کر رکھا تھا نہ خود کھا نہ دیا نہ چھوڑا

کہ زمین کا گرا پڑا یا جو جانور ملتا کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جہنم واجب ہو گئی۔ رواہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و جملة فوجت من رواية الامام احمد عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (امین حبان کی حدیث میں ہے فہی تنہش قبلہا و دبرہا۔ وہ ملی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی ہے کہ اس کا آگے پچھلے دونوں سے نوج رہی ہے) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۰۲"۔ (بخاری ۱/۳۶۷۔ باب خمس من الدواب فواسق الخ)

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو ضائع کرنا ہے

۱۰۸۔ امام عبد اللہ نسلی نے مدارک شریف میں حدیث نقل کی کہ الحدیث فی

المسجد یا کل الحسنات کما تاكل البهيمة الحشيش۔

مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔

۱۰۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سبکون فی آخر الزمان قوم

یکون حدیثہم فی مساجدہم لیس للہ فیہم حاجة۔

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کریں گے اللہ عزوجل کو ان

لوگوں سے کچھ کام نہیں۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مسجد میں دنیا کی باتیں بیچو اور گم شدہ شئی کی تلاش وغیرہ سب منع ہے۔

۱۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنبوا مساجدکم صبیانکم و

مجاننیکم و شرانیکم و بیعکم و خصوماتکم و رفع اصواتکم۔

اپنی مسجدوں کو بچلاؤ اپنے ناکچھ بچوں اور مجتہدوں کے جانے اور خرید و فروخت اور جھگڑوں اور

آواز بلند کرنے سے۔ رواہ ابن ماجہ عن مکحول عن وائلہ و عبدالرزاق فی مصنفہ عن

مکحول عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (امین ماجہ، ۱/۵۵۔ باب ما یکرہ فی المساجد)

۱۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا رأیتم من بیع او یتاع فی

المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک و اذا رأیتم من ینشد ضالة فی المسجد فقولوا

لا رد اللہ علیک۔

جب تم کسی کو مسجد میں کچھ بیچتے یا مول لیتے دیکھو تو اس سے کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ

دے اور جب کسی کو دیکھو کہ اپنی کوئی گم شدہ چیز مسجد میں لوگوں سے پوچھتا ہے تو اس سے کہو اللہ

تجھے تیری چیز نہ ملائے۔ رواہ الترمذی و قال حسن صحیح و النسائی و ابن خزیمہ و

الحاکم بسند صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی ۱/۲۳۷۔ باب النہی عن البیع فی المسجد)

۱۱۲۔ دوسری صحیح روایت میں ہے ارشاد فرمایا اس سے کہو لا ردھا اللہ علیک فان المساجد لم تبین لہذا۔

اللہ تیری گم شدہ چیز تجھے نہ ملائے مسجدین اس لئے نہیں بنیں ہیں کہ ان میں آکر گمشدہ چیزوں کی تفتیش کرو۔ رواہ مسلم عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۳"۔ (ابن ماجہ ۱/۵۶۔ باب النہی عن انشاء الضوال فی المسجد)

جانوروں کو آپس میں لڑانا منع ہے

۱۱۳۔ حدیث صحیح میں ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا جانوروں کو باہم لڑانے سے۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی و قال حسن صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابو داؤد ۱/۳۴۶۔ باب فی التحریش بین البہائم)

امر بالمعروف کے ساتھ نہی عن المنکر بھی ضروری ہے۔

۱۱۴۔ (گناہ کرنے والوں کو قدرت کے باوجود منع کرنے والوں کی) مثال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ ایک جہاز میں کچھ لوگ سوار ہیں تھق (پر وہ یا خیمہ) والے چھتری (جہاز کے اوپر کا حصہ) پر پانی بھرنے آتے چھتری والے تکلیف پاتے تھق والوں نے کہا ہم نیچے جہاز میں سوراخ کر لیں کہ ہمیں سے پانی بھر لیا کریں کہ اوپر جانے میں چھتری والوں کو ایذا نہ ہو اب اگر چھتری والے انہیں نہ روکیں اور سکوت کریں تو نرے یعنی نہ ڈوبیں گے بلکہ یہ لور وہ سب ڈوبیں گے اور روک دیں تو یہ لور وہ سب نجات پائیں گے یہی حال گناہ کرنے والوں اور باوصف قدرت انہیں نہ روکنے والوں کا ہے۔ رواہ البخاری و الترمذی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۳"۔ (ترمذی ۲/۴۰۲۔ باب ماجا فی تھیر الصکر الخ باب منہ)

۱۱۵۔ لور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلا نقص بنی اسرائیل میں یہ آیا کہ ان میں ایک گناہ کرنا دوسرے سے منع تو کرتا مگر اس کے نہ ماننے پر اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا اس کے ساتھ

کہا، پتاناہ چھوڑتا اس کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل یکساں کر دیئے اور ان سب پر لعنت اتاری اور فرمایا کانو الا بتناہون عن منکر فعلوہ لبس ما کانوا یفعلون۔ یعنی ان پر لعنت اس لئے ہوئی کہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے روکتے نہ تھے بیشک یہ ان کا بہت ہی برا کام تھا۔ رواہ ابو اؤد و الترمذی و حسنہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۳۔" (ابو اؤد ۲/۵۹۶۔ باب الامر و النهی)

تعمیر مسجد پر جنت کی بشارت سے متعلق ایک حدیث

۱۱۶۔ صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من بنی للہ مسجدا زاد فی

روایۃ و لو کمضحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ زاد فی روایۃ من در و یاقوت۔ جو اللہ عزوجل کے لئے مسجد بنائے اگرچہ ایک چھوٹی سی چڑیا کے گھونسلے کے برابر، اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا محل تیار فرمائے گا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۴۴۰۔" (الترغیب و الترہیب۔ ۱/۱۹۳۔ ۱۹۵۔ الترغیب فی بناء المسجد)

مسجد کو ریاض جنت کہا گیا ہے

۱۱۷۔ صحیح حدیث میں ارشاد ہوا اذا مررتم برباض الجنۃ فارتعوا قبل و ما ریاض الجنۃ یا رسول اللہ قال المساجد قبل و ما الرتع قال سبحن اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کی کیاریوں پر گزرو تو ان میں چرو، ان کا میوہ کھاؤ، عرض کی گئی یا رسول اللہ جنت کی کیاریاں کیا ہیں فرمایا مسجدیں، عرض کی گئی وہ چرنا کیا ہے فرمایا کہ سبحن اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر۔ رواہ الترمذی وغیرہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۴۴۱۔" (ترمذی ۲/۱۹۱۔ باب من ابواب الدعوات)

امامت سے متعلق ایک حدیث

۱۱۸۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مسجد میں ایک بار نماز عشاء کی قراءت طویل کی وہ ایک مقتدی کو ناگوار ہوئی اس کا حال حضور میں عرض کیا گیا اس پر ایسا غضب فرمایا کہ ایسی شان جلال کم دیکھی گئی تھی اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اھتان انت یا معاذ اھتان انت یا معاذ اھتان انت یا معاذ۔

اے معاذ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے ہو، کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے ہو،

کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۳۳۔“ (بخاری ۱/۹۸۔ باب من شکا امامه اذا طول الخ)

طلاق کی قسم کھانا جائز نہیں

۱۱۹۔ حدیث میں ارشاد ہوا ما حلف بالطلاق مومن و ما استحلف به الامنافق۔

طلاق کی قسم نہیں کھاتا مسلمان نہ اس کی قسم لے مگر منافق۔ (رواہ ابن عساکر عن انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۶۵۔“ (کنز العمال، ۲۲/۲۱۵)

حالت نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا منع ہے حدیث میں ہے

۱۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیتھین اقوام یرفعون ابصارهم

الی السماء فی الصلوٰۃ او لتخطفن ابصارهم۔

وہ جو نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں گے یا ان

کی نگاہ اچک لی جائے گی۔ رواہ مسلم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۷۳۔“ (مسلم ۱/۱۸۱۔ باب النہی

عن رفع البصر الی السماء الخ)

مسجد کی دیوار غربی میں ایسی چیز رکھنی منع ہے جس سے نمازی کا دل بٹے

۱۲۱۔ سنن ابی داؤد کی حدیث کہ دیوار غربی کعبہ معظمہ میں (اس) مینڈھے کے (جو سیدنا

اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ندیہ ہوا) سینگ نصب تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا خمرها فانہ لا ینبغی ان یکون فی قبلة البیت شی بلہی المصلی۔

انہیں ڈھانک دو کہ نمازی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہ چاہئے جس سے دل بٹے۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۶، ص ۳۷۵۔“ (ابوداؤد ۱/۲۷۷۔ باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ)

مسلمان کی قبر پر بیٹھنا یا چلنا جائز ہے

۱۲۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان اطأ علی جمرة حتی مخلص الی

جلدی احب الی من اطأ علی قبر مسلم، او ما هذا معناه۔

مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہنچ جائے اس سے زیادہ پسند

ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۸۰۔“ (الترغیب و الترہیب،

۳/۳۷۳۔ الترہیب من الحلوس علی القبر)

جو شخص از خود کسی منصب کا خواہش مند ہو وہ منصب اسے دینا نہیں چاہئے

۱۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انان لن نستعمل علی عملنا من

ہم ہرگز اپنے دینی کام پر اسے مقرر نہ کریں گے جو خود اس کی خواہش کرے۔ رواہ احمد و البخاری و ابوداؤد و النسائی عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۶، ص ۵۰۵"۔ (بخاری ۱/۳۰۱۔ باب استیجار الرجل الصالح الخ)

رات کو سوتے وقت چراغ گل کر دینے کے ثبوت میں ایک حدیث

۱۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نمت فاطفئوا السراج فان الفارة تأخذ

الفتيلة فتحرق اهل البيت۔ رواہ احمد، و الطبرانی و الحاكم بسند صحیح عن عبد اللہ بن سرجس و الحدیث فی الصحیحین من وجوه۔

جب تم سونے لگو تو چراغ گل کر دو کہ کہیں چوہا فتیلہ لے جائے اور گھر والوں کو جلادے۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۶، ص ۳۸۳"۔ (بخاری ۲/۹۳۱۔ باب لا یترو النار فی البیت الخ)

مومن کی فراست و دانائی پر ایک حدیث

۱۲۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یلدغ المؤمن من جحر

واحد مرتین۔

مومن ایک سوراخ سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا ہے۔ (مؤلف) (بخاری ۲/۹۰۵۔ باب

لا یلدغ المؤمن الخ)

اللہ تعالیٰ قلوب و اعمال کو دیکھتا ہے

۱۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ لا ینظر الی صورکم و

اموالکم و لکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم۔

بیک اللہ تعالیٰ تمہاری صورت اور مال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دل اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۶، ص ۳۹۵"۔ (مسلم ۲/۳۱۷۔ باب تحریم ظلم المسلم الخ)

مسجد کے بارے میں ایک حدیث

۱۲۷۔ مسجد کی نسبت ایک حدیث روایت کی جاتی ہے روز قیامت تمام مسجد کی زمین جمع

کر کے داخل جنت کی جائے گی تذب الارضون کلها یوم القيمة الا المساجد فانها ینضم

بعضها الی بعض۔

قیامت کے دن تمام زمین ختم ہو جائے گی مگر مسجد میں کہ وہ جمع کر کے داخل جنت کی جائیں

گی۔ یعنی مسجدیں جنت کا ایک حصہ ہو جائیں گی۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۴۴۲۔"
(کنز العمال، ۷/۴۲۰)

نماز ہر پاک جگہ میں ہو سکتی ہے

۱۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جعلت لی الارض مسجداً
وطهوراً فایما رجل من امتی ادرکته الصلاة فلیصل۔

یعنی میرے لئے پوری روئے زمین سجدہ گاہ اور پاک کر دی گئی ہے تو میری امت میں سے جو
شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لے۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۴۵۹۔" (بخاری
۶۲/۱۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت الخ)

مشرکوں سے استمداد و استعانت منع ہے اس مضمون پر چند حدیثیں۔

۱۲۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی نہیت عن زبدا المشرکین۔ رواہ
ابوداؤد و الترمذی عن عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وهو حدیث حسن صحیح۔
بیشک مجھے مشرکین کے ہدایا قبول کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ (مولف) (ترمذی ۲۸۶/۱۔

باب ماجاء فی قبول ہدایا المشرکین)

۱۳۰۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی لا نقبل شیئاً من المشرکین۔ رواہ
احمد و الحاکم عن حکیم بن خرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ہم مشرکوں کی کوئی چیز قبول نہیں فرماتے۔ (مولف) (مسند احمد ۴/۴۰۵)

۱۳۱۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا فرمایا) انی
لاقبل ہدیة مشرک۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسنہ صحیح۔

میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں فرماتا۔ (مولف) (کنز العمال، ۶/۶۲)

۱۳۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لانتعین بمشرک۔ رواہ احمد و
ابوداؤد و ابن ماجہ عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۴۶۰۔" (ابن ماجہ

۴۰۸/۲۔ باب الاستعانة بالمشرکین)

مومن مردوں کو نیکی سے یاد کرنا چاہئے

۱۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تلذکروا موتاکم الا بخیر

فانهم قد الفضا الى ما قدموا۔

مردوں کا ذکر بھلائی ہی سے کرو کہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۶۲۔“ (نسائی لول، ص ۷۳، ۷۴، النہی عن ذکر الہلکی الابخیر)

مردے کو تکلیف دینی زندے کی تکلیف کے برابر ہے

۱۳۴۔ فی حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی اکره اذی

المسلم فی مماتہ کما اکره اذاہ فی حیاتہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جس طرح مسلمان کو اس کی زندگی میں ایذا دینا پسند کرتا ہوں اسی طرح بعد موت بھی اس کو ایذا دینا مکروہ سمجھتا ہوں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۹۱“

تین کھیلوں کے علاوہ سب حرام ہے

۱۳۵۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل لہو المسلم حرام الا ثلثہ ملاحظہ

اہلہ و تادیہ لفرسہ و مناضلتہ بقوسہ۔

مسلم کے لئے کھیل کی چیزیں سوائے تین چیزوں کے سب حرام ہیں، وہ تین چیزیں ان یہ ہیں: بیوی سے ملاعت، گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۵۰۵“

کسی مظلوم شخص کو افضل پر والی دوسرے دار بنانا خیانت کے مترادف ہے۔

۱۳۶۔ حدیث من استعمل علی عشرة من فیہم ارضی للہ تعالیٰ فقد خان اللہ و

رسولہ و المؤمنین۔

جس نے دس شخصوں پر کسی ایسے کو مقرر کیا کہ نظر شرع میں اس سے بہتر ان میں موجود

تھا تو اس نے اللہ و رسول اور مسلمان سب کی خیانت کی۔

قبر مسلم کا ادب واجب ہے اس پر بلا ضرورت و مجبوری شرعی پاؤں رکھنا یا اس پر بیٹھنا

ناجائز ہے۔

۱۳۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان یجلس احدکم علی جمرة

تتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبر۔

بیٹھنے کے وقت کسی کا چنگاری پر بیٹھنا کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر اس کی کھال تک پہنچ جائے

اس کے حق میں قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۵۰۷۔“ (مسلم ۱/۳۱۲۔ کتاب العنائز)

مسلمانوں کو مشرک کا تب رکھنے کی ممانعت پر دو حدیثیں۔

۱۳۸۔ عن شروح السير الکبیر ان امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب

الی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاتتخذ احد امن المشرکین کاتباً علی المسلمین

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا

کہ کسی مشرک کو مسلمانوں پر کاتب و محاسب مقرر نہ کرے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۵۰۶“

۱۳۹۔ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خیر میں کہ اسلام کا

آفتاب نصف النہار پر تھا اور کفار ہر طرح ذلیل و خوار ایک نصرانی کو کہ حساب و سیاق میں طاق تھا

اور صوبہ یمن میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے محرری پر نو کر رکھنا چاہتے تھے امیر

المؤمنین سے اجازت چاہی منع فرمایا انہوں نے پھر عرضی بھیجی اس پر تحریر فرمایا مات النصرانی

و السلام۔

(یعنی فرض کر لو کہ وہ مر گیا اس کے بعد کیا کرو گے جو جب کرو گے اب کرو۔ تفسیر لباب

التاویل۔ منہ پارہ ۶) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۵۱۵“

اپنے سے بہتر کو امام بنانے کی تاکید پر ایک حدیث

۱۴۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا امتکم خیار کم فانہم وفدکم

فیما بینکم و بین ربکم۔

اپنے افضلوں کو اپنا امام بناؤ کہ وہ تم میں اور تمہارے رب میں واسطہ عرضداشت ہیں۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۵۱۶“

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے۔

۱۴۱۔ احادیث کثیرہ صحیحہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة

لا ترفع صلاتہم فوق رؤسہم شبرا رجل ام قوما وہم لہ کارہون۔ الحدیث۔

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ایک وہ کہ کسی جماعت کی امامت کرے اور انہیں اس

کی اقتدا گوارا ہو۔ هذا لفظ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔

(ابن ماجہ ۱/۶۹۔ باب من ام قوما وہم لہ کارہون)

وسعت کے بلوغ قربانی نہ کرنے والوں کی تہدید پر ایک حدیث
۱۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من كان له سعة و لم يضع

فلا يقربن مصلانا۔

جس کا ہاتھ پہنچتا ہو (یعنی قربانی کی وسعت ہو) اور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے

پاس نہ آئے۔ رواہ الامام احمد و اسحاق بن راہویہ و ابوبکر بن ابی شیبہ و ابن ماجہ و

ابویعلیٰ و الدارقطنی و الحاکم و صححہ عن ابی ہریرہ و فی الباب عن ابن عباس رضی

اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ۶، ص ۵۲۱۔“ (ابن ماجہ ۲/۲۳۲۔ باب الاضاحی واجبة ہی ام لا)

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم

فقہی مباحث جلیلہ اور متعدد مضامین عالیہ کا گنجینہ گراں مایہ ”فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم“ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال شان تھے اور عظمت فقہت کا شفاف آئینہ ہے۔ یہ جلد مندرجہ ذیل ابواب فقہ پر مشتمل و محیط ہے۔

کتاب البيوع، کتاب الكفالة، کتاب الحوالة، کتاب الشهادة، کتاب القضا و الدعاوی، کتاب البيوع، آغاز کتاب سے ۲۶۲ صفحات تک پھیلا ہوئی ہے اور اس میں ۲۸۵ مسائل اور مندرجہ ذیل ابواب ہیں۔

شرائط بیع، ایجاب و قبول، خیار شرط، خیار تعین، بیع مطلق، بیع فاسد و باطل، بیع مکروہ، بیع فضولی، اقالہ، مراہجہ، تصرفات بیع و ثمن، قرض، ربوا، استحقاق، بیع سلم، استمراء، صرف، بیع تجرہ، بیع وفا، تصرفات بیع،

کتاب الكفالة، ص ۲۶۳ سے ص ۲۸۴ تک ہے اور اس میں ۱۳ مسائل ہیں۔
کتاب الحوالة، ص ۲۸۴ سے ص ۲۹۰ تک ہے اس میں صرف ۸ مسائل ہیں۔
کتاب الشهادة، ص ۲۹۱ سے ص ۳۱۰ تک ہے اور اس میں ۲۲ مسائل ہیں۔
اور آخر الذکر کتاب القضا و الدعاوی، ص ۳۱۱ سے لے کر اخیر کتاب تک مبسوط و محیط ہے اور اس میں ۱۵۴ مسائل علیہ ہیں۔

اس طرح اس جلد میں کل ۴۹۳ محققانہ فتاویٰ شامل ہیں، ان میں سے بعض ایسا مفصل و مدلل ہے کہ بجائے خود ایک کتاب ہے اور امام احمد رضا کے علم و تحقیق پر واضح و بین دلیل ہے۔ لگتا ہے کہ آپ گویا وقت کے عظیم قاضی القضاہ ہیں بلکہ معلم و استاد قاضی القضاہ اور اس جلد میں کچھ ایسے مسائل کا بھی ذکر ہے جو بالکل حادث و نوپید ہیں نور جن میں امتلائے عام ہے مثلاً پجھری کا نیلام، چشمی کے ذریعہ فروخت، بیمہ، بینک کاری اور کمپنیوں کے حصص کی بیع وغیرہ اور ہر مسئلہ کو امام احمد رضا نے جس وقت نگاہ سے جل کیا ہے وہ انہیں کا حصہ ہے۔

اس کے علاوہ اس جلد میں ہزارہا مسائل کی وضاحت و صراحت کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل ۶۶ عنوانات و مباحث پر بھی ضمیمہ گفتگو کی گئی ہے۔

بیع موقوف، بیع وقف، رہن، اجارہ، غصب، ہبہ، وقف مسجد، شرکت، وکالت، شفعہ، ہدایات، اقرار، عاریت، وصیت، میراث، مہر، ولایت، حطر و اباحت، حجر و اکراه، امانات، تفسیر، شرح حدیث، اصول فقہ، فوائد فقہیہ، عقائد، کلام، طہارت، نماز، امامت، زکوٰۃ، طلاق، نکاح موقت و مکروہ، منطق، نحو، لغت، معانی و بیان، زبان و بیان، مناظرہ، حکیم، تاریخ، سیر، اسماء الرجال، رسم الافاء و المفتی، اصول روایت، توقيت، ریاضیات، فقہی پہلی، فضل العلم، توبہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، عبرت و موعظت، ترغیب و ترہیب، قذف، حدود و تعزیر، نسب، قسم، بروصلہ، آداب معاشرت، دفع مطاعن، الحیل، جوا، امور عامہ، اصول انتظام، تصحیح مسائل، اخلاق و تمدن۔

زیر نظر جلد میں تحقیقات جدیدہ اور معارف عالیہ پر مشتمل ۳ رسالے بھی شریک ہیں، ان میں سے ۳ رسالوں سے احادیث کا میں نے استخراج کیا ہے جن کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔

لور ایک رسالہ میں کسی حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہے۔

۱- انصح الحكومة فی فصل الخصومة۔ (قضیہ ہائے شرکت و میراث کا خیر خواہانہ

فیصلہ)

اس رسالہ میں امام احمد رضا بریلوی نے شرکت و میراث کے ایک طویل الاذیال مسئلہ پر نہایت محققانہ بحث کی ہے۔ جو ان کی ذہانت و قوت استحضار کی واضح دلیل ہے۔ اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بے شک آپ اپنے عہد کے منفرد مرجع اہل افاء و قضاء ہیں۔ بجا طور پر آپ سب کے راہنما محسن ہیں۔

لوریہ علمی و تحقیقی مجموعہ فتاویٰ خفی قلم سے جمالی سائز کے ۶۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، اور اس میں مع جملہ رسائل و مسائل کے کمرات کو چھوڑ کر ۹۳ احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ و الشنا شریک تحقیق ہیں۔

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم

بغیر ایجاب و قبول کی بیع منع ہے حدیث میں ہے

۱۔ مالک و احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع العربان۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر ایجاب و قبول کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ یعنی بیعانہ کرنے سے۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ" ج ۷، ص ۲۵۔ (ابو داؤد ۲۹۳۹۳ باب فی العربان)

شی غیر موجود کی بیع جائز نہیں مگر بیع سلم جائز ہے حدیث میں ہے

۲۔ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہی عن بیع ما لیس عند الانسان و رخص فی السلم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے جو آدمی کے پاس نہیں ہے اور بیع سلم کی رخصت دی ہے۔ بیع سلم چند شرائط کے ساتھ جائز ہے۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ" ج ۷، ص ۳۳

۳۔ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن بیع ما لیس عنده و عن بیع

و شرط۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے نہی فرمائی ہے جو آدمی کے پاس موجود نہیں ہے اور بیع مع شرط سے بھی منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ" ج ۷، ص ۳۵

دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ کرنا منع ہے

۴۔ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن سوم الرجل علی سوم اخیه۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کے زرخ پر زرخ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف)

”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۷۳۔“ (ترذی ۱/۲۳۲۔ باب ماجاء فی النهی عن البیع الخ)

کوئی بچہ کافر نہیں پیدا ہوتا حدیث میں ہے۔

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مولود یولد علی فطرة الاسلام.

ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۵۵“

(کنز العمال، ۱/۲۳۳)

باع کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت مشتری کو معاف کر دے تو جائز ہے اس پر ایک حدیث پاک

۶۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال غدوت مع

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا علی ناضح قد اعی فلا یکاد یسیر فتلاحق

بی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ما لبعیرک فقلت قد اعی فتخلف رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فزجره فدعا له فما زال بین یدی الابل قد امها یسیر فقال

لی کیف تری بعیرک فقلت بخیر قد اصابته برکتک فقال الفیعه باوقیة فبعته علی ان

لی فقار ظهره الی المدینة فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینة

غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنه و ردہ علی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں صبح سویرے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کے ہمراہ چلا اور میں بار بردار اونٹ پر سوار تھا وہ اونٹ چلنے سے اس طرح عاجز آ گیا کہ گویا چلے

گا ہی نہیں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا جابر تمہارے اونٹ کو

کیا ہو گیا میں نے عرض کی نہیں چل رہا ہے آپ اس کے پیچھے آئے اور اس کو ڈانٹا اور اس کے لئے

تیز چلنے کی دعا فرمائی پھر اونٹ کے آگے چلتے رہے اور فرمایا اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو میں نے عرض

کی بہتر ہے آپ ہی کی برکت ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس کو ایک

لوقیہ میں فروخت کرو گے تو میں نے اسے اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ شریف تک اس کی پشت پر

جاؤں گا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں صبح کو اونٹ لے

کر حاضر ہوا تو حضور نے مجھے اس کی قیمت واپس دے دی اور اونٹ بھی مرحمت فرمایا۔ (مولف)

”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۶۳۔“ (مسلم ۲/۲۹۲۔ باب بیع البعیر و استشاء رکوبہ)

دو مختلف چیزوں کی زیادتی سود نہیں ہوتی

ولد الزنا کا کوئی باپ نہیں ہو تا حدیث میں ہے

۱۲۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الولد للفراش و للعاهر الحجر۔
بچہ بچھونے والے کا اور زانی کے لئے پتھر۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۳۱۔ (بخاری

۱/۶۔ ۲۔ باب تفسیر المشبهات الخ)

قلم تاریکیاں لاتا ہے

۱۳۔ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں الظلم ظلمات يوم القيمة۔

قلم قیامت کے دن اندھیریاں ہو جائے گا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۳۔ (بخاری ۱/۳۳۱۔ باب

الظلم ظلمات يوم القيمة)

اللہ ورسول لا وارث کے بھی مولیٰ ہیں

۱۴۔ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں الله ورسوله مولى من لا مولى له۔

جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کے ولی ووالی و مولی اللہ ورسول ہیں جل و علا و صلى الله تعالى عليه

وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۵۵۔ (ترمذی ۳۰۱۲۔ باب ماجاء فی ميراث الخال)

قرض کی زیادتی سود ہے

۱۵۔ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں كل قرض جر منفعة فهو ربا۔

قرض پر جو نفع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔ رواه الحارث بن ابی اسامة عن امير

المومنين على كرم الله تعالى وجهه الكريم۔ (کنز العمال، ۶/۱۳۸)

سود کھانا حرام و گناہ کبیرہ اور سود کی لعنتوں اور وعیدوں پر مشتمل چند احادیث کریمہ۔

۱۶۔ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں لعن الله اكل الربا و موكله و

کاتبه و شاهدہ۔

اللہ کی لعنت سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے

گواہ پر۔ رواه احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجه بسند صحيح عن ابن مسعود و

احمد و النسائی و ابدل شاهدہ بمانع الصلقة بسند صحيح عن امير المومنين على رضى

الله تعالى عنهما۔ (ابوداؤد ۲/۳۷۳۔ باب فی اكل الرباء و موكله)

۱۷۔ وهو عند مسلم عنه بلفظ لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

اكل الربا و موكله و كاتبه و شاهدیه و قال هم سواء۔

سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ سب برابر ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۵۷"۔ (مسلم ۲/۲۷۲۔ باب الربا)

۱۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اکل درهما من ربوا فهو مثل ثلث و ثلثین زنیۃ و من نبت لحمه من سحت فالنار اولیٰ بہ۔

ایک درہم سود کا کھانا تینتیس زنا کے برابر ہے اور جس کا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جنم اس کی زیادہ مستحق ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و الصغیر و صدرہ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال، ۶۰/۱۳)

۱۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدرہم یصیبہ الرجل من الربا اعظم عند اللہ من ثلثۃ و ثلثین زنیۃ یزنیہا فی الاسلام۔

بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مسعود و ایضا عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۸۰"۔ (کنز العمال، ۶۰/۱۳)

۲۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درہم ربا یا کله الرجل وهو یعلم اشد عند اللہ من ستۃ و ثلثین زنیۃ۔

سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔ رواہ بسند صحیح و الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن حنظلۃ غسیل الملکۃ۔ (مسند احمد، ۲۹۶/۶)

۲۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الدرہم یصیبہ الرجل من الربا اعظم عند اللہ فی الخطیئۃ من ست و ثلثین زنیۃ یزنیہا الرجل۔

ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد کے چھتیس بزرگ کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ و البیہقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۸۱"۔ (کنز العمال، ۶۰/۱۳)

۲۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدرہم ربا اشد جرما عند اللہ من سبقتہ

پیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سیتیس زنا سے بڑھ کر جرم ہے۔ رواہ
 الحاکم فی الکنی عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (کنز العمال، ۶۰/۳)
 ۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا سبعون حوبا ایسرا کالذی ینکح
 امہ۔ و فی روایة سبعون بابا ادناھا کالذی یقع علی امہ۔
 سود ستر گناہ ہے جن میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔
 رواہ ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة و ابن جریر و رواہ البیہقی بسند لا باس بہ
 باللفظ الثانی کلہم عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۶۰/۳) (ابن ماجہ ۱۶۵/۲۔
 باب التغلیظ فی الربا)

۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الربا ابواب الباب منه عدل بسبعین
 حوبا ادناھا فجرة کاضطجاع الرجل مع امہ۔
 پیشک ربا کے کئی دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہیں جن میں سب
 سے ہلکا گناہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔ رواہ ابن مندہ و ابونعیم عن الاسود بن
 وہب بن عبدمناف بن زہرة الزہری القرشی خال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۱۰۹/۳)

۲۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا احد و سبعون بابا او قال ثلثة و
 سبعون حوبا اھونھا مثل اتیان الرجل امہ۔

سود اکثر دروازے ہے یا فرمایا تہتر گناہ ہے جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے
 جماع کرنا۔ رواہ عبدالرزاق عن رجل من الانصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (کنز العمال، ۶۰/۳)
 ۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا اثنان و سبعون بابا ادناھن مثل اتیان
 الرجل امہ۔

سود کے بہتر دروازے ہیں ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔
 رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
 (کنز العمال، ۵۸/۳)

۲۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابواب الربا اثنان و سبعون حوبا ادناھا
 کالذی یاتی امہ فی الاسلام۔

بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۵۸/۳)

۲۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا ثلث و سبعون بابا ایسرھا مثل ان

ینکح الرجل امه.

سود کے تہر دروازے ہیں سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔ رواہ الحاکم و

قال صحیح علی شرطھما و البیہقی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(کنز العمال، ۵۸/۳)

۲۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا نیف و سبعون بابا اھونھن بابا مثل من

اتی امه فی الاسلام و درھم من ربا اشد من خمسة و ثلثین زنیۃ۔

سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں ان سب میں ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہو کر اپنی ماں سے زنا

کرنا اور سود کا ایک درہم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔ رواہ البیہقی عن ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنھما۔ (الترغیب و الترهیب، ۸/۳ الترهیب من الربا)

۳۰۔ سیدنا امیر المومنین عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الربا سبعون

بابا اھونھا مثل نکاح الرجل امه۔

سود ستر دروازے ہیں ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہیں۔ رواہ ابن عساکر

بسند صحیح۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۸۱۔“ (کنز العمال، ۱۰۸/۳)

۳۱۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الربا اثنان و سبعون حوبا

اصغرها کمن اتی امه فی الاسلام و درھم من الربا اشد من بضع و ثلثین زنیۃ۔

سود بہتر گناہ ہے سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے اور سود کا ایک

درہم کئی اوپر تیس زنا سے سخت تر ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا و البغوی و غیرھما و صلرہ عن

عبدالرزاق بلفظ بضعۃ و سبعون۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۸۲۔“ (الترغیب و الترهیب

۷/۳ الترهیب من الربا)

۳۲۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الربا ثلث و سبعون حوبا

ادناھا حوبا کمن اتی امه فی الاسلام و درھم من الربا کبضع و ثلثین زنیۃ۔

۳۳۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الربا ثلث و سبعون حوبا

درم چند اور تیس زنا کے مانند ہے۔ رواہ عبد الرزاق۔ (کنز العمال، ۳/۱۱۰)

۳۳۔ کعب احبار فرماتے ہیں لان اذنی ثلثا و ثلثین زنیۃ احب الی من آکل درهما

ربا یعلم اللہ انی اکلته من ربا۔

بیشک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں جسے اللہ

عزو جل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔ رواہ الامام احمد عنہ بسند جید۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷،

ص ۸۲۔“ (مسند احمد، ۶/۲۹۶)

قرض ادا کرنے کا اگر سچا ارادہ ہو اور ارادہ کر سکے تو اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ درگزر فرما

کر قرض خواہ کے مطالبہ سے نجات بخشنے گا۔

۳۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ اموال الناس

یرید اداها ادی اللہ عنہ و من اخذها یرید اتلافها اتلفہ اللہ۔

جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرمادے اور جو تلف

کردینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دے۔ اخرجہ احمد و البخاری و ابن

ماحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری، ۲۲۱/۱۔ باب من اخذ اموال الناس الخ)

۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ادا ان دینا ینوی قضائہ اداہ اللہ عنہ

یوم القیمۃ۔

جو کوئی دین لے کر اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف سے ادا فرما

دے گا۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن میمون الکروری رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد

صحیح۔ (کنز العمال، ۶/۱۲۶)

۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حمل من امتی دینا ثم جہد فی قضائہ

ثم مات قبل ان یقضیہ فانا ولیہ۔

میرا جو امتی کسی دین کا بار اٹھائے پھر اس کے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مر جائے

تو میں اس کا ولی و کفیل کار ہوں۔ رواہ احمد باسناد جید ابو یعلیٰ و الطبرانی فی الاوسط عن

ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (مسند احمد، ۷/۲۲۲)

۳۷۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من داین بدین و فی نفسہ

وفاته ثم مات تجاوز اللہ عنہ و ارضی غریمہ بما شأ۔ الحدیث۔

جو کسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اس کے اداکار اور رکھے پھر مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے اور اس کے قرض خواہ کو جیسے چاہے راضی کر دے۔ رواہ الحاکم و بنحوہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۸۳“۔ (کنز العمال، ۱۲۸/۶)

مسلمانوں سے دھوکہ و فریب جائز نہیں

۳۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لنا من غشنا۔ جو مسلمانوں کے خلاف خیر خواہی معاملہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواہ مسلم و احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و الحاکم عن ابی ہریرة و الطبرانی فی الکبیر عن ضمیرة رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۱/۷۰۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غشنا الخ) ۳۹۔ حدیث میں ہے لیس منا من غش مسلماً او ضرہ او ما کرہ۔ ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کی بدخواہی کرے یا اسے ضرر پہنچائے یا فریب دے۔ رواہ الامام الرافعی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۹۶“۔ (کنز العمال، ۲۳/۳)

اللہ تعالیٰ طیب ہے

۴۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ طیب لا یقبل الا انطیب۔

پیشک اللہ پاک ہے پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۰۶“

پانجامہ کے بارے میں ایک حدیث

۴۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پانجامہ خریدا (مگر پینٹا ثابت نہیں ہے)

اور قیمت کی چاندی وزن کرنے والے سے ارشاد فرمایا زن و ارجح۔

قول اور زیادہ دے۔ (زیادہ دینا حضور اکرم الا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احسان ہے)

”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۱۱“۔ (ابن ماجہ ۱/۲۴۴۔ باب ماجا فی الرجحان فی الوزن)

سود کی حرمت دو عید پر دو حدیثیں

۴۲۔ صحیح حدیث میں فرمایا الربا ثلثة وسبعون حوبا ایسرهن کان یقع الرجل

علی امہ۔

سود کھانا تہتر گنا ہوں گا مجموعہ ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے

زنا کرے۔ (ابن ماجہ ۱۵۷۲۔ باب التغلیظ فی الربا)

۲۳۔ حدیث میں ہے من اکل درهم ربا وهو یعلم کان کمن زنی بامہ ستا و

ثلثین مرقہ۔

جو دانستہ ایک درم سود کھائے وہ اس کے مثل ہو جس نے چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کیا۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۲۳“

اپنی بیوی کو بن کہتا منع ہے حدیث میں ہے

۲۴۔ ابو داؤد فی سننہ عن ابی تمیمۃ الہجیمی ان رجلا قال لامرأته یا اخیة

فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اختک ہی فکفرہ ذلک و نہی عنہ۔

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اے میری بہن تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

یہ تیری بہن ہے؟ پھر حضور نے ایسا کہنے کو برا جانا اور اس سے منع فرمایا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج

۷، ص ۸“

کسی قرض خواہ کو بخوشی زیادہ دینا سود نہیں ہے

۲۵۔ فی صحیح البخاری و صحیح مسلم عن جابر بن عبد اللہ انصاری رضی

اللہ تعالیٰ عنہما قال آیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کان لی علیہ دین فقضا

نی و زادنی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضور پر میرا دین تھا تو حضور نے مجھے میرا دین ادا فرما

دیا اور زیادہ کر کے عطا فرمایا۔ کسی قرض خواہ کو اس کا قرض بطور احسان و کرم اور مروت کے زیادہ

دینا جائز ہے۔ (جب کہ اس کو زیادہ کی تمنا نہ ہو) (مولف) (بخاری ۳۲۲۔ باب حسن القضاء)

۲۶۔ روی الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان لرجل علی

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من من الابل فجاء یقاضاه فقال اعطوه فطلبوا سنۃ

فلم یجدوا الا سنا فوقها فقال اعطوه فقال اوفیتی اوفاک اللہ فقال النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ان خیرکم احسنکم قضاء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک

شخص کا دو سالہ قرض تھا وہ شخص بارگاہ رسالت میں تقاضا کرنے کے لئے آیا تو حضور نے خدام سے

فرمایا کہ اسے ایک دو سالہ اونٹ دیدو، صحابہ کرام نے دو سالہ اونٹ طلب کیا مگر تین سالہ کے سوا کوئی دوسرا دستیاب نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اسی کو دیدو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے وفا فرمایا تو اللہ عزوجل آپ سے وفا کرے یعنی آپ نے میرا قرض پورا کیا تو اللہ عزوجل آپ کا کام پورا کرے اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کی ادائیگی خوب تر ہو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۹۰"۔ (بخاری ۱/۳۲۲۔ باب حسن القضاء)

۳۷۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوزان زن و ارجح۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک وزن کرنے والے سے فرمایا کہ تول اور جھٹکا تول۔ سبحان اللہ کیا جو دو احسان ہے شہ جو دو عطا کا اور کیا خوب طریقہ تعلیم ہے معلم آداب حسنہ و خصائل حمیدہ کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مولف) رواہ احمد و الاربعہ و ابن حبان و الحاکم عن سوید بن قیس العبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الترمذی حسن صحیح و قال الحاکم صحیح و هذا الوزان فی مکة۔ حاکم نے کہا کہ یہ صحیح ہے اور یہ وزن کرنے والا مکہ میں تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابو یعلیٰ فی المسند و ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و هذا الوزان فی المدینة۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وزن کرنے والا مدینہ میں تھا۔ ممکن ہے کہ وزن کرنے والا مکہ میں الگ ہو اور مدینہ میں الگ یا پھر یہ کہ دونوں جگہ ایسا واقعہ ہوا ہو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۹۰"۔ (ترمذی ۱/۲۴۳۔ باب ماجاء فی الرجحان فی الوزن)

فقیر صدقہ میں ملی ہوئی چیز غنی کو ہدیہ دے سکتا ہے اور غنی لے بھی سکتا ہے کہ نیت و حالت سے حکم بدل جاتا ہے

۳۸۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی (هو) لها صدقة و لنا ہدیة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے

ہدیہ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۰۶"۔ (نسائی ۱/۳۶۷۔ اذا تحوات الصدقة)

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے حدیث میں ہے

۳۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات و انما

لکل امری ما نوى۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے

لئے اس کی نیت کے مطابق جزاء ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۱۸۔“ (بخاری ۱/۲۔ باب

کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جہاں تک ہو سکے اپنے بھائی کو نفع پہنچاؤ

۵۰۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من استطاع منکم ان ینفع اخاہ المسلم

فلینفعہ۔ رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی

کو نفع دے تو دینا چاہئے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۱۸۔“ (کنز العمال، ۱۰/۳۳)

تعارف

کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم
(کرنسی نوٹ کے تفصیلی احکام)

۲۱ / محرم الحرام ۱۳۲۳ھ کو مکہ مکرمہ میں نوٹ سے متعلق بارہ سوالات پر مشتمل ایک استفتا پیش ہوا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نوٹ مال ہے یا دستاویز کی طرح کوئی سند ہے؟ اگر نوٹ مال ہے تو اس پر مال کے تمام احکام مثلاً زکوٰۃ، ہر، بیع و شراء اور قرض وغیرہ اور دیگر معاملات جو بذریعہ مال کئے جاتے ہیں وہ جاری ہوں گے یا نہیں؟

یہی سوالات امام احمد رضا بریلوی سے قبل مکہ معظمہ کے مفتی احناف شیخ جمال بن عبداللہ کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے تو انہوں نے علمائے ربانی کی شان و عظمت کے مطابق جواب دیا تھا کہ علم، علما کی گردنوں میں امانت ہے۔“

یعنی یہ چونکہ جدید مسئلہ تھا اور اس کا جزیہ ان کی نگاہ میں نہ ہونے کے سبب سے اس کا جواب رقم نہیں کیا۔

لیکن جب امام احمد رضا بریلوی دوسری دفعہ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۶ء میں حرمین شریفین کی حاضری اور حج بیت اللہ کے لئے گئے تو علماء حرمین میں سے امام حرم حضرت احمد میرداد اور ان کے استاذ مولانا حامد احمد محمد جد آوی نے نوٹ سے متعلق یہی سوالات امام احمد رضا کی بارگاہ میں حاضر کئے، جب یہ سوالات پیش ہوئے تو امام احمد رضا کی طبیعت علیل و ناساز تھی اس کے باوجود ڈیڑھ دن کی قلیل مدت میں جزئیات فقہ کے حوالوں سے (حالانکہ اپنی کتابیں پاس نہیں رکھتے تھے۔ محض یادداشت پر) علم و تحقیق کے میدان میں جو خامہ آرائی کی ہے وہ ان کی فقہی جامعیت پر شاہد عدل ہے اور عربی فصاحت و بلاغت تو گویا منہ سے بول رہی ہے۔ انہوں نے جو جواب اس رسالہ میں حوالہ قلم کیا ہے اس کی دھمک آج بھی عرب و عجم میں محسوس کی جا رہی ہے، ان کے فرمان عالیشان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ۔

نوٹ کاغذ کا ایک ٹکڑا ہے اور کاغذ مال متکوم ہے لہذا نوٹ بھی مال متکوم ہوگا، پھر اس پر حج

القدر کے حوالے سے یہ جزیہ پیش کیا کہ لو باع کاغذہ بالف یحوزہ و لایکرہ۔ اگر کوئی اپنے کاغذ کا ٹکڑا ہزار روپے کو بیچے تو بلا کراہت جائز ہے، اور آدمی کو اختیار ہے کہ اپنے مال میں جس طرح چاہے تصرف کرے، لہذا جب نوٹ مال ہے تو اس میں بھی جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

اور مال کی یہ تعریف کی ہے، کہ مال وہ چیز ہے جس کی شان یہ ہو کہ وقت حاجت اس سے نفع لینے کے لئے اٹھا رکھا جائے،

پھر مال کی چار قسمیں کی گئیں ہیں۔

اول، وہ کہ ہر حال میں ثمن ہی ہے جیسے سونا چاندی۔

دوم، وہ کہ ہر حال میں بیع ہے جیسے کپڑے چوپائے وغیرہ۔

سوم، وہ جن کی ذات میں کوئی ایسا وصف ہے جس کے سبب کبھی ثمن کبھی بیع ہوتے ہیں۔

چہارم، وہ کہ حقیقہ کوئی متاع ہو اور اصطلاحاً ثمن جیسے پیسے۔

مال کی ان چاروں قسموں کی روشنی میں معلوم ہوا کہ نوٹ کا تعلق قسم چہارم سے ہے کہ

اصل میں یہ ایک متاع ہے اس لئے کہ ایک پرچہ کاغذ ہے اور اصطلاح میں ثمن ہے کہ اس کے ساتھ ثمن کا سا معاملہ کیا جاتا ہے اور یہ رقبہ (دس، بیس، سو وغیرہ) کہ اس پر مرقوم ہیں یہ اس کی ثنیت کا ثمن اصلی سے اندازہ ہے۔

لہذا جب نوٹ کی حقیقت واضح و ثابت ہو گئی کہ یہ مال بھی ہے اور ثمن اصطلاحی بھی نہ کہ

دستویز و سند، تو اس پر وہ تمام احکام شرعیہ جاری ہوں گے جو مال پر ہوتے ہیں، مثلاً۔

☆ جب نوٹ مقدار نصاب ہو گا اور دیگر شرطیں بھی پائی جائیں تو اس پر زکوٰۃ واجب

ہو جائے گی۔

☆ اسے مر میں بھی دیا جاسکے گا۔

☆ اگر کوئی نوٹ چوری کر لے تو اس کا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا جب کہ اس کی تمام شرطیں

موجود ہوں۔

☆ اگر کوئی کسی کا نوٹ تلف کر دے تو اس کے تادان میں نوٹ ہی دینا آئے گا اور ضائع

کرنے والے کو خاص روپیہ ادا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔

☆ نوٹ کے بدلے روپیہ کی بیع جائز ہے۔

☆ کوئی چیز خرید کر قیمت میں نوٹ دینا درست ہو گا اور بیع نافذ بھی ہو جائے گی۔

☆ نوٹ قرض دینا بھی جائز ہو گا۔

غرضیکہ ثمن خلقی پر جو احکام جاری ہوتے ہیں وہی احکام اس ثمن اصطلاحی پر بھی نافذ و جاری ہوں گے اور امام احمد رضا نے اس جواب کو جن دلائل و براہین سے مرصع و مبرہن کیا ہے وہ یقیناً نہیں کا حصہ ہے۔

اور علمائے حرین طہین نے جب اسے دیکھا تو رشک و انتہا سے ان کی آنکھیں کھل گئیں اور علمائے حرم نے اس بے مثال جواب با صواب کی تائید و تصویب بھی کی، ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱- شیخ ابوالخیر میرداد قاضی حنفیہ۔

۲- شیخ صالح کمال مفتی حنفیہ۔

۳- حضرت عبداللہ صدیق۔

۴- الشیخ فاضل سید اسماعیل خلیل حنفی حافظ کتب الحرم قدس سرہم،

فقہ کے جزئیات بارہ پر مشتمل یہ گرانقدر رسالہ بزبان عربی حرم محترم میں تصنیف کیا گیا، پھر افادہ عام کے لئے خود اپنی ملکی زبان اردو میں اس کا ترجمہ فرمایا اور کہیں کہیں حاشیہ آرائی بھی کی ہے۔

تحقیقات جدیدہ سے مملو یہ محققانہ رسالہ بڑے سائز کے ۷۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۰ احادیث شامل تحریر و بتائے دلیل ہیں۔

احادیث

کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم

بیچ و شراء کے بارے میں چند حدیثیں

۵۱۔ نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع الکاتنی بالکاتنی۔
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دین سے دین کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج

۷، ص ۱۳۷۔ کفل الفقیہ۔ (کنز العمال، ۳/۲۳)

۵۲۔ ہذا میدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقول اذا اختلف هذا

الاصناف فیعوا کیف شتم۔

یہ ہیں ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فرما رہے ہیں جب جنس مختلف

ہو تو جیسے چاہو بیچو۔ رواہ مسلم عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج

۷، ص ۱۶۲۔ کفل الفقیہ۔ (مسلم ۲۵/۲۔ باب الربا)

۵۳۔ قال میدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اختلف النوعان

فیعوا کیف شتم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو چیزیں مختلف قسم کی ہوں تو جیسے چاہو

بیچو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۶۶۔ کفل الفقیہ۔

۵۴۔ قال علیہ الصلاة والسلام اذا تبایعتم بالعینة و اتبعتم اذ ناب البقر ذللتم

و ظهر علیکم عدوکم۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بطور عینہ خرید و فروخت کرو اور بیلوں کی دم کے

پیچھے چلو (یعنی کھیتی اور زراعت میں پڑو) تو ذلیل ہو جاؤ گے۔ (اس لئے کہ اس وقت جہاد چھوٹ

جائے گا اور طبیعت نامردی کی عادی ہو جائے گی) اور تمہارا دشمن تم پر غالب آجائے گا۔ رواہ

احمد و ابوداؤد و البزار و ابویعلیٰ و البیہقی عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

قال ابن حجر منہ ضعیف و له عند احمد اسناد آخر امثل من هذا و فی سندہ

ابو عبد الرحمن الخراسانی اسحق بن اسید الانصاری قال ابن ابی حاتم لیس بالمشہور و قال ابو حاتم لا یشغل بہ و قال الذہبی جائز الحدیث ثم اعاده فی الکنی فعد الحدیث من مناکیرہ و قال فی التقریب فیہ ضعیف۔ آہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۷۳۔“ کفل الفقیہ۔ (ابوداؤد ۴۹۰/۲۔ باب فی النهی عن العینۃ)

غبن کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۵۵۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المغبون لا محمود و لا ماجور۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غبن کھانے میں نہ ناموری نہ ثواب۔ رواہ اصحاب السنن عن الحسن بن علی و الطبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی و الخطیب عن سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ علی وجوہہم الکرام۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۷۶۔“ کفل الفقیہ۔ (کنز العمال، ۱۰/۳)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں

۵۶۔ البخاری فی الادب المفرد عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ان للمسلم علی اخیه ست خصال واجبة ان ترک شیاً منها فقد ترک واجبا علیہ لاخیه یسلم علیہ اذا لقیہ و یجیبہ اذا دعاه و یشمتہ اذا عطس و یعودہ اذا مرض و یحضرہ اذا مات و ینصحہ اذا استنصحہ۔

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی چیز ترک کرے تو اپنے بھائی کا ایک حق چھوڑے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا، ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، اور وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یا وہ پکارے تو جواب دے، اور جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمک اللہ کہے، اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے، اور اس کی موت میں حاضر ہو، اور اگر اس سے نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۸۱۔“ کفل الفقیہ۔ (کنز العمال، ۱۶/۹)

قرض پر زیادتی سود ہے

۵۷۔ قال سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل قرض جر

منفعة فهو ربا.

ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قرض کوئی نفع کھینچ کر لائے وہ سود ہے۔ رواہ الحارث بن ابی اسامہ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔
(کنز العمال، ۶/۱۳۸)

پانچامہ کے بارے میں ایک حدیث

۵۸۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للوزان فی ثمن سراویل اشتراها زن

وارجح۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ایک پانچامہ خریدا۔ (اور وہاں قیمت تول کر دی جاتی تھی) تولنے والے سے فرمایا کہ تول اور زیادہ دے۔ احساناً زیادہ دینا جائز ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۹۲۔“ کفل الفقیہ۔ (ابن ماجہ ۱/۲۳۳۔ باب ماجا فی الرجحان فی الوزن)

ربا کی ممانعت و حرمت پر دو حدیثیں

۵۹۔ روی الشیخان عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جا بلال

رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتمر برنی فقال له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من این هذا قال کان عند ناتمر ردی فبعت منه صاعین بصاع فقال اوه عین الربا عین الربا لاتفعل و لكن اذا اردت ان تشتري فبع التمر ببيع آخر ثم اشتر به۔

بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس خرما لائے برنی لائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ تم نے کہاں سے لئے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی ہمارے پاس خراب چھوہارے تھے ہم نے اس کے دو صاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ف خاص ربا ہے خاص ربا ہے ایسا نہ کر مگر جب ان کو خریدنا چاہو تو اپنے چھوہاروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اسی شے کے بدلے ان کو خریدو۔ (مسلم ۲/۲۶۱۔ باب الربا)

۶۰۔ و ایضاً لهما عنہ و عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعمل رجلاً علی خیر فجاءہ بتمر جنیب فقال اکل تمر خیر هكذا قال لا واللہ یا رسول اللہ انا لناخذ الصاع من هذا بالصاعین بالثلث فقال

لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيها۔

نیز بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر صوبہ کر کے بھیجا وہ خدمت اقدس میں خرمائے جیب لے کر حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے سب چھوہارے ایسے ہی ہیں عرض کی نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم اس میں کا ایک صاع دو صاع کو، دو صاع تین صاع کو لیتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرو اپنے چھوہارے روپیوں سے بیچ کر روپیوں سے یہ چھوہارے خرید لو۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص: ۱۹۵" کفل الفقہ (موطائے محمد، ص ۳۵۳۔ باب الربوا فیما یقال او یوزن) (مسلم ۲۶۱۲ باب الربوا)

تعارف

کاسر السفیہ الواہم فی ابدال قرطاس الدراہم
(نوٹ کو مال نہ تسلیم کرنے والوں کے شبہات کا ازالہ)

اس رسالہ کی تصنیف کی حاجت کیوں پیش آئی اور اس کے وجود میں آنے کا پس منظر کیا ہے وہ خود امام احمد رضا بریلوی کے الفاظ مبارکہ میں یہ ہے آپ رسالہ کے آغاز میں تحریر فرماتے ہیں کہ ”الحمد للہ رسالہ مبارکہ“ کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم“ (اس رسالہ میں نوٹ کے جملہ احکام و مسائل کی عظیم و جلیل تحقیق و تفصیل ہے) نے نوٹ کے متعلق جملہ مسائل ایسے بیان نہیں سے روشن کئے کہ اصلاً کسی مسئلہ میں کوئی حالت مختصرہ باقی نہ رہی یہ رسالہ مکہ معظمہ میں وہیں کے دو علمائے کرام کے استفتاء پر نہایت قلیل مدت میں تصنیف ہوا،

اس وقت تک رقم سے کم یا زیادہ کو نوٹ بیچنے کے بارے میں مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کا خلاف معلوم تھا، ان کا فتویٰ اگرچہ وہاں (مکہ معظمہ میں) موجود نہ تھا مگر اس کا مضمون ذہن میں تھا، بفضلہ تعالیٰ گیارہویں مسئلہ میں اس کا وافی و شافی رد گزرا کہ مصنف کو کافی، اور لوہام کا کافی ہے۔ اور یہ معلوم بھی نہ تھا کہ دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی آنجنمانی نوٹ کو تمسک ٹھہرا کر سرے سے مال سے خارج، اور کم و بیش درکنار برابر کو بھی اس کی خرید و فروخت ناجائز کر چکے ہیں، تاہم بالہام والقائے الہی شروع کتاب میں اس پر بقدر کفایت بحث ہوئی جس نے حق کے چہرے سے نقاب اٹھائی اور سفاہت سلہا گمر پہنچائی۔

اس کے بعد اب حاجت نہ تھی کہ اس وہم یا اس سفاہت کی طرف مستقل توجہ ہو، لیکن نفع مسلمین و برادران دینی کے لئے مناسب معلوم ہوا کہ ان دونوں تحریروں کو ذکر کروں اور ان کے فقرے فقرے کا جہاں جہاں اس کتاب میں رد مذکور ہوا ہے اس کا پتہ و نشان بتا دوں اور باقتضائے توجہ مستقل جو بعض مباحث، تازہ خیال میں آئیں باضافہ کروں۔

مذکورہ تالیف اور زیر نظر رسالہ کے مجددات سے معلوم ہوتا ہے کہ، لبام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے فتویٰ کی بنیاد یہ ہے کہ لٹھ مال ہے اور شمن اصطلاحی ہے اس لئے اس کا حکم

بھی وہی ہو گا جو فقہائے امت نے شمن اصطلاحی کا قرار دیا ہے اور مانعین و مخالفین کے فتوؤں کی بنیاد یہ کہ نوٹ مثل تمسک ہے، مال ہے ہی نہیں کہ اس کی بیع و شراء کا سوال پیدا ہو، اس کے ذریعہ دراصل ان روپیوں کی بیع ہوتی ہے جو اس پر تحریر ہوتے ہیں اس لئے کمی زیادتی سود ہے، لیکن امام احمد رضا نے اس رسالہ میں مانعین کا ردِ بلیغ کرتے ہوئے اصل دعویٰ پر دلائل کا انبار لگا دیا اور مخالفین کے مزعومات پر ۱۳۸ ایرادات قائم فرمائے ہیں جن سے ان کے اختصارِ قلم اور جولانی طبع کا اندازہ ہوتا ہے۔

اور اس رسالہ میں تردید کے لئے دو عنوان منتخب کئے گئے ہیں۔

ایک بلفظ ”سقاہت“ دوسرے بلفظ ”وہم“

لفظ ”سقاہت“ سے تحریر گنگوہی کی طرف اشارہ ہے اور لفظ ”وہم“ سے فتوائے مولوی لکھنوی صاحب کی طرف، اس طرح سے گنگوہی کے فتویٰ کا ۱۸ طریقوں سے ردِ بلیغ کیا گیا ہے اور فتوائے مولوی لکھنوی صاحب پر ۲۰ وجوہات سے کلام کیا گیا ہے۔

یہ فاضلانہ و منصفانہ رسالہ ۳۱ صفحات پر مبسوط ہے اور اس میں صرف ۲ حدیث پاک ہیں اور اس رسالے کا دوسرا تاریخی نام ”الذیل المنوط لرسالة النوط“ (۱۳۲۹ھ) بھی ہے۔

احادیث

کاسر السفیہ الواہم فی ابدال قرطاس الدراہم
الذیل المنوط لرسالة النوط

ہدیہ میں زیادہ عوض دینا منع نہیں بلکہ سنت ہے حدیث میں ہے

۶۱۔ رواہ احمد والترمذی و النسائی بسند صحیح عن ابی ہریرة رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فلاتا اهدی الی ناقة
فروضتہ منہا ست بکرات۔ الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی نے مجھے ایک اونٹنی نذر کی تو میں نے
اس کے عوض چھ جوان نائے عطا فرمائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۲۰۱"۔ کاسر السفیہ۔ (ترمذی
۲۳۱/۲۔ فضل ثقیف و بنی حنیفة)

فتویٰ دینے پر جرأت بجا و خول مار کا سبب ہے

۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجر و کم علی الفتیا اجر و کم

علی النار

تم میں جو شخص فتویٰ دینے پر زیادہ جرأت رکھتا ہے وہ آتش دوزخ پر زیادہ دلیر ہے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۲۲۶"۔ کاسر السفیہ۔ (کنز العمال، ۱۰۶/۱۰)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم

ناحق ظلم کسی کی زمین وغیرہ لینا حرام و ممنوع ہے

۶۳۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ من الارض شیئاً بغير حقه خسف به يوم القيمة الى سبع ارضین۔

جو کسی قدر زمین ناحق لے لے قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبقے تک دھنسا دیا جائے گا۔

(بخاری ۳۳۲۱۔ باب الم من ظلم شیئاً من الارض)

۶۴۔ حکم بن حارث سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ من طریق المسلمین شیئاً جائاً يوم القيمة یحمله من سبع ارضین

یعنی جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت بھر دبا لے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لے کر ساتویں طبقے تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔ اخرجہ الضیاء والطبرانی بسند حسن۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۳۱۳۔"

(کنز العمال، ۲۸۶/۳)

دو بیویوں کے درمیان عدل و مساوات کی تاکید پر ایک حدیث

۶۵۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کانت عنده امرأتان

فلم یعدل بینہما جائاً يوم القيمة و حقه ساقط

جس کے دو بیویاں ہوں اور وہ انہیں برابر نہ رکھے قیامت کے دن اس حال پر آئے کہ اس

کی ایک طرف کی کروٹ گری ہوئی ہو۔ رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ و ابن

حبان و الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۳۲۵۔" (ترمذی

۲۱۷۷۔ باب ما جاء فی التسوية بین الزوجات)

ایک صدقہ وصول کرنے والے کو تہدید

۶۶۔ فی البخاری عن ابی حمید الساعدی قال استعمل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم و هذا لی قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہلا جلس فی بیت ائیہ او بیت امہ فینظر ایہدی لہ ام لا۔

حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ایک صاحب کو تحصیل زکوٰۃ پر مقرر فرما کر بھیجا تھا انہوں نے اموال زکوٰۃ حاضر کئے اور کچھ مال جدا رکھے کہ یہ مجھے ملے ہیں فرمایا اپنی ماں کے گھر بیٹھ کر دیکھا ہوتا کہ اب کتنے تحفے ملتے ہیں۔ یعنی یہ ہدایا اسی منصب کی بناء پر ہیں اگر گھر بیٹھا ہوتا تو کون آکر دے جاتا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۳۲۷۔“ (بخاری ۲/۶۳۱۰۔ باب ہدایا العمال)

لولاد کو حقوق پدیری کا خیال نہ کرنا عذاب شدید کا باعث ہے

۶۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لا بدخلون الجنة العاق

لوالدیہ والدیوث و الرجلة من النساء۔

تین شخص ہیں کہ جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ کو ستانے والا اور دیوث اور مرد الٹی وضع

بنانے والی عورت۔ رواہ النسائی و البزار باسنادین نظیفین و الحاکم فی صحیحہ المستدرک

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۳۹۳۔“ (کنز العمال، ۲۱/۲۰)

منکرین تقدیر کی عبادت مقبول نہیں ہوتی

۶۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثة لا یقبل اللہ عزوجل منهم صرفا و

لاعد لاعاق و منان و مکذب بقدر

تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبول کرے نہ فرض ماں باپ کو ایذا دینے والا اور

صدقہ دے کر فقیر پر احسان رکھنے والا اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔ رواہ ابن ابی عاصم فی کتاب

السنة باسناد حسن عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۲۱/۲۰)

والدین کا نافرمان ملعون ہے حدیث میں ہے

۶۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ملعون من عاق والدیہ ملعون من

عاق والدیہ ملعون من عاق والدیہ۔

ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو

اپنے ماں باپ کو ستائے، رواہ الطبرانی و الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(الترغیب و الترہیب ۳/۳۳۰۔ الترہیب من عقوق الوالدین)

رضائے رب رضائے والدین میں پوشیدہ و مضمحل ہے

۷۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رضا اللہ فی رضا الوالد و مسخط

اللہ فی مسخط الوالد۔

اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔ رواہ الترمذی و

الحاکم بسند صحیح عن عبداللہ بن عمر و البزار عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما۔ (ترمذی ۱۲/۲۱۲ باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین)

والدین کی نافرمانی کا عذاب دنیا ہی میں ہو جاتا ہے

۷۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل الذنوب یؤخر اللہ تعالیٰ

منہا ماشأ الی یوم القیمة الا عقوق الوالدین فان اللہ یعجلہ لصاحبہ فی الحیات قبل

الاموات۔

سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ

اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہنچاتا ہے۔ رواہ الحاکم و الاصبہانی و الطبرانی فی

الکبیر عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۳۹۳"۔ (کنز العمال، ۲۲/۶۶)

ماں باپ سے محاصمت بے حیائی بیباکی اور ناشکری ہے اور یہ کہ اولاد کے مال میں والدین کا

حق ہوتا ہے اس پر تین حدیں

۷۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تعقن والدیک و ان امراک ان

ینخرج من اهلك و مالک۔

خبردار ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ اپنے جو رو بچوں مال متاع سب سے

نکل جا۔ رواہ الامام احمد بسند صحیح علی اصولنا و الطبرانی فی الکبیر۔ (کنز العمال، ۲۱/۶۲)

۷۳۔ دوسری روایت میں ہے اطع والدیک و ان اخرجاک من مالک و من کل

شی ہولک۔

اپنے ماں باپ کا حکم مان اگرچہ وہ تجھے تیرے مال اور تیری سب چیزوں سے باہر کر دیں۔

رواہ الطبرانی، فی الاوسط بعد متاع کلامنا عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۷۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انت و مالک لایک۔

تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا۔ یہ اس وقت ارشاد ہوا کہ ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ مال و عیال رکھتا ہوں اور میرے مال باپ میرا سب مال لے لینا چاہتے ہیں، یعنی پھر میں اور میرے بال بچے کیا کھائیں گے فرمایا تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے تجھے اس سے انکار نہیں پہنچتا۔ رواہ ابن ماجہ بسند صحیح عن جابر و الطبرانی فی الکبیر عن سمرة بن جندب و عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ابن ماجہ ۱۶۷/۲۔ باب مال الرجل من مال ولده)

حقوق والدین اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ پر مشتمل ایک ایمان افروز

حدیث پاک

۷۵۔ حدیث میں ہے ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض رساں ہوئے ان ایہ یوید

ان یاخذ مالہ

یا رسول اللہ میرے مال باپ میرا مال لے لینا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ادعہ لی انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا تمہارا بیٹا کہتا ہے تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو عرض کی حضور اس سے پوچھ کر دیکھیں کہ میں وہ مال لے کر کیا کرتا ہوں، یہی اس کی مسمانی اور اس کی قرابتی میں یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ، اتنے میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد میرے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی خود اس کے کان نہیں سنے ہیں یعنی ہنوز زبان تک نہ لایا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان بھی نہ سنے وہ سناؤ ان صاحب نے عرض کی واللہ ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتا ہے۔ پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

غدوتک مولودا و منتک یافعا	تعل بما احبنی علیک و تنهل
اذا لیلۃ ضاقتک بالسقم لم ابت	لسقمک الا ساہرا اتملل
تخاف الردی نفسی علیک و انها	لتعلم ان الموت حتم موکل
کانی انا المطروق دونک بالذی	طرفت بہ دونی فعینی تہمل

فلما بلغت السن و الغاية التي اليك مراما فيك كنت اوصل
 جعلت جزائي غلظة و فظاظة كانك انت المنعم المتفضل
 فليتك اذا لم ترع حق ابوتى فعلت كما الجار و المجاور يفعل
 واوليتى حق الجوار و لم تكن على بعمال دون مالك تبخل
 میں نے تجھے غذا پہنچائی جب سے تو پیدا ہوا اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو ننھا ہوا، میری کمائی
 سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لے کر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی
 کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا
 کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے، میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو
 تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہنچا
 جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور
 درشت خوئی کیا گویا تیرا ہی مجھ پر فضل و احسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پداری کا لحاظ نہ کیا تھا تو
 ایسا ہی کرتا جیسا پاس کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ میں کا حق تو مجھے دیا ہوتا اور مجھ پر اس مال سے کہ
 اصل میں تیرا نہیں میرا ہی تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پر نور رحمت عالم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا اذهب انت و مالک لایک جا
 تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ رواہ الطبرانی فی المعجم الصغير و البيهقی فی دلائل
 النبوة عن جابر بن عبد الله رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حکم سعادت تو یہ ہے مگر باہمہ تعنا باپ بیٹے کی ملک جدا ہے۔ باپ اگر محتاج ہو تو بقدر
 حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا و اجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ "تذوی رضویہ"،
 ج ۷، ص ۳۹۳-۳۹۵۔ (کنز العمال، ۲۲/۵۷)

مقام تہمت سے بچنے کی تاکید پر ایک حدیث

۷۶۔ حدیث میں ہے اتقوا مواضع التہم۔

تہمت کی جگہوں سے بچو۔ (مولف) "تذوی رضویہ" ج ۷، ص ۱۲۳

بچ معدوم و مفیر موجود جائز نہیں حدیث میں ہے۔

۷۷۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الإساءة و ماہ

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اشیاء روی کی تھوڑی سی بدست اور

مثل بمثل ہی کی صورت میں جائز ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۲۳"۔ (بخاری ۱/۲۹۰۔
باب بیع الشعیر بالشعیر)

چوپایہ کا نقصان بے ضمان ہے

۷۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العجماء جبار۔ رواہ مالک و

احمد و الستة عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی بے زبان جانور کا کیا ہوا نقصان رائیگاں ہے (اس کا قصاص و ضمان مالک سے بھی نہیں لیا

جائے گا جب کہ اس میں مالک کی غلطی کا دخل نہ ہو) (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۲۷۳"

(بخاری ۱/۲۰۳۔ باب فی الرکاز الخمس)

مدعی کا حلف اگر سن لیا جائے تو ہر جھوٹا بازی لے جائے گا

۷۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو بعتکم الناس بدعواہم لا ادعی

ناس دعاء رجال و اموالہم و لكن اليمين على المدعی علیہ۔ رواہ الشیخان عن ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

یعنی اگر محض دعویٰ سنا کر لوگوں کو بدلہ کا مال مل جایا کرتا تو بہت سے لوگ اس کا ضرور

دعویٰ کیا کرتے (لیکن شریعت میں ایسا نہیں ہے) بلکہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ،

ج ۷، ص ۳۰۹"۔ (مسلم ۲/۷۳۔ کتاب الاقضية) (کنز العمال، ۶/۱۰۵)

اسلام تکلیف دہ باتوں کا مخالف ہے

۸۰۔ حدیث میں ہے لا ضرر و لا ضرار فی الاسلام

اسلام میں نہ ایذا ہے نہ ایذا رسانی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۳۳۳"۔ (مراسل

ابوداؤد، ص ۷۱۔ ماجا فی الکفارات)

اکرام شہود پر ایک حدیث

۸۱۔ خطیب و ابن عساکر اور مالک اپنے جزء میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے روای کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکرموا الشہود فان اللہ

یستخرج بہم الحقوق و یدفع بہم الظلم

شاہدوں کی عزت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے حقوق ظاہر کرتا اور ظلم دور فرماتا

ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۳۵۹"۔ (کنز العمال، ۷/۶)

شہادت کے موجود ہوتے ہوئے مدعی مدعا علیہ کا حلف طلب نہیں کر سکتا۔

۸۲۔ روى عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال للمدعى الك بينة

قال لا قال لك يمينه

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدعی سے فرمایا کیا تمہارے لئے کوئی گواہ ہے اس نے عرض کیا نہیں تو حضور نے فرمایا کہ تب تو تمہارے لئے اس کی قسم ضروری ہے (کیونکہ مدعی کے لئے گواہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے) (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۔ ۱، ص ۳۹۱"

مومن کی شرافت پر ایک حدیث

۸۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المومن غر کریم و الفاجر خب

لثیم۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و الحاکم بسند جید عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ مومن بھولا سخی ہوتا ہے اور فاجر دعا باز بخیل و رذیل۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۔ ۱، ص ۳۰۱"۔ (ترمذی ۱۷۱۷۔ باب ماجاء فی البخل)

رشوت لینا گناہ کبیرہ ہے اور دینا بھی حرام ہے مگر اپنے اوپر سے اگر ظلم و زیادتی دفع کرنے کے لئے دے تو حرج نہیں

۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ الراشی و المرتشی و

الرائش الذی یمشی بینہما۔

اللہ کی لعنت رشوت دینے والے اور لینے والے اور ان کے دلائل پر۔ رواہ الامام احمد عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۔ ۱، ص ۳۷۱"۔ (مسند احمد، ۶/۳۷۱)

مشورہ کرنا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مقدسہ ہے

۸۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اما ان اللہ و رسوله لغیان عنها و لكن

جعلها اللہ رحمة لامتی فمن استشار منه لم یعدم رشدا و من ترکها لم یعدم غیا۔ رواہ

ابن عدی و البیہقی فی الشعب بسند حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

بیشک اللہ اور اس کے رسول جل و علاؤ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مشورہ سے بے نیاز ہیں

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو میری امت کے لئے رحمت قرار دیا ہے تو میری امت میں سے جو مشورہ

چاہے گا تو وہ ہدایت سے دور نہیں ہوگا اور جو اس کو ترک کر دے گا تو وہ گمراہی سے دور نہیں ہوگا۔

حضور کا مشورہ فرمانا غلاموں کے اعزاز بڑھانے اور انہیں طریقہ اجتہاد سکھانے امت کے لئے

سنت قائم فرمانے کے لئے تھا۔ (مولف)

۸۶۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں قد علم الله انه ما به اليهم من حاجة و لكن اراد ان

يستن به من بعده۔ رواه سعيد بن منصور في سننه و ابنا المنذر و ابى حاتم و البيهقي۔

اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشورہ کی حاجت نہیں ہے، لیکن (مشورہ لینے کے حکم میں) اس کی مشیت یہ تھی کہ آپ کے بعد والوں کے لئے مشورہ لینا

مسنون ہو جائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ" ج ۷، ص ۳۸۱

تعارف

الہبۃ الاحمدیۃ فی الولاية الشرعیۃ و العرفیۃ

(ولایت شرعیہ و عرفیہ کا فرق اور ان کی وضاحت)

۷ رجمادی الاخریٰ ۱۳۳۳ھ کو مع جواب کے ایک سوال پیش ہوا کہ ہندوستان میں عدالت دیوانی کا انگریز جج شرع محمدی کے بموجب قاضی ہے یا نہیں؟ اس سوال کے ساتھ جو جواب منسلک تھا اس کا حاصل یہ ہے کہ حنفی مذہب کی رو سے ملک ہندوستان کی موجودہ حالت میں دیوانی عدالت کا جج غیر مسلم مسز لہ شرعی قاضی کے ہے اور اس کے فیصلے اسی طرح شرعاً قابل نفاذ ہوں گے جس طرح ایک قاضی کے ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ فیصلے مذہب اسلام کے مطابق اور شریعت محمدی کے موافق ہوں۔

امام احمد رضا بریلوی نے نصوص و جزئیات فقہ سے اس رسالے میں اس کا ردِ بلغ کرتے ہوئے جو جواب رقم کیا ہے مختصر اس کا خلاصہ یہ ہے کہ منصب قضاة کے لئے جو شرائط ہیں ان کے پیش نظر غیر مسلم جج قاضی شرع نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے نافذ کردہ احکام و فرامین واجب العمل ہو سکتے ہیں یہاں تک کہ اگر قاضی مسلم رشوت خوری کرے تو اس کا فرمان مسلماً نہیں ہو سکتا۔ عمل ہونے میں علماء و ائمہ نے اختلاف کیا ہے چہ جائے کہ غیر مسلم کی تقلید و تحکیم مسلمانوں پر واجب و ضروری ہو۔

لورڈ کورہ فتویٰ پر ۳۰ تنقیدات و ایرادات قائم کی ہیں، اور امام احمد رضا نے مسئلہ ولایت و حاکمیت کی توضیح و تشریح کی خاطر سب سے پہلے اس رسالے میں سات مقدمات وضع کئے اور ولایت کی جامع و مانع تعریف کی ہے، پھر ولایت عرفیہ و شرعیہ کے مابین متعدد فرق بتائے ہیں اور واضح کیا ہے کہ آج کل کی ولایت و حاکمیت اور بادشاہی محض عرفی ہے..... ولایت مجمرہ کی تعریف یہ ہے۔ دوسرے پر حکم نافذ کرنا۔ چاہے وہ تسلیم کرے یا انکار کرے،..... اس کی دو قسمیں ہیں

ولایت عرفیہ، ولایت شرعیہ، اور دونوں ولایتوں میں حسب فتنان و لوازم اور مقاصد جو فرق ہیں ان کی بہت تعبیرات ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

- ۱- ولایت عرفیہ غلبہ و استیلائے حاصل ہوتی ہے اور ولایت شرعیہ بعطائے شرع،
- ۲- عرفیہ ملکی مسئلہ ہے اور شرعیہ مذہبی و دینی۔
- ۳- عرفیہ مقصد سلاطین ہے اور شرعیہ مقصد خاص دین۔
- ۴- عرفیہ عالم اسباب میں احکام تکوینیہ کا آلہ ہے، یعنی "کن لا تکن" یہ امر واقع ہو یہ

نہ ہو۔

- ۵- عرفیہ احکام تشریحیہ الہیہ کا مثلاً "کن مکن" "یہ کر دینہ نہ کرو"
- ۵- عرفیہ تصرفات کے ثمرات حسیہ کی مشتمل ہوتی ہے اور شرعیہ معانی دینیہ کی۔
- ۶- عرفیہ سے شئی غیر موجود، موجود ہو جاتی ہے اور شرعیہ سے حکم شرعی غیر حاصل، حاصل۔

- ۷- عرفیہ دنیا میں موثر ہے اور شرعیہ عقبی میں معتبر۔
- ۸- عرفیہ کی نافرمانی قوانین سلاطین کی خلاف ورزی ہے اور شرعیہ کی نافرمانی اللہ عزوجل کی معصیت۔

- ۹- عرفیہ کا لحاظ عام ہے کہ بادشاہ کی ہر رعیت پر ہے مسلم ہو یا کافر اور شرعیہ کا لحاظ خاص، کہ اس سے صرف مسلمانوں کو کام ہے۔
- ۱۰- عرفیہ کا عمل خاص ہے کہ ہر بادشاہ کی قلمرو تک محدود اور شرعیہ کا عمل دنیائے اسلام پر عام ہے شرق میں ہو یا غرب میں۔
- ۱۱- عرفیہ فوج و سپاہ اور تیغ و صلاح کے سایہ میں ہے اور شرعیہ فقیر و محتاج کو بھی بقدر عطا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظلی علیہ۔

لو پر جو دونوں ولایتوں کے فرق بیان ہوئے ان کا ملاحظہ ہر عاقل پر دو امر واضح کر دے گا۔ اول، یہ کہ ہر سلطنت کو اسلامی ہو یا غیر اسلامی اپنے ملک پہ ولایت عرفیہ ہوتی ہے۔ دوم، یہ کہ یہی ولایت عرفیہ سلطنت سلاطین ہے اسی میں منازعت ان کے نزدیک بادشاہ کی مخالفت قرار پاتی ہے، وہ یہی ولایت چاہتے ہیں۔

اور ولایت شرعیہ کسی نامسلم سلطنت کو مقصود ہونا تو کوئی معنی نہیں رکھتا ہے تو پھر کس

طرح اس کا مقرر کردہ غیر مسلم حاکم قاضی شرع کے مماثل ہو سکتا ہے۔

غرضیکہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس رسالے میں ولایت کی تحقیق و تدقیق اور اس کے نظائر و امثال کی ایک دنیا آباد فرمادی ہے جس سے امام احمد رضا کی شان اجہتا و قوت خدا اولو جہلکی پڑتی ہے۔

مسئلہ ولایت کی تشریح و توضیح میں یہ محققانہ رسالہ جہازی سائز کے ۲۳ صفحات پر محیط و حاوی ہے اور اس میں مکررات کو چھوڑ کر ۵ حدیثیں زینت تحقیق و تمثیل ہیں۔

احادیث

الہبة الاحمدية في الولاية الشرعية و العرفية

توبہ و رجوع الی اللہ کے بارے میں چار حدیثیں

۸۷۔ ابو داؤد و ترمذی نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اصر من استغفر

جس نے معافی مانگ لی اس نے ہشتہ کی۔ (ابو داؤد ۲۱۲۔ باب فی الاستغفار)

۸۸۔ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان الحق قدیم

لا یبطل الحق شیء مراجعة الحق خیر من التعمادی فی الباطل

بیشک حق قدیم ہے حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے

سے بہتر ہے۔ یہ فرمان امیر المؤمنین نے اپنے قاضی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارسال

فرمایا۔ رواہ الدار قطنی و البیہقی و ابن عساکر عن ابی العوام البصری

۸۹۔ حدیث۔ خیر الخطائین التوابون

خطاکار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجہ و

الحاکم و صححہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم۔ (ابن ماجہ ۲/۳۲۳۔ باب ذکر التوبہ)

۹۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا عملت سیئة فاحدث عندها

توبۃ السر بالسر و العلانیۃ بالعلانیۃ۔

جب گناہ کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ۔ رواہ الامام احمد فی

الزهد و الطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ "فتاویٰ

رضویہ، ج ۷، ص ۵۱۰۔ الہبة الاحمدیہ"۔ (کنز العمال، ۳/۱۲۰)

مسئلہ قضا سے متعلق ایک حدیث لوریہ کہ حق تلفی صاحب حق کے بغیر معاف نہیں ہوتی۔

۹۱۔ صاحب شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انکم تختصمون الی ففعل

بعضکم ان یكون الحن بحجته من بعض فاقضى له على نحو مما اسمع فمن قضيت له بحق مسلم فانما هي قطعة من النار فليأخذها او ليركها
 ایک اگر اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لے جائے اور ہم اسے ڈگری دیدیں اور واقع میں اس کا حق نہ ہو ہمارا ڈگری فرمانا سے مفید نہ ہو گا وہ مال نہیں اس کے حق میں جنم کی آگ کا گڑھا ہے۔ رواہ الائمة مالک و احمد و الستة عن ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۵۱۱۔ الہبة الاحمدیہ"۔ (بخاری ۱/۳۳۲۔ باب قول اللہ وهو الدال خصام) (ابوداؤد ۲/۵۰۳۔ باب قضا القاضی اذا اخطأ)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم

دل کا فیصلہ بھی کبھی کارگر ہوتا ہے حدیث میں ہے۔

۹۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسفت قلبك و ان افتاك

المفتون۔ رواہ البخاری و احمد فی التاریخ عن وابصة بن معبد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اپنے دل کا بھی فیصلہ دیکھو اگرچہ مفتی فتویٰ صادر کر چکے ہوں۔ یعنی اگر کسی بات میں تردد ہو تو اگر کسی پہلو پر دل مطمئن ہو تو اچھا ہے ورنہ اگر دل میں خلش ہے تو سمجھو کہ گناہ و معصیت ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۷، ص ۳۸۱"۔ (مسند احمد ۵/۲۶۸)

اپنے بھائی کو بقدر استطاعت نفع پہنچانے کی ترغیب پر ایک حدیث

۹۳۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من استطاع منکم

ان ینفع اخاه فلینفعہ۔

تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع دے تو دینا چاہئے۔ رواہ الامام احمد و

مسلم فی صحیحہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۷، ص ۵۵۱"۔ (مسند احمد ۴/۲۵۶)

حسن سلوک کے ساتھ عورتوں پر نرمی کرنے کے بارے میں ایک حدیث۔

۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ اللہ فی النساء فانہن عوان

بین ایدیکم۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو عورتوں کے حق میں کہ وہ تمہارے ہاتھ میں قید ہیں (یعنی زیادہ

شدت و سخت گیری سے عورتوں کے ساتھ پیش آنا نہیں چاہئے بلکہ رفق و نرمی سے پیش آنا

چاہئے) (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۷، ص ۵۵۷"

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم

فقہی تحقیقات و مسائل کا عظیم و جلیل شاہکار ”فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم“ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ژرف نگاہی اور خدا داد تحقیقی و فقہی صلاحیت کا آئینہ دار ہے۔ اس جلد میں ان عناوین و مباحث پر نہایت جامع اور محققانہ بحث کی گئی ہے۔

کتاب الوکالة، کتاب الاقرار، کتاب الصلح، کتاب المضاربة، کتاب الامانات، کتاب العارية، کتاب الهبة، کتاب الاجارة، کتاب الاکراه، کتاب الحجر، کتاب الغصب، کتاب الشفعة، کتاب القسمة، کتاب المزارعة، کتاب الذبائح، کتاب الصيد، کتاب الاضحیة، باب العقیقة،

مذکورہ مباحث جلیلہ و مضامین عالیہ کے علاوہ اس جلد میں دیگر ہزار ہا مسائل بیان ہوئے ہیں ان میں سے خاص طور پر ان ۴۴ عنوانات پر ضمناً روشنی ڈالی گئی ہے۔

بیوع، ربوا، شرکت، غصب، وقف، قرض، فرائض، وصایا، ولایت، دعویٰ، قضاء، حدود و تعزیر، روزہ، حج، نکاح، نفقہ، تفسیر، شرح حدیث، اصول فقہ، فوائد فقہیہ، عقائد، کلام، سیر، تاریخ، منطق، لغت، زبان و بیان، توحیت، ہیئت، طب، اسماء الرجال، رسم الاقفاء و المفتی، تنقید، جرح و تعدیل، رد بد مذہبیاں، مناظرہ، تقابل لوہیان، اسرار شریعت، قانون فطرہ، حطر و اباحت، ترغیب و ترہیب، علم الحیوانات، تصوف اور اخلاق۔

ان موضوعات کثیرہ پر مشتمل اس جلد میں ۶۳ سوالوں کے تحقیقی و علمی جوابات ہیں، اور اس جلد میں ۷ محققانہ گرانقدر رسائل شامل ہیں۔ ان میں سے ۵ رسائل سے احادیث کا استخراج عمل میں آیا ہے ان کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔

ذیل کے دور سالے زمانے کے دست برد سے محفوظ نہ رہنے کے سبب دستیاب نہ ہو سکے لہذا شریک اشاعت نہیں ہوئے یہ ظلم امام احمد رضا کی بیشتر تصنیفات و تالیفات کے ساتھ ہوا ہے۔

۱- افقہ المجاوبہ عن الحلف الطالب علی طلب الموائب۔

(مسئلہ شفعہ میں مدعی اور مدعی علیہ کے حالات اور اس سلسلے میں اقوال علماء کے مابین
اختلافات کی تطبیق و توفیق)

۲- المنع الملحیة فیما نہی عن اجزاء الذبیحة۔

(حیوان ماکول اللحم کے کن کن اجزاء کھانے کی ممانعت ہے ان کا بیان)

اور جن دور سالوں سے احادیث کا استخراج نہیں کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔

اسفح الملیک فی حکم التملیک (تملیک وہبہ کی تعریف و تفریق کا بیان)

اس رسالہ میں امام احمد رضا نے لفظ تملیک وہبہ پر بحث کی ہے کہ

اصل وضع میں تملیک وہبہ سے عام ہے کہ وہ تملیک عین بالعوض کا نام ہے، اور وہبہ خاص،

کہ تملیک عین بلا عوض کا نام ہے۔ اس لئے لفظ تملیک، بیع وہبہ و وصیت وغیرہا سب جگہ بولا جاتا

ہے، مگر خاص انشاء عقد و ایجاب و قبول کے وقت اس سے عرفاً وہبہ ہی مقبول و متفہم ہوتا ہے۔

اور اس سلسلے میں اقوال علماء کے مابین جو اختلاف ہے امام احمد رضا نے نہایت حسین و جمیل

انداز سے ان کے درمیان تطبیق و توفیق دی ہے اور اختلاف کو رفع و دفع فرمایا ہے۔

۲- اجود القری لطالب الصحۃ فی اجارة القری۔ (دیہات کی توفیر و اجارہ

(ٹھیکہ) کا بیان)

امام احمد رضا نے اس رسالہ میں یہ واضح کیا ہے کہ دیہات کے زمیندار جو اپنی زمینداری کی

آمدنی ٹھیکہ پر دیتے ہیں کہ یہ علاقہ اتنے کالور یہ اتنے کا، تو یہ ٹھیکہ شرعاً باطل و ناجائز ہے۔

پھر اصولی دلیل کے بعد خاص مسئلہ کا جزیہ بھی کتب فقہ کے حوالوں سے پیش کیا ہے۔

اور اس ناجائز اجارہ پر جو عملدرآمد ہو اس کے تدارک کی کیا سبیل ہے؟ اور آئندہ اس

معاملہ میں کیا ترمیم ضروری ہے تاکہ یہ حدود شرع میں ہو اور متعاقدین کا مقصد بھی حاصل ہو، یہ

ساری تفصیل اس مختصر سے رسالہ میں موجود ہے۔

تحقیقات رائقہ پر مشتمل یہ مجموعہ فتاویٰ جمادی سائز کے ۵۴۸ صفحات پر مبسوط و محیط

ہے، اور مع جملہ رسائل و مسائل کے اس جلد میں کمرات کو چھوڑ کر ۸۹ حدیثیں زینت مباحثہ و

مضامین ہیں۔

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم

بہہ کی ہوئی چیز واپس لینا پسند ہے

۱۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
لیس لنا مثل السوء العائد فی ہبتہ کالعائد یعود فی قینہ روایہ عن ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما۔

ہمارے لئے بری مثل نہیں، اپنی دی ہوئی چیز پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے کتابتے کر کے
اسے پھر کھا لیتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۱/۳۵۷، باب لا یحل لاحد ان یرجع فی ہبتہ
و صدقہ)

۲۔ سنن اربعہ میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل
الرجل یعطی العطیۃ ثم یرجع فیہا کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم رجع فی
قینہ۔ رووہ عن ابن عمرو و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم و صححہ الترمذی۔
علیہ دے کر واپس لینے والے آدمی کی مثل اس کتے کی طرح ہے جو آسودہ ہو کر کھانے
کے بعد تے کرویتا ہے پھر تے کو چاٹ لیتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۵" (ترمذی

۳۳/۲ باب ما جاء فی کراهیۃ الرجوع فی الہبۃ)

تھوڑا بھریہ کے جواز پر ایک حدیث۔

۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا جاءك من هذا المال شیء و
انت غیر مشرف ولا سائل فاعلمه لعمولہ فان كنت کله و ان كنت تصدق بہ و مالا
فلا تصدق نفسك۔ رواہ الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی چیز عطا کی
تو حضرت عمر نے یہ کہہ کر واپس کر دی کہ حضور کسی اور بھائی حاجت مند کو مرحمت فرمائیں اس پر
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مال میں سے جب تمہارے پاس کچھ آئے

جب کہ تم مختلور سائل نہ ہو تو اسے لے کر اس کے مالک بن جاؤ پھر اگر کھانا چاہو کھا لو اور صدقہ کرنا چاہو صدقہ کر دو اور جب ایسا نہ ہو تو اپنے نفس کو اس کے تابع مت بنا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۳۹۔“ (بخاری ۱۹۹۱، باب من اعطاه الله شیئاً من غیر مسألة الخ) (مسلم ۱۳۳۲، باب جواز

الاخذ بغير سوال)

خیانت پر گواہ ہونا منع ہے

۴۔ بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک غلام بہہ کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت انور میں حاضر ہوئے کہ ان کی ماں رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاہتی ہیں کہ حضور اس پر گواہ ہو جائیں، ارشاد فرمایا اکل بنیک نحلث مثل هذا۔

کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو ایسا ہی بہہ کیا ہے عرض کی نہ فرمایا لا تشہدنی علی جور، مجھے جور پر گواہ نہ کر۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۲۳۔“ (مسلم ۳۷۲، باب کراهة تفضیل بعض الاولاد فی الہبة)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو بھیجتے تو ان سے آسانیاں کرنے کو فرماتے

۵۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یسروا ولا تعسروا و بشروا ولا تنفروا۔

آسانی کرو اور دشواری میں نہ ڈالو اور خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ اخرجہ احمد و الشیخان و النسائی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۳۸۔“ (مسلم ۸۲۲، باب تأمیر الامراء علی البعث الخ)

مزدور کو اس کا حساب ٹھیک ٹھیک دینے اور غدر نہ کرنے وغیرہ کے بارے میں ایک حدیث قدسی

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ثلثة انا خصمہم یوم القیمة و من کنت خصمه خصمته، رجل اعطی بی ثم غدر و رجل باع حرا و اکل ثمنه و رجل استاجر اجیرا فاستوفی منه و لم یوفہ اجرہ۔

قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہوں گا اور جس کا میں مدعی ہوں میں ہی اس پر

عالب آؤں گا ایک وہ جس نے میرا عمد دیا پھر عمد شکنی کی، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھائی، تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لے کر اپنا کام تو اس سے پورا کر لیا اور مزدوری اسے پوری نہ دی، رواہ الاثمة احمد و البخاری و ابن ماجة و ابو یعلیٰ و غیرہم عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ فذکرہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۳۱۔“ (بخاری ۱۷۹۷، باب اثم من باع حرا)

شراب اور اس کی تجارت حرام ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ الخمر و شاربها و ساقیها و مبتاعها و بائعها و عاصرها و معتصرها و حاملها و المحمولة الیہ۔ رواہ ابو داؤد و ابن ماجة و زاد الترمذی و آکل ثمنها۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر اور جو اسے پئے جو پلائے جو مول لے جو بیچے جو چوڑے جو نچروائے جو اٹھا کر لائے جس کے لئے اٹھا کر لائی جائے جو اس کے دام کھائے ان سب پر۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۷۶“ (ابن ماجہ ۲۵۰۲، باب لعنة الخمر علی عشرة اوجه)

تعارف

کتاب المنی و الدرر لمن عمد منی آرڈر
(منی آرڈر اور اس کی فیس کے تفصیلی احکام)

۲۰ رمضان ۱۴۱۱ھ میں سوال پیش ہوا کہ منی آرڈر کے لئے جو فیس ادا کی جاتی ہے وہ ربوا

ہے یا کیا؟

امام احمد رضا نے کتب فقہ اور جزئیات شرعیہ کے حوالوں سے اس رسالہ میں جو جواب تحریر کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ روپے بھینچنے کے عوض ڈاک خانہ میں جو فیس ادا کی جاتی ہے وہ سودوربوا نہیں ہے کیونکہ وہ ایک طرح کا اجارہ ہے اور ڈاکخانہ ایک اجیر مشترک کی دکان ہے جو بغرض تحصیل اجرت کھولی گئی ہے، یہ فیس روپیہ کے وہاں لے جانے اور رسید واپس لانے کی اجرت ہے، جس طرح ٹکٹ، لفافہ یا کارڈ وغیرہ قیمہ لئے جاتے ہیں کہ یہ اس کے لانے لے جانے کی اجرت بھی ہے اور قیمت بھی اور یہی عقد اجارہ ہے۔

پھر اس رسالے میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ ڈاک خانے کی ذمہ داری دو قسم کی ہوتی ہے۔

۱۔ وہ جن میں آفس ذمہ دار و ضامن قرار پاتا ہے جیسے پارسل رجسٹری بیمہ و منی آرڈر۔

۲۔ وہ جس میں آفس ذمہ دار و ضامن نہیں ہوتا ہے جیسے خطوط و پاکٹ بیرنگ و بانٹکٹ

لفافے وغیرہ۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ ادائے ضمان بر بنائے قرض نہیں بلکہ ضوابط کی اس تقسیم پر منی

ہے، حالانکہ وہاں قرض کا اصلاً احتمال نہیں۔

اور اس رسالہ میں امام احمد رضا نے مولوی رشید احمد گنگوہی کے اس فتویٰ کا ردِ بلیغ کیا ہے

جس میں گنگوہی نے منی آرڈر کی فیس کو سودوربوا قرار دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ عقد اجارہ نہیں

بلکہ قرض ہے اسلئے اس پر زیادہ لینا سود ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے گنگوہی کے اس فتویٰ کی تردید کرتے ہوئے جزئیات فقہ سے یہی

ثابت کیا ہے کہ

اصلاً یہ معاملہ اجارہ ہی ہے اور ڈاک خانہ کی فیس وغیرہ اجارہ ہی کے لئے ہے اس لئے اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں، البتہ اس میں تاوان کی شرط ہوتی ہے اس لئے قرض ہونے کا بھی ایک پہلو مترشح ہے لیکن اس سے اسکے عقد اجارہ ہونے میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

اور اگر کوئی منی آرڈر کرتے وقت یہ شرط لگائے کہ یہی روپیہ پہنچانا ہو گا پھر بھی اجارہ فاسد نہ ہو گا کہ منی آرڈر کے سلسلے میں یہ مشہور و معروف ہے کہ اصل نہیں بلکہ بدل پہنچایا جاتا ہے اور تمام ممالک کا یہی عرف بھی ہے لہذا ایسی شرط لگانے کے بعد بھی اجارہ فاسد نہ ہو گا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے اس رسالے میں عرف کی حیثیت عرفی پر ایک جامع بحث فرمائی ہے، پھر عرف کی چار قسمیں اور ان کے تفصیلی احکام اور دلائل ارقام کئے ہیں۔

افسوس کہ یہ رسالہ کچھ ناقص و نامکمل دستیاب ہوا ہے اس کے باوجود بڑے سائز کے ۱۹ صفحات پر مبسوط ہے اور مسئلہ منی آرڈر پر اس محققانہ رسالے میں ۸ حدیثیں شریک تحریر ہیں۔

احادیث

کتاب المنیٰ و الدرر لمن عمد منیٰ آرڈر

قرض پر زیادتی سود ہے

۸۔ حدیث میں ہے کل قرض جر منفعة فهو ربا۔ (رواہ الحارث بن ابی اسامة عن

امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم)

قرض پر جو منافع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۰۳۔“

کتاب المنیٰ۔ (کنز العمال، ۱۳۸/۶)

مشروط بیع منع ہے

۹۔ حدیث : نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بیع الشرط۔ رواہ

ابو حنیفہ قال حدثنی عمر و بن شعیب عن جدہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

و من طریق الامام، رواہ الطبرانی فی معجمہ الاوسط و الحاکم فی علوم الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع شرط سے منع فرمایا ہے (مولف) ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۸، ص ۲۰۳۔“ کتاب المنیٰ۔

پوری امت مرحومہ گمراہی پر متفق نہیں ہوگی

۱۰۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔

(مولف) (کنز العمال، ۱۳۷/۱۳)

اللہ کا دست قدرت سولہ اعظم کے ساتھ ہے

۱۱۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ید اللہ علی الجماعة۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ کا دست قدرت جماعت پر ہے۔

(مولف) (ترمذی ۳۹/۲ باب فی لزوم الجماعة)

۱۲۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیکم بالجماعة و العامة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم جماعت اور عامیوں کو لازم پکڑو

(مؤلف) (مشکوٰۃ ۱/۳۱، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثالث)

۱۳۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم۔

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بڑی جماعت کا اتباع کرو۔ (مؤلف)

”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۱۲، کتاب المنی“۔ (مشکوٰۃ ۱/۳۰، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثانی)

تعلیم قرآن پر اجرت صدر اول میں ممنوع تھی مگر اب حادث و ضرورت کے سبب جواز پر

فتویٰ ہے

۱۴۔ حدیث اقدس میں ہے تعلیم قرآن پر عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک

کمان بھیجی گئی انہوں نے خیال کیا یہ کوئی مال نہیں اور جہاد میں کام دے گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سے عرض کی فرمایا ان اردت ان يطوقك الله طوقاً من نار فاقبلها۔

اگر تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے گلے میں آگ کا طوق ڈالے تو اسے لے لے، رواہ ابو داؤد

و ابن ماجہ و فی الباب عن عبدالرحمن بن شبل و ابی ہریرہ و عبدالرحمن بن عوف و

ابی کعب و ابن بريدة و ابی الدرداء و غیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص

۲۱۲، کتاب المنی“

شروع زمانہ میں بیچ مخابرہ ممنوع تھی مگر بعد میں تعامل ناس کے سبب جواز پر فتویٰ دیا گیا۔

۱۵۔ حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کو فرماتے سنا من لم یذر المخابرة فلیؤذن بحرب من اللہ و رسولہ۔

جو بیٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ و رسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔ رواہ ابو داؤد و الطحاوی و

فی الباب عن رافع بن خدیج و ثابت بن الضحاک و زید بن ثابت و انس بن مالک و ابی

ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۱۳، کتاب المنی“۔ (ابو داؤد ۳۸۳۷، باب

فی المخابرة)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم

باپ اگر محتاج ہے تو بیٹے کا مال لے سکتا ہے ورنہ بغیر رضائے پسر نہیں لے سکتا حدیث

میں ہے

۱۶۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان (من) اطیب ما اکل الرجل من کسبه و ان ولده من کسبه. قال فی الفتح اخرجہ اصحاب السنن الاربعہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا صح قلت و الدارمی و البخاری فی التاريخ قال حسنه الترمذی قلت و صححہ ابو حاتم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدمی کا زیادہ طیب کھانا اس کی خود کی کمائی سے ہے اور اس کی لولاد اس کی کمائی سے ہے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۳۰" (ابوداؤد

۲/۲۹۷ باب الرجل یا کل من مال ولده)

خلق خدا پر ظلم و زیادتی حرام ہے

۱۷۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماید ہر الناس منزلة يوم القيمة

من يخاف لسانه او يخاف شره۔

قیامت کے دن لوگوں میں سب سے بدترین شخص وہ ہوگا جس کی زبان سے اور شر سے

دوسرے لوگ خائف رہتے ہوں۔ (مؤلف) اخرجہ ابن ابی الدنيا فی کتاب ذم الغيبة عن

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۸۔ و خود فرمودہ سید الامام علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام لا یغنی علی الناس الا

ولد بغی و الا من فیہ عرق منہ۔

لوگوں پر ظلم و زیادتی کرنے والا اولد الزنا ہوگا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو۔ (مؤلف)

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۱۱/۱۳)

بلا اجازت کسی کی کوئی چیز لینا منع ہے حدیث میں ہے

۱۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یاخذ عصا

اخيہ بغير طيب نفس منه قال ذلك لشدة ما حرم الله من مال المسلم على المسلم۔
رواه ابن حبان في صحيحه عن ابي حميد الساعدي رضي الله تعالى عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کی چھڑی اس کے دل کی خوشی کے بغیر لے، ایسا اس لئے فرمایا کہ ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے سختی سے حرام فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۳۵" (سند احمد ۵۹۱/۶)

اجیر پر ضمان واجب نہیں حدیث میں ہے

۲۰۔ (ابو حنیفہ) عن بشیر الکوفی عن محمد بن علی عن ابيه عن علی بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال لا ضمان على قصار ولا صباغ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں ہے۔ یعنی اگر ان لوگوں سے کپڑا ضائع ہو جائے تو تاوان نہیں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۲۹"
حق شفیعہ پر ایک حدیث

۲۱۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعة۔ اخرجہ الامام البخاری وغیرہ عن جابر بن عبد اللہ رضي الله تعالى عنهما۔

جب حدیں واقع ہو جائیں اور راستے پڑ جائیں تو شفیعہ نہیں ہے۔ (مولف) (شفیع کے لئے حق شفیعہ بعد بیع ثابت ہوتا ہے شئی کی جب تک بیع نہ ہو شفیعہ مزاحمت نہیں کر سکتا پڑوس میں رہنے والے دو شخص آپس میں ایک دوسرے کے شفیعہ کھلاتے ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۶۰" (بخاری ۳۰۰۱ باب الشفعة فيما لم يقسم الخ)

شرعاً حلف منکر پر ہے نہ کہ مدعی پر

۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الینه على المدعى و اليمين على

من انكر۔

مدعی کے لئے گواہ اور منکر پر قسم ہے۔ (رواه الدار قطنی و البيهقی و ابن عساکر عن

عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال لئن وى سند البيهقی حسن صحيح) "فتاویٰ

رضویہ، ج ۸، ص ۲۷۱ (کنز العمال، ۱۰۵/۶)

اپنے آپ کو ذلت و رسوائی کے لئے پیش کرنا منع ہے

۲۳۔ جأ الحدیث عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینہی المؤمن ان یدل نفسه.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کو اپنی ذلت کے کام سے بچنا

چاہئے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۰۲"

قربانی کرنے کا طریقہ لوریہ کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا بہتر ہے حدیث میں ہے۔

۲۴۔ احمد و دارمی و ابوداؤد و ابن ماجہ از جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رلوی قال ذبح النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجونین فلما وجہہما قال

انی وجہت وجہی للذی فطر السموات و الارض . الحدیث

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح یعنی بقر عید کے دن دو مینڈھے سینگ والے

چت کبرے خسی کئے ہوئے ذبح فرمایا جب ان کا منہ قبلہ کو کیا تو یہ پڑھا انی وجہت وجہی

الخ۔ (ابوداؤد ۲/۳۸۶، باب ما یستحب من الضحایا)

۲۵۔ بخاری و مسلم و دارمی و ابن ماجہ از انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آورند قال ضحی النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکبشین املحین فرایتہ واضعا قدمہ علی صفاتحہما

یسمی و یکبر فذبحہما یدہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے چت کبرے سینگ والوں کی قربانی کی

انہیں اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور بسم اللہ اکبر کہا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے

ہیں کہ میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور نے اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا اور بسم اللہ اکبر کہا

(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۱۷۔ (بخاری ۲/۸۳۵، باب وضع القدم علی صفح الذبیحة) (مسلم

۲/۱۵۵، باب استحباب استحسان الضحیۃ الخ)

کسی کی زمین نا حق ظلماً لیتا حرام و گناہ کبیرہ ہے اس پر چار حدیثیں

۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایاخذ احد سیرا من الارض بغير

حقہ الا طوقہ اللہ الی سبع ارضین الی یوم القیمة۔

جو شخص ایک باشت بھر زمین نا حق لے گا اللہ تعالیٰ وہ زمین، زمین کے ساتوں طبقوں تک

اس کے گلے میں قیامت کے دن طوق بنا کر ڈال دے گا۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ و الشیخان

عن ام المؤمنين و عن سعيد بن زيد رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (مسلم ۲/۳۳، باب تحريم الظلم و غصب الارض و غيرها)

۲۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اخذ من الارض شیئاً بغير حقہ خسف به يوم القيامة الى سبع ارضين۔

جو شخص کسی قدر زمین ناحق دبالے گا قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبق تک دھنسا دیا جائے گا۔ رواہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری ۱/۳۳۲، باب اثم من ظلم شیئاً من الارض)

۲۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایما رجل ظلم شبرا من الارض كلفه الله عزوجل ان يحفره حتى يبلغ آخر سبع ارضين، ثم يطوقه يوم القيامة حتى يقضى بين الناس۔

جو شخص ایک باشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کر اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہنچے پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب کتاب ختم ہو کر فیصلہ فرما دیا جائے۔ رواہ احمد و الطبرانی و ابن حبان فی صحیحہ بسند جید عن یعلی بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۳۹" (مسند احمد ۵/۱۸۳)

۲۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ شیئاً من الارض بغير حله طوقه الله من سبع ارضين لا يقبل الله منه صرف و لا عدل۔

جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے لے اللہ تعالیٰ ساتویں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق ڈالے نہ اس کا فرض قبول ہونہ نفل۔ رواہ احمد و الطبرانی عن سعد بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۴۰" (مسند احمد ۱/۳۱۰)

ذبح شرعی کیا ہے؟ حدیث میں ہے

۳۰۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذکاة ما بین اللبۃ و اللحین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذبح شرعی لبہ اور جڑے کے مابین ہے۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۲۰"

حلال جانور کی سات چیزیں حرام ہیں

۳۱۔ اخروج الطبرانی فی المعجم الاوسط عن عبد اللہ بن عمرو بن عدی و

البيهقي عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهم كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يكره من الشاة سباع المرارة و المثانة و الحيا و الذكر و الانثيين و الغدة و الدم و كان احب الشاة اليه مقلعها۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کی سات چیزوں کو ناپسند یعنی حرام رکھتے تھے، مرارہ یعنی پیہ، مثانہ یعنی پھلکا، حیا یعنی فرج، ذکر، انثین، یعنی خصی، غدود اور دم یعنی خون مسفوح اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کا دستہ پسند فرماتے تھے (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۲۳"

جو عضو کسی زندہ جانور سے جدا کر لیا جائے وہ مردہ ہے اور اس کا کھانا حرام ہے

۳۲۔ روی الحافظ ابو عیسیٰ محمد الترمذی عن ابی واقدی اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدينة وهم یحبون اسنمة الابل و یقطعون البات الغنم فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما یقطع من البهیمة وہی حیة فهو میتة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ وہ لوگ زندہ لونٹ کا کوہن لور زندہ دنبہ کی چکتی محبوب رکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زندہ جانور کا جو حصہ کاٹا جائے وہ مردہ ہے۔ یعنی جو عضو کسی زندہ جانور سے جدا کر لیا جائے مردہ ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۲۷" (ترمذی ۱۱۳۷۳، باب ماجا ما قطع من الحي فهو ميت)

تعارف

سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء

(اولیاء اللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے جانوروں کے ذبح شرعی کے حکم میں)

۲۵ ربیع الاول شریف ۱۴۱۲ھ کو سوال ہوا کہ اولیاء اللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے جانور

کو بسم اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا جائے تو حلال ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ۔

ذبیحہ کی حلت و حرمت میں ذبح کرنے والے کی نیت کا اعتبار ہے نہ کہ مالک کا، مثلاً مسلمان کا جانور کوئی مجوسی ذبح کرے تو حرام ہو گیا اگرچہ مالک مسلم تھا، اور مجوسی کا جانور مسلمان ذبح کرے تو حلال، اگرچہ مالک مشرک تھا، اسی طرح زید کا جانور عمر و ذبح کرے اور قصداً تکبیر نہ کہے تو حرام ہو جائے گا اگرچہ مالک برابر کھڑا سو بار بسم اللہ اکبر کہتا رہے، اور ذبح کرنے والا تکبیر سے ذبح کرے تو حلال ہو جائے گا اگرچہ مالک ایک بار بھی نہ کہے۔

ذایح کلمہ گو نے غیر خدا کی عبادت و تعظیم مخصوص کی نیت سے ذبح کیا تو حرام ہو گیا اگرچہ

مالک کی نیت خاص اللہ عزوجل کے لئے ذبح کی تھی۔

یوہیں ذایح نے خاص اللہ عزوجل کے لئے ذبح کیا تو حلال ہے اگرچہ مالک کی نیت کسی غیر کے واسطے تھی، پھر یہ کہ ذبح کرنے والے مسلمان کی نیت بھی وقت ذبح کی معتبر ہے اس سے قبل و بعد کا اعتبار نہیں، مثلاً ذبح سے ایک آن پہلے تک خاص اللہ عزوجل کے لئے نیت تھی، ذبح کرتے وقت غیر خدا کے لئے نیت کی اور جانور نے اسی حالت میں جان دی تو ذبیحہ حرام ہو جائے گا وہ پہلی نیت کچھ نفع نہ دے گی۔

یوہیں اگر ذبح سے پہلے غیر خدا کے لئے ارادہ تھا، ذبح کے وقت اس سے تائب ہو کر موٹی

تیار کہو تعالیٰ کے لئے اراقت دم کی تو ذبیحہ حلال ہو گیا، یہاں وہ پہلی نیت کچھ نقصان نہ دے گی۔

مذکورہ تمام صورتوں و احکام میں ذبح کرنے والے کی حالت و نیت کا اعتبار کرنا اور ماننا اور اولیاء

اللہ کے نام پر کہے ہوئے جانوروں میں ان نیات و اعتبارات کا انکار کر جانا محض حکم باطل ہے جس

پر شرع مطہر سے اصلاً کوئی دلیل نہیں،

اس کے بعد امام احمد رضا نے اس رسالے میں نیت و اعتبار کی تحقیق و تمثیل کا ایک طویل سلسلہ قائم فرمایا ہے، اور اصل مسئلہ کو دلائل کثیرہ اور وجوہات متعددہ سے واضح کیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ۔

”مسلمان کی نیت صالحہ کا اعتبار نہ کر کے اس پر بدگمانی کرنا بحکم قرآن و حدیث ناجائز و حرام ہے“

اور اس رسالے کے اخیر میں تنبیہا تحریر کرتے ہیں کہ

”یہ چند نفیس و جلیل فائدے حفظ کے قابل ہیں کہ بہت ابنائے زمان ان میں سخت خطا

کرتے ہیں“

سات صفحہ کے اس مختصر رسالے میں مکررات کو چھوڑ کر ۳ حدیثیں مرقوم ہیں۔

احادیث

سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء

بہترین روزہ اور بہترین نماز

۳۳۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احب الصیام

الی اللہ تعالیٰ صیام داؤد و احب الصلوٰۃ الی اللہ عزوجل صلوٰۃ داؤد۔

بیشک سب روزوں میں پیارے اللہ تعالیٰ کو داؤد کے روزے ہیں اور سب نمازوں میں پیاری

داؤد کی نماز ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ رواہ الائمة احمد و الستة عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما الا الترمذی فعندہ فضل الصیام و حدہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۳۳۳" سبل الاصفیاء۔

(بخاری ۴۸۶۱، باب احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد الخ)

کسی پر بلا وجہ گمان کرنا حرام ہے

۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم و الظن فان الظن

اکذب الحدیث

گمان سے بچو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ رواہ الائمة مالک و الشیخان و

ابوداؤد و الترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۸۹۶۲، باب قوله یا ایہا الذین

آمنوا اجتنبوا الخ)

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہیہ کے ایک آدمی کو نیزہ مارا اس پر ایک حدیث

۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افلا شقت عن قلبہ حتی تعلم اقالہا ام لا

تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ دل کے عقیدے پر اطلاع پاتا۔ (حضرت اسامہ بن

زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہیہ کے ایک آدمی کو نیزہ مارا تو اس نے اس وقت لا الہ الا اللہ کہہ دیا،

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا لاکر ہوا تو فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اس کے

لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مارا تھا اسامہ نے عرض کیا ہاں کہ اس نے ہتھیار کے خوف سے کتنا محتاب

حضور نے فرمایا کہ تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ دل کے عقیدے پر اطلاع پاتا۔ (مؤلف)

رواہ مسلم عن اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۳۳۳" سبل

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم

گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے

۳۶۔ حدیث میں ہے نہی علیہ الفضل الصلاة و السلام یوم خیر عن لحوم

الحمراء الاہلیة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز خیر پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرما

دیا۔ ورنہ شروع اسلام میں گدھے کا گوشت حلال تھا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۶۵"

(بخاری ۲/۸۲۹، باب لحوم الحمراء الانسیة)

بچہ سے شکار کرنے والا پرندہ اور دانتوں سے شکار کرنے والا درندہ حرام ہے حدیث میں ہے

۳۷۔ انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی اکل کل ذی ناب من السباع و کل

ذی مخلب من الطیر۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر درندے کیلے والے اور ہر پرند بچہ والے کے

کھانے سے منع فرمایا۔ (اس میں رازیہ ہے کہ ان چیزوں کی خصلت شرابا بد ہے، تو اندیشہ ہے کہ ان

کا گوشت کھانے سے کچھ خصلت ان کی سی آدمی میں پیدا ہو جائے لہذا انسان کی عزت کے لئے ان کا

کھانا حرام ہوا۔ جیسے کہ اس کی عزت ہی کے لئے حلال جانور حلال کئے گئے۔ منہ۔) "فتاویٰ رضویہ،

ج ۸، ص ۳۶۶" (بخاری ۲/۸۳۰، باب اکل کل ذی ناب من السباع) (ابوداؤد ۲/۵۳۳، باب ما جا

فی اکل السباع)

جریت حلال ہے کہ یہ ایک کثیر الوجود مچھلی ہے اور سواحل پرارزنی سے پکنے والی ہے

۳۸۔ محمد مذہب سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مبسوط میں روایت فرماتے ہیں عن

عمرو بن شوذب عن عمرة بنت ابی طیخ قالت خرجت مع ولیدة لنا فاشترینا جریدة

بقفیز حنطة فوضعاها فی زنبیل فنخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب فمر بنا
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال بکم اخذت قالت فاخبرته فقال ما طیبہ و ارنصہ
 واوسعہ للعیال۔

یعنی عمرہ بنت ابی طیخ نے کہا میں اپنی کتیر کے ساتھ جا کر ایک جریٹ ایک قفیز گیہوں کو
 خرید کر لائی جو زنبیل میں نہ سمائی ایک طرف سے سر نکلا رہا ایک طرف سے دم اتنے میں موٹی علی
 کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا گزر ہوا فرمایا کتنے کولی میں نے قیمت عرض کی فرمایا کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی
 ازراں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۷۲“

تعارف

ہادی الاضحیۃ بالشأ الہندیۃ
(دنبہ اور بھیڑ کی قربانی کا تفصیلی بیان)

رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ بھیڑ اور بھیڑے (زوملاہ) کے بارے میں کیا حکم ہے اور ان کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ۔
بلاشبہ بھیڑ، بکریوں اور انعام میں شمار ہوتی ہے اور اس کی قربانی جائز ہونے میں مسلمانوں کا اجماع و توارث ہے۔

ائمہ و علماء نے اس میں کبھی کوئی اختلاف نہ کیا،
اور سوال کے ہمراہ جو جواب منسلک تھا اس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ بھیڑ کا شمار قربانی کے جانوروں میں نہیں ہے اس لئے اس کی قربانی جائز نہیں۔
امام احمد رضا نے قرآن و حدیث اور کتب فقہ و لغات کے حوالوں سے ثابت و واضح کیا ہے کہ دنبہ یا بھیڑ غنم میں شامل و داخل ہے لہذا اس کی قربانی بلاشبہ جائز ہے۔
اور اس فتویٰ کا متعدد وجوہات سے رد و ابطال کیا ہے اور ۲۵ تنبیہات کے ذریعہ اس مسئلہ کو نکھار کر پیش کیا ہے۔ گویا کہ رسالہ متذکرہ، مسئلہ کی فقہی تحقیق اور حکم شرعی کی تعیین کے علاوہ علم الحجومات کے جزئیات کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔
اور یہ رسالہ زبان عربی میں ہے اس کی مسجع و مقفی عبارات میں امام احمد رضا کی عربیت میں مہارت اور کمال فصاحت و بلاغت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اور یہ رسالہ راقعہ ۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

ہادی الاضحیہ بالشأ الہندیہ

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کریمہ ہے حدیث میں ہے

۳۹۔ الامام احمد و ابن ماجہ و الحاکم و قال صحیح الاسناد عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا رسول اللہ ما هذه الاضاحی قال سنة ابيکم ابراهیم علیہ الصلاة والسلام قالوا فما فیها یا رسول اللہ قال بكل شعرة حسنة قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بكل شعرة من الصوف حسنة۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ نے پوچھا ہم کو ان میں کیا ملے گا حضور نے فرمایا ان کے ہر بال کے برابر نیکی ملے گی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی لون (پشم) کے بارے میں کیا ارشاد ہے فرمایا اس کے بھی ہر بال کے برابر نیکی ملے گی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۰۹" ہادی الاضحیہ۔ (ابن ماجہ، ج ۲، ص ۲۳۳، باب ثواب الاضحیہ)

تعارف

انفس الفکر فی قربان البقر

(گائے کی قربانی کے بارے میں ترغیب و تہدید)

شوال ۱۲۹۵ھ کو سوال پیش ہوا کہ گائے کی قربانی کس درجہ اہم ہے اگر کوئی اسے جائز جانے اور نہ کرے یا اسے حلال جانے اور نہ کھائے یا کسی کے منع کرنے پر گائے کی قربانی نہ کرے تو کیا حکم ہے۔

یہ وہ وقت تھا کہ جب آزادی حاصل کرنے کی تحریک زوروں پر تھی اور ہندو مسلم اتحاد کے نعرے بلند ہو رہے تھے ہندوؤں کی خوشنودی میں بہت سے نام نہاد مسلم لیڈروں کا نظریہ ترک گاؤ کشی بن گیا تھا اور اپنے نظریہ کے پھیلانے میں کوشاں تھے۔ تو راہنمائی قوم کا حق ادا کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں قرآن و حدیث اور دلائل عقلیہ سے ثابت و واضح کیا کہ گاؤ کشی اگرچہ بالتخصیص اپنے نفس ذات کے اعتبار سے واجب نہیں لیکن اگر کوئی اس سے باز رکھنے کی کوشش کرے تو اس سے مذہب اسلام کی توہین و تذلیل ہوگی اس لئے اس وقت گائے کی قربانی باقی و جاری رکھنا واجب لعینہ ہے اور اس کا تارک مرتکب حرام و گنہگار ہوگا۔

لور گائے کے گوشت و پوست کے کثیر فوائد بھی اس رسالے میں بتائے ہیں جو انسان کی زندگی میں کام آتے ہیں۔

پھر ہنود کے اس خیال باطل کی معقول تردید کی ہے کہ ”کسی بھی جاندار کو قتل کرنا نہیں چاہئے“ امام احمد رضا نے ہنود کے اس قول مذکور کا ردِ بلیغ انہیں کی مذہبی کتابوں اور عقلی دلیلوں سے ایسے واضح انداز میں کیا کہ جس سے ایک طرف آپ کی دینی و مذہبی حمیت و پاسداری کا اندازہ ہوتا ہے اور دوسری طرف نظریہ ہنود کی نامعقولیت و غیر واقعیت کا پتہ لگتا ہے اور اخیر میں لکھتے ہیں کہ۔

”بالجملہ خلاصہ جواب یہ ہے کہ بازار و شارع عام میں جہاں قانوناً ممانعت ہے، براہِ جمالت وہاں ذبح گاؤ کا مرتکب ہونا بیشک اسلام کو توہین اور خود کو ذلت کے لئے پیش کرنا ہے جو شرعاً حرام ہے، لور اس کے سوا جہاں ممانعت نہیں وہاں سے بھی بازار ہٹا اور ہنود کی بیجاہٹ بجا رکھنے کے لئے ایک قلم اس رسم کو اٹھا دینا ہرگز جائز نہیں،

یہ رسالہ اس دور زوال کی لازوال تصنیف ہے جب کہ گاندھی جی کی خوشنودی اور ہنود کی رضامندی کے لئے کچھ نام نہاد مسلمانوں نے گائے کی قربانی و ذبح بند کرنے کرانے کی سعی لا حاصل بلکہ ناپاک کوشش کی تھی تو مجدد ملت امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا علیہ الرحمہ نے اس محققانہ و منصفانہ رسالہ کے ذریعہ ان کی بکواس و لغویات و خرافات کا پردہ فاش کر کے بروقت جواب باصواب عطا فرمایا تھا جس سے قوم مسلم کے درمند افراد کے دلوں میں اسلامی روح بیدار ہوئی اور اس طرح ان لوگوں کی یہ سازش ناکام ہوئی۔

یہ رسالہ حقہ اگرچہ مختصر ہے مگر اپنے مقصد و مفہوم میں نہایت جامع و مدلل ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

انفس الفکر فی قربان البقر

عمر رسالت میں عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت پر ایک حدیث
۴۰۔ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا استاذنت

احدکم امرأته الی المسجد فلا یمنعها۔

جب تم میں کسی کی عورت مسجد جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرے، رواہ
الشیخان و احمد و النسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (یہ حکم دور رسالت میں
تھا مگر جب زلمہ رسالت سے بعد ہوا ائمہ دین نے جو ان عورتوں کو ممانعت فرمادی جب اور فساد
پھیلا، علماء نے جو ان وغیر جو ان کسی کے لئے اجازت نہ رکھی۔ منہ۔) ”فتویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۳۳“

انفس الفکر۔ (مسلم، ج ۱، ص ۱۸۳، باب خروج النساء الی المساجد الخ)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم

صلو اور انگلیس نام کی مچھلیاں کھانا حلال نہیں

۴۱۔ حدیث عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاتاکلوا الصلور و لا الانقلیس۔

مارماہی و بام کے مشابہ ایک سانپ ہے اسے نہ کھاؤ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳-۳۲"

منہ میں بدبو ہونے کی صورت میں قرآن پڑھنا منع ہے

۴۲۔ حدیث میں ہے طیبوا افواہکم فانہا طرق القرآن۔

اپنے منہ پاکیزہ رکھو کہ وہ قرآن کا راستہ ہیں، (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۷۵"

(کنز العمال، ۱/۵۳۳)

ماکول اللحم جانور ذبح شرعی ہی سے حلال ہوتا ہے ورنہ ذبح شرعی کے علاوہ اگر دوسرے طریقے سے ہلاک کیا جائے تو حلال نہیں اس مضمون پر تین حدیثیں۔

۴۳۔ حدیث صحیح میں ارشاد ہوا ما انہز الدم و ذکر اسم اللہ علیہ فکلوا۔ الحدیث

رواہ الستة عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جس کا خون بہایا جائے یعنی بطور ذبح شرعی اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو

کھاؤ (مولف) (بخاری ۲/۸۲۷، باب ما انہز الدم من القصب الخ)

۴۴۔ اور فرمایا انہز الدم بما شئت و اذکر اسم اللہ۔ رواہ احمد و النسائی و

ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جس چیز سے چاہو خون بہاؤ یعنی ذبح کرو اور اللہ کا نام لو۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/۳۹۰، باب

الذبیحة بالمروءة)

۴۵۔ اور وارد ہوا کل ما فری الاوداج۔ الحدیث رواہ ابن ابی شیبہ عن رافع بن

خدیج و الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جس کی رگ گردن کاٹی جائے اسے کھاؤ۔ یعنی جس حلال جانور کو شرعی طور پر ذبح کیا جائے

اس کا کھانا بلاشبہ جائز ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۷۶، ۳" (کنز العمال ۶/۱۵۳)

گائے اور اونٹ میں سات سات آدمیوں کی قربانی ہوتی ہے اس پر چار حدیثیں

۳۶۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ضحیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن نساہہ بالبقر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ (بخاری

۲/۸۳۳، باب من ذبح ضحیۃ غیرہ)

۳۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے روایت ہے کہ امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نشترک فی الابل و البقر کل سبعة منا فی بدنة۔

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات

سات آدمی شریک ہو جائیں۔ (مسلم ۱/۴۲۳، باب جواز الاشتراك فی الہدی الخ)

۳۸۔ صحیح مسلم شریف میں انہیں سے روایت ہے اشترکنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فی الحج و العمرة کل سبعة منا بدنة فقال رجل لجابر اشترک فی البقر ما یشرک فی الجزور فقال ما ہی الامن البدن۔

حج و عمرہ میں ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور

میں سات سات آدمی شریک ہوئے، کسی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے اونٹ میں، فرمایا گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔

(مسلم ۱/۴۲۳، باب جواز الاشتراك فی الہدی الخ)

۳۹۔ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال کنا

مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحضر الاضحی فذبحنا البقرة عن سبعة۔

ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سر میں تھے کہ بقر عید آئی تو ہم نے سات

آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۵۱" (ترمذی ۱/۲۷۶، باب

الاشترک فی الاضحیۃ) (نسائی ۲/۲۰۳، باب ما تجزی عنہ البدنة فی الضحایا)

آدمی کا حشر اس کے دوستوں کے ساتھ ہو گا حدیث میں ہے

۵۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقت مع من احببت۔

تو اس کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ دوستی رکھے۔ (مسلم ۲۳۱۲، باب المرء مع من احب)

۵۱۔ ایک حدیث میں ہے قسم کھا کر ارشاد فرمایا ما احب رجل قوما الا حشره اللہ

معہم او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جو کسی قوم کے ساتھ دوستی رکھے گا ضرور اللہ تعالیٰ انہیں کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۳۵۳“

اللہ کے یہاں بندے کا مرتبہ کتنا ہے؟

۵۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان یحب ان یعلم منزلة عند اللہ

فلینظر کیف منزلة اللہ عنده فان اللہ ینزل العبد منه حیث انزلہ من نفسه۔

جو یہ جانتا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اس کا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں

اللہ کی قدر کیسی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ کی ہوتی ہے اللہ اسی کے لائق اپنے

یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے۔ رواہ الحاکم فی المستدرک و الدار قطنی فی الافراد عن انس و

ابونعیم فی الحلیة عن ابی ہریرة و عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۸، ص ۳۵۷“ (کنز العمال ۱/۳۹۲)

دینی معاملات کو کمزور ہوتے دیکھنا مسلمان کی شان نہیں بلکہ بقدر قدرت اعلاء کلمۃ اللہ کی

کوشش لازم ہے

۵۳۔ حدیث میں ہے لیس منا من اعطی الدنیا فی دیننا۔

ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے دین کے معاملہ میں دیتی رکھنے دے۔ ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۸، ص ۳۵۸“

نیکی کی راہ بتانے والا نیکی کرنے والے کے مثل ہے

۵۴۔ صحیح حدیث میں ہے من دل علی خیر کان کمن مثله۔

جو بھلائی کی راہ بتائے وہ بھلائی کرنے والے کی طرح ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص

۳۵۹“ (مشکوٰۃ اول، ص ۳۳، الفصل الاول من کتاب العلم مفہوماً)

قربانی کے جانور کا عیب و نقص سے محفوظ ہونا ضروری ہے اس پر تمنا حدیثیں

۵۵۔ روی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی ان یضحی بالشرقاء

والمقابلة والمدايرة و الخرقاء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرقاء یعنی جس جانور کا کان لسانی سے کٹا ہو، مقابلہ یعنی آگے کا حصہ کٹا ہو لیکن کٹ کر نہ گرے بلکہ معلق رہے، مدابره یعنی کان کا آخری حصہ کٹا ہو اور خرقاء یعنی جس کے کان میں سوراخ ہو کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۶۹" (نسائی ۲/۲۰۳، الخرقاء وہی التي تخرق اذنها)

۵۶۔ روی فی السنن عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ عن رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ان نستشف العین و الاذن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھ، کان صحیح سالم دیکھ

بھال کر لیتے ہیں۔ (مولف) (نسائی ۲/۲۰۳، الشرفاء وہی مشقوقة الاذن)

۵۷۔ قال محمد بلغنا عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه قال

استشفوا العین و الاذن۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ، کان صحیح سالم

دیکھ بھال کر خریدو، (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۷۰"

قربانی کا گوشت اور اس کے چمڑے کا حکم، حدیث میں ہے

۵۸۔ عن ام المومنین عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قالوا یا رسول اللہ ان

الناس يتخذون الاسقية من ضحایاهم و یحملون فیها الودک فقال وما ذاک قالوا

نہیت ان توکل لحوم الاضاحی بعد ثلث قال انما نہیتکم من اجل اللذافة فکلوا و

ادخروا و تصدقوا۔ اخرجہ احمد و البخاری و مسلم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ

قربانی کے چمڑوں کی سٹک بناتے اور ان میں چربی وغیرہ رکھتے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ اس میں کچھ

خرج نہیں، صحابہ نے عرض کی کہ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے تو ہم کو ممانعت

وارد ہوئی ہے یعنی آپ نے منع فرمایا ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے کے سبب منع فرمایا تھا مگر اب

کھاؤ جمع رکھو اور صدقہ کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۷۲" (ابوداؤد ۲/۳۸۸، باب

حسب لحوم الاضاحی)

تعارف

الصافية الموحية لحكم جلود الاضحية

(چرم قربانی کا بیان)

۲۹ ذی القعدہ ۱۳۰ھ میں سوال پیش ہوا کہ قربانی کی کھال کو کارِ خیر میں خرچ کرنے کے لئے بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کے مصارف کیا ہیں؟

اس کے جواب میں حضرت امام احمد رضا بریلوی نے یہ عربی رسالہ تصنیف فرمایا اور جو مدلل و مفصل جواب تحریر کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

شرعاً مصرف قربانی کی تین جہتیں ہیں۔ کھانا، جمع کرنا، کارِ ثواب میں لگانا۔

جس طرح قربانی کا گوشت کھانا، جمع کرنا اور فقراء و مساکین کو دینا درست و باعثِ ثواب

ہے، اسی طرح قربانی کی کھال کا حکم ہے کہ یا تو اسے اپنے مصرف میں لانے کے لئے باقی رکھے یا

اس کی قیمت فقراء پر صدقہ کر دے یا کارِ خیر مثلاً مدرسہ و مسجد وغیرہ میں صرف کرے، لیکن اسے

بغرض تمول بیچنا جائز نہیں، اور اگر کوئی تمول کی نیت سے فروخت کر دے تو اس کی قیمت صدقہ

کردنی واجب ہے اور اگر بغرض تصدق بیچے تو کوئی حرج نہیں۔

اور اس رسالے میں مسئلہ چرم قربانی کی وضاحت و صراحت کی خاطر مسائل بیچ و تمول،

تملیک، صدقہ، مصارف صدقہ اور اطلاقات صدقہ پر متعدد وجوہات سے دلائل و حوالجات کی

روشنی میں ایسی عمدہ اور شاندار بحث کی گئی ہے جو امام احمد رضا کی فقہی بصیرت اور ان کی عبقریت پر

شاید عدل ہے۔

مسئلہ چرم قربانی سے متعلق کثیر جزئیات فقہ پر مشتمل یہ عظیم رسالہ ۷۱ صفحات پر پھیلا

ہوا ہے اور اس میں ۱۸ حدیثیں شریک مسائل و فضائل ہیں۔

احادیث

الصافية الموحية لحکم جلود الاضحية

قربانی کا گوشت کھانا، کھلانا اور جمع رکھنا سب جائز و درست ہے

۵۹۔ اخرج ابو داؤد فی سننه بسند صحيح رواه كلهم من رجال الصحيحين ما خلا مسددا فتحة حافظ من شيوخ البخارى عن نبشة الخير الهذلي رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انا كنا نهيناكم عن لحومها ان تاكلوها فوق ثلث لى تسعكم جاء الله بالسعة فكلوا و ادخروا و اتجروا الا وان هذه الايام ايام اكل و شرب و ذكر الله عزوجل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے تم کو قربانی کا گوشت تین دن سے زائد روکنے سے منع کیا تھا اس کا مقصد مسکینوں پر آسانی تھی اب اللہ تعالیٰ نے کشادگی فرمادی تو اب کھاؤ جمع کرو اور کارِ ثواب میں صرف کرو سنویہ دن ہی کھانے پینے اور ذکر الہی کے دن ہیں۔
(مولف) (ابوداؤد ۲/۳۸۹، باب حبس لحوم الاضاحی)

۶۰۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم كلوا و ادخروا و تصدقوا۔

کھاؤ اور جمع کرو اور صدقہ کرو، (مولف) رواه احمد و البخارى و مسلم وغيرهم عن ام المؤمنين الصديقة رضى الله تعالى عنها۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۹۶، الصافية الموحية“
(مسلم ۲/۱۵۸، باب بيان ما كان من النهى الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت پر مشتمل ایک حدیث پاک

۶۱۔ حدیث جعلت لى الارض مسجدا و طهورا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پوری روئے زمین میرے لئے سجدہ گاہ اور

پاک کر دی گئی ہے۔ (مولف) (بخاری ۱/۶۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت الخ)

مٹی کی طہارت پر ایک حدیث

۶۲۔ حدیث التراب طهور۔

مٹی پاک ہے، (مولف)

قربانی کے گوشت سے متعلق تین حدیثیں

۶۳۔ عند احمد و الشیخین وغیرہم فی حدیث سلمة بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلاوا و اطعموا و ادخروا۔

قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ اور جمع رکھو، (مولف) (بخاری ۲/۸۳۵، باب مایوکل من لحوم الاضاحی الخ)

۶۴۔ عند احمد و مسلم و الترمذی من حدیث بريدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلاوا ما بقاء لکم و اطعموا و ادخروا۔

قربانی کا گوشت جتنا چاہے کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع رکھو، (مولف) (ترمذی ۱/۲۷۷، باب فی الرخصة فی اکلها بعد ثلاث)

۶۵۔ و عند مسلم وغیرہ من روایة ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلاوا و اطعموا و احبسوا و ادخروا۔

قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور روک رکھو اور جمع کرو، (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۹۷" الصافیة الموحیة۔ (مسلم ۲/۱۵۹، باب بیان ماکان من النهی الخ)

قربانی کا چمڑا اپنے معرف کیلئے بیچنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۶۶۔ ان الحاکم روی فی تفسیر سورة الحج من مستدرک بطریق زید ن الخباب عن عبد اللہ بن عیاش المصری عن الاعرج عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ

عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من باع جلد اضحیة فلا اضحیة له۔ رواہ البیہقی ایضاً فی سننہ الکبریٰ قال الحاکم صحیح الاسناد و لم یخرجاہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے قربانی کی کھال بیچی اس کی قربانی نہیں۔ یعنی اس کو ثواب نہیں ملے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۹۸" الصافیة

الموحیة۔ (الترغیب و الترهیب ۲/۱۵۶، الترغیب فی الاضحیة)

صدقہ صرف یہ نہیں کہ فقراء و مساکین پر خرچ کیا جائے بلکہ اہل و عیال کو حلال روزی کھلانا بھی ایک قسم کا صدقہ ہے حدیث پاک میں ہے

۶۷۔ روی احمد و الطبرانی فی الکبیر عن المقدم بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما اطعمت زوجتک فهو لک

صدقة و ما اطعمت ولدك فهو لك صدقة و ما اطعمت خادمك فهو لك صدقة۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کچھ تو اپنی عورت کو کھلائے وہ
تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے
خادموں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۲۵۷/۶)

۶۸۔ وله فيه عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ما انفق الرجل فی بیته و اہله و ولده و خدمه فهو له صدقة۔
آدمی اپنے گھر میں جو کچھ اہل و عیال اور خادموں پر خرچ کرتا ہے سب صدقہ
ہے۔ (مولف)

بہترین صدقہ لوگوں کو پانی پلانا ہے حدیث میں ہے

۶۹۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا تاہ سعد بن عباد قرضی اللہ تعالیٰ عنہ
فقال یا رسول اللہ امی ماتت فای الصدقة افضل قال سقی الماء فحفر بئرا وقال هذه
لام سعد۔ کما اخرجہ ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم عن سعد و
ابویعلی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں نے انتقال کیا ہے، تو کونسا صدقہ افضل ہے، فرمایا پانی، انہوں
نے کتواں کھود کر کہا یہ ماور سعد کے لئے ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۵۰۶" الصافیۃ
الموحیۃ۔ (ابوداؤد ۲۳۶، باب فی فضل سقی الماء)

صدقہ کی ایک قسم

۷۰۔ فی جامع الترمذی وغیرہ الا رجل يتصدق علی هذا فیصلی معہ۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ
کوئی اس پر صدقہ کرے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے۔ (مولف) احمد و ابوداؤد و ابن
حبان و الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۸۵، باب فی الجمع
فی المسجد مرتین)

ہر اچھا کام صدقہ ہے اس پر چند حدیثیں

۷۱۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل سلامی من الناس علیہ صدقة کل
یوم تطلع فیہ الشمس تعدل بین الاثنین صدقة بینہما و تعین الرجل علی دابته لتحمل

عليها او ترفع له عليها متاعه صدقة و الكلمة الطيبة صدقة و دل الطريق صدقة و
تميط الاذى عن الطريق صدقة۔

سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے ہر جوڑ پر ہر دن صدقہ ہے تو دو
آدمیوں کے بیچ انصاف کرنا صدقہ ہے، آدمی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد دینا صدقہ ہے اس کا
بوجھ لا دینا صدقہ ہے، اچھی بات صدقہ ہے، راستہ بتانا صدقہ ہے، راستہ سے کوڑا کڑکٹ دور
کر دینا صدقہ ہے، (مولف) اخرج احمد و الشيخان عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(مسند احمد ۱۲/۶۰۷) (مسلم ۱/۳۲۵، باب بیان ان اسم الصدقة يقع الخ)

۷۲۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من رجل يصاب بشئ في جسده
فيتصدق به الا رفعه الله به درجة و حط عنه خطيئته۔

آدمی کے جسم میں تکلیف ہو تو جو اس پر صدقہ کرے اور مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ
بلند کرے گا اور گناہ معاف کرے گا۔ (مولف) اخرج احمد و الترمذی و ابن ماجه عن ابی
الدرداء و احمد و الضياء نحوه عن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنہما باسناد صحيح۔

۷۳۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حديث ابی هريرة العار كل خطوة
تخطوها الى الصلاة صدقة۔

مسجد کی طرف بڑھنے والا قدم صدقہ ہے، (مولف) (مسند احمد ۳/۶۹)

۷۴۔ وجاء فی حديث كل تكبير صدقة۔

ہر تکبیر صدقہ ہے۔ (مولف) (مسند احمد ۶/۲۱۲)

۷۵۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كل معروف صدقة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے۔ (مولف) اخرج
احمد و البخاری و آخرون عن جابر و احمد و مسلم و ابوداؤد عن حنيفة و الطبرانی
فی الكبير عن ابن مسعود و البيهقي فی الشعب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔
(مسلم ۱/۳۲۲، باب بیان ان اسم الصدقة الخ)

۷۶۔ زاد عبد بن حميد و الحاكم و صححه فی حديث جابر لنا و ما انفق

المسلم من نفقة على نفسه و اهله كتب له بها صدقة۔

مسلمان نے اپنے اور اپنے ال و عیال کے لئے جو خرچ کیا اس پر صدقہ کا ثواب ملے گا۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۵۰۸" الصافية المرحمة۔ (کنز العمال، ۶/۲۵۷)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال جس جانور کو قربانی کے لئے بھیجا اس کی ناک میں سو۔ نے یا چاندی کا حلقہ تھا

۷۷۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ان انبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اهدی عام الحدیبیہ جملا کان لابی جہل فی رامہ برة من فضة و فی روایة من ذهب یغیظ بذلك المشرکین۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے سال ایک اونٹ قربانی کے لئے بھیجا جو ابو جہل کا تھا (جو جنگ بدر میں اموال غنیمت میں ہاتھ آیا تھا) اس کے سر یعنی ناک میں چاندی یا سونے کا ایک حلقہ تھا (یعنی اس کی نکیل) جس سے مشرکین جلتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۵۳۲" (ابوداؤد ۱/۲۳۳، باب فی الہدی)

قربانی کے گوشت و پوست اور جھول کے احکام پر مشتمل چند حدیثیں اور یہاں جھول سے مراد وہ ہے جو خاص شتران ہدی کے لئے بنتیں کہ سنت ہے اور ان سو جانوروں کی جھولیں مراد ہیں جو آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج الوداع کے موقع پر قربان کیا تھا۔

۷۸۔ بخاری میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تصدق بجلال البدن التي نحررت و بجلودھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور ان کی کھالیں صدقہ کر دوں۔ (مولف) (بخاری ۱/۲۳۰، باب الجلال للبدن)

۷۹۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے) امرنی فقسمت لحومھا ثم امرنی فقسمت جلالھا و جلودھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور نے حکم فرمایا تو میں نے قربانی کا

گوشت تقسیم کر دیا پھر حکم فرمایا تو ان کی جھولیں اور چمڑے تقسیم کر دیئے۔ (مولف) (بخاری ۲۳۲/۱، باب لا يعطى الجزار من الهدى شيئاً)

۸۰۔ (انہیں سے روایت ہے) ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ و ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا و جلودھا و جلالھا۔
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو حکم فرمایا کہ وہ قربانی کے جانوروں کے پاس کھڑے رہیں اور ان کے تمام گوشت، پوست اور جھول کو تقسیم کر دیں، (مولف) (بخاری ۲۳۲/۱، باب یتصدق بجلود الھدی)

۸۱۔ (روایت علی) اھدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مائة بدنة فامرني بلحومها فقسمتها ثم امرني بجلالها فقسمتها ثم بجلودها فقسمتها۔
سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولونٹ کی قربانی فرمائی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نے مجھے ان کے گوشت، پوست اور ان کی جھول کو تقسیم کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے ان سب کو تقسیم کر دیا۔ (مولف) (بخاری ۲۳۲/۱، باب یتصدق بجلال البدن)

۸۲ صحیح مسلم شریف میں ہے امرني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان اقوم على بدنہ و ان اتصدق لحومھا و جلودھا و اجلتھا۔
حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ جانوروں کے پاس کھڑا ہوں اور ان کے گوشت و پوست اور جھول کو صدقہ کر دوں۔ (مولف) (تذوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۳۳) (مسلم ۳۲۳، باب الصدقة بلحوم الھدایا الخ)

۸۳۔ مؤطا شریف میں ہے مالك عن نافع ان عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما كان يجمل بئنة القباطي و الانماط و الجلل ثم يبعث بها الى الكعبة فيكسوها ايهاا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانوروں پر کتان اور لون کی جھولیں ڈال کر کعبہ کرمہ کو بھیجے پھر ان جھولوں کو کعبہ پر ڈال دیتے تھے۔ (مولف) (مؤطا مالک، ص ۱۴۸، العمل فی الھدی، حین یساق)

۸۴۔ مالك انه سأل عبد الله بن دينار ما كان عبد الله بن عمر يصنع بجلال بدنہ حین كسبت الكعبة هذه الكسوة قال كان يتصدق بها۔

امام مالک نے عبد اللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانور کی جھولیں کیا کرتے ہیں جب سے بیت مکرم پر غلاف چڑھایا جانے لگا ہے عبد اللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ ان کو غرباء پر تصدق کرتے ہیں (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۵۳۵" (مؤطا مالک، ص ۱۳۸، العمل فی الہدیٰ حین یساق)

۸۵۔ ابن اللہ نے بطریق اسامہ بن زید نافع سے روایت کی ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان یجلل بدنہ الانماط و البرود و الحبر حتی ینخرج من المدینة ینزعها فیطویها حتی یکون یوم عرفة فیلبسها ایاما حتی ینحربا ثم یتصدق بہا، قال نافع ر بما دفعها الی بنی شیبہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانور پر لون لور متعش جھولیں ڈالتے اور مدینہ سے باہر نکل کر تمہ کر کے رکھ چھوڑتے، عرفہ کے دن پھر پہناتے اور بعد نحر انہیں بیت مکرم کا غلاف کرتے پھر انہیں مساکین پر تصدق کرتے تھے، نافع نے کہا کہ بسا اوقات ابن عمر نے انہیں بنی شیبہ کے غرباء کو بھی دیا ہے۔ (مولف)

گردش زمانہ پر ایک حدیث

۸۶۔ صحیح بخاری میں خطبہ حجۃ الوداع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہم ذی الحجۃ کو ارشاد فرمایا الزمان قد استدار کھنیتہ یوم خلق اللہ السموات و الارض۔ وفيہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای شہر ہذا قلنا اللہ و رسولہ اعلم قال ایس ذوالحجۃ قال فای یوم ہذا قلنا اللہ و رسولہ اعلم قال ایس یوم النحر۔

زمانہ اپنی حالت میں گھومتا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے، اسی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے عرض کی اللہ و رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ حضور نے فرمایا یہ کونسا دن ہے ہم نے عرض کی اللہ و رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے۔ یعنی حضور نے اس انداز سے مخاطب اس لئے فرمایا تاکہ یوم نحر کی عظمت کا حال لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جس طرح اس دن کی حرمت ہے اسی طرح میرے بعد بھی تم لوگ احترام کرو گے اور یہ کہ حضور نے اسی دن فرمایا کہ کیا میں نے خدا کا پیغام تم تک نہیں پہنچایا۔ (بخاری ۲/۸۳۳، باب من قال الاضحیٰ یوم النحر)

اونٹ کو نحر کرنا سنت ہے

۸۷۔ یحییٰ بن یزید بن جبر سے ہے رأیت ابن عمر اتی علی رجل قد اناخ بدنته
ینحرها قال ابعثها قیاما مقیة سنة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

زیاد بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس
تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ اونٹ کو قربانی کے لئے بٹھا رہے ہیں فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی سنت کریمہ کے مطابق اسے تین پیروں پر کھڑا کرو۔ (پھر نحر کرو) (مولف) ”فتاویٰ رضویہ،
ج ۸، ص ۵۳۸۔“ (بخاری ۱/۲۳۱، باب النحر الابل المقیة)

حضرات حسین کریمین کے عقیدہ کے بارے میں ایک حدیث

۸۸۔ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الحسن و الحسین رضی
اللہ تعالیٰ عنہما کبشا کبشا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیدہ
ایک ایک مینڈھے سے فرمایا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۵۴۲“ (ابوداؤد ۲/۳۹۲، باب فی
العقیقة)

عقیدہ ولادت کے ساتویں روز سنت ہے

۸۹۔ حدیث میں ہے الغلام مرتہن بعقیقته۔

لڑکا اپنے عقیدہ میں گروی ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۵۴۷“ (ابن ماجہ ۲/۲۳۵، باب العقیقة)

احادیث بضمن ابواب

باب الایمان

صفحہ نمبر	حدیث نمبر
۷	۱
	قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنة
۶۹	۱۶۶
	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدثنی جبریل سمعت رب العزت یقول لا الہ الا اللہ حصنی فمن قال دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی
۷۷	۱۷۸
	ان الایمان لیارز الی المدینة کما تارز الحیة الی جحرها
۱۷۶	۲۲۳
	عری الاسلام و قواعد الدین ثلثة علیہن اسس الاسلام من ترک واحدة منہن فهو بها کافر حلال الدم شهادة ان لا الہ الا اللہ و الصلوة المكتوبة و صوم رمضان
۱۷۶	۲۲۵
	فی روایة من ترک منہن واحدة فهو باللہ کافر و لا یقبل منه صرف و لا عدل و قد حل دمه و ماله
۲۳۳	۹
	ان الایمان لیخلق فی جوف احدکم کما یخلق الثوب فاسالوا اللہ تعالیٰ ان یحدد الایمان فی قلوبکم
۲۳۳	۱۰
	جددوا ایمانکم اکثر و امن قول لا الہ الا اللہ
۳۰۰	۱۸۰
	المومنون من امن جاره بوائقه
۳۱۰	۳۵
	(حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہیہ کے ایک آدمی کو نیزہ مارا تو اس نے اس وقت لا الہ الا اللہ کہہ دیا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مارا تھا اسامہ نے عرض کیا ہاں کہ اس نے ہتھیار کے خوف سے کہا تھا تب حضور نے فرمایا) افلا شقت عن قلبہ حتی تعلم اقالہا ام لا

- ۴۲۰ من كان يحب ان يعلم منزلته عند الله فلينظر كيف منزلة الله عنده فان الله ينزل العبد منه حيث انزله من نفسه ۵۲
- ۴۲۰ ليس منا من اعطى الدنيا في ديننا ۵۳
- ۴۲۰ من دل على خير كان كمن مثله ۵۳

باب الاعمال بالنيات

- ۸۹ ان الله عزوجل ليعطى العبد على نيته مالا يعطيه (على العمل) ۲۰۱
- ۳۶۸ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انما الاعمال بالنيات و انما لكل امرئ ما نوى ۳۹

باب الوضوء

- ۲۶ لا يقبل الله صلاة احدكم اذا احدث حتى يتوضا ۵۶
- ۳۳ لا تقبل صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول ۸۰

باب الغسل

- ۲۰۰ عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه لقيني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و انا جنب فاخذ بيدي فمشيت معه حتى قعدنا فانسلت فاتيت الرجل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت يا ابا هريرة فقلت له فقال سبحن الله يا ابا هريرة ان المومنين لا يتنجس ۳۷۲

باب الصلوة

- ۳۲ لا تصلوا صلاة في يوم مرتين ۷۳
- ۳۲ لا يصلى بعد صلاة مثلها ۷۴

- ۱۱۳ خمس صلوات کتبهن الله على العباد فمن جاء بهن فلم يضيع
منهن شيئاً استخفاً فأباحقهن كان له عند الله عهد ان يدخل في
الجنة و من لم يأت بهن فليس له عند الله عهد ان شاء عذبه و
ان شاء ادخله الجنة
- ۳۶۰ لما حضر ابا بكر الموت دعا عمر فقال اتق الله يا عمر واعلم ان
له عملاً بالنهار لا يقبله بالليل و عملاً بالليل لا يقبله بالنهار و
اعلم انه لا يقبل نافلة حتى تودي الفريضة
- ۳۶۱ (جس نے فرض چھوڑ کر نفل میں مشغول ہوا) ایسے شخص کا حال اس
عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچہ ہونے کے دن آئے اسقاط
ہو گیا اب نہ وہ حاملہ ہے نہ بچہ والی۔
- ۳۶۲ فان اشتغل بالسنن و النوافل قبل الفرائض لم يقبل منه و امين
- ۳۶۳ اربع فرضهن الله في الاسلام فمن جاء بثلاث لم يغنين عنه شيئاً حتى
يأتي بهن جميعاً الصلاة و الزكوة و صيام رمضان و حج البيت
- ۳۶۸ عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما نے عکرمہ کو جب انہوں نے
امیر معاویہ رضي الله تعالى عنه کی شکایت کی کہ وتر کی ایک رکعت پڑھی
جواب دیا دعہ فانہ فقیہ۔
- ۳۷۷ مروا اولادکم بالصلاة وهم ابناؤ سبع و اضربوهم علیها وهم
ابناء عشر سنين
- ۳۵۱ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصليها (ای
العشاء) لسقوط القمر لثالثة
- ۵۱۰ عن عبد الله بن مسعود قال سألت رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم ای العمل احب الی الله قال الصلوة علی وقتها
قلت ثم ای قال بر الوالدين قال ثم ای قال الجهاد فی سبیل الله
- ۳۸ والذي نفسي بيده لم يعلم احدهم انه يجد عرقاً سمينا او مر
ماتين حسنتين لشهد العشاء

- ۳۱۸ لو ان رجلا دعا الناس الى عرق مرماتين لا جابوه وهم يدعون الى هذه الصلوة في جماعة فلا يأتوتها ۳۹
- ۳۱۹ قال صلى الله تعالى عليه وسلم حيب التي من دنياكم الطيب و النساء و جعلت قره عيني في الصلوة ۴۶
- ۳۳۷ ما من صباح و لارواح الاوبقاع الارض ينلدي بعضها يا جارة هل مريك اليوم عيب صالح صلى عليك او ذكر الله فان قالت نعم راء ت اذ لها بذلك فضلاً ۸۰
- ۳۳۹ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مسجد میں ایک بار نماز عشاء کی قرأت طویل کی وہ ایک مقتدی کو ناگوار ہوئی اس کا حال حضور میں عرض کیا گیا اس پر ایسا غضب فرمایا کہ ایسی شان جلال کم دیکھی گئی اور معاذ سے فرمایا افتان انت یا معاذ افتان انت یا معاذ افتان انت یا معاذ ۱۱۸
- ۳۵ ليتهاين اقوام يرفعون ابصارهم الى السماء في الصلوة او لتخطفن ابصارهم ۱۲۰
- ۳۵ دیوار غربی کعبہ معظمہ میں مینڈھے کے سینگ نصب تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خمرها فانه لا ينبغي ان يكون في قبلة البيت شيء يلهمي المصلي ۱۲۱
- باب صلاة الجمعة**
- ۱۶ سائب بن يزيد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر مویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی سلام امام ہوتے ہی سنتیں پڑھنے کھڑے ہو گئے امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا کر فرمایا لا تعد لم فعلت اذا صليت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتى تكلم او تخرج فان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم امرنا بذلك ان لا نوصل صلاة بصلاة حتى تكلم او تخرج ۲۸
- ۳۲۳ ان الله تعالى يعث الايام يوم القيمة على هياتها و يعث ۶۳

الجمعة زهراً منيرة أهلها يحفون به كالعروس تهدي الى
كريمها

باب العيدين

۱۸۱ عن ام عطية امرنا ان تخرج الحيض يوم العيدين و ذوات
الخدور فيشهدن جماعة المسلمين و دعوتهم و تعتزل
الحيض عن مصلاهن قالت امرأة يا رسول الله احذنا ليس لها
جناب قال تلبسها صاحبها من جلبابها

۱۸۳ الفطر يوم يفطر الناس والاضحى يوم اضحى الناس ۳۳۱

۱۸۴ فطر كم يوم يفطرون و اضحاكم يوم تضحون ۳۳۲

باب الصفوف

۱۱۵ اتموا الصف المقدم ثم الذى يليه فما كان من نقص فليكن فى
الصف المؤخر

۱۱۶ عن انس قام رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و صففت
انا واليتيم من ورائه

۱۱۷ عن عبد الله بن عتبة قال دخلت على عمر بن الخطاب بالهاجرة
فوجدته يسبح فقمت ورائه فقربنى فحعلنى بحدائه عن يمينه
فلما جاء يرفاً تاخرت فصففتنا ورائه

باب الجماعة

۳۱ حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم نے جماعت تراویح اسی خیال
سے ترک فرمادی کہ مداومت کئے سے فرض نہ ہو جائے

۱۷۴ بن الخطاب فقد سليمان بن ابى حنمة فى صلاة الصبح و ان
عمر بن الخطاب غدا الى السوق و مسكن سليمان بين
السوق و المسجد فمر على الشفا ام سليمان فقال لها لم
ارسلين فى صلاة الصبح فقالت انه بات يصلى فغلبته

- ۱۷۴ عن عمر عیناه فقال عمر لان اشهد صلاة الصبح فی الجماعة
احب الی ان اقوم لیلة۔ و فی لفظ لان اصلها فی جماعة احب
الی من ان احی ما بینهما یعنی الصبح و العشاء
- ۱۷۵ ان مثل مصلی النوافل و علیه فريضة كمثل حبلى حملت فلما
دنی نفاسها اسقطت فلاهی ذات حمل ولاهی ذات ولا دو
كذلك المصلى لا يقبل الله له نافلته حتى يودی الفريضة و مثل
المصلى كمثل التاجر لا يحصل له ربحه حتى ياخذ راس ماله
فكذلك المصلى بالنوافل لا يقبل الله نافلته حتى يودی الفريضة
- ۳۲۵ لو صليتم في بيوتكم كما يصلى هذا المتخلف لتركتم سنة
نبيكم و لو تركتم سنة نبيكم لضللتهم و فی رواية لكفرتم

باب الامامة

- ۳۵۴ اجعلوا ائمتكم خياركم فانهم وفدكم فيما بينكم و بين ربكم ۱۳۰
- ۳۵۴ ثلثة لا ترفع صلاتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له ۱۳۱
كارهون

باب فضيلة المودن

- ۶۸ المودنون المحتسب كالشهيد المتشحط في دمه و اذا مات ۱۶۳
لم يدور في قبره
- ۶۸ المودنون اطول الناس اعناقا يوم القيمة ولا يدورون في قبورهم ۱۶۴

باب المساجد

- ۷۵ لتزخرفها كما زخرفت اليهود و النصارى ۱۶۹
- ۷۵ ابنا المساجد و اتخذوها جما ۱۷۰
- ۷۵ ابنا مساجدكم جما و ابنا مدائنكم مشرفة ۱۷۱
- ۷۶ لو رأى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ما احدث النساء ۱۷۲
لمنعهن المساجد كما منعت نساء بني اسرائيل

- ۱۷۵ لا تمنعوا اماء الله مساجد ۷۶
- ۱۷۶ كان عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه يعمر في المسجد
بعد العشاء فلا يرى احد الا رجلا قائما يصلي
- ۱۸۳ لو ادرك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما احدث النساء
لمنعهن المسجد كما منعت نساء بنى اسرائيل
- ۱۸۴ نهى عمر رضى الله تعالى عنه النساء عن الخروج الى المساجد
فشكون الى عائشة رضى الله تعالى عنها فقالت لو علم النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم ما علم عمر ما اذن لكن في الخروج
- ۱۸۵ قال ابن مسعود رضى الله تعالى عنه المرأة عورة و اقرب ما
تكون الى الله في قعر بيتها فاذا اخرجت استشرفها الشيطان
و كان ابن عمر رضى الله تعالى عنه يقوم يحصب النساء يوم
الجمعة يخرجهن من المسجد و كان ابراهيم نساء ه الجمعة و
الجماعة
- ۲۱ كانت الكلاب تقبل و تدبر في المسجد في زمان رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم
- ۵۷ انما بنيت المساجد لما بنيت له، و في اخرى للذكر و الصلوة
و قراءة القرآن
- ۹۷ اذا مر احدكم في مسجدنا او في سوقنا و معه بئيل فليمسك
على نصلها بكفه لا يعقر مسلما
- ۱۰۳ من اكل من هذه الشجرة الخبيثة فلا يقربن مصلانا
- ۱۰۴ فان الملكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم
- ۱۰۶ من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا في الجنة
- ۱۰۸ الحديث في المسجد ياكل الحسنات كما تاكل البهيمة
الحشيش

- ۱۰۹ سیكون فى آخر الزمان قوم يكون حديثهم فى مساجدهم ليس
لله فيهم حاجة
- ۱۱۰ جنبوا مساجدكم صبيانكم و مجانينكم و شراء كم بيعكم و
خصوماتكم و رفع اصواتكم
- ۱۱۱ اذا رأيتم من يبيع او يتاع فى المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك و
اذا رأيتم من ينشد ضالة فى المسجد فقولوا لا رد الله عليك
- ۱۱۲ فى رواية، لا ردها الله عليك فان المساجد لم تكن لهذا
- ۱۱۶ من بنى لله مسجدا زاد فى رواية و لو كمضحص قطة بنى الله
له بيتا فى الجنة زاد فى رواية من در و ياقوت
- ۱۱۷ اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قيل و ما رياض الجنة يا رسول
الله قال المساجد قيل و ما الرتع قال سبحن الله و الحمد لله و
لا اله الا الله و الله اكبر
- ۱۲۷ روز قیامت تمام مسجد کی زمین جمع کر کے داخل جنت کی جائے گی
تذهب الارضون کلها يوم القيمة الا المساجد فانها ينضم
بعضها الى بعض
- ۴۰ اذا استاذنت احدكم امراء ته الى المسجد فلا يمنعها
- ۶۱ جعلت لى الارض مسجدا و طهورا
- ۶۲ التراب طهور

باب التسليم

- ۲۳۵ اذا لقيت الحاج فسلم عليه و صافحه و مره ان يستغفرلك قبل
ان يدخل بيته فانه مغفور له

باب المصافحة

- ۵ نهى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان يصافح المشركون او

يكنوا او رجب بهم

باب صلاة الجنائز

- ۱۹ نمبر کے بعد ان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعش النجاشی لا صحابہ ثم
 قال استغفروا له ثم خرج باصحابه الى المصلى ثم قام فصلى
 بهم كما يصلى على الجنائز
- ۲۹ من صلی علی جنازة فی المسجد فلا اجر له
- ۲۵ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما وضع رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم السریر قال لا يقوم علیہ احد هو امامکم حیا و
 میتا فكان یدخل الناس رسلا رسلا فیصلون علیہ صفا صفا لیس
 لهم امام و یکبرون و علی قائم بحیال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم یقول السلام علیک ایہا النبی و رحمة اللہ و بركاتہ
 اللہم انا نشہد ان قد ابلیغ ما انزل اللہ الیہ و نصح لامتہ و جاهد
 فی سبیل اللہ حتی اعز اللہ دینہ و تمت کلمتہ اللہم فاجعلنا ممن
 تبع ما انزل اللہ الیہ و ثبتنا بعلمہ و اجمع بیننا و ینہ فیقول الناس
 آمین حتی صلی علیہ الرجال ثم النساء ثم الصبیان
- ۲۳ لما کفن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وضع علی
 سریره دخل ابوبکر و عمر فقالا السلام علیکم ایہا النبی و رحمة
 اللہ و بركاتہ و معهما نفر من المهاجرین و الانصار قد رما یسع
 البیت فسلموا كما سلم ابوبکر و عمر و هما فی الصف الاول
 حیال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہم انا اشہد ان قد
 بلیغ ما انزل الیہ و نصح لامتہ و جاهد فی سبیل اللہ حتی اعز اللہ
 دینہ و تمت کلماتہ فاومن بہ و حده لا شریک لہ فاجعلنا یا الہنا
 ممن یتبع القول الذی انزل معہ و اجمع بیننا و ینہ حتی نعرفہ و
 نعرفہ بنا فانہ کان بالمومنین رؤفا رحیما لا ینبغی للایمان بدلا و
 لا نشتری بہ ثمنا ابدا فیقول الناس آمین آمین ثم ینخرجون یدخل
 علیہ آخرون حتی صلوا علیہ الرجال ثم النساء ثم الصبیان

- ۲۴ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا
غسلتمونی و کفتمونی فضعونی علی سریری ثم اخرجوا عنی
فان اول من یصلی علی جبریل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملک
الموت مع جنوده من الملائکة باجمعهم ثم ادخلوا علی فوجا
بعد فوج فصلوا علی و سلموا تسلیما
- ۲۴ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول تحفة المومنین
ان یغفر لمن صلی علیہ
- ۲۵ اول ما یتحف به المومن اذا دخل قبره ان یغفر لمن صلی علیہ
- ۲۵ ان اول ما یحازی به المومنین بعد موته ان یغفر لجميع من تبع
جنازته
- ۲۵ ان اول تحفة المومن ان یغفر لمن خرج فی جنازته
- ۲۵ اذا مات الرجل من اهل الجنة استحی علیہ عزوجل ان یعذب
من حملة و من تبعه و من صلی علیہ
- ۲۶ ان اول ما یشیر به المومنین ان یقال البشیر ولی اللہ برضاه و
الجنة قدمت خیر مقدم قد غفر اللہ لمن شیعک و استجاب
لمن استغفر لک و قبل من شهد لک
- ۲۶ سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب وہ (مسکینہ ام مجن) بیمار ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا ماتت فاذنونی، ان کا جنازہ شب کو تیار ہوا صحابہ کرام نے حضور کو جگانا خلاف ادب جانا (وفی روایة) یہ بھی خوف ہوا کہ رات اندھیری ہے زمین میں ہر طرح کے کیڑے ہوتے ہیں اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا مناسب نہیں قال فدقنها صبح حضور کو خبر ہوئی فرمایا الم امرکم ان تؤذونی بہا عرض کی یا رسول اللہ کرہنا ان نخرجک لیلا و نوقظک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فحقر و اشانہا و فی صحیح مسلم

- ۲۷ ۵۸ فلا تفعلوا ادعونی لجنائزکم
- ۲۷ ۵۹ فلا تفعلوا لا يموتن فيكم ميت ما كنت بين اظهركم الا
اذتموني به فان صلاتي عليه رحمة
- ۲۷ ۶۰ قال (يزيد بن ثابت) خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فلما وردنا البقيع اذا هو بقبر فسأل عنه فقالوا فلانة فعرها فقال الا اذتموني بها قالوا كنت قائلا صائما قال فلا تفعلوا الا اعرفي ما مات منكم ميت ما كنت بين اظهركم الا اذتموني به فان صلاتي عليه رحمة
- ۲۸ ۶۱ ان طلحة بن البراء مرض فاتاه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يعوده فقال اني لا نرى طلحة الا قد حدث فيه الموت فاذنوني به و عجلوا فلم يبلغ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بنى سالم بن عوف حتى توفي و كان قال لاهله لما دخل الليل اذا مت فادفوني ولا تدعوا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاني اخاف عليه يهود ان يصاب بسببي فاخبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حين الصبح
- ۲۸ ۶۲ ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته اربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا الا شفعم الله فيه
- ۲۹ ۶۳ ما من ميت تصلى عليه امة من المسلمين يبلغون مائة كلهم يشفون له الا شفوا فيه
- ۳۰ ۶۸ عن جابر امر بدفنهم بد مالهم ولم يغسلوا ولم يصل عليهم
- ۳۰ ۶۹ ان هذه لقبور مملوءة على اهلها ظلمة و اني انورها بصلاتي عليهم
- ۳۰ ۷۰ حين ابن عباس قال اذا خفت ان تفوتك الجنابة و انت على غير وضوء فميمم و صل

- ۴۱ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صلى على قتلى احد عشرة
عشرة في كل عشرة حمزة رضى الله تعالى عنه حتى صلى عليه
سبعين صلاة
- ۴۱ حق المسلم على المسلم خمس رد السلام و عيادة المريض و
اتباع الحنازة و اجابة الدعوة و تسميت العاطس
- ۴۲ عن عمر ادرك ابا بكر و عمر رضى الله تعالى عنهما انهم كانوا
اذا تضايق بهم المصلى انصرفوا و لم يصلوا على الحنازة في
المسجد
- ۴۲ عن عبدالله بن سلام لما فاتته الصلاة على عمر رضى الله تعالى
عنه قال ان سبقت بالصلاة فلم اسبق بالدعاء له
- ۴۲ عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما في الرجل تفجوا الحنازة
وهو على غير وضوء قال يتيمم و يصلى عليها
- ۴۳ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال اذا فحطت الحنازة و
انت على غير وضوء فتيمم
- ۴۳ عن عبدالله بن عمر رضى الله تعالى عنهما انه اتى الحنازة وهو
على غير وضوء فتيمم و صلى عليها
- ۴۴ اسرعوا بالحنازة
- ۴۴ ثلاث لا تؤخروهن الصلاة اذا اتت و الحنازة اذا حضرت و
الايم اذا وجدت لها كفرا
- ۴۴ عجلوا فانه لا ينبغي لجيفة مسلم ان يحبس بين ظهري اهله
- ۴۴ اذا مات احدكم فلا تحبسوه و اسرعوا به الى قبره
- ۴۴ ما من مؤمن يموت فيصلى عليه امته من المسلمين يلقون ان
يكونوا ثلثة صفوف الا غفر له
- ۴۵ من صلى عليه ثلثة صفوف اوجب
- ۴۵ من صلى عليه مائة من المسلمين غفر له

- ۳۵ ما من میت یصلی علیہ امة من الناس الا شفعا فیہ ۸۸
- ۳۵ ما من رجل یصلی علیہ مائة الا غفر الله له ۸۹
- ۳۵ من شهد الجنزة حتی یصلی علیہا فله قیراط و من شهدھا حتی تدفن فله قیراطان قیل و ما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین و للمسلم اصغرهما مثل احد ۹۰
- ۳۶ من اتبع جنازة حتی یقضیہا دفنھا کتبت له ثلثة قراریط القیراط منها اعظم من جبل احد ۹۱
- ۳۶ جو کسی جنازہ میں اہل جنازہ کے پاس تک جائے اس کیلئے ایک قیراط ہے پھر اگر جنازہ کے ساتھ تک چلے تو ایک قیراط اور طے اور نماز پر تیسرا اور دفن پر انتظار تک چوتھا قیراط پائے۔ ۹۲
- ۳۶ من غسل میتا و کفنه و حنطه و صلی علیہ و لم یفش علیہ ما رأی خرج من خطیئة مثل ما ولدته امة ۹۳
- ۴۰ جب امیر محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ حبشہ نے حبشہ میں انتقال کیا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی اور مصلیٰ میں جا کر صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔ ۹۵
- ۴۰ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان احاکم النحاشی توفی فقوموا صلوا علیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفوا خلفہ فکبر اربعا وهم لا یظنون الا ان جنازته بین یدیه ۹۶
- ۴۰ فصلینا خلفہ و نحن لا نری الا ان الجنزة قد امننا ۹۷
- ۴۰ بعض کو ان (نحاشی) کے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی۔ حضور نے جانب حبشہ نماز پڑھی۔ ۹۸
- ۴۰ معاویہ بن معاویہ مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوگ میں ان پر نماز پڑھی۔ ۹۹

- ۱۰۰ جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ
 ۴۲ معویہ بن معویہ مزنی مدینہ میں انتقال کیا اتحب ان اطوی لك
 الارض فتصل علیہ قال نعم فضرب بجناحه علی الارض فرقع
 له سریره فصلی علیہ و خلفه صفان من الملكة كل صف
 سبعون الف ملك۔
- ۱۰۱ وضع جناحه الایمن علی الجبال فتواضعت ووضع جناحه الا
 ۴۳ یسر علی الارضین فتواضعت حتی نظرنا الی مكة و المدينة
 فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جبریل و
 الملكة۔
- ۱۰۲ جبریل نے عرض کی کیا حضور اس پر نماز پڑھنا چاہتے ہیں فرمایا ہاں
 ۴۳ فضرب بجناحه الارض فلم تبق شجرة و لا اكمة الا
 تضعضعت و رفع له سریره حتی نظر الیہ فصلی علیہ
- ۱۰۳ هل لك ان تصلی علیہ فاقبض لك الارض قال نعم فصلی علیہ
 ۴۳
- ۱۰۴ لما التقی الناس بموتہ جلس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 ۴۴ وسلم علی المنبر و كشف له ما بینہ و بین الشام فهو ینظر الی
 معرکتهم فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ الراية زید بن
 حارثة فمضى حتی استشهد و صلی علیہ و دعا له و قال
 استغفروا له و قد دخل الجنة وهو یسعی ثم اخذ الراية جعفر بن
 ابی طالب فمضى حتی استشهد فصلی علیہ رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دعا له و قال استغفروا له و قد دخل
 الجنة فهو یطیر بجناحین حیث شاء
- ۱۰۷ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج بهم فقال صلوا علی
 ۴۵ اخ لكم مات بغير ارضکم قالوا من هو قال النحاشی
- ۱۰۸ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتاه موت النحاشی فقال ان
 ۴۵ اخاکم مات بغير ارضکم فقوموا فصلوا علیہ

- ۱۰۹ قال صلى الله تعالى عليه وسلم اللهم صل على آل ابي اوفى ۴۵
- ۱۱۰ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صل على جنازة فكانوا ۴۶
سبعة فجعل الصف الاول ثلثة و الثانى اثنين و الثالث واحدا
- ۱۱۱ المرأة وحدها صف ۴۶
- ۱۱۲ السراة وحدها تكون صفا ۴۶
- ۱۸۶ عن ام عطية نهينا عن اتباع الجنائز و لم يعزم علينا ۸۱
- ۱۸۸ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من اودن بجنازة ۸۲
فاتى اهلها فعزاهم كتب الله تعالى قيراطان تبعها كتب الله
قيراطين فان صلى عليها كتب الله له ثلثة قيراط فان شهد
دفنها كتب الله له اربعة قيراط القيراط مثل احد
- ۱۹۵ عن رحل من الانصار قال خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى ۸۴
عليه وسلم فى جنازة فلما رجع استقبله داعى امراء ته فجاء و
جى بالطعام
- ۱۱۳ الصلاة واجبة عليكم على كل مسلم يموت برا كان او فاجرا ۲۷۳
و ان عمل الكبائر
- ۱۱۵ صلوا على كل ميت ۲۷۴
- ۱۱۶ صلوا على من قال لا اله الا الله ۲۷۴

باب ادعية الجنازة

- ۱۱۸ اللهم اغفر لحينا و ميتنا و شاهدا و غائبنا و صغيرنا و كبيرنا و ۵۰
ذكرنا و اثنانا اللهم من احبته منا فاحيه على الاسلام و من توفيته
منا فتوفه على الايمان اللهم لا تحرمنا اجرة و لا تفتنا بعده
- ۱۱۹ اللهم اغفر له و ارحمه و عافه و اعف عنه و اكرم نزله و وسع ۵۰
مدخله و اغسله بالماء و الثلج و البرد و نقه من الخطايا كما
نقيت الثوب الابيض من الدنس و ابدله داراً خيراً من داره و
اهلاً خيراً من اهله و زوجاً خيراً من زوجته و ادخله الجنة و
اعذه من عذاب القبر و من فتنة القبر و عذاب النار

- ۱۲۰ اللهم عبدك و ابن امتك يشهد ان لا اله الا انت وحدك
لا شريك لك و يشهد ان محمداً عبدك و رسولك اصبح فقيراً
الى رحمتك و اصبحت غنياً عن عذابه تخلى من الدنيا و اهلها
ان كان زاكياً فزكه۔ و ان كان مخطئاً فاغفر له اللهم لا تحرمنا
اجره و لا تضلنا بعده
- ۱۲۱ اللهم هذا عبدك ابن عبد بن امتك ماض فيه حكمك خلقتك و
لم يك شيئاً مذكوراً نزل بك و انت خير منزل به۔ اللهم لقنه
حجته و الحقه نبيه محمد صلى الله تعالى عليه وسلم و ثبته
بالقول الثابت فانه افتقر اليك و استغيت عنه كان يشهد ان لا
اله الا الله فاغفر له ارحمه و لا تحرمنا اجره و لا تفتنا بعده اللهم
ان كان زاكياً فزكه و ان كان خاطئاً فاغفر له
- ۱۲۲ اللهم عبدك و ابن امتك احتاج الى رحمتك و انت غنى عن
عذابه ان كما محسناً فزد في احسانه و ان كما سيئاً فتجاوز عنه
- ۱۲۳ اللهم عبدك و ابن عبدك كان يشهد ان لا اله الا الله و ان
محمداً عبدك و رسولك صلى الله تعالى عليه وسلم و انت
اعلم به منا ان كان محسناً فزد في احسانه و ان كان سيئاً
فاغفر له و لا تحرمنا اجره و لا تفتنا بعده
- ۱۲۴ اصبح عبدك هذا قد تخلى عن الدنيا و تركها لاهلها و افتقر
اليك و استغيت عنه و قد كان يشهد ان لا اله الا الله و ان
محمداً عبدك و رسولك صلى الله تعالى عليه وسلم ، اللهم
اغفر له و تجاوز عنه و الحقه بنبيه صلى الله تعالى عليه وسلم
- ۱۲۵ اللهم انت ربها و انت خلقتها و انت هديتها للاسلام و انت
قبضت روحها و انت اعلم بسرها و علانيتها جئنا شفعاً فاغفر لها
اللهم اغفر لاخواننا و اخواتنا و اصلح ذات بيننا و الف بين
قلوبنا اللهم (هذا عبدك) فلان ابن فلان و لا نعلم الاخيراً و
انت اعلم به منا فاغفر لنا وله۔ روا۔ ابونعيم عن عبد الله بن

- الحارث بن نوفل عن ابيه رضى الله تعالى عنه ان النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم علمهم الصلاة على لميت اللهم اغفر الحديث قال
فقلت انا اصغر لقوم فان لم اعلم خيرا قال فلا تقل الا ما تعلم .
- ۱۲۶ اللهم ان فلان ابن فلان فى ذمتك و جبل جوارك فقه من فتنه
القبر و عذاب النار و انت اهل الوفاء و الحمد اللهم فاغفر له و
ارحمه انك انت الغفور الرحيم
- ۱۲۷ اللهم اجرها من الشيطان و عذاب القبر اللهم جاف الارض عن
جنبيها و صعد روحها و لقاها منك رضوانا
- ۱۲۸ اللهم انك خلقتنا و نحن عبادك انت ربنا و اليك معادنا اللهم
اغفر لاولنا و اخرنا و حيننا و ميتنا و ذكرنا و انثانا و ضعيرنا و
كبيرنا و شاهدنا و غائبنا اللهم لا تحرمنا اجره و لا تفتنا بعده
- ۱۲۹ اللهم يا ارحم الراحمين يا ارحم الراحمين يا ارحم الراحمين يا
حى يا قيوم يا بديع السموات و الارض يا ذا الجلال و الاكرام
انى اسئلك بانى اشهد انك انت الله الاحد الصمد الذى لم يلد
و لم يولد و لم يكن له كفوا احد، اللهم انى اسئلك و اتوجه
اليك بنبيك محمد نبي الرحمة صلى الله تعالى عليه وسلم
اللهم ان الكريم اذا امر بالسؤال لم يردده ابداً و قد امرتنا فدعونا
و اذنت لنا فشفعنا و انت اكرم الاكرمين فشفعنا فيه و ارحمه
فى وحدته و ارحمه فى وحشته و ارحمه فى غربته و ارحمه فى
كربته و اعظم له اجره و نور له قبره و يفض له وجهه و برد له
مضجعه و عطر له منزله و اكرم له نزله يا خير المنزلين و يا خير
الغافرين و يا خير الراحمين آمين آمين آمين صل و سلم و بارك
على سيد الشافعين محمد و اله و صحبه اجمعين و الحمد لله
رب العلمين

باب التلقين

- ۱۳۰ جب تمہارا کوئی بھائی مسلمان مرے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو

تم میں ایک شخص اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلان بن فلانہ کہ وہ نے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلان بن فلانہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا فلان بن فلانہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ اذکر ما خرجت علیہ من الدنیا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبده و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انک رضیت باللہ رباً وبالاسلام دیناً و بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیاً و بالقرآن اماماً۔

۱۳۱ جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا ۵۶
تھا کہ میت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے یا فلان قل لا الہ الا اللہ تمین بار کہا جائے قل ربی اللہ و دینی الاسلام و نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۷۴ عمرو بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے نزاع میں ۱۱۶
فرمایا اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنائتم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور و یقسم لحمها حتی استأنس بکم و اعلم ما ذاراجع بہ رسل ربی

۳۰۷ اذا مات احد من اخوانکم فسویتم التراب علیہ فلیقم ۱۲۵
احدکم علی راس قبرہ ثم لیقل یا فلان بن فلان فانه یسمع ولا یحیب ثم یقول یا فلان بن فلانہ فانه یقول ارشدنا رحمک اللہ و لکن لا تشعرون فلیقل اذکر ما خرجت علیہ من الدنیا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبده و رسولہ و انک رضیت باللہ رباً و بالاسلام دیناً و بالقرآن اماماً فان منکرا و نکیرا یاخذ کل واحد منهما بید صاحبه و یقول انطلق بنا ما تقعد عند من لقن حجته

۳۰۸ اذا سوی علی المیت قبرہ و انصرف الناس عنہ کان یتحب ۱۲۶
ان یقال للمیت عند قبرہ یا فلان قل لا الہ الا اللہ ثلاث مرات یا فلان قل ربی اللہ و دینی الاسلام و نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

باب التدفين

۵۷	ادفنوا موتاكم وسط قوم صالحين	۱۳۴
۵۷	هم القوم لا يشقى بهم جليسهم	۱۳۵
۱۱۵	ان الميت ليتبشر بتعجيله الى المقابر	۲۶۹
۱۳۵	القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار	۳۱۹

باب في الكتابة على الكفن

۶۲	من كتب هذا الدعاء وجعله بين صدر الميت و كفه في رقعة لم ينله عذاب القبر و لا يرى منكرا و نكيرا و هو هذا لا اله الا الله و الله اكبر لا اله الا الله وحده لا شريك له لا اله الا الله له الملك وله الحمد لا اله الا الله و لا حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم۔	۱۳۸
۶۳	ان فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما حضرته الوفاة امرت علیا فوضع لها غسلا فاغتسلت و تطهرت و دعت بثياب اكفانها فلبستها و مست من الحنوط ثم امرت علیا ان لا تكشف اذا هي قبضت و ان تدرج كما هي في اكفانها فقلت له هل علمت احدا فعل نحو ذلك قال نعم كثير بن عباس و كتب و في اطراف اكفانه يشهد كثير بن عباس ان لا اله الا الله۔	۱۵۰

باب الكفن في ثوب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

۶۳	عن سهل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان امرأة جاءت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ببرد منسوجة فيها حاشيتها اندرون ما البردة قالوا الشملة قال نعم قالت نسجتها بيدي فجئت لاکسوكها فاخذها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم محتاجا اليها فخرج اليها و انها ازاره فحسنها فلان فقال اكسينها ما احسنها قال القوم ما احسنت لبسها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم محتاجا اليها ثم سألته و علمت انه لا يرد قال اني و الله ما سألته لا لبسها انما سألته لتكون كفني قال سهل فكانت كفه۔	۱۵۱
----	---	-----

- ۱۵۲ عن ام عطية رضى الله تعالى عنهما قالت دخل علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و نحن نغسل ابته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء و سدر واجعلن فى الآخرة كافورا او شيأ من كافور فاذا فرغتن فاذنى فلما فرغنا اذناه فالقى حقوه فقال اشعرنها اياه
- ۱۵۳ عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال لما ماتت فاطمة ام على رضى الله تعالى عنها خلع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قميصه و البسها اياه و اضطجع فى قبرها فلما سوى عليها التراب قال بعضهم يا رسول الله رأيناك صنعت شيأ لم تصنعه باحد قال انى البستها قميصى لتلبس من ثياب الجنة فاضطجعت معها فى قبرها لا خفف عنها من ضغطة القبر انها كانت احسن خلق الله صنيعا الى بعد ابى طالب
- ۱۵۴ عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما ان عبد الله بن ابى لما توفى جاء ابنه الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله اعطنى قميصك اكفنه فيه و صل عليه و استغفر له فاعطاه النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قميصه۔
- ۱۵۵ عن جابر رضى الله تعالى عنه قال اتى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عبد الله بن ابى بعد ما دفن فاخرجه فنفت من ريقه و البسه قميصه
- ۱۵۶ حضرت امير معوية رضى الله تعالى عنه نے اپنے انتقال کے وقت وصيت میں فرمایا انى صحبت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فخرج لحاجته فتبعته بادواة فكساني احد ثوبيه الذى جسده فخبأته لهذا اليوم و اخذ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من اظفاره و شعره ذات يوم فاخذته فخبأته لهذا اليوم فاذا انامت فاجعل ذلك القميص دون كفى فما يلى جسدى وخذ ذلك الشعر و الاظفار فاجعله فى فمى و على عيني و مواضع السجود منى۔
- ۱۵۷ عند على رضى الله تعالى عنه مسك فاوصى ان يحنط به و قال هو فضل حنوط رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم۔

- ۱۵۸ قال ثابت البناني قال لي انس بن مالك رضي الله تعالى عنه
هذه شعرة من شعر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
فضعها تحت لساني قال فوضعها تحت لسانه فدفن وهي
تحت لسانه
- ۱۵۹ عن انس بن مالك انه كان عنده عصية لرسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم فمات فدفنت معه بين جنبيه و بين قميصه
- باب تحريم ايداء الميت**
- ۳۰ عن عائشة رضي الله تعالى عنها انها رأت امراء ة يكيدون
راسها بمشط فقالت علام تنصون ميتكم
- ۳۱ عن عائشة انها سئلت عن الميت يسرح راسه فقال علام
تنصون ميتكم
- ۳۲ ان كسر عظم المسلم ميتا ككسره حيا
- ۳۳ لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا
- ۳۴ لا تذكروا اهلكاكم الا بخير ان يكونوا من اهل الجنة تأتون و
ان يكونوا من اهل النار فحبسهم ما هم فيه
- ۳۵ لا تسبوا الاموات فتؤذوا به الاحياء
- ۳۶ اذا مات صاحبكم فدعوه ولا تقعوا فيه
- ۳۷ عمرو بن حزم رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا لا توذ
صاحب هذا القبر
- ۱۳۳ ان الميت يتاذى مما يتاذى منه الحي
- ۱۳۶ لان امشى على جمرة او سيف احب الى من ان امشى على قبر
- ۱۴۰ كسر عظم الميت و اذاه ككسره حيا و فى لفظ الميت يوذيه
فى قبر ما يوذيه فى بيته
- ۱۴۱ ذى المؤمن فى موته كاذافى حياته

- ۱۳۲ عن عمارة بن حزم رضى الله تعالى عنه قال رأى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جالسا على قبر فقال يا صاحب القبر انزل من على القبر لا تؤذى صاحب القبر
- ۱۱۷ ۲۷۷ ابو قلابه بصرى كتهت هى مى ملك شام سه بهره كو جاتا تهارات كو خندق مى اتر اوضو كيا اور كعت نماز پڑهى پھر ايك قبر پر سر ركھ كے سو گيا جب جاگا تو صاحب كو قبر كو ديكھا كه مجھ سه گلھ كرتا هے اور كتا هے
لقد اذيتنى منذ الليلة
- ۱۱۷ ۲۷۸ ابن مينا تا بهى كتهت هى مى مقبره مى گيا مى دور كعت پڑھ كر ليٹ رها خدا كى قسم مى خوب جاگ رها تها كه كوئى شخص قبر سه كتا هے قم فقد اذيتنى اٹھ كه تونه مجھے اذيت دى، پھر كها كه تم عمل كرتے هو اور هم نهى كرتے خدا كى قسم اگر تيرى طرح دور كعتى مى بهى پڑھ سكتا۔ مجھے تمام دنيا سه زياده سه زياده عزيز هوتا۔
- ۱۱۷ ۲۷۹ قاسم بن محمره كتهت هى اگر مى پتائى هوتى بهال پر پاؤں ركھوں كه ميرے قدم سه پار هو جائے تو يه مجھے زياده پسند هے اس سه كه كسى قبر پر پاؤں ركھوں، پھر فرمايا ايك شخص نه قبر پر پاؤں ركھا جاتے مى
شا اليك عنى يا رجل و لا تؤذنى
- ۱۱۷ ۲۸۰ كسر عظم الميت و اذاد ككسره حيا
- ۱۱۸ ۲۸۱ احسنوا الكفن لا تؤذوا موتاكم بعويل ولا تاخير وصية ولا بقطيعة و عجلوا قضاء دينه و اعدلوا عن جيران السوء
- ۱۱۸ ۲۸۲ عن ابى الربيع كنت مع ابن عمر فى جنازة فسمع صوت انسان يصيح فبعث اليه فاسكنه فقلت لم اسكنه يا ابا عبد الرحمن قال انه يتاذى به الميت حتى يدخل فى قبره
- ۱۱۸ ۲۸۳ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه انه رأى نسوة فى جنازه فقال ارجعن مازورات غير ماجورات غير ماجورات
انكن لتفتن الاحياء و تؤذين الاموات

- ۱۱۸ المیت یعذب بیکاء الحی علیہ ۲۸۲
- ۱۱۹ اذی المؤمن فی موته کاذا فی حیاته ۲۸۵
- ۱۱۹ (عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال) کما اکره
اذی المؤمن فی حیاته فانی اکره اذاه بعد موته ۲۸۶
- ۱۲۹ المیت یوذیه فی قبره ما یوذ به فی بینه ۳۱۳
- ۱۳۶ حضرت فیله بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ
خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھیں
اپنے ایک بیٹے کو یاد کر کے روئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ کیا طریقہ ہے کہ دنیا میں زندگی تک تو اپنے ساتھی
سے اچھا سلوک کرو اور مرے پیچھے ایذا دو، فوالذی نفس محمد
بیده ان احدکم لیسکی فیستغفر له صویحبه فیا عبادالله لا
تعذبوا موتا کم ۳۲۲
- ۳۵۰ لان اطاء علی جمرة حتی مخلص الی جلدی احب الی من ان
اطاء علی قبر مسلم ۱۲۲
- ۳۵۲ لاتذکروا موتا کم الا بخیر فانهم قد افضوا الی ما قدموا ۱۳۳
- ۳۵۳ فی حدیث عبد الله بن مسعود انی اکره اذی المسلم فی مماته
کما اکره اذاه فی حیاته ۱۳۴
- ۳۵۳ لان یجلس احدکم علی جمرة تتحرق ثیابه فتخلص الی جلده
خیر له من ان یجلس علی قبر ۱۳۷

باب فی بیان سماع الاموات

- ۱۱۰ اذا وضعت الجنابة و احتملها الرجال علی اعناقهم فان كانت
صالحة قالت قد فوننی و ان كانت غیر صالحة قالت یا ویلها این
تذهبون بها سمع صوتها کل شیء الا الانسان و لو سمعه صعق
۲۵۲
- ۱۱۰ عن ابی هريرة مرفوعا اذا وضع المیت علی سریره، الحدیث
۲۵۳
- ۱۱۰ ان المیت يعرف من یفسل و یحمله و من ینکفه و من یدلبه فی حفرته
۲۵۴

- ۱۱۰ ۲۵۵ ما من میت يموت الا وهو يعرف غاسله و يناشد حامله ان كان بشر بروح و ريحان و جنة النعيم ان يعجله و ان كان بشر ينزل من حميم و تصلية جحيم ان يحبسه
- ۱۱۱ ۲۵۶ ما من میت يوضع على سريره فيخطى به ثلاث خطا الا تكلم بكلام يسمعه ماشاء الله الا الثقلين الجن و الانس يقول يا اخوتاه و يا حمله نعشاه لا تغرنكم الدنيا كما غرتنى و لا تلعبن بكم كما لعبت بى خلفت ما تركت لورشتى و الديان يوم القيمة يخاصمنى و يحاسبنى و انتم تشيعونى و تدعونى-
- ۱۱۲ ۲۶۰ لا يقبض المومن حتى يرى البشرى فاذا قبض نادى فليس فى الدار دابة صغيرة و لا كبيرة الا وهى تسمع صوته الا الثقلين الجن و الانس تعجلوا بى الى ارحم الراحمين فاذا وضع الى سريره قال ما ابطاء ما تمشون-
- ۱۱۳ ۲۶۱ ان الميت اذا وضع على سريره فانه ينادى يا اهلاه و يا جيرانه و يا حمله سريره لا تغرتنكم الدنيا كما غرتنى-
- ۱۱۳ ۲۶۲ اذا مات الميت فملك قابض نفسه فما من شئ الا وهو يراه عند غسله و عند حمله حتى يوصله الى قبره
- ۱۱۳ ۲۶۳ ما من میت يموت الا وهو يعلم ما يكون فى اهله بعده و انهم يغسلونه و يكفونونه لينظر اليهم
- ۱۱۳ ۲۶۴ ما من میت يموت الا وروحه فى يد ملك ينظر الى جسده كيف يغسل و كيف يكفن و كـهـ - يـفـ يمشى به و يقال له وهو على سريره اسمع ثناء الناس عليك-
- ۱۱۳ ۲۶۵ ما من میت الا وروحه فى يد ملك الموت فهم يغسلونه و يكفونونه وهو يرى ما يصنع اهله فلم يقدر على الكلام لئنهاهم عن الرنة و العويل
- ۱۱۳ ۲۶۶ ان الميت ليعرف كل شئ حتى انه ليناخذ بالله غاسله الا خفت

- ۱۱۴ الروح بيد ملك يمشى به مع الجنازة يقول له اسمع ما يقال لك ۲۶۷
- ۱۱۴ مامن ميت يموت الا وروحه في يد ملك ينظر الى جسده ۲۶۸
كيف يغسل و كيف يكفن و كيف يمشى به الى قبره
- ۱۱۵ ما ابالي في القبور قضيت حاجتي ام في السوق بين ظهرائيه و ۲۷۱
الناس ينظرون
- ۱۱۹ مامن احد يمر بقبر اخيه المومن كان يعرفه في الدنيا فيسلم ۲۸۸
عليه الا عرفه ورد عليه السلام
- ۱۲۰ اذا مر الرجل بقبر يعرفه فسلم عليه رد عليه السلام و عرفه و اذا ۲۸۹
مر بقبر لا يعرفه فسلم عليه رد عليه السلام
- ۱۲۰ قال ابو رزين يا رسول الله ان طريقى على الموتى فهل من كلام ۲۹۰
اتكلم به اذا مررت عليهم قال قل السلام عليكم يا اهل القبور
من المسلمين و المومنين انتم لنا سلف و نحن لكم تبع و انا ان
شاء الله بكم لاحقون قال ابو رزين يا رسول الله يسمعون قال
يسمعون و لكن لا يستطيعون ان يجيبوا
- ۱۲۰ حضور سيد عالم صلى الله تعالى عليه وسلم مصعب بن عمير اور ان کے ۲۹۱
ساتھیوں کے قبور پر ٹھہرے اور فرمایا والذی نفسی بیدہ لایسلم
عليهم احد الا ردوا الى يوم القيمة۔
- ۱۲۲ ان الميت اذا وضع في قبره انه يسمع خفق نعالهم اذا انصرفوا ۲۹۲
- ۱۲۲ ان الميت يسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه مدبرين ۲۹۷
- ۱۲۲ ان الميت اذا دفن يسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه منصرفين ۲۹۸
- ۱۲۲ والذی نفسی بیدہ ان الميت اذا وضع في قبره انه يسمع خفق ۲۹۹
نعالهم حين يؤلون عنه۔
- ۱۲۳ فانه يسمع خفق نعالهم و نفض ايديكم اذا وليتم عنه مدبرين ۳۰۰
- ۱۲۳ عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال شهدنا جنازة مع رسول ۳۰۱
الله صلى الله تعالى عليه وسلم فلما فرغ من دفنها و انصرف
الناس قال انه الآن يسمع خفق نعالكم۔

- ۳۰۲ اطلع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على اهل القليب فقال
وجدتم ما وعد ربكم حقا فقبل له تدعو امواتا فقال ما انتم
بأسمع منهم ولكن لا يحييون۔
- ۳۰۳ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرينا مصارع
اهل بدر (وساق الحديث الى ان قال) فانطلق رسول الله صلى
الله تعالى عليه وسلم حتى اتى اليهم فقال يا فلان بن فلان و يا
فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدكم الله ورسوله حقا فاني قد
وجدت ما وعدني الله حقا قال عمر يا رسول الله كيف تكلم
اجساد الا روح فيها قال ما انتم باسمع لما اقول منهم غير انهم
لا يستطيعون ان يردوا على شيئا۔
- ۳۰۴ ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دن بعد اس
کنوئیں پر تشریف لے گئے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
جواب میں فرمایا والذی نفسہ بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منهم
و لکنہم لا یقدرون ان یحییوا۔
- ۳۰۵ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یسمعون کما تسمعون
و لکن لا یحییون۔
- ۳۰۶ كانت امرأة تقم المسجد فماتت فلم يعلم بها النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم فمر على قبرها فقال ما هذا القبر قالوا ام محجن
قال التي كانت تقم المسجد قالوا نعم فصف الناس فضلى عليها
ثم قال اى العمل وجدت افضل قالوا يا رسول الله تسمع قال ما
انتم باسمع منها فذكر انها اجابت ان اقم لمسجد
- ۳۰۹ جاء اعرابي الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم (فذكر
الحديث الى ان قال) قال رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم خيشما مرت بقبر مشرك فبشره بالنار قال فاسلم الاعرابي
بعد وقال لقد كلفني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تعباً
ما مرت بقبر كافر الا بشرته بالنار۔

۳۱۰ ان (عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مر بالبقیع فقال السلام علیکم
یا اهل القبور اخبار ما عندنا ان نساء کم قد تزوجن و دیار کم
قد سکت و اموالکم قد فرقت فاجابه هاتف یا عمر بن
الخطاب اخبار ما عندنا ان ما قدمناه فقد وجدناه و ما انفقناه
فقد ربحناه و ما خلفناه فقد خسرناه

۳۱۱ عن سعید بن المسیب قال دخلنا مقابر المدينة مع علی بن ابی
طالب فنادی یا اهل القبور السلام علیکم و رحمة اللہ تخبرون
باخبارکم تريدون ان نخبرکم قال فسمعت صوتا و علیک
السلام و رحمة اللہ و برکاته یا امیرالمؤمنین خبرنا عما کان
بعدنا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما لزوجکم فقد تزوجن و
اما اموالکم فقد اقتسمت و الا اولاد فقد حشروا فی زمرة الیتامی
و البناء الذی شیدتم فقد سکن اعداء کم فهذه اخبار ما عندنا فما
عندکم فاجابه میت فقد تحرقت الاکفان و انثرت الشعور و
تقطعت الجلود و سالت الاحداق علی الخلود و سالت
المناخیر بالقیح و الصدید و ما قلمناه ربحناه و ما خلفناه
خسرناه و نحن مرتنون بالاعمال۔

۳۲۸ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر یوم بلر باربعة و عشرين
رجلا من صنابد قریش فقتلوا فی طوی من اطواء بلر خبیث
منخبث و کان اذا ظهر علی قوم اقام بالعرصة ثلث لیل فلما کان
بیلر الیوم الثالث امر براحلته فشد علیها رحلها ثم مشی و تبعه
اصحابه و قالوا ما نری ینطلق الا لبعض حاجته حتی قام علی
شفة الرکی جعل ینادیهم باسمائهم و اسماء آبائهم یا فلان بن
فلان و یا فلان بن فلان ایسرکم انکم اطعتم اللہ و رسوله فانا قد
وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربکم حقا قال
فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ ما تکلم من اجساد
لا ارواح لها فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و الذی
نفس محمد یدہ ما اتم باسمع لما اقول منهم قال قتادة احياءهم
اللہ حتی اسمعهم قوله تویینخا و تصغیرا و نقمة و حسرتا و ندما۔

۱۲۸ عمد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا امیر المومنین اس سے بہت خوش تھے دن بھر مسجد میں رہتا بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ میں ایک عورت کا مکان تھا اس پر عاشق ہو گئی ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی جوان نظر نہ فرماتا، ایک شب قدم نے لغزش کی ساتھ ہو لیا دروازے تک گیا جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا اور بے ساختہ یہ آیت کریمہ زبان سے نکلی ان الذین اتقوا اذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا فاذا هم مبصرون۔ ڈروالوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہنچتی ہے نہ زیاد کرتے ہیں، اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں آیت پڑھتے ہی غش کھا کر گرا عورت نے اپنی کتیر کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازے پر ڈال دیا باپ منتظر تھا آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا دروازے پر بیہوش پڑا پایا، گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھو ایارات گئے ہوش آیا باپ نے حال پوچھا کہا خیر ہے کہا بتا دے ناچار قصہ کہا باپ بولا جان پدروہ آیت کونسی ہے جوان نے پھر پڑھی پڑھتے ہی غش آیا جنبش دی مردہ پایارات ہی کو نہلا کفتا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المومنین نے خبر پائی باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی، عرض کی یا امیر المومنین رات تھی پھر امیر المومنین ہمراہیوں کو لے کر قبر پر تشریف لے گئے لفظ حدیث یوں ہے فقال عمر یا فلان و لمن نحاف مقام رہ جتن فاجابه الفتی من داخل القبر یا عمر قد اعطا نبھا ربی فی الجنة مرتین۔

باب فی الارواح

۹۹ ان الدنيا جنة الكافر و سجن المومن و انما مثل المومن حين تخرج نفسه كمثل رجل كان في السجن فانخرج منه فجعل يتقلب في الارض و يفسح فيها۔

۹۹ فاذا مات المومن ينخلی سر به يسرح حيث شاء

- ۲۳۶ حضرت سلمان فارسی و عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے،
ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر
دینا کہ وہاں کیا پیش آیا، کہا کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں کہا نعم اما
المومنون فان ارواحهم فی الجنة وہی تذهب حیث شاءت۔
- ۲۳۷ ان ارواح المومنین فی برزخ من الارض تذهب حیث شاءت و
نفس الکافر فی سجین۔
- ۲۳۸ ان ارواح المومنین مرسلۃ تذهب حیث شاءت
- ۲۳۹ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا کان یوم عید او یوم
جمعة او یوم عاشوراء او لیلۃ النصف من الشعبان تأتي ارواح
الاموات و یقومون علی ابواب بیوتہم فیقولون هل من یدکرنا
هل من احد یرحم علینا هل من احد یدکر غربتنا۔
- ۲۵۹ لقی سلمان الفارسی عبد اللہ بن سلام فقال له ان مت قبلی
فاخبرنی بما تلقی و ان مت قبلك اخبرتك۔
- ۳۱۶ اللهم رب الارواح الفانیة والا جساد البالیة، الحدیث و لفظہ
عند ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الجبانۃ یقول
السلام علیکم ایہا الارواح الفانیة والا بدان البالیة و العظام
النخرة التي خرجت من الدنیا وہی باللہ المؤمنة اللهم ادخل
علیہم روحا منک و سلاما منا۔
- ۳۱۷ انما خلقتہم للابد۔
- ۳۲۰ اذ حمل المیت علی نعشہ رفرف روحہ فوق النعش و یقول یا
اہلی و یا ولدی۔
- ۳۲۱ اذا مات احدکم عرض علیہ مقعدہ بالغداة و العشی ان کان
من اهل الجنة فمن اهل الجنة و ان کان من اهل النار فمن اهل
النار یقال له هذا مقعدک حتی یبعث اللہ بہ فی القبرۃ

۳۲۳ ان ارواح آل فرعون فی اجواف طير سود يعرضون على النار
كل يوم مرتين تغدو وتروح الى النار فيقال يا آل فرعون هذه
ماوكم حتى تقوم الساعة۔

۳۲۹ عن خالد بن معدان قال لما انهزمت الروم يوم اجنادين انتهوا
الى موضع لا يعبره الا انسان انسان فجعلت الروم تقاتل عليه
فتقدم هشام بن العاص رضى الله تعالى عنه فقاتلهم حتى قتل و
وقع على تلك الثلثة فسدها فلما انتهى المسلمون اليها هابوا
ان يوطوءها الخيل فقال عمرو بن العاص رضى الله تعالى عنه
ان الله قد استشهده و رفع روحه و انما هو جثه فوطوءه
الخيل ثم اوطاء هو وتبعه الناس حتى قطعوه۔

باب زيارة القبور

۱۶۸ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لعن زائرات القبور و
المتخذين عليها المساجد و السراج۔

۱۹۶ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يأتي احدا كل
عام فاذا بلغ الشعب سلم على قبور الشهداء فقال سلم عليكم
بما صبرتم فنعم عقبي الدار۔

۱۹۷ كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يأتي قبور الشهداء على
راس كل حول فيقول سلم عليكم بما صبرتم فنعم عقبي الدار
و ابوبكر و عمر عثمان ۔

۱۹۸ انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يأتي قبور الشهداء على
راس كل حول فيقول سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبي الدار
و الخلفاء الاربعة هكذا يفعلون۔

۲۰۲ من مر على المقابر و قراء قل هو الله احد احدي عشرة مرة ثم
وهب اجرها للاموات اعطى من الاجر بعدد الاموات۔

- ۲۷۰ قالت عائشة كنت ادخل بيت الذي فيه رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم و انى واضع ثوبى و اقول انما هو زوجى و ابى فلما دفن عمر فوالله ما دخلت الا و انا مشدودة على ثيابى حياء من عمر۔
- ۱۱۵ ما يكون الميت فى قبره اذا زاره من كان يحبه فى دار الدنيا ۲۷۲
- ۱۱۶ ما من رجل يزور قبر اخيه و يجلس عليه الا استأنس و رد عليه حتى يقوم۔ ۲۷۳
- ۱۲۱ ان الموتى يعلمون بزوارهم يوم الجمعة يوما قبله و يوما بعده۔ ۲۹۲
- ۱۲۱ حضور سيد عالم صلى الله تعالى عليه و سلم زيارت شهدائے احد کو تشریف لے گئے اور عرض کی اللهم ان عبدك و نبيك يشهد ان هولاء شهداء و انه من زارهم او سلم عليهم الى يوم القيامة ردوا عليه۔ ۲۹۳
- ۱۲۱ امام بیہقی نے ہاشم بن محمد عمری سے روایت کی، مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے جمعہ کا روز تھا صبح ہو چکی تھی آفتاب نہ نکلا تھا میں اپنے باپ کے پیچھے تھا جب مقابر کے پاس پہنچے انہوں نے با آواز کہا سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار، جواب آیا و عليك السلام يا ابا عبد الله، باپ نے میری طرف پھر کر دیکھا اور کہا کہ اے میرے بیٹے تو نے جواب دیا میں نے کہا نہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور کلام مذکور کا اعادہ کیا، دوبارہ ویسا ہی جواب ملا، سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا، میرے باپ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر میں گر گئے۔
- ۱۲۲ عطف مخزومی کی خالہ سے روایت ہے، ایک دن میں نے قبر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی، اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام و نشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اس کے ساتھ یہ فرمایا من ینخرج من تحت القبر اعرفه كما اعرف ان الله خلقنى و كما اعرف الليل و النهار۔ ۲۹۵

۳۲۲ عن عائشة قالت قلت كيف اقول لهم يا رسول الله قال قولي
السلام عليكم اهل الديار من المومنين المسلمين و يرحم الله
المستقدمين منا و المستأخرين و انا انشاء الله بكم لاحقون۔

۳۲۷ توفي عبدالرحمن بن ابي بكر رضى الله تعالى عنهما بالحبيشى
قال فحمل الى مكة دفن فيها فلما قدمت عائشة رضى الله
تعالى عنها اتت قبر عبدالرحمن بن ابي بكر فقالت

و كنا كئذمانى جذيمة حقة من الدهر حتى قيل لن يتصدعا

فلما تفرقنا كاني و مالكا لطول اجتماع لم لبت نيلة معا

ثم قالت والله لو حضرت ما دفنت الا حيث مت و لو شهدتك
ما زرتك۔

۳۳۳ ام المومنين صديقة رضى الله تعالى عنهما روایت فرماتی ہیں کہ میری ہر
شب نوبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر شب مقبرہ بقیع پر
تشریف لے جاتے اور فرماتے السلام علیکم دار قوم مومنین و
اتاکم ماتوعدون غدا مؤجلون و انا انشاء الله بکم لاحقون، و
لفظ النسائی مکان قوله اتاکم الی مؤجلون و انا و ایاکم
متواعدون و غدا و مواکلون، و لابن ماجہ من وجہ آخر و اشار
الیہ النسائی ایضا بعد السلام انتم لنا فرط و انا بکم لاحقون۔

باب البناء علی القبور

۵۹ نہی عن التخصیص و التقصیص و عن البناء فوق القبر ۱۳۳

۵۹ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی مات ۱۳۳

فیہ لعن اللہ الیہود و النصارى اتخذوا قبور انبیائہم مسجدا
قالت ولو لا ذلك لا برزوا قبره

۷۶ نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یقع علی القبر و ان ۱۷۲

یحصص و ان ینبئ علیہ

باب الموت

۱۳۲ من احب لقاء الله احب الله لقاءه و من كره لقاء الله كره الله لقاءه

۱۳۷ انما خلقتم لئلا بد ۵۸

۱۳۹ حدیث میں روح و جسم دونوں کے معذب ہونے کی یہ مثال ارشاد فرمائی کہ ایک باغ ہے اس کے پھل کھانے کی ممانعت ہے ایک لہجھا کہ پاؤں نہیں رکھتا اور آنکھیں ہیں وہ اس باغ کے باہر پڑا ہوا ہے پھلوں کو دیکھتا ہے مگر ان تک جا نہیں سکتا، اتنے میں ایک اندھا آیا اس لہجھے سے کہتا تو مجھے اپنی گردن پر بٹھا کر لے چل میں تجھے رستہ بتاؤں گا اس باغ کا میوہ ہم تم دونوں کھائیں گے، یوں وہ اندھا اس لہجھے کو لے گیا اور میوے کھائے۔

۲۵۱ ماشبهت خروج المومن من الدنيا الا مثل خروج الصبي من بطن امه من ذلك الغم و الظلمة الى روح الدنيا

باب الشهيد

۲۲۳ المراءة تموت بجمع شهيد ۹۳

۲۵۷ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال ان الشهيد اذا استشهد انزل الله تعالى جسدا كاحسن جسد ثم يقال لروحه ادخلى فيه فينظر الى جسده الاول ما يفعل به و يتكلم فيطن انهم يسمعون كلامه و ينظر اليهم فيطن انهم يرونه حتى ياتيه ارواحه يعنى من الحور العين فيذهبن به۔

۸ من قتل دون مائه فهو شهيد و من قتل دون دمه فهو شهيد و من قتل دون دينه فهو شهيد و من قتل دون اهله فهو شهيد

باب النوحة

۱۶۷ عن حرير بن عبد الله البجلي رضى الله تعالى عنه كنا نعد

الاجتماع الى اهل الميت و صنعهم الطعام من نياحة

باب العیادۃ والتعزیر

- ۸۲ من عزى مصابا فله مثل اجر صاحبه ۱۸۹
- ۸۳ من عزى ثكلى كسى بردا فى الجنة ۱۹۰
- ۸۳ قال صلى الله تعالى عليه وسلم ما من مؤمن يعزى اخاه بمصيبة الا كساه الله تعالى من حبل الكرامة يوم القيمة ۱۹۱
- ۸۳ قال صلى الله تعالى عليه وسلم لسيدتنا البتول الزهراء رضى الله تعالى عنها ما اخرجك من بيتك يا فاطمة قال آتت اهل هذا الميت فترحمت اليهم وعزيتهم بميتهم ۱۹۲
- ۸۳ كان نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا جلس يجلس اليه نفر من اصحابه فيهم رجل له ابن صغير فقده النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال مالى لا ارى فلانا قالوا يا رسول الله بنيه الذى رأيت هلك فلقبه النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فسأله عن بنيه فاخبره انه هلك فعزاه عليه۔ ۱۹۳

- ۸۳ لما جاء النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قتل ابن حارثة و جعفر بن رواحة جلس يعرف فيه الحزن ۱۹۴

باب الزكوة

- ۱۴۵ لا زكوة فى مال حتى يحول عليه الحول ۳۳۴
- ۱۴۷ ما خالطت الصدقة او مال الزكوة مالا الا افسدته ۳۳۷
- ۱۴۷ ما تلف مال فى بر ولا بحر الا بحبس الزكوة ۳۳۸
- ۱۴۷ من ادى زكوة ماله فقد اذهب الله شره ۳۳۹
- ۱۴۷ حصنوا اموالكم بالزكوة و داووا مرضاكم بالصدقة ۳۴۰
- ۱۴۸ ان تمام اسلامكم ان تودوا زكوة اموالكم ۳۴۱
- ۱۴۸ من كان يومئذ بالله و رسوله فليؤد زكوة ماله ۳۴۲
- ۱۴۸ جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ دے قیامت کے دن ۳۴۳

اس زرو سیم کی تختیاں بنا کر جنم کی آگ میں پائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں پتا کر داغیں گے قیامت کے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یوہیں کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔

- ۱۴۸ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سر پستان پر وہ جنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔ ۳۴۴
- ۱۴۸ اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔ ۳۴۵
- ۱۴۸ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپیہ پر نہ رکھا جائے نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا لو اغ دے گا۔ ۳۴۶
- ۱۴۹ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجه اڑد ہے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو کر پڑے گا پھر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اس کی تصدیق پڑھی کہ رب عزوجل فرماتا سیطوقون ما بخلوا به یوم القیمة۔ ۳۴۷
- ۱۴۹ وہ اڑد ہا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں جب دیکھے گا کہ اس اڑد ہا سے کہیں مفر نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا وہ ایسا چبائے گا جیسے زلونٹ چباتا ہے۔ ۳۴۸
- ۱۴۹ جب وہ اڑد ہا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے گا تو کون ہے کہے گا میں تیرا وہ بے زکاتی مال ہوں جو چھوڑ کر مرا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وہ پیچھا کئے ہی جا رہا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا وہ چبائے گا پھر اس کا سارا بدن چبا ڈالے گا۔ ۳۴۹

- ۱۴۹ وہ اژدہا اس کا منہ اپنے پھن میں لے کر کے گا میں تیرا مال ہوں میں ۳۵۰
تیرا خزانہ ہوں۔
- ۱۴۹ فقیر ہر گز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ۳۵۱
ہاتھوں، سن لو ایسے تو نگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور
انہیں دردناک عذاب دے گا۔
- ۱۵۰ زکوٰۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۳۵۲
وسلم پر۔
- ۱۵۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے اور ۳۵۳
اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے
ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔
- ۱۵۰ قیامت کے دن تو نگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے، محتاج ۳۵۴
عرض کریں گے اے رب ہمارے انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو
تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلمانہ دیئے اللہ عزوجل
فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی تمہیں اپنا قرب عطا کروں
گا اور انہیں دور رکھوں گا۔
- ۱۵۰ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (شب اسرئی) کچھ لوگ ۳۵۵
دیکھے جن کے پیچھے غرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جنم
کی آگ پتھر لور تھوہر لور سخت کڑی جلتی بدبو گھاس چوپالوں کی طرح
چرتے پھرتے تھے، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا یہ کون
لوگ ہیں عرض کہ یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر
ظلم نہیں کیا اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔
- ۱۵۰ دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں، حضور ۳۵۶
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی عرض کی نہ
فرمایا کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عرض کی
نہ، فرمایا تو زکوٰۃ دو۔

- ۳۵۷ ایک بی بی چاندی کے چھلے بنے تھیں فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی انہوں نے
کچھ انکار سا کیا فرمایا تو یہ ہی تجھے جہنم میں پہنچانے کو بہت ہیں۔
- ۳۵۸ زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔
- ۳۵۹ دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے ان میں ایک وہ تو نگر
کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔
- ۳۶۳ امرنا باقام الصلاة ابتاء الزکوٰۃ و من لم یزک فلا صلاة له
- ۳۶۵ من اقام الصلاة و لم یؤت الزکوٰۃ فلیس بمسلم ینفعہ عملہ
- ۳۹۳ من اوکی علی ذهب او فضة و لم ینفقہ فی سبیل اللہ کان
جمرا یوم القیمة یکوی بہ۔
- ۳۹۴ کل مال ادی زکوٰۃ فلیس بکنز و ان کان مدفونا تحت
الارض و کل مال لا تودی زکوٰۃ فهو کنز و ان کان ظاهرا
- ۴۰۳ لما نزلت هذه الآیة والذین یکنزون الذهب و الفضة کبر ذلك
علی المسلمین فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انا افرج عنکم
فانطلق فقال یا نبی اللہ انه کبر علی اصحابک هذه الآیة فقال
ان اللہ لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم و انما
فرض الموارث تكون لمن بعدکم قال و کبر عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔
- ۴۰۶ کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینفق منه (ای مما افاء اللہ علی
رسوله من اموال بنی النضیر) علی اہلہ رزق سنة ثم یجمع ما
بقی منه مجمع مال اللہ عزوجل
- ۴۰۷ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان ینفق علی اہلہ
نفقہ سنتہم من هذا المال ثم یأخذ ما بقی فیجعله مجعل مال
للہ۔

باب حرمة الزکوٰۃ علی بنی ہاشم

- ۳۷۲ ان الصدقة لا تنفی لمحمد و لا لآل محمد انما هی او ماخ الناس

- ۱۶۰ لا یحیی اهل البيت من الصدقات شیء انما هی غسالة الا یدی ۳۷۳
- ۱۶۰ عن علی قال قلت للعباس سل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳۷۴
 یستعملک الصدقات فسأله فقال ما کنت لا استعملک علی
 غسالة ذنوب الناس۔
- ۱۶۱ ان آل محمد لا یحل لهم الصدقة و ان مولی القوم من انفسهم ۳۷۵
- ۱۶۱ کان آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تحل لهم الصدقة ۳۷۶
 فجعل لهم خمس الخمس
- ۱۶۳ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لا تحل لنا الصدقة ۳۸۳
- ۱۶۳ ان الصدقة لا تحل لنا ۳۸۵
- ۱۶۳ انا آل محمد لا تحل لنا الصدقة ۳۸۶
- ۱۶۵ لا یحل لکم اهل البيت من الصدقات شیء ۳۸۷
- ۱۶۵ لا یحل لآل محمد منهما شیء ۳۸۸

باب الصدقة

- ۸۹ عن سعد بن عبادۃ انه قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای ۲۰۰
 الصدقة افضل قال الماء فحفر بیثرا و قال هذه لام سعد
- ۹۰ ما علی احدکم اذا اراد ان یتصدق لله صدقة تطوعا ان يجعلها ۲۰۴
 عن والديه اذا کانا مسلمین فیکون لوالديه اجرها وله مثل
 اجورهما بعد (بغیر) ان لا ینقص من اجورهما شیء۔
- ۹۱ افضل الصدقة الماء ۲۰۷
- ۹۱ جہاں پانی نہ ملتا ہو کسی کو پانی پلانا ایک جان کو زندہ کرنے کی مثل ہے اور ۲۰۸
 جہاں پانی ملتا ہو وہاں پلانا غلام کو آزاد کرنے کے مثل ہے
- ۹۱ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تسلیم علی من لقی صدقة ۲۰۹
- ۹۱ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسمک فی وجه ۲۱۰
 اخیک صدقة

- ۲۱۱ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم دل الطريقة صدقة
- ۲۱۲ ارشاد الرجل في ارض الضلال صدقة
- ۲۱۳ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اسماع الاصم صدقة
- ۲۱۴ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا رجل يتصدق
على هذا فيصلى معه
- ۲۱۶ اذا تصدق احدكم بصدقة تطوعا فليجعلها عن ابويه فيكون
لهما اجرها فلا ينقص من اجره شيء
- ۲۱۷ من حج عن ابيه او عن امه فقد قضى عنه حجته و كان له فضل
عشر حجج
- ۲۲۵ اليد العليا خير من اليد السفلى
- ۲۳۲ ما اطعمت زوجك فهو لك صدقة و ما اطعمت ولدك فهو لك
صدقة و ما اطعمت خادمك فهو لك صدقة و ما اطعمت
نفسك فهو لك صدقة۔
- ۳۷۷ ایک بی بی انصاریہ در اقدس پر حاضر ہوئیں اور حضرت بلال کی زبانی
عرض کرا بھیجا کہ ہم اپنے صدقات اپنے اقارب کو دیں حضور پر نور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لہما اجران اجر القرابة و اجر
الصدقة
- ۳۷۸ ان الصدقة على المسكين صدقة و على ذی الرحم اثتان صدقة
وصلة
- ۳۷۹ يا امة محمد والذي بعثني بالحق لا يقبل الله صدقة من رجل
وله قرابة محتاجون الى صلته و يصرفها الى غيرهم والذي
نفسى يده لا ينظر الله اليه يوم القيمة
- ۳۸۱ ما المعطى من سعة بافضل من الاخذ اذا كان محتاجا
- ۳۸۲ لاتحل الصدقة لغنى ولذى مرة سوى
- ۴۰۰ تصدقوا على اهل الادبان كلها

- ۱۷۲ ہر جاندار سے بھلائی صدقہ ہے ۳۱۰
- ۱۹۵ صاحب نصاب کے روزے معلق رہتے ہیں جب تک یہ صدقہ ادا نہ کرے گا۔ ۳۶۲
- ۴۲۵ اذ اتاہ سعد بن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا رسول اللہ امی ماتت فای الصدقة افضل قال سقی الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد ۶۹
- ۴۲۵ الا رجل يتصدق على هذا فيصلي معه ۷۰
- ۴۲۵ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم كل سلامي من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس تعدل بين الاثنين صدقة بينهما و تعين الرجل على دابته فتحمل عليها او ترفع له عليها متاعه صدقة و الكلمة الطيبة صدقة و دل الطريق صدقة و تمييط الاذى عن الطريق صدقة ۷۱
- ۴۲۶ ما من رجل يصاب بشيء في جسده فيتصدق به الا رفعه الله به درجة و حط عنه خطيئة ۷۲
- ۴۲۶ في حديث ابي هريرة المار كل خطوة تخطوها الى الصلاة صدقة ۷۳
- ۴۲۶ وجاء في حديث كل تكبيرة صدقة ۷۴
- ۴۲۶ قال صلى الله تعالى عليه وسلم كل معروف صدقة ۷۵
- ۴۲۶ في حديث جابر هذا و ما انفق المسلم من نفقة على نفسه و اهله كتب له بها صدقة ۷۶

باب الهدية

- ۳۵۲ انى نهيت عن زبد المشركين ۱۲۹
- ۳۵۲ انى لا تقبل شياً من المشركين ۱۳۰
- ۳۵۲ انى لا اقبل هدية مشرك ۱۳۱
- ۳۶۸ قال صلى الله تعالى عليه وسلم هي لها صدقة و لنا هدية ۴۸

- ۶۱ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان فلانا اهدى الى
ناقة فعوضته منه ست بكرات
- ۶۲ استعمل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رجلا على الصدقة
فلما قدم قال هذا لكم و هذا لي قال صلى الله تعالى عليه
وسلم هلا جلس في بيت ابيه او بيت امه فينظر ايهدي له ام لا
- ۱ ليس لنا مثل السوء العائد في هبته كالعائد يعود في قبته
- ۲ مثل الرجل يعطى العطية ثم يرجع فيها كمثل الكلب اكل حتى
اذا شبع قاء ثم يرجع في قبته
- ۳ بشير بن الخصاصيه رضى الله تعالى عنه نے اپنے صاحبزادے نعمان کو
ایک غلام بہہ کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
انور میں حاضر ہوئے کہ ان کی ماں چاہتی ہیں کہ حضور ان پر گواہ
ہو جائیں ارشاد فرمایا اكل بنك نحت مثل هذا عرض كى نه
فرمایا لا تشهدنى على جور

باب الحج

- ۲۰۳ من حج عن والديه بعد وفاتهما كتب الله له عتقا من النار
وكان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غير ان ينقص من
اجورهما شئ
- ۲۰۵ اذا حج للرجل عن والديه تقبل منه و منهما و استبشرت
لرواحها و كتب عند الله برا۔
- ۲۰۶ من حج عن ابويه و لم يحجا اجزاء عنهم و بشرت ارواحهما
في السماء و كتب عند الله برا
- ۲۱۵ من حج عن ميت فللذی حج عنه مثل اجره
- ۵۰۹ حضور سيد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمرہ فی رمضان
تعدل حجة معی

- ۲۲۱ جو مال حرام لیکر حج کو جاتا ہے وہ نیک کتاب ہے فرشتہ جواب دیتا ہے لا لیک و لا سعیدیک و حجک مردود علیک حتی ترد مافی یدیک ۵۲۹
- ۳۲۳ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الکعبة تحشر کالعروس المزفوفة (قال الشارح الی بعلها) و کل من حجها یتعلق باستارها یسعون حولها حتی یتدخل الجنة فیدخلون معها۔ ۶۳
- ۳۲۳ عن عائشة قالت قلت یا رسول اللہ الا نتخذ لک بمنی شیاً تستطل فیہ فقال یا عائشة انها اناخ لمن سبق۔ ۹۳

باب فضائل مکة

- ۲۱۹ ما من بلد یواخذ العبد فیہا بالهمة قبل العمل الا مکة ۵۲۵
- ۲۲۰ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطیبة اصیبها بمکة اعز علی من سبعین خطیبة بغيرها۔ ۵۲۷

باب فضیلة المدينة

- ۷۶ انها طیبة تنفی الذنوب کما تنفی الکبیر خبث الفضة ۱۷۳
- ۲۲۰ قال سعید بن المسیب للذی جاء من اهل المدينة یطلب العلم ارجع المدينة فانا نسمع ان ساکن مکة لا یموت حتی یکون الحرم عنده بمنزلة الحل لما یتحل من حرمها ۵۲۶
- ۲۲۱ المدينة افضل من مکة ۵۳۰
- ۲۲۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کیلئے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔ ۵۳۸

باب فی ماء زمزم

- ۶۸ آية ما بیننا و بین المناقبین انہم لا یتضلعون من زمزم ۱۶۲
- ۲۲۳ زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کیلئے ہے ۵۳۳

باب فضیلة العرب

- ۳۰۴ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یجتمع فی لرض العرب دینان ۴

باب رؤیة الهلال

- ۱۷۸ صوموا الرویة و افطروا الرویة ۴۳۰-
- ۱۷۸ فان غم علیکم فاکملوا العدة ثلثین ۴۳۲
- ۱۷۸ ان الله امده لرؤیة ۴۳۳
- ۱۷۹ رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم نے ایک بار رسول انجمن مبارک
تین دفعہ اٹھا کر فرمایا الشهر هكذا و هكذا یعنی تیس دن کا
نور ایک بار رسول انجمن مبارک تین دفعہ اٹھائیں مگر اخیر میں ایک
انجمن مبارک بند فرما کر فرمایا الشهر هكذا و هكذا یعنی
۲۹ دن کا۔
- ۱۷۹ لا تقدموا الشهر حتى تروا الهلال و تکملوا العدة ۴۳۶
- ۱۸۳ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم انا امة امیة لا نکتب
و لا نحسب ۴۳۰
- ۱۸۴ من اقترب الساعة انتفاخ الالهة ۴۳۴
- ۱۸۴ من اقترب الساعة ان یرى الهلال قبلا و یقال هو لیلین ۴۳۵
- ۱۸۴ عن سعید بن فیروز قال خرجنا للعمرة فلما نزلنا یطین نخلة قال
ترأینا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث و قال بعض القوم
هو ابن لیلین قال فلینا ابن عباس فقلنا انا رأینا الهلال فقال
بعض القوم هو ابن ثلاث و قال بعض القوم هو ابن لیلین فقال
ای لیلہ رأیتموہ قال قلنا لیلہ کذا و کذا فقال ان رسول الله
صلی الله تعالی علیه وسلم منہ للرویة فهو للیلہ رأیتموہ
- ۱۸۸ ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم کان اذا رأى الهلال صرف
وجهه عنه۔ ۴۳۷
- ۱۸۸ حضور پر نور صلی الله تعالی علیه وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا یا عائشہ
استعیدی بالله من شر هنا فان هذا هو الفلسق اذا قرب ۴۳۸
- ۱۸۸ صوموا الرویة و افطروا الرویة فان اغمی علیکم فاکملوا عدة
شعبان ثلثین۔ ۴۳۹

- ۱۸۹ ۴۵۰ انا امة امية لا نكتب و لا نحسب الشهر هكذا و هكذا و الشهر هكذا و هكذا۔
- ۱۹۰ ۴۵۳ احصوا هلال شعبان لرمضان۔
- ۱۹۰ ۴۵۴ (رویت ہلال کی دعائیں) اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد لله لا حول و لا قوة الا بالله اللهم انى استلک من خیر هذا الشهر و اعوذ بک من شر القدر و من شر يوم المحشر۔
- ۱۹۰ ۴۵۵ هلال خیر و رشد آمنت بالذی خلقک
- ۱۹۱ ۴۵۶ اللهم انى استلک من خیر هذا، اللهم انى استلک من خیر هذا الشهر و خیر القدر و اعوذ بک من شره
- ۱۹۱ ۴۵۷ اللهم اهلہ علينا باليمن و الايمان و السلامة و الاسلام
- ۱۹۱ ۴۵۸ والتوفیق لما تحب و ترضی، و الکسینة و العافية و الرزق الحسن، ربی و ربک اللہ
- ۱۹۱ ۴۵۹ الحمد لله الذی ذهب بشهر کذا، استلک من خیر هذا الشهر و نوره و برکته و هداه و طهوره و معافاته، اللهم لرزقنا خیره و نصره و برکته و فتحه و نوره و نعوذ بک من شر و شرما بعده مومص۔
- ۱۹۱ ۴۶۰ شهر ان لا ینقصان جميعا فى سنة و اخلة
- ۱۹۲ ۴۶۱ شهر اعيد لا یكونان ثمانية و خمسين يوما
- ۱۹۹ ۴۷۱ حدیث کریب کہ انہوں نے ملک شام میں رمضان مبارک کا چاند شب جمعہ کو دیکھا پھر مدینہ طیبہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آکر بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا ہم نے شب شنبہ کو دیکھا تو ہم اپنے ہی حساب سے ۳۰ پورے کریں گے۔ کریب نے کہا کیا آپ امیر مویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت و حکم پر اتقانہ کریں گے فرمایا لا ہکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

باب الصوم

- ۴۲۳ عن ابی امامة الباهلی قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ ۱۷۵
 علیه وسلم یقول بیننا انا ناکم اتانی رجلان فاخذ بضبعی فاتیابی
 جبلا وعرا (و ساق الحدیث الی ان قال) ثم انطلق بی فاذا انا
 بقوم معلقین بعراقیهم مشقة اشداقهم تسیل اشداقهم دما قال
 قلت من هؤلاء قال الذین یفطرون رمضان قبل نحلة صومهم
- ۴۲۶ من افطر یوما من رمضان من غیر رخصة و لا مرض لم یقضه ۱۷۶
 صوم الدهر کله و ان صامه
- ۴۲۹ من تقرب فیہ (الی فی شهر رمضان) بنحیلة من الخیر کان ۱۷۷
 کمن ادى فریضة فیما سواه و من ادى فریضة فیہ کان کمن
 ادى سبعین فریضة فیما سواه
- ۴۳۷ من صام یوم الشک فقد عصی ابا القاسم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۱۷۹
- ۴۶۲ کے بعد لا یصوم احد عن احد و لا یصلی احد عن احد ۱۹۵
- ۴۶۵ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یدرکه الفجر ۱۹۶
 وهو جنب من اهله ثم یغتسل و یصوم
- ۴۶۶ ان رجلا قال لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو واقف ۱۹۷
 علی الباب و انا اسمع یا رسول الله انی اصبح جنبا و انا ارید
 الصیام فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انا اصبح
 جنبا و انا ارید الصیام فاغتسل و اصوم فقال الرجل یا رسول
 الله انک لست مثلنا قد غفر الله لك ماتقدم و ما تاخر فغضب
 رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قال انی ارجو ان اکون
 اخشاکم لله و اعلمکم مما اتقی۔
- ۴۸۸ الصوم لی و انا اجزی به ۲۰۶
- ۴۹۵ فی رجب یوم و لیلۃ من صام ذلك الیوم و قام تلك اللیلۃ کان ۲۰۹
 کمن صام الدهر مائة سنة وهو لثلاث بقین من رجب و فیہ بعث
 الله تعالیٰ محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

- ۲۰۹ فی رجب لیلة یکتب للعامل فیها حسنات مائة سنة و ذلك
لثلاث بقین من رجب فمن صلی فیہ اثنتی عشر رکعة یقراء فی
کل رکعة فاتحة الكتاب و سورة من القرآن و یتشهد فی کل
رکعة و یسلم فی آخر هن ثم یقول سبحن الله و الحمد لله و
لا اله الا الله و الله اکبر مائة مرة و یتغفر مائة مرة و یصلی
علی النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم مائة مرة و یدعو لنفسه
بما شأ من دنیاہ او آخرته و یصبح صائما فان الله یتجیب
دعاءه کله الا ان یدعو فی معصية۔
- ۲۱۰ بعثت نبیا فی السابع و العشرین من رجب من صام ذلك الیوم و
دعا عند افطاره كانت کفارة عشر سنین۔
- ۲۱۰ من صام یوم سبع و عشرين من رجب کتب الله له صیام ستین
شهرًا وهو الیوم الذی هبط فیہ جبریل علی محمد صلی الله
تعالیٰ علیہ وسلم بالرسالة۔
- ۲۱۱ ما من ایام احب الی الله تعالیٰ ان تعبد له فیها من عشر ذی
الحجة یعدل صیام کل یوم منها بصیام سنة و قیام کل لیلة منها
بقیام لیلة القدر۔
- ۲۱۱ سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفة
قال ینکفر السنة الماضية و الباقية۔
- ۲۱۱ من صام یوم عرفة غفر له ذنب ستین متابعین۔
- ۲۱۱ صیام یوم عرفة کصیام الف یوم۔
- ۲۱۲ من صام یوم عرفة غفر له سنة امامه و سنة خلفه و من صام
عاشوراء غفر له سنة۔
- ۲۱۲ من صام یوما من المحرم فله بكل یوم ثلاثون حسنة
- ۲۱۲ افضل الصوم بعد رمضان شعبان لتعظیم رمضان
- ۲۱۲ من صام یوم سبع و عشرين من رجب کتب الله تعالیٰ صیام
ستین شهرًا۔

۲۱۲ شش عید و لیام بیض کہ دونوں میں ہر ایک سال بھر کے روزوں کا ثواب ۵۰۸
 لاتا ہے، اور روزہ دو شنبہ و روزہ پنجشنبہ و روزہ چہار شنبہ و پنجشنبہ کہ دوزخ
 سے آزاد ہیں و روزہ چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو جنت میں گوہر و یاقوت و زبر
 جد کا گھر بناتے ہیں بلکہ روزہ جمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پنجشنبہ یا شنبہ
 بھی شامل ہو مروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔

۲۱۰ ان احب الصيام الى الله تعالى صيام داؤد و احب الصلوة الى ۳۳
 الله عزوجل صلوة داؤد۔

باب الافطار

۲۰۰ لا تزال امتی بخیر ما عجلوا الفطر و اخروا السحر ۴۷۲

۲۰۰ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی ۴۷۳
 رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات و ان لم تکن تمیرات
 فحسا حسوات من ماء

۲۰۱ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللهم لك ۴۷۴
 صمت و علی رزقك افطرت

۲۰۳ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال الحمد ۴۷۵
 لله الذی اعاننی فصمت و رزقنی فافطرت

۲۰۳ اذا افطر قال اللهم لك صمنا و علی رزقك افطرتنا فتقبل منا انك ۴۷۶
 انت السميع العليم

۲۰۳ اذا افطر قال ذهب الظمأ و ابتلت العروق و ثبت الاجر انشاء ۴۷۷
 اللہ تعالیٰ۔

۲۰۴ ان احب عبادی الی اعجلهم فطرا ۴۷۸

۲۰۴ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان صائما امر ۴۷۹
 رجلا فاوفی علی شیء فاذا قال غابت الشمس افطر

۲۰۴ امر رجلا یقوم علی نثر من الارض فاذا قال وجبت الشمس افطر ۴۸۰

- ۲۰۴ ۳۸۱ كانت عائشة تقول رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو صائم يترصد غروب الشمس بتمرة فلما توارت القاهما في فيه
- ۲۰۶ ۳۸۹ من فطر فيه (الى في رمضان) صائما كان مغفرة لذنوبه و عتق من النار و كان له مثل اجره من غير ان ينقص من اجره شئ قالوا يا رسول الله ليس كلنا يجد ما يفطر الصائم
- ۲۰۷ ۳۹۰ في رواية افرأيت من لم يكن عنده قال فقبضة من طعام قلت افرأيت ان لم تكن عنده لقمة خبز قال فمذقة من لبن قال افرأيت ان لم يكن عنده قال فشربة من ماء
- ۲۰۷ ۳۹۱ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم جاء الى سعد بن عباد فجاء بخبز وزيت فاكل ثم قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم افطر عندكم الصائمون و اكل طعامكم الابرار و صلت عليكم الملائكة.
- ۲۰۷ ۳۹۲ و في لفظ افطرونا مرة مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقربوا اليه زيتا فاكل و اكلنا حتى فرغ قال اكل طعامكم الابرار و صلت عليكم الملائكة و افطر عندكم الصائمون.
- ۲۰۸ ۳۹۳ اذا قرب الى احدكم طعامه وهو صائم فليقل بسم الله و الحمد لله اللهم لك صمت و على رزقك افطرت و عليك توكلت سبحنك و بحمدك تقبل مني انك انت السميع العليم.
- ۲۰۸ ۳۹۴ كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا افطر قال بسم الله اللهم لك صمت و على رزقك افطرت.

باب الاضحية

- ۹۳ ۲۲۰ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ضحى بكبشين املحين احدهما عن نفسه و الآخر عن امته
- ۹۳ ۲۲۱ زاد ابن ماجه ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحيد و شهد له بالبلاغ و ذبح الآخر عن محمد و آل محمد.

- ۲۲۲ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم عند التضحية اللهم لك و منك
عن محمد و امته
- ۲۲۳ عهد الينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان تنسك
للروية فان لم نره و شهد شاهدا عدل نسكنا بشهادتهما۔
- ۲۹۹ ما من ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله تعالى من هذه
الايام (العشر) قالوا يا رسول الله ولا الجهاد في سبيل الله قال
ولا الجهاد في سبيل الله الا رجل خرج بنفسه و ماله ثم لم
يرجع من ذلك بشئ۔
- ۱۳۲ من كان له سعة و لم يضح فـ: يقربن مصلانا۔
- ۲۴ ذبح النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يوم الذبح كبشين اقرنين
املحين موجوتين فلما وجههما قال اتى و جهت و جهى للذى
فطر السموات و الارض
- ۲۵ ضحى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بكبشين املحين فرأته
واضعا قدمه على صفائحهما يسمي و يكبر فذبحهما بيده
- ۳۹ قال اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يا رسول
الله ما هذه الاضاحى قال سنة ابيكم ابراهيم عليه الصلاة و
السلام قالوا فما فيها يا رسول الله قال بكل شعرة حسنة قالوا
فالصوف يا رسول الله قال بكل شعرة من الصوف حسنة۔
- ۳۶ ضحى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن نسائه بالبقر
- ۳۷ امرنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان نشترك فى الابل
و البقر كل سبعة منافى بدنة۔
- ۳۸ اشتركتنا مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فى الحج و العمرة
كل سبعة منا بدنة فقال رجل لعابر ايشترك فى البقر ما يشترك
فى الحزور فقال ما هى الا من البدن۔
- ۳۹ قال كنا مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فحضر الاضحى
فذبحنا البقرة عن سبعة۔

- ۴۲۰ ۵۵ نہی ان یضحی بالشرقاء و المقابلة و المدابرة و الخرقاء
- ۴۲۱ ۵۶ عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان نستشرف العين و الاذن۔
- ۴۲۱ ۵۷ انه قال استشرفوا العين و الاذن۔
- ۴۲۱ ۵۸ عن عائشة قالت قالوا يا رسول الله ان الناس يتخذون الاسقية من ضحايهم و يحملون فيها الودك فقال و ماذا قالوا نهيت ان توكل لحوم الاضاحي بعد ثلث قال انما نهيتكم من اجل الدافة فكلوا و ادخروا و تصدقوا۔
- ۴۲۳ ۵۹ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انا كنا نهيناكم عن لحومها ان تاكلوها فوق ثلث لكي تسعكم جاء الله بالسعة فكلوا و ادخروا و اتحروا الا و ان هذا الايام ايام اكل و شرف و ذكر الله عزوجل۔
- ۴۲۳ ۶۰ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم كلوا و ادخروا و تصدقوا۔
- ۴۲۳ ۶۳ في حديث سلمة بن الاكوع كلوا و اطعموا و ادخروا۔
- ۴۲۳ ۶۴ من حديث بريدة رضى الله تعالى عنه كلوا ما بداء لكم و اطعموا و ادخروا۔
- ۴۲۳ ۶۵ من رواية ابي سعيد الخدرى كلوا و اطعموا و احبسوا و ادخروا۔
- ۴۲۳ ۶۶ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من باع جلد اضحية فلا اضحية له۔
- ۴۲۷ ۷۷ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اهدى عام الحديبية جملا كان لابي جهل في راسه برة من فضة و في رواية من ذهب يغيظ بذلك المشركين۔
- ۴۲۷ ۷۸ عن على امرني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان اتصدق بحلال البدن التي نحررت و بحلوودها۔

- ۴۲۷ عن علی، امرنی فقسمت لحومها ثم امرنی فقسمت جلالها و جلودها۔ ۷۹
- ۴۲۸ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ و ان یقسم بدنہ کلها لحومها و جلودها و جلالها۔ ۸۰
- ۴۲۸ اهدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مائة بدنة فامرنی بلحومها فقسمتها ثم امرنی بجلالها فقسمتها ثم بجلودها فقسمتها۔ ۸۱
- ۴۲۸ امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ و ان اتصدق لحومها و جلودها و اجلتها۔ ۸۲
- ۴۲۸ عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یجلل بدنة القباطی و الانماط و الجلل ثم یبعث بها الی الکعبة فیکسوها اياها۔ ۸۳
- ۴۲۸ مالک انه سأل عبد اللہ بن دینار ما کان عبد اللہ بن عمر یصنع بجلال بدنہ حین کسیت الکعبة هذه الکسوة قال کان یتصدق بها۔ ۸۴
- ۴۲۹ ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان یجلل بدنہ الانماط و البرود و الحبر حتی ینخرج من المدينة ینزعها فیطویها حتی ینحرف یوم عرفة فیلبسها اياها حتی ینحرفها ثم یتصدق بها قال نافع و ربما دفعها الی بنی شیبہ۔ ۸۵
- ۴۲۹ خطبة حجة الوداع هي که حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دہم ذی الحجہ کو ارشاد فرمایا الزمان قد استدار کھیتہ یوم خلق اللہ السموات و الارض و فیہ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای شہر هنا قلنا اللہ و رسوله اعلم قال ایس ذو الحجۃ قال فای یوم هنا قلنا اللہ و رسوله اعلم قال ایس یوم النحر۔ ۸۶
- ۴۳۰ عن زیاد بن جبیر رأیت ابن عمر اتی علی رجل قد اناخ بدنہ ینحرفها قال ابعتها فیما مقبده سنة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۸۷

باب العقیقة

- ۴۳۰ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الحسن و الحسین ۸۸
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبشا کبشا۔
۴۳۰ الغلام مرتہن بعقیقته۔ ۸۹

باب الذبح

- ۳۳۱ لعن اللہ من ذبح لغير اللہ ۸۸
۳۳۱ من ذبح لضيفه ذبیحة كانت فدائه من النار ۸۹
۴۰۶ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذکاة ما بین اللبة و اللحين ۳۰
۴۱۸ انهر الدم بما شئت و اذکر اسم اللہ ۴۴
۴۱۸ کل ما فری الاوداج ۴۵

باب الدین یسر

- ۳۰۴ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدین النصیح لكل ۳
مسلم
۳۳۳ الدین النصیحة لله و لکتابه و لرسوله و لائمة المسلمین و ۹۶
عامتهم
۳۹۷ یسروا ولا تعسروا و بشروا ولا تنفروا۔ ۵

باب الضلالة و البدعة

- ۲۰ من دعا الی ضلالة ان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعه لا ینقص ۴۰
ذلك من آثامهم شیاً
۲۳۷ ایاکم و ایاهم لا یضلونکم و لا یفتنونکم ۴۳
۲۳۹ من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام ۵۱
۲۳۹ لا تقولوا للمنافق یا سید فانه ان یکن سیداً فقد استخظتم ربکم ۵۲
عزوجل
۲۳۹ اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربه ۵۳

۲۵۰	اصحاب البدع كلاب اهل النار	۵۵
۲۵۰	اهل البدع كلاب اهل النار	۵۶
۲۵۰	اهل البدع شر الخلق و الخلیقة	۵۷
۲۵۰	لا تجالسوهم و لا تشاربوهم و لا تواكلوهم و لا تناكحوهم	۵۸
۳۱۳	لا تجالسوهم و لا تواكلوهم و لا تشاربوهم و اذا مرضوا فلا تعدوهم و اذا ماتوا فلا تشهدوهم و لا تصلوا عليهم و لا تصلوا معهم	۲۲
۳۱۳	من احب قوما حشره الله معهم	۲۳
۳۱۳	من هو الكفرة فهو معهم	۲۴
۳۱۵	سيأتي قوم لهم نبي يقال لهم الرافضة يطعنون السلف و لا يشهدون جمعة و لا جماعة فلا تجالسوهم و لا تواكلوهم و لا تشاربوهم و لا تناكحوهم و اذا مرضوا فلا ودوهم و اذا ماتوا فلا تشهدوهم و لا تصلوا عليهم و لا تصلوا معهم-	۲۵
۳۲۱	من سن في الاسلام سنة سيئة فعلية وزرها ووزر من عمل بها الى يوم القيمة لا ينقص من اوزارهم شأ	۵۵

باب الكفر

۲۲۶	الدواين ثلثة فديران لا يغفر الله منه شيئاً و ديوان لا يعبأ الله منه شيئاً و ديوان لا يترك الله منه شيئاً فلما الديوان الذي لا يغفر الله منه شيئاً فالاشراك بالله و اما الديوان الذي لا يعبأ الله منه فظلم العبد نفسه فيما بينه و بين ربه من صوم يوم تركه لو صلاة تركها فان الله تعالى يغفر ذلك ان شاء و يتجاوز و اما الديوان الذي لا يترك الله منه شيئاً فمظالم العبد بينهم القصاص لا محالة-	۱۱۳
۲۲۶	ايما امراء قال لانيه كافر فقد باء بها احدهما زاد مسلم ان كان كما قال و الا رجعت عليه-	۳۹
۲۲۶	عن ابي زر، ليس من دعا رجلا بالكفر او قال عدو الله و ليس كذلك الا عاد عليه-	۳۰

۳۰۷ ایما امری: قال لآخیه کافر فقد بآء بها احدهما فان کان کما
قال و الارجعت علیه ۶

۳۳۷ انی اشهد عدد تراب الدنیا ان مسیلمة کذاب ۸۱

باب البیوع

۱۷۱ ما من عبد یبوع تالدا الا سلط الله علیه تالفا ۳۰۴

۱۷۱ من باع عقر من غیر ضرورة سلط الله علی ثمنها تالفا یتلفه ۳۰۵

۳۵۸ نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع العربان ۱

۳۵۸ نهی عن بیع ما لیس عند الانسان و رخص فی السلم ۲

۳۵۸ نهی عن بیع ما لیس عنده و عن بیع و شرط ۳

۳۵۸ نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن سوم الرجل ۴

علی سوم اخیه

۳۵۹ عن جابر قال غدوت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۶

و انا علی ناضح قد اعی فلا یکارد یشیر فتلاحق بی النبی صلی

الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ما لبعیرک فقلت قد اعی فتخلف

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فزجره فدعاه فما زال

بین یدی الابل قدامها یشیر فقال لی کیف ترى بعیرک فقلت

بخیر قد اصابته برکتک فقال اقتبعه باوقیه فبعته علی ان لی فقار

ظهره الی المدینة فلما قدم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

وسلم المدینة غدوت علیه بالبعیر فاعطانی ثمنه و رده علی-

۳۶۰ قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا ۷

کیف شتم-

۳۶۰ لا تاخذ الا سلمک او راس مالک ۸

۳۶۶ حضور اقدس صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے ایک پاجامہ خریدی اور قیمت ۲۱

کی چاندھی وزن کرنے والے سے فرمایا زن و ارجح

۳۷۳ نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الکائی ۵۱

بالکائی

- ۳۷۳ ۵۲ اذا اختلف هذا الاصناف فيبيعوا كيف شئتم
- ۳۷۳ ۵۳ قال عليه الصلوة و السلام اذا تبايعتم بالعينة و اتبعتم اذئاب البقر ذلتتم و ظهر عليكم عدوكم۔
- ۳۷۵ ۵۸ قال صلى الله تعالى عليه وسلم للوزان في ثمن سراويل اشتراها زن و ارجح
- ۳۸۳ ۷۷ قال صلى الله تعالى عليه وسلم الا هاء و هاء۔
- ۳۹۷ ۶ ثلثة انا خصمهم يوم القيامة و من كنت خصمه خصمته رجل اعطى بي ثم غدر و رجل باع حرا و اكل ثمنه و رجل استاجر اجيرا فاستوفى منه و لم يوفه اجره
- ۴۰۱ ۹ نهى انبي صلى الله تعالى عليه وسلم من بيع الشرط
- ۴۰۲ ۱۵ من لم يزر المخابرة فليؤذن بحرب من الله و رسوله
- ۴۰۴ ۲۱ اذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعة۔

باب الربوا

- ۱۵۶ ۳۶۷ زيد بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سود کی بعض صورتیں حلال بتاتے تھے یہاں تک کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ زید کو خبر دیدو کہ اگر وہ اس قول سے باز نہ آئے تو انہوں نے جو حج و جہاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب کیا اللہ تعالیٰ اسے باطل فرمائے گا۔
- ۱۵۷ ۳۷۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیر پر عامل بنا کر بھیجا وہ عمدہ خرے وہاں سے لائے، فرمایا کیا خیر کے سب خرے ایسے ہی ہیں عرض کی نہیں یا رسول اللہ واللہ کہ ہم چھ سیر خرموں کے بدلے یہ خرے تین سیر لور نو سیر دے کر اس کے چھ سیر خریدتے ہیں فرمایا لا تفعل بع الجمع بالدرہم ثم اتبع بالدارہم جنیبا۔

۱۵۷. بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ برنی چھوہارے کے عمدہ قسم ہیں خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے فرمایا یہ کہاں سے آئے عرض کی ہمارے پاس ناقص چھوہارے تھے ان کے چھ سیر دے کر یہ تین سیر لئے فرمایا اوہ عین الربا عین الربا لا تفعل و لکن اذا اردت ان تشتري فبع التمر ببيع آخر ثم اشتر به۔
- ۳۶۱ ۱۵ کل قرض جر منفعة فهو ربا
- ۳۶۱ ۱۶ لعن الله آكل الربا و موكله و كاتبه و شاهده
- ۳۶۱ ۱۷ لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم آكل الربا و موكله و كاتبه و شاهده و قال هم سواء
- ۳۶۲ ۱۸ من اكل درهما من ربا فهو مثل ثلث و ثلثين زنية و من نبت لحمه من سحت فالنار اولى به۔
- ۳۶۲ ۱۹ للدرهم يصيبه الرجل من الربا اعظم عند الله من ثلثة و ثلثين زنية يزنيها في الاسلام
- ۳۶۲ ۲۰ درهم ربا ياكله الرجل وهو يعلم اشد عند الله من ستة و ثلثين زنية۔
- ۳۶۲ ۲۱ ان الدرهم يصيبه الرجل من الربا اعظم عند الله في الخطيئة من ست و ثلثين زنية يزنيها الرجل
- ۳۶۲ ۲۲ للدرهم ربا اشد جرما عند الله من سبعة و ثلثين زنية۔
- ۳۶۳ ۲۳ الربا سبعون حوبا ايسرها كالذي ينكح امه
- ۳۶۳ ۲۴ ان الربا ابواب الباب منه عدل بسبعين حوبا اذناها فجرة كاضطجاع الرجل مع امه۔
- ۳۶۳ ۲۵ الربا احد و سبعون بابا او قال ثلثة و سبعون حوبا اذونها مثل اتيان الرجل امه۔
- ۳۶۳ ۲۶ الربا اثنان و سبعون بابا اذناهن مثل اتيان الرجل امه۔

- ۲۷ ان ابواب الربا اثنان و سبعون حوبا ادناها كالذی یأتی امه فی الاسلام۔
- ۲۸ الربا ثلث و سبعون بابا ایسرها مثل ان ینکح الرجل امه۔
- ۲۹ الربا نیف و سبعون بابا اھونھن بابا مثل من اتی فی الاسلام و درھم من ربا اشد من خمسة و ثلثین زنیۃ۔
- ۳۰ الربا سبعون بابا اھونھا مثل نکاح الرجل امه۔
- ۳۱ الربا اثنان و سبعون حوبا اصغرها کمن اتی امه فی الاسلام و درھم من الربا اشد من بضع و ثلثین زنیۃ۔
- ۳۲ الربا ثلث و سبعون حوبا ادناها حوبا کمن اتی امه فی الاسلام و درھم من الربا کبضع و ثلثین زنیۃ۔
- ۳۳ کعب احبار فرماتے ہیں لان ازنی ثلثا و ثلثین زنیۃ احب الی من آکل درھما ربا یعلم اللہ انی اکلته من ربا۔
- ۳۴ الربا ثلث و سبعون حوبا ایسرھن کان یقع الرجل علی امه۔
- ۳۵ من آکل درھم ربا و هو یعلم کان کمن زنی بامه ستا و ثلثین مرۃ۔
- ۵۵ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المغبون لا محمود و لا ماجور
- ۵۹ جاء بلال الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتمر برنی فقال لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من این هذا قال کان عندنا تمر ردی فبعت منه صاعین بصاع فقال أوہ عین الربا عین الربا لا تفعل و لکن اذا اردت ان تشتري فبع التمر ببیع آخر ثم اشتر به
- ۶۰ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعمل رجلا علی خیر فجاءہ بتمر جنیب فقال آکل تمر خیر هكذا قال لا واللہ یا رسول اللہ انا لنا خذ الصاع من هذا بالصاعین بالثلث فقال لا تفعل بع الحنص بالدراھم ثم ابتع بالدراھم جنیبا۔
- ۸۴ لعن اللہ الراشی و المرتشی و الراش الذی یحشی بینھما۔

باب الدین

- ۲۵۹ من نفس عن غريمه او محى عنه كان فى ظل العرش يوم القيامة ۸۰
- ۲۵۹ اگلی امتوں میں ایک گنہگار آدمی اپنے مدیونوں سے درگزر کیا کرتا تھا ۸۱
- جب وہ مر اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہوں سے درگزر فرمائی اور اسے جنت میں جگہ بخشی، ہوئی تعالیٰ نے فرمایا جب یہ اپنے مدیون سے درگزر کرتا تھا تو مجھے زیادہ لائق ہے کہ درگزر فرماؤں۔
- ۳۶۵ من اخذ اموال الناس يريد اداءها ادى الله عنه و من اخذ يريد ا ۳۳
- تلافها اتلفه الله۔
- ۳۶۵ من اذ ان دينا ينوى قضاءه اداه الله عنه يوم القيامة ۳۵
- ۳۶۵ من حمل من امتى دينا ثم جهد فى قضاائه ثم مات قبل ان ۳۶
- يقضيه فاناوليه
- ۳۶۵ من داین بدین و فى نفسه وفاءه ثم مات تجاوز الله عنه و ۳۷
- ارضى غريمه بما شاء۔
- ۳۶۶ ليس لنا من غشنا۔ ۳۸
- ۳۶۶ ليس منا من غش مسلما او ضره او ما كره۔ ۳۹
- ۳۶۷ عن جابر بن عبد الله قال ايت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ۴۵
- و كان لى عليه دين فقضاني و زادنى
- ۳۶۷ كان لرجل على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم سن من الابل ۴۶
- فحاء يتقاضاه فقال اعطوه فطلبوا سنة فلم يجدوا الا سنا فوقها
- فقال اعطوه فقال اوفيتى اوفاك الله فقال النبي صلى الله تعالى
- عليه وسلم ان خيركم احسنكم قضاء۔
- ۳۶۸ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لوزان زن و لرجح ۴۷

باب اداء القرض

- ۱۰ قال صلى الله تعالى عليه وسلم على اليد ما اخذت حتى توديہ ۱۳

(فی روایہ حتی تردھا)

۱۹۶ فدين الله احق ان يرضى- ۳۶۳

باب الميراث

- ۲۹ لانورث ما تركناه صدقة ۶۶
- ۳۰ فاذا مت فهو الى ولي الامر من بعدى ۶۷
- ۱۷۲ انك ان تدرؤ رثك اغنياء خير من ان تدرهم عالة يتكففون ۳۰۸
- الناس-
- ۳۳۶ من فرعن ميراث وارثه قطع الله ميراثه من الحنة ۱۰۵

باب التوكل

- ۱۶۶ توفي رجل من اهل الصفة فوجد في مئزره دينار فقال رسول ۳۹۰
- الله صلى الله تعالى عليه وسلم كية ثم توفي آخر فوجد في مئزره دينار ان فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كيتان-
- ۱۶۷ توفي رجل من اهل الصفة فوجدوا في شملته دينارين فذكروا ۳۹۱
- ذلك للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال كيتان-
- ۱۶۷ من سلمة بن الاكوع كنت جالسا عند النبي صلى الله تعالى عليه ۳۹۲
- عليه وسلم فاتي بحنازة فقال هل ترك شيأ قالوا نعم ثلثة دنانير فقال باصابعه ثلث كيات-
- ۱۶۸ من رزق في شيء فليزمه- ۳۹۵
- ۱۶۸ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳۹۸
- کے پاس کچھ خرے جمع دیکھے فرمایا یہ کیا ہے عرض کی تو خرے لغد
- لور ایک روایت ہے اعددت ذلك لا ضيفك، فرمایا اما تخشى
- ان يكون لك دخان في نار جهنم انفق يا بلال و لا تخش من ذوى العرش اقلالا-

- ۳۹۹ ایک بار انہیں بلال سے فرمایا اے بلال فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا
عرض کی اس کی کیا سبیل ہے، فرمایا جو ملے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع
نہ کرنا عرض کی کہ ایسا کیوں کر کروں فرمایا ہو ذاك او النار۔
- ۳۰۰ کن فی الدنيا كانك غریب او عابر سبیل و عد نفسك فی
اصحاب القبور اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء و اذا
امسیت فلا تحدث، نفسك بالصباح۔
- ۳۰۱ اسامہ بن زید نے ایک مہینے کے وعدے پر ایک کثیر سودیتر کو خریدی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الا تعجبون من اسامة
المشتری الی شهر ان اسامة تطویل الامل والذی نفسی ینده
ما طرفت عینائی الا وظننت ان شفری لا یلتقیان حتی یقبض الله
روحی ولا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعه حتی اقبض و
لا لقت لقمه الا ظننت انی لا اسیغها حتی اغص بها الموت و
الذی نفسی ینده ان ما توعدون لآت و ما اتم بمعجزین۔
- ۳۰۲ ایہا الناس الا تستحیون، حاضرین نے عرض کی یا رسول اللہ کس
بات سے فرمایا تجمعون ما لا تاكلون و ینون ما لا تعمرون و
تاملون ما لا تدركون الا تستحیون من ذلك۔
- ۳۱۱ عبد اللہ بن عمر کو دیوار پر کھکل لور ٹٹی درست کرتے دیکھا فرمایا اے
عبد اللہ کیا ہے عرض کی اسے درست کرتا ہوں، فرمایا الامر اسرع
من ذلك۔
- ۳۱۲ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گردن مبارک پر
دست اقدس رکھ کر فرمایا هذا ابن آدم و هذا اجله، پھر دست انور
پھیلا کر فرمایا و ثم امله و ثم امله۔
- ۳۱۳ من الدنيا دار من لا دار له ولها یجمع من لا عقل له۔
- ۳۱۴ من کثر دنیا یرید حیاة باقیة فان الحیاة یند الله الا و انی لا اکثر
دینرا و لا درهما و لا اخباء رزقا لغد

۴۱۶ ایک بار خلامہ نے پرند کا گوشت کہ آج تناول تو فرمایا تھا بچا ہوا
دوسرے دن حاضر کیا فرمایا الم انہک ان ترفعی شیاً لغد فان اللہ
یاتی برزق غد۔

۳۴۴ من استغنی باللہ اغناه اللہ و من استعفف اعفه اللہ ۹۹
۳۴۵ رب متخوض فیما شأت نفسه من مال اللہ و رسوله لیس له ۱۰۰
یوم القیمة الا النار۔

باب الکسب

۴۰۳ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اطیب ما اکل الرجل من ۱۶
کسبه و ان ولده من کسبه

باب الحلال والحرام

۲۳۲ لا یحل لمسلم ان یأخذ عصا اخیه بغير طیب نفس منه ۶

۲۳۹ یحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة ۳۰

۲۴۲ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا یحرم الحرام و ۳۲
الحلال

۳۶۰ لا یحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفسه ۱۰

۳۶۰ لا یحل لمسلم ان یأخذ عصا اخیه بغير طیب نفس منه قال ۱۱
ذلک لشدة ما حرم اللہ من مال المسلم علی المسلم

۴۰۳ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان ۱۹
یأخذ عصا اخیه بغير طیب نفس منه قال ذلک لشدة ما حرم اللہ
من مال المسلم علی المسلم

۴۰۶ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکره من الشاة ۳۱
سبعاً المرلرة و المثانة و الحیاء و الذکر والاثین و الغدة و الدم
و کان احب الشاة الیه مقلعها۔

- ۳۲ قدم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم المدينة وهم يحبون
اسنمة الابل و يقطعون اليات الغنم فقال صلى الله تعالى عليه
وسلم ما يقطع من البهيمة وهي حية فهو ميتة۔
- ۳۶ نهى عليه افضل الصلاة و السلام يوم خير عن لحوم الحمر
الاهلية۔
- ۳۷ نهى اكل كل ذى ناب من السباع و كل ذى مخلب من الطير
- ۳۸ عن عمرة بنت ابى طبيخ قالت خرجت مع وليدة لنا فاشترينا
جرثمة بفقير حنطة فوضعتها في زنبيل فخرج راسها من جانب
و ذنبها من جانب فمر بنا على رضى الله تعالى عنه فقال بكم
اخذت قالت فاخبرته فقال ما اطيبه و ارحصه و اوسع للعيال۔

باب النهى عن السؤال

- ۱۸۷ ان الله كره لكم ثلثا قيل و قال و كثرة السؤال و اضاعة المال
- ۱۶۳ سيد عالم صلى الله تعالى عليه وسلم نے امير المؤمنين عمر فاروق اعظم
رضى الله تعالى عنه کو کچھ عطا بھیجی انہوں نے واپس حاضر کی کہ حضور
نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسی سے کچھ نہ لینے میں بھلائی ہے فرمایا یہ
بحالت سوال ہے اور جو بے سوال آئے تو وہ ایک رزق ہے کہ مولیٰ
تعالى نے تجھے بھیجا امیر المؤمنین نے عرض کی واللہ اب کسی سے کچھ
سوال نہ کروں گا اور بے سوال جو چیز آئے گی لے لوں گا۔
- ۱۶۴ من سأل الناس وله ما يغنيه جاء يوم القيمة و مسئلته في وجهه
نموش۔
- ۱۶۸ من سأل الناس اموالهم مكررا فانما يسأل جمر جهنم فليقل
منه او يستكثر۔
- ۱۶۸ من سأل من غير فقر فانما ياكل الحمر۔
- ۳۹۶ اذا جاءك من هذا المال شيء و انت غير مشرف ولا سائل
فخذہ فتموله فان شئت كله و ان شئت تصدق به و مالا فلا
تبعه نفسك۔

باب فی اللہ عزوجل

- ۳۱۲ انت الاول فليس قبلك شيء و انت الآخر فليس بعدك شيء ۱۹
- ۳۱۳ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه كان يدعو بهو لاء الكلمات اللهم انت الاول فلا شيء قبلك و انت الآخر فلا شيء بعدك ۲۰
- ۳۱۶ اصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد۔ الاكل شيء ما خلا الله باطل ۲۹
- ۳۱۸ استحيى من الله استحياءك من رجلين من صالحى عشيرتك ۳۰
- ۳۱۸ اللهم انت الصاحب فى السفر و الخليفة فى المال والاهل والولد ۳۲
- ۳۲۰ الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا ما كان منها لله عزوجل ۸۴
- ۳۲۱ الدنيا ملعونة و ملعون ما فيها الا ما ابتغى به وجه الله تعالى ۸۶
- ۳۵۱ ان الله لا ينظر الى صوركم و اموالكم و لكن ينظر الى قلوبكم و اعمالكم۔ ۱۲۶
- ۳۶۶ ان الله طيب لا يقبل الا الطيب ۳۰

باب صفة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

- ۲۳۶ انما انا لكم بمنزلة الوالد اعلمكم ۲۰
- ۳۰۹ ام المؤمنين صديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں ارى ربك يسارع فى هواك ۱۰
- ۳۰۹ حدیث روز محشر میں ہے رب عزوجل اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا کنہم یطلبون رضائی و انا اطلب رضاك یا محمد ۱۱
- ۳۱۶ یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشياء نور نبيك ۳۳
- ۳۱۷ رب عزوجل نے نور اقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اصحاب طیبہ و ارحام طاہرہ میں رکھوں گا۔ ۳۴

- ۳۱۷ انی لا انسى و لكن انسى لیستن بی۔ ۳۵
- ۳۱۷ شیخ الانبیاء خلیل کبریا علیہ الصلاۃ و الثناء نے شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ فضائل سن کر تمام انبیاء مرسلین علیہم الصلاۃ و السلام سے فرمایا بھذا فضلکم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳۶
- ۳۱۸ ما احتلم نبی قط و انما الاحتلام من الشیطان ۳۱
- ۳۱۹ حدیث میں ہے۔ لست کا حدکم انی ایت عند ربی یطعمنی و یسقینی ۳۵
- ۳۲۱ خلقت الخلق لا عرفهم کرامتک و منزلتک عندی ولولاک ما خلقت الدنیا ۵۲
- ۳۲۳ انما انا قاسم و اللہ المعطى ۶۱
- ۳۲۳ روى ابن المبارك عن عائشة انها قالت ذکر وارسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کعب الاحبار حاضر فقال کعب الاحبار ہر روز ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور اس کے گرد حاضر رہ کر صلاۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں یو ہیں ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں حتی اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفا من الملئکة یزفونه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۶۶
- ۳۲۵ ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه اللہ و رسوله ۶۷
- ۳۲۹ انی و ان داعبتکم فلا قول الا حقا۔ ۷۰
- ۳۳۶ ما من شیء الا یعلم انی برسول اللہ الا کفرة الحن و الانس ۷۹
- ۳۵۲ جعلت لی الارض مسجد او طهورا فایما رجل من امتی ادرکته الصلوة فلیصل ۱۲۸
- باب حیاة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**
- ۲۰ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ۳۸

- ۳۱۶ ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حتى يرزق ۱۲۰
- ۳۱۶ الانبياء احياء فى قبورهم يصلون۔ ۳۱
- باب الصلاة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم**
- ۷۷ من صلى على روح محمد فى الارواح و على جسده فى ۱۷۹
الاجساد و على قبره فى القبور رأى فى منامه و من رأى فى
منامه رأى يوم القيامة شفعت له و من شفعت له شرب من
حوضى و حرم الله جسده على النار۔
- ۱۰۷ لى تعالى ملكا اعطاه اسماع الخلاق (زاد الطبرانى كلها) قائم ۲۳۰
على قبرى (زاد الى يوم القيامة) فما من احد يصلى على صلاة
البلغنيها
- ۱۰۷ كثروا الصلاة على فان الله تعالى و كل لى ملكا عند قبرى فاذا ۲۳۱
صلى على رجل من امتى قال لى ذلك الملك يا محمد ان فلان
بن فلان يصلى عليك الساعة۔
- ۱۳۶ اكثروا على من الصلاة فيه فان صلاتكم معروضة على قالوا يا ۳۲۵
رسول الله و كيف تعرض صلاتنا عليك و قد ارميت يا رسول
الله قال ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء۔
- ۱۳۷ اكثروا الصلاة على يوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملكة و ۳۲۶
ان احدا لم يصل على الاعرضت على صلاته حتى يفرغ منها۔
ابودرواء رضى الله تعالى عنه فرماتے ہیں قلت و بعد الموت قال ان
الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حتى
يرزق۔
- ۲۲۳ (دروپاک کی نسبت) رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں ۵۳۲
اذا يكفى همك و يغفرلك ذنبك۔

باب ختم النبوة

- ۳۱۱ انه سيكون فى امتى كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبى و انا ۱۳
خاتم النبیین لا نبى بعدى

- ۱۳ فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربعة نسوة و
انی خاتم النبیین لا نبی بعدی۔
- ۱۵ مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتی دارا فاکملها و احسنها
الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر اليها قال ما احسنها الا
موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء۔
- ۱۶ مثلی و مثل النبیین کمثل رجل بنی دارا فاتمها الا لبنة واحدة
فجئت انا و اتممت تلك اللبنة۔
- ۱۷ مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها و اکملها و
اجملها و ترك فيها موضع لبنة لم يضعها فجعل الناس يطوفون
بالبنیان و يعجبون منه و يقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی
النبیین موضع تلك اللبنة۔
- ۱۸ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد
فرمایا فانا اللبنة و انا خاتم النبیین

باب الشفاعة

- ۶۳ اعطيت شفاعة (هذا فی حدیث) اعطيت خمسا لم يعطهن
احد من الانبیاء قبلی
- ۶۵ اذا كان يوم القيمة كنت امام النبیین و خطیبهم و صاحب
شفاعتهم غیر فخر
- ۳۱۳ شفاعتی يوم القيمة حق فمن لم یؤمن بها لم یکن من اهلها۔

باب فضائل القرآن

- ۳۳۱ من قال فی القرآن برأیه فاصاب فقد اخطا
- ۱۶۵ من قال فی القرآن بغير علم فلیتبوء مقعده من النار۔
- ۶۲ لكل شیء عروس و عروس القرآن یرحمہ الرحمن
- ۷۲ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے مخلوق کئے

والے کو کافر بتایا۔

- ۴۳۰ ۷۳ تسعة من اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقولون من قال القرآن مخلوق فهو كافر
- ۴۳۰ ۷۴ امام جعفر صادق رضي الله تعالى عنه مخلوقيت قرآن ماننے والے کی نسبت فرماتے انہ یقتل ولا يستاب۔
- ۴۴۰ ۸۳ ان من اجلال الله اكرام ذى الشیبة المسلم و حامل القرآن غير الغالی فيه و الجافی عنه و اكرام ذى السلطان المقسط۔
- ۴۰۲ ۱۳ تعليم قرآن پر عبادہ بن صامت رضي الله تعالى عنه کو ایک کمان بھیجی گئی انہوں نے خیال کیا یہ کوئی مال نہیں اور جہاد میں کام دے گی رسول اللہ صلى الله تعالى عليه وسلم سے عرض کی فرمایا ان اردت ان يطوقك الله طوقا من نار فاقبلها۔
- ۴۱۸ ۴۲ طيوا افواهم فانها طرق القرآن

باب حامل القرآن

- ۲۸ ۱۶۵ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا مات حامل القرآن اوحى الله الى الارض ان لا تاكلى لحمه فتقول الارض اى رب كيف اكل لحمه و كلامك فى جوفه۔

باب فضيلة العلم والعلماء

- ۲۰ ۳۹ ذنب العالم واحد و ذنب الجاهل ذنبان قيل و لم يارسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال صلى الله تعالى عليه وسلم العالم يعذب على ركوبه الذنب و الجاهل يعذب على ركوبه الذنب و ترك التعلم۔
- ۳۶ ۹۳ لو كان العلم معلقا بالثريا لتناوله قوم من ابناء فارس۔
- ۴۴ ۱۰۵ اتقوا زلة العالم و انتظروا فيته
- ۱۹۷ ۴۶۷ خمس من العبادة قلة الطعم و القعود فى المسجد و النظر الى الكعبة و النظر الى المصحف و النظر الى وجه العالم

- ۴۶۸ خمس من العبادة النظر الى المصحف و النظر الى الكعبة و ۱۹۷
النظر الى الوالدين و النظر في زمزم و هي تحط الخطايا و النظر
في وجه العالم
- ۵۲۰ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال فقيه واحد اشد على ۲۱۸
الشیطان من الف عابد۔
- ۷ ثلاثة لا يستخف بحقهم الا منافق بين النفاق ذو الشیة في ۳۰۷
الاسلام و ذو العلم و امام مقسط
- ۸ عن محمد بن كعب وغيرهما قال رجل في غزوة تبوك في ۳۰۸
مجلس يوما ما رأينا مثل قرائنا هولاء ولا ارغب بطونا ولا
اكذب السنة ولا اجبن عند اللقاء فبلغ ذلك رسول الله صلى
الله تعالى عليه وسلم و نزل القرآن قال عبدالله فرأيت متعلقا
بحلقة نافذة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو يقول يا
رسول الله انا كنا نخوض و نلعب و النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم يقول ابا الله و آياته و رسوله كتم تستهزؤن۔
- ۹ ثلاثة لا يستخف بحقهم الا منافق بين النفاق ذو الشیة في ۳۰۸
الاسلام و معلم الخير۔
- ۲۳ من يرد الله به خيرا يفقه في الدين ۳۱۹
- ۶۹ ان الله يبغض الحبر السمين ۳۲۵
- ۸۲ اذا وجد احدكم كتابا فيه علم لم يسمعه عن عالم فليدع باناء ۳۳۰
و ماء فليتنفه فيه حتى يختلط سواده في بياضه۔
- ۸۵ الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا ذكر الله و ما و الاء و عالما او ۳۳۱
متعلما۔
- ۸۷ تواضعوا لمن تتعلمون منه و تواضعوا لمن تعلمونه و لا تكونوا ۳۳۱
جبابرة العلماء
- ۹۱ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلث صدقة جارية او ۳۳۲
علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له۔

باب الفتيا

۹۴	من افتى بغير علم لعنته ملكة السموات و الارض	۲۲۷
۱۹۹	من افتى بغير علم كان اثمه على من افتاه	۲۷۰
۳۷۹	اجزؤكم على الفتيا اجزؤكم على النار	۶۲
۳۹۳	رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں استفت قلبك و ان افتاك المفتون۔	۹۲

باب فضيلة امة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم

۴۰۱	قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يجتمع امتى على الضلالة	۱۰
-----	---	----

باب الاولياء

۴۰۹	الله عزوجل فرماتا ہے من عادى وليا فقد اذنته بالحرب	۱۲
-----	--	----

باب الامارة

۷۷	السلطان ظل الله فى الارض فمن اكرمه اكرمه الله ومن اهانه اهانه الله	۱۷۷
----	--	-----

۷۸	اقبل مروان يوما فوجد رجلا واضعا وجهه على القبر فاخذ مروان برقبته ثم قال هل تدري ماتصنع فاقبل عليه فقال نعم انى لم آت الحجر انما جئت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ولم آت الحجر سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول لا تبكوا على الدين اذا وليه اهله ولكن ابكو على الدين اذا وليه غير اهله	۱۸۰
----	---	-----

باب الاطاعة

۴۴	لا طاعة لاحد فى معصية الله	۱۰۶
۲۳۵	عن سماك بن حرب قال سمعت معرورا قال سمعت عمر بن الخطاب و سعد المنبر قعد دون مقعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بمقعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال اوصيكم بتقوى الله و اسمعوا و اطيعوا من و لاه	۱۷

- ۳۰۱ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ید اللہ علی الجماعۃ ۱۱
- ۳۰۱ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیکم بالجماعۃ و العامة ۱۲
- ۳۰۲ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم ۱۳

باب الولاء

- ۲۶ انا اولی بالمومنین من انفسہم ۵۵
- ۲۵۸ الولاء لحمۃ کلحمۃ النسب ۷۱
- ۲۵۸ مولی القوم من انفسہم ۷۲
- ۲۵۸ من اسلم علی یدیہ رجل فله ولاءہ ۷۳
- ۲۵۸ من اسلم من اهل فارس فهو قرشی ۷۴
- ۲۵۸ اللہ ورسولہ مولی من لا مولی لہ ۱۳

باب النکاح

- ۱۵۶ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابتداء میں جواز متعہ کے مدتوں قائل رہے ہیں یہاں تک کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے زمانہ خلافت میں ان سے فرمایا کہ اپنے ہی اوپر آزما دیکھئے اگر متعہ کرو تو میں سنگسار کروں آخر زمانہ میں اس سے رجوع کی اور فرمایا اللہ عزوجل نے زوجہ و کثیر شرعی بس ان دو کو حلال فرمایا ہے فکل فرج سواہما حرام ۳۶۶
- ۲۳۱ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البکر تستاذن فی نفسہا و اذنیہا صماتہا ۱
- ۲۳۴ الزوانی ینکحن انفسہن بغير بینة ۱۱
- ۲۳۴ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اولم ولو بشاة ۱۲
- ۲۳۴ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن السوم علی سوم اخیه و الخطبة علی خطبة اخیه ۱۳
- ۲۳۵ یا علی لا تؤخر ثلثا الصلاة اذا حانت و الجنازة اذا حضرت والایم اذا وجدت لها کفوا ۱۶

- ۲۳۵ لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها ۱۸
- ۲۳۶ لا نكاح الا بولي و شاهدی عدل ۲۱
- ۲۳۶ يا معشر الشبان من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض
للبصر و احسن للفرج و من لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء ۲۲
- ۲۳۷ رجل كانت له امة فغذاها فاحسن غذاءها ثم ادبها فاحسن
تاديبها و علمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها و تزوجها فله اجران ۲۳
- ۲۳۲ سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الرجل يتبع
المرأة حراما اينكح ابنتها او يتبع الابنة حراما اينكح امها فقال
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يحرم الحرام الحلال
انما يحرم ما كان بنكاح حلال ۳۱
- ۲۳۳ قال رجل يا رسول الله انى زويت بامرأة فى الجاهلية افانكح
ابنتها قال لا ارى ذلك و لا يصح ان تنكح امرأة تطلع من
ابنتها على ما تطلع عليه منها۔ ۳۳
- ۲۳۳ من نظر الى فرج امرأة بشهوة حرمت عليه امها و بنتها ۳۴
- ۲۳۳ ملعون من نظر الى فرج امرأة و بنتها ۳۵
- ۲۳۳ من نظر الى فرج امرأة و بنتها لم ينظر الله اليه يوم القيامة ۳۶
- ۲۳۶ ان للزوج من المرأة قلسعة ما هى لشيء ۴۱
- ۲۳۷ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے (عورتوں کو) ناقصات العقل
و الدين فرمایا۔ ۴۵
- ۲۵۲ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں فلا تعرضن على
بناتكن ولا اخواتكن ۶۳
- ۲۵۳ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الايم احق بنفسها
من وليها ۶۷
- ۲۵۷ اذا جاءكم الاكفاء فانكحوهن و لا تربصوا بهن الحدثنان ۶۹

- ۲۵۷ ۷۰ اذا اتاكم من ترضون خلقه و دينه فزوجوه الا تفعلوا تكن فتنة في الارض و فساد عريض۔
- ۲۶۶ ۱۰۱ لا يخطب الرجل على خطبة اخيه حتى ينكح او يترك
- ۲۷۰ ۱۰۳ من تزوج فقد استكمل نصف دينه فليترك الله في النصف الباقي
- ۲۷۰ ۱۰۴ مكتوب في التوراة من بلغت له ابنته اثني عشرة سنة فلم يزوجها فاصابت اثما فائم ذلك عليه
- ۲۷۵ ۱۱۹ خطبها (الى ام هاني) صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت لولدين بين يديها كفى بهذا رضيعا و بهذا ضجعا
- ۲۷۵ ۱۲۰ ام المؤمنين ام سلمة اپنے شوہر اول حضرت ابو سلمہ سے بیوہ ہوئیں امیر المؤمنین صدیق اکبر نے انہیں پیام نکاح دیا انکار کر دیا پھر فاروق اعظم نے پیام دیا انکار کر دیا پھر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا عرض کی انی امراءة غیری و انی امراءة مصیبة و لیس احد من اولیائی شہداء، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے رشک کیلئے ہم دعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے اور تمہارے بچے اللہ و رسول کے سپرد ہیں اور تمہارا کوئی ولی حاضر و غائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔
- ۲۷۶ ۱۲۱ ایک روایت میں ہے کہ من جملہ عذروں کے یہ بھی عرض کی کہ اما انا فکبیرة السن، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا اکبر منك۔
- ۲۷۶ ۱۲۲ ابن سعد ام المؤمنین ام سلمہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا بلغنی انه لیس امراءة يموت زوجها وهو من اهل الجنة وهي من اهل الجنة ثم لم تتزوج بعده الا جمع الله بينهما في الجنة
- ۲۷۷ ۱۲۳ عن سلمی بنت جابر ان زوجها استشهد فانت عبد الله بن مسعود فقالت انی امراءة استشهد زوجی و قد خطبني الرجال فابيت ان تزوج حتى القام فترجولي ان اجتمعت انا وهو ان اکون من ازواجہ قال نعم

- ۱۲۳ انا و امراء ة سفعاء الخدين كهاتين يوم القيمة و اومى بيده يزيد
بن زريع السبابة و الوسطى امراء ة يمت من زوجها ذات منصب
و جمال حبست نفسها على يتاماها حتى بانوا او ماتوا
- ۱۲۵ ايما امراء ة قعدت على بيت اولادها فهى معى فى الجنة
- ۱۲۶ انا اول من يفتح باب الجنة الا انى ارى امراء ة تبادرنى فاقول
لها مالك و من انت فتقول انا امراء ة قعدت على ايتام لى
جنهين نكاح پر قدرت نہ ہو ان کا علاج صحیح حدیث میں روزے رکھنا ارشاد
ہوا فمن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء۔ و سوق الحديث و
ان كان فى الرجال فالنساء شقائقهم بعضكم من بعض۔

باب المتعة

- ۲۶ يا ايها الناس انى كنت آذنت لكم فى الاستمتاع من النساء و
ان الله عزوجل قد حرم ذلك الى يوم القيمة
- ۲۷ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن متعة النساء
يوم خيرو عن لحوم الحمر الانسية
- ۲۸ عن ابن عباس قال انما كانت المتعة فى اول الاسلام كان
الرجل يقدم البلدة ليس له بها معرفة فيتزوج المرأة بقلر ما
يرى انه يقيم فتحفظ له متاعه و تصلح له شانه حتى اذا انزلت
الآية الاعلى ازوجههم او ما ملكت ايمانهم قال ابن عباس فكل
فرج سواهما فهو حرام۔
- ۲۹ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں ہم نے
کچھ عورتوں سے متعہ کیا فجاء رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم فنظر اليهن و قال من هولاء النسوة قلنا يا رسول الله
تمتعا منهن قال فغضب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
حتى احمرت و جتاه و تمعروجهه و قام فينا خطيبا فحمد الله
و اتنى عليه ثم نهى عن المتعة۔

باب المہر

- ۲۳۷ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار خطبہ میں
مغالات فی المہور یعنی حیثیت سے زیادہ مہر باندھنے پر انکار شدید
فرمایا حاضرین میں سے ایک بی بی انھیں آیہ کریمہ و آیتہم احلھن
قنطارا تلاوت کی جس میں سونے کا ڈھیر عورت کے مہر میں مقرر کرنا
جائز فرمایا گیا فوراً امیر المومنین نے انکار سے رجوع فرمایا اور بکمال تواضع
فرمایا اللہم کل احد افقه من عمر حتی المنخلرات فی المحال
- ۲۶۰ عن ابی سلمة قال سألت عائشة کم کان صداق النبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت کان صداقه لازواجه ثتی عشرة
اوقیة و نش قالت اتدری ماالنش قلت لا قالت نصف اوقیة
فتلك خمسة مائة دراهم
- ۲۶۱ عن امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم قالت ما علمت رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکح شیاً من نسائه ولا انکح
شیاً من بناته علی اکثر من اثتی عشر اوقیة
- ۲۶۱ عن جعفر بن محمد بن ایہ اصديق علی فاطمة درعا من حديد
- ۲۶۱ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لعلی حین زوجہ فاطمة
اعطها درعک الحطمية
- ۲۶۱ عن ابن عباس قال لما تزوج علی فاطمة قال له رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطها شیاً قال ما عندی شیء قال
ابن درعک الحطمية
- ۲۶۲ عن رجل سمع علیا یقول اردت ان اخطب الی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابنته فقلت واللہ مالی من شیء ثم
ذکرت حلتہ و عائلتہ فخطبتہا الیہ فقال وهل عندک من شیء
قلت لا قال فابن درعک الحطمية التي اعطیتک یوم کذا و کذا
قلت هو عندی قال فاعطها اياها۔

- ۲۶۲ عن علي انه خطب فاطمة فقال له النبي صلى الله تعالى عليه ۹۰
وسلم هل عندك من شيء قلت لا قال فما فعلت الدرع التي
سلحتكها يعني من مغانم بدر-
- ۲۶۲ جاء ابوبكر ثم عمر يخطبان فاطمة انى النبي صلى الله تعالى ۹۱
عليه وسلم فسكت و لم يرجع اليهما شيئاً فانطلقا الى علي
يامرانه بطلب ذلك قال علي فنبهاني لامر كنت عنه غافلا
فقلت اجر ردائي حتى آتيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
فقلت تزوجني فاطمة قال عندك شيء فقلت فرسى و بدني قال
فاما فرسك فلا بد لك منها و اما بدنك فبعها فبعتها باربعة مائة
و ثمانين درهما فجثته بها فوضعتها فى حجره صلى الله تعالى
عليه وسلم فقبض منها قبضة فقال اى بلائ ابتع بها طيبا و
امرهم ان يجهزوها فجعل لها شرير مشروط و وسادة من ادم
حشوها ليف و قال لعلي اذا اتتك فلا تحدث شيئاً حتى آتيتك
فجاءت مع ام ايمن حتى قعدت فى جانب البيت و انا فى
جانب و جاء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، الحديث
- ۲۶۳ فى رواية خطبها فزوجها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على ۹۲
اربعة مائة و ثمانين درهما، الخ
- ۲۶۳ عن انس ايضا فى حديث طويل قال فيه فى خطبة النبي صلى ۹۳
الله تعالى عليه وسلم ثم ان الله امرنى ان ازوج فاطمة من علي
بن ابى طالب فاشهدا انى قد زوجته على لربع مائة مثقال فضة
ان رضى بذلك على ثم دعاء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
بطبق من بسر ثم قال انتهبوا فانتهبنا و دخل على فبسم النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم فى وجهه ثم قال ان الله عزوجل
امرنى ان ازوجك فاطمة على اربعمائة مثقال فضة ارضيت
بذلك فقال قد رضىت بذلك يا رسول الله فقال صلى الله
تعالى عليه وسلم جمع الله شملكما و اعز جدكما و بارك
عليكما و اخرج منكما كثيرا طيبا قال انس فوالله لقد اخرج
منهما الكثير الطيب-

- ۲۶۳ ان علیا لما تزوج بنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ۹۴
 اراد ان يدخل بها فممنعه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
 حتى يعطيها شيئاً فقال يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
 ليس لي شيء فقال اعطها درعك فاعطاها درعه ثم دخل بها۔
 ۲۸۳ جو مرد و عورت نکاح کریں اور ہر کے دینے لینے کی نیت نہ رکھیں یعنی ۱۳۲
 اسے دین نہ سمجھیں وہ روز قیامت زانی و زانیہ اٹھائے جائیں گے۔

باب العدل بين النساء

- ۳۳ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم هذا قسمي فيما املك فلا
 تو اخذني فيما لا املك
 ۶۵ من كانت عنده امراء تان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيمة
 وشقه ساقط
 ۹۳ الله الله في النساء فانهن عوان بين ايديكم

باب الطلاق

- ۲۶۰ الطلاق لمن اخذ بالساق ۸۲
 ۲۶۰ ثلث جدهن جد وهزلهن جد النكاح و الطلاق و العتاق ۸۳
 ۲۷۱ ان المرأة خلقت من ضلع اعوج لن تستقيم لك على طريقة ۱۰۸
 فان استمنت بها وبها عوج و ان ذهبت تقيمها كسرتها و
 كسرها طلاقها۔
 ۲۸۳ عن مجاهد قال كنت عند ابن عباس فجا رجل فقال انه طلق ۱۳۰
 امراته ثلثا قال فسكت حتى ظننت انه رادها اليه ثم قال ايطلق
 احدكم فيركب الحموقة ثم يقول يا ابن عباس فان الله
 عزوجل قال و من يتق الله يجعل له مخرجا عصيت ربك و

- ۱۳۵ عن عائشة قالت كان الناس و الرجل يطلق امرأته ماشاً ان
يطلقها و هي امرأته اذا ارتجعها و هي في العدة و ان طلقها
مائة مرة او اكثر حتى قال لامرأته و الله لا اطلقك فتبينى و لا
اوبك ابدا قالت و كيف ذلك قال اطلقك فكلما همت عدتك
ان تنقضى راجعتك فذهبت المرأة حتى دخلت على عائشة
فخبرتها فسكت عائشة حتى جاء النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم فاخبرته فسكت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حتى
نزل القرآن الطلاق مرتان فامسك بمعروف او تسريح باحسان
- ۱۵۸ تزوجوا و لا تطلقوا فان الله لا يحب الذواقين و الذواقات، و
في لفظ لا تطلقوا النساء الا من رية فان الله تعالى لا يحب
الذواقين و الذواقات۔
- ۱۶۶ ابغض الحلال الى الله الطلاق ۲۹۲
- ۱۶۷ ما احل الله شيئاً ابغض اليه من الطلاق ۲۹۲
- باب الرجعة**
- ۱۳۶ عن عائشة، قالت لم يكن للطلاق وقت يطلق امرأته ثم يرجعها
مالم تنقضى العدة و كان بين رجل و بين اهله بعض ما يكون
بين الناس فقال و الله لا تركنك لا ايما و لا ذات زوج فجعل
يطلقها حتى اذا كادت العدة ان تنقضى راجعها ففعل ذلك
مرارا فانزل الله فيه الطلاق مرتان فامسك بمعروف او تسريح
باحسان۔ فوقت لهم الطلاق ثلاثا يراجعها في الواحدة و في
الثنتين و ليس في الثالثة رجعة حتى تنكح زوجا غيره۔
- ۱۳۷ ان الرجل كان اذا طلق امرأته فهو احق برجعته و ان طلقها
ثلاثا فنسخ ذلك فقال الطلاق مرتان فامسك بمعروف او
تسريح باحسان۔

- ۲۸۸ ۱۳۸ عن عروة قال كان الرجل اذا طلق امرأته ثم ارتجعها قبل ان تنقضى عدتها كان ذلك له و ان طلقها الف مرة فعمد رجل الى امرأته فطلقها حتى اذا ما جا وقت انقضاء عدتها ارتجعها ثم طلقها ثم قال و الله لا ادبك الى و لا تحلين ابدا فانزل الله الطلاق مرتان فامسك بمعروف او تسريح باحسان۔
- ۲۸۹ ۱۳۹ طلق ابن عمر امرأته وهي حائض فذكر عمر للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال ليراجعها قلت تحتسب فمه۔
- ۲۸۹ ۱۵۰ عن ابن عمر مره فليراجعها قلت تحتسب قال رأيت ن عجزو استحمق۔
- ۲۹۰ ۱۵۱ عن ابن عمر قال حسبت على بتطليقة
- ۲۹۰ ۱۵۲ عن ابن عمر نحوه و قال في آخره قال عبيدالله قلت لنافع ما صنعت التطليقة قال واحدة اعقد بها۔
- ۲۹۰ ۱۵۳ و عن سالم بن عبدالله بن عمر عن ابيه وفيه كان عبدالله طلقها تطليقة فحسبت من طلاقها و ارجعها عبدالله كما امره رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم۔
- ۲۹۰ ۱۵۴ قال ابن عمر فراجعتها و حسبت لها التطليقة التي طلقتها۔
- ۲۹۰ ۱۵۵ عن ابن عمر انه امر ان يراجعها قلت افحسبت عليه قال فمه او ان عجزو استحمق
- ۲۹۱ ۱۵۶ و عن انس بن سيرين قال قلت فاعتدت بتلك التطليقة التي طلقته وهي حائض قال مالي لا اعتدبها وان كنت عجزت۔
- ۲۹۱ ۱۵۷ عن عبدالله بن عمر، ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال هي واحلة۔

باب الحلالة

- ۲۸۴ ۱۳۸ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا حتى تذوقى عسيلته و يذوق عسيلتك
- ۲۸۴ ۱۳۹ لعن الله المحلل و المحلل له

- ۲۸۳ لعن الله الذواقين و الذواقات ۱۳۱
- باب حقوق الزوجين**
- ۲۳۸ اعظم الناس حقاً على المرأة زوجها ۳۹
- ۲۳۸ لو كنت امرأة احدا ان يسجد لاحد لامرت النساء ان يسجدن ۵۰
لازواجهن لما جعل الله لهم عليهن من الحق و لو كان من
قدمه الى مفرق راسه قرحة تنجس بالقبيح و الصديد ثم استقبلته
فلحسته ما ادت حقه۔
- ۲۵۲ ليس منا من خيب امرأة على زوجها ۶۵
- ۲۶۵ جناب رسالتنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی دلجوئی
کرتے اور فرماتے ان من اکمل المومنین ايماننا احسنهم خلقا و
الطفهم باهلہ ۹۷
- ۲۶۵ خیر کم خیر کم لاهلہ و انا خیر کم لاهلی ۹۸
- ۲۶۶ من كان له امرأتان فمال الى احدهما دون الاخرى جاء يوم
القيامة و احد شقيه مائل ۹۹
- ۲۷۱ رأيت النار فم ار كالیوم منظرا قط افطع و رأيت اكثر اهلها النساء ۱۰۷
فقالوا يا رسول الله، اس کا کیا سبب ہے، قال يكفر من قبل يكفرن
بالله قال يكفرن العشير و يكفرن الاحسان لو احسنت الى احدهن
اللهم ثم رأيت منك شياً قالت ما رأيت منك خيراً قط۔
- ۲۷۲ ایک بی بی نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں
عورتوں کی فرستادہ ہوں حضور کی بازگاہ میں جن عورتوں کو خبر ہے اور
جنہیں خبر نہیں ہے سب میری اس حاضری کی خواہاں ہیں۔ اللہ عزوجل
مردوں و عورتوں سب کا پروردگار ہے اور حضور مردوں عورتوں سب
کی طرف اس کے رسول، اللہ عزوجل نے مردوں پر جہاد فرض کیا کہ فتح
پائیں تو دولت مند ہو جائیں اور شہید ہوں تو اپنے رب کے پاس زندہ
رہیں رزق پائیں اور ہم عورتیں ان کے کاموں کا انتظام کرنے والیاں
ہیں تو ہمارے لئے وہ کسی طاعت ہے جو ثواب میں جہاد کی برابر ہو فرمایا
طاعة ازواجهن و المعرفة بحقوقهم و قليل منكن من يفعله .

- ۲۷۲ حاملات والذات مرضعات باولادهن لولا ما یأتین ۱۱۰
الی ازواجہن لدخل مصلیاتہن الجنة
- ۲۷۲ ایک زن شعمیہ نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ۱۱۱
عرض کی یا رسول اللہ حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے،
کہ میں زن بے شوہر ہوں اس کے ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح
کروں ورنہ یوہیں بیٹھی رہوں، فرمایا فان حق الزوج علی الزوجة ان
سألها نفسها وہی علی ظہر قلب ان لا تمنعہ نفسها و من حق
الزوج علی الزوجة ان لا تصوم تطوعا الا باذنه فان فعلت جاءت و
عطشت ولا یقبل منها ولا تخرج من بیتها الا باذنه فان فعلت لعنتها
ملئکة السماء و ملئکة الارض و ملئکة الرحمة و ملئکة العذاب۔
- ۲۷۳ ایک بی بی نے دربار سید الا برار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ۱۱۲
ہو کر عرض کی میں فلاں دخت فلاں ہوں فرمایا میں نے تجھے پہچانا
اپنا کام بتا عرض کی مجھے اپنے چچا کے بیٹے فلاں عابد سے کام ہے فرمایا
میں نے اسے بھی پہچانا یعنی مطلب کہہ، عرض کہ اس نے مجھے پیام
دیا ہے تو حضور ارشاد فرمائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے اگر وہ
کوئی چیز میرے قابو کی ہو تو میں اس سے نکاح کر لوں فرمایا من
حقہ لو سال منخراہ دما او قیما فلحستہ بلسانہا ما ادت
حقہ لو کان ینبغی لبشر ان یسجد بشر لامرت المرءة ان
تسجد لزوجہا اذا دخل علیہا بما فضلہ اللہ علیہا۔
- ۲۷۳ ایک صاحب اپنی صاحبزادی کو لے کر درگاہ عالم پناہ حضور سید العظیم ۱۱۳
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی میری یہ بیٹی
نکاح کرنے سے انکار کھتی ہے حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے
فرمایا طیبی اباک، اس لڑکی نے عرض کی قسم اس کی جس نے حضور کو
حق کے ساتھ بھیجا میں نکاح نہ کروں گی جب تک حضور یہ بتائیں کہ ا
خاوند کا حق عورت پر کیا ہے فرمایا حق الزوج علی زوجته لو کانت
به قرحة فلحستها او انتشر منخراہ صلیدا او دما ثم

ابتلعتہ مالدت حقہ، اس لڑکی نے عرض کی والذی بعثک بالحق
لا اتزوج ابدا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
لاتنکحون الا باذنہن۔

۲۷۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب خواہر امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو پیام نکاح دیا
عرض کی مالی عنک رغبۃ یا رسول اللہ و لکن لا احب ان
اتزوج و بنی صغار، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا خیر نساء رکن الابل نساء قریش احناہ علی طفل فی
صغره و ارعاه علی بعل فی ذات یدہ۔

۲۷۵ دوسری حدیث میں ہے جب حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے
انہیں پیام دیا یوں عرض کی یا رسول اللہ لانت احب الی من
سمعی و بصری و حق الزوج عظیم فاحشی ان اضیع حق الزوج

۲۷۸ عن اسماء بنت ابی بکر قالت تزوجنی الزبیر و مالہ فی الارض
من مال ولا مملوک ولا شیء غیر ناضح و غیر فرسۃ فکنت
اعلف فرسہ و استقی الماء و اخرز غربہ و اعجن و لم اکن
احسن اخبز و کان یخبز جارات لی من الانصار و کن نسوة
صدق و کنت انقل النوی من ارض الزبیر الی اقطعه رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی راسی وہی منی علی ثلثی
فرسخ فحنت یوما و النوی علی راسی فلقیت رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و معہ نفر من الانصار فدعانی ثم قال اخ
اخ لیحملنی خلفہ فاستحیت ان اسیر مع الرجال و ذکرک
الزبیر و غیرتہ و کان اغیر الناس فعرف رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم انی قد استحیت فمضی فحنت الزبیر فقلت
لقینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی راسی
النوی و معہ نفر من اصحابہ فاناخ لارکب فاستحیت منه و
عرفت غیرتک فقال واللہ لحملك النوی کان اشد علی من
رکوبک معہ قالت حتی ارسل الی ابوبکر بعد ذلك بخادم
یکفینی سیاسة الفرس فکانما اعتقنی۔

۲۸۳ مسلمان عورت سے اچھا برتاؤ رکھو کہ اگر تمہیں اس کی ایک عادت ناپسند ہوئی تو دوسری عادت پسند ہوگی۔ ۱۳۷

۲۸۳ لیس منا من خیب امراء علی زوجها او عبدا علی سیدہ ۱۳۳

۲۹۲ ثلثة قد حرم الله عليهم ومد من ثخمر و العاق لوالديه والديوث الذي يقير في اهله النخبث۔ ۱۵۹

باب مدة الحمل

۲۹۳ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں ایک صاحب اپنی زوجہ کو وطن میں چھوڑ کر سفر کو گئے دو برس بعد واپس آئے تو عورت کو حاملہ پایا ایک مدت بعد بچہ ہوا، ان عمرہم یرجمہا فقال له معاذ ان كان لك عليها سبيل فلا سبيل لك على ما في بطنها فترکھا حتى ولدت ولدا قد نبتت ثنایاہ يشبه اباہ ۱۶۱

۲۹۳ امام مالک نے فرمایا ہذہ جارتنا امراءة محمد بن عجلان امرأة صدق و زوجها رجل صدق حملت ثلثة ابطن فی اثنی عشرة سنة کل بطن فی اربع سنين۔ ۱۶۲

باب الحداد

۲۹۳ لا یحل لا امراءة ان تومن بالله و اليوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیلال الا علی زوج اربعة اشهر و عشرا ۱۶۹

باب النسب

۲۹۲ من ادعی الی غیر ایه فعلیہ لعنة الله و الملكة و الناس اجمعین لا یقبل الله منه یوم القیمة صرفا و لا عدلا۔ ۱۶۰

۱۰ کل سبب و نسب منقطع یوم القیمة الا سببی و نسبی

۱۱ کل صهر او سبب او نسب ینقطع یوم القیمة الا صهری و

نسبی

لا یدخل الحنة ولد زانية ۱۳۵

- ۱۳۶ لایبغی علی الناس الا ولد بغی الا و من فیہ عرق منه
- ۱۲ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الولد للفراش و
للعاشر الحجر

باحقوق الوالدين

- ۱۳۸ ہر جمعہ کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتہ کے اعمال پیش کئے جاتے
ہیں، نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں تو اپنے
گزرے ہوؤں کو رنجیدہ نہ کرواے اللہ کے بندو۔
- ۵۱۱ قال صلى الله تعالى عليه وسلم رضا الرب في رضا الوالدين و
سخط الرب في سخط الوالد، و لفظ البزار الوالدين في
الموضعين؛
- ۵۱۲ جاء رجل الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فاستاذنه في
الجهاد فقال احى والداك قال نعم ففيهما فجاهد
- ۵۱۳ اقبل رجل الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال
ابايعك على الهجرة و الجهاد ابتغى الاجر من الله تعالى قال
فهل من والديك احد حى قال نعم بل كلاهما قال فتبتغى
الاجر من الله تعالى قال نعم قال فارجع الى والديك فاحسن
صحبتهما۔
- ۵۱۴ جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال
جئت ابايعك على الهجرة و تركت ابوى يكيان قال فارجع
اليهما فاضحكهما كما ابكيتهما۔
- ۵۱۵ ان رجلا من اهل اليمن هاجر الى رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم فقال هل لك احد باليمن قال ابواى قال اذنا لك
قال لا قال فارجع اليهما فاستاذنهما فان اذناك فجاهد والا
فبرهما۔

- ۵۱۶ ان جاهمة جاء الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اردت ان اغزوا و قد جئت استشيرك فقال هل لك من ام قال نعم قال فالزمها فان الجنة عند رجليها۔
- ۵۱۷ و لفظ الطبراني قال اتيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم استشيرته في الجهاد فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الك والدان قلت نعم قال الزمهما فان الجنة تحت ارجلهما۔
- ۵۱۸ عن طلحة بن معوية السلمى قال اتيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقلت يا رسول الله انى اريد الجهاد فى سبيل الله قال امك حية قلت نعم قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الزم رجليها فثم الجنة۔
- ۵۲۱ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال لو كان جريح الراهب فقيها عالما لعلم ان اجابة دعاء امه اولى من عبادة ربه
- ۱۶۳ لعنة الله على من فرق بين الوالدة و ولدها
- ۱۶۸ و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك فاخرج
- ۶۷ ثلثة لا يدخلون الجنة العاق لوالديه و الپديوث و الرجله من النساء
- ۶۸ ثلثة لا يقبل الله عزوجل منهم صرفا ولا عدلا عاق و منان و مكذب بقدر
- ۶۹ ملعون من عاق والديه ملعون من عاق والديه ملعون من عاق والديه
- ۷۰ رضا الله فى رضا الوالد و سخط الله فى سخط الوالد
- ۷۱ كل الذنوب يؤخر الله تعالى منها ماشأ الى يوم القيمة الا عقوق الوالدين فان الله يعجله لصاحبه فى الحيات قبل الموت
- ۷۲ لا تعقن و الديك و ان امراك ان يخرج من اهلك و مالك
- ۷۳ اطع و الديك و ان اخرجاك من مالك و من كل شئ هو لك
- ۷۴ انت و مالك لايبك

۳۸۳ ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض رساں ہوئے ان ابیہ یرید
ان یاخذ مالہ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اودع
لہ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا تمہارا بیٹا کہتا ہے تم اس کا
مال لے لینا چاہتے ہو عرض کہ حضور اس سے پوچھ کر دیکھیں کہ
میں وہ مال لے کر کیا کرتا ہوں، یہی اس کی مہمانی اور اس کی
قراہتی میں یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ اتنے میں جبریل
علیہ الصلاۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف
کئے ہیں جو ابھی خود اس کے کان نہیں سنے ہیں یعنی ہنوز زبان
تک نہیں لایا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے
اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان بھی
نہ سنے وہ سناؤں ان صاحب نے عرض کی واللہ ہمیشہ حضور کے
معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتا ہے، پھر یہ اشعار
عرض کرنے لگے

غدوتك مولودا و متك يافعا تعل بما احبني عليك و تنهل
اذا ليلة ضاقتك بانسقم لم ابت لسقمك الاساهرا اتملل
تحاف الردى نفسى عليك او انها لتعلم ان الموت حتم الموكل
كانى انا المطروق دونك بالذى طرقت به دونى فعينى تهمل
فلما بلغت السن و الغاية التى اليك مراحا فيك كنت اوصل
جعلت جزائى غلظة و فظاظة كانك انت المنعم المتفضل
فليتك اذا لم ترع حق ابوتى فعلت كما الجار و المجاور يفعل
و اوليتى حق الحوار و لم تكن على بمال دون مالك تبخل
ان اشعار کو سکر حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
گریہ کیا اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا اذهب انت و مالك
لايك۔

باب حقوق الاولاد

- ۳۲۱ ۵۳ مکتوب فی التوارۃ من بلغت له ابنته اثنتی عشرة سنة فلم
یزوجها فاصابت ائماً فائم ذلك علیه
- ۳۲۱ ۵۴ من ولدله ولد فلیحسن اسمه و ادبه فاذا بلغ فلیزوجہ فان بلغ
ولم یزوجہ فاصاب ائماً فانما ائمه علی ایه

باب الاخوة

- ۷ ۳ من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعه
- ۹۴ ۲۲۶ احب الاعمال الی المولیٰ تعالیٰ ادخال السرور فی قلب
المسلم
- ۲۱۸ ۵۱۹ المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده و المهاجر من
هجر ما نهی الله تعالیٰ عنه۔
- ۲۴۶ ۴۲ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فرماتے ہیں المرء مع من احب
- ۲۴۷ ۴۶ حبك الشئ یعم و یصم
- ۲۴۷ ۴۷ الرجل علی دین خلیله فلینظر احدکم من ینخالل
- ۲۵۸ ۷۵ اذا اتاکم کریم قوم فاكرموه
- ۳۱۵ ۲۶ من اتاه اخوه متصلاً فلیقبل ذلك منه محقاً او مبطلاً فان لم
یفعل لم یرد علی الحوض
- ۳۱۶ ۳۲ من غیر اخاه بذنب لم یمت حتی یعمله
- ۳۲۰ ۵۰ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من استطاع منکم ان ینفع اخاه
المسلم فلینفعه
- ۳۷۴ ۵۶ ان للمسلم علی اخیه ست خصال واجبة ان ترک شیاً منها فقد۔
ترک واجباً علیہ لاخیه یسلم علیہ اذا لقیه و یحییہ اذا دعاه و
یشمتہ اذا عطس و یعوده اذا مرض و یحضره اذا مات و
ینصحہ اذا استنصحہ

- ۳۹۳ من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه ۹۳
- ۳۲۰ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت مع من احببت ۵۰
- ۳۲۰ ما احب رجل قوما الا حشره الله معهم او كما قال صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم ۵۱

باب اليمين

- ۱۳۰ من حلف بغير الله فقد اشرك ۳۱۵
- ۱۵۶ حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قسم کھائی تھی کہ اپنی زوجہ مقدسہ کو سو کوڑے ماریں گے رب العزت عز جلالہ نے فرمایا وخذ بيدك ضغثا فاضرب ولا تحنث، یعنی سو پتھیوں کی ایک جھاڑو بنا کر اس سے ایک دفعہ مار لو اور قسم جھوٹی نہ کرو، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کمزور شخص پر حد لگانے میں اسی حیلہ جمیلہ پر عمل فرمایا ارشاد ہوا خذوا له عشكا لافيه مائة شراخ ثم اضربوه به ضربة واحدة۔

- ۲۳۳ من حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها فليأت الذي هو خير و ليكفر عن يمينه ۱۵

- ۲۹۵ ان الصديق عبر رؤيا فاخبره النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه اصاب بعضا و اخطأ بعضا لافتا للصديق ان نجهره و اقسام عليه صلى الله تعالى عليه وسلم فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا تقسم۔ ۱۷۱

- ۲۹۷ عن سعيد بن المسيب انه بلغه ان ايوب عليه الصلاة والسلام حلف ليضربن امراء ته مائة في ان جأته في زيادة على ما كانت فاتى به من الخبز الذي كانت تعمل عليه و خشي ان تكون قارفت من الخيانة فلما رحمه الله و كشف عنه الضر علم براءه امراء ته مما اتهمها به فقال الله عز وجل وخذ بيدك ضغثا فاضرب به ولا تحنث فاخذ ضغثا من ثمام وهو مائة عود فضرب به كما امره الله تعالى۔ ۱۷۲

- ۱۷۳ اذا خلف على يمين قرأيت غيرها خيرا منها فات الذي هو خير
و كفر عن يمينك
- ۱۷۴ انى والله ان شاء الله لا احلف على يمين فارى غيرها خيرا منها
الا كفرت عن يمينى و آتيت الذى هو خير-
- ۱۷۵ والله لان يلج احدكم يمينه فى اهله آثم له عند الله من ان
يعطى كفارته التى افترض الله عليه-
- ۱۱۹ ما حلف بالطلاق مومن و ما استحلف به الا منافق
- ۷۹ لو يعطى الناس بدعواهم لادعى الناس دماء رجال و اموالهم و
لكن اليمين على المدعى عليه
- ۸۱ اكرموا الشهود فان الله يستخرج بهم الحقوق و يدفع بهم
الظلم-
- ۸۲ عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال للمدعى الك
بينة قال لا قال لك يمينه
- ۲۲ البينة على المدعى و اليمين على من انكر
- باب الشهادة**
- ۳ عدلت شهادة الزور الا شرك بالله عدلت شهادة الزور الا شرك
بالله عدلت شهادة الزور الا شرك بالله-
- ۴ الا انبئكم باكبر الكبائر قول الزور او قال شهادة الزور
- ۵ لن تزول قدما شاهد الزور حتى يوجب الله له النار-
- باب الظلم والتعدى**
- ۱۴ ليس لعرق ظالم حق
- ۷ من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من
الاسلام
- ۵۲ من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خلع من عنقه
ريقة الاسلام

- ۳۲۲ - ليس لعرق ظالم حق ۹۲
- ۳۲۳ - من استرعى الذئب فقد ظلم ۹۵
- ۳۶۱ - الظلم ظلمات يوم القيامة ۱۳
- ۳۸۰ - من اخذ من الارض شيئاً بغير حقه خسف به يوم القيامة الى سبع ارضين- ۶۳
- ۳۸۰ - من اخذ من طريق المسلمين شبراً جاء يوم القيامة يحمله من سبع ارضين- ۶۳
- ۳۹۱ - انكم تختصمون الى فلعن بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فاقضى له على نحو مما اسمع فمن قضيت له بحق مسلم فانما هي قطعة من النار فليأخذها او ليركها- ۹۱
- ۴۰۳ - شر الناس منزلة يوم القيامة من يخاف لسانه او يخاف شره ۱۷
- ۴۰۳ - لا يبغى على الناس الا ولد بغى و الا من فيه عرق منه ۱۸
- ۴۰۵ - لا ياخذ احد شبراً من الارض بغير حقه الا طوقه الله الى سبع ارضين الى يوم القيامة ۲۶
- ۴۰۶ - من اخذ من الارض شيئاً بغير حقه خسف به يوم القيامة الى سبع ارضين ۲۷
- ۴۰۶ - ايما رجل ظلم شبراً من الارض كلفه الله عزوجل ان يحفره حتى يبلغ آخر سبع ارضين ثم يطوقه يوم القيامة حتى يقضى بين الناس- ۲۸
- ۴۰۶ - من اخذ شيئاً من الارض بغير حله طوقه الله من سبع ارضين لا يقبل الله منه صرف ولا عدل ۲۹

باب الغيبة

- ۲۷۰ - اياكم و الغيبة فان الغيبة اشد من الزنا ان الرجل قد يزنى و يتوب فيتوب الله عليه و ان صاحب الغيبة لا يغفر له حتى يغفر له صاحبه ۱۰۶

باب التوبة

۲۱۹	كل بنى آدم خطاء و خير الخطائين التوابون	۵۲۲
۳۳۰	اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة السر بالسر و العلانية بالعلانية	۷۵
۳۴۵	لو كان لابن آدم و اد من ذهب لابتغى اليه ثانيا و لو كان له واديان لا بتغى اليهما ثالثا و لا يملا جوف ابن آدم الا التراب و يتوب الله على من تاب۔	۱۰۱
۳۹۱	رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں ما اصر من استغفر	۸۷
۳۹۱	عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان الحق قديم لا يبطل الحق شئ مراجعة الحق خير من التماذى فى الباطل	۸۸
۳۹۱	خير الخطائين التوابون	۸۹
۳۹۱	اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة السر بالسر و العلانية بالعلانية	۹۰

باب الصدق والكذب

۹۵	الكنوب قد يصدق	۲۲۸
----	----------------	-----

باب لا ضرر فى الاسلام

۱۰۷	من ضار ضار الله به و من شاق شق الله عليه	۲۲۲
۳۸۵	حديث میں ہے لا ضرر ولا ضرار فى الاسلام	۸۰
۳۸۶	المومن غر كريم و الفاجر خب لثيم	۸۳

باب الظن

۳۱۵	اياكم و الظن فان الظن اكذب الحديث	۲۷
-----	-----------------------------------	----

باب الاطعمة

۹۵	لا ياكل طعامك الا اتقى	۲۲۹
۹۵	فى كل ذات كبد حرى اجر	۲۳۰

- ۲۳۱ فيما ياكل ابن آدم اجرو فيما ياكل السبع والطيور اجر ۹۵
- ۲۳۳ نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن طعام المتبارين ان يوكل ۹۶
- ۱۰۷ دخلت امرأة النار في هرة ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تاكل من حشاش الارض فوجبت له النار و في رواية فهي تنهش قبلها و دبرها۔
- ۴۱ لاتاكلوا الصلور ولا الا نقليس ۴۱۸
- ۴۳ ما انهر الدم و ذكر اسم الله عليه فكلوا ۴۱۸
- ۶۷ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما اطعمت زوجتك فهو لك صدقة و ما اطعمت ولدك فهو لك صدقة و ما اطعمت خادمك فهو لك صدقة ۴۲۴
- ۶۸ ما انفق الرجل في بيته و اهله و ولده و خنمه فهو له صدقة ۴۲۵

باب شرب الخمر

- ۷ لعن الله الخمر و شاربها و ساقياها و مبتاعها و بائعها و ۳۹۸
عاصرها و معتصرها و حاملها و المحمولة اليه

باب المشورة

- ۲۸ استشارني ربي في امتي ثلثا ۳۱۵
- ۸۵ اما ان الله و رسوله لغنيان عنها ولكن جعلها الله رحمة لامتي فمن استشار منه لم يعدم رشد او من تركها لم يعدم غيا۔ ۳۸۶
- ۸۶ امام حسن بصرى فرماتى هين قد علم الله انه مابه اليهم من حاجة و لكن اراد ان يستن به من بعنه۔ ۳۸۷

باب الذكر

- ۱۲ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يذكر الله تعالى على كل احيانه ۹

- ۳۸۷ افضل الذكر لا اله الا الله و افضل الدعاء الحمد لله ۲۰۶

۲۹۵ قال صلى الله تعالى عليه وسلم كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان محبيتان الى الرحمن سبحن الله و بحمده سبحن الله العظيم۔

باب التشبه

۲۵۱ ثلثة لا ينظر الله اليهم يوم القيمة العاق لوالديه و المراءة المترجلة المتشبهة بالرجال و الديوث۔

۲۵۱ ثلثة لا يدخلون الجنة ابدا الديوث و الرجل من النساء و مدمن الخمر۔

باب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر

۲۵۱ لما وقعت بنو اسرائيل في المعاصي نهتم علما وهم فلم ينتهوا فجالسهم في مجالسهم و آكلوهم و شاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم ببعض فلعنهم على لسان داؤد و عيسى بن مريم

۲۵۲ الذنب شوم على غير فاعله (الى قوله) و ان رضى به شاركة

۳۰۰ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من رأى منكماً منكراً فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه و ذلك اضعف الايمان۔

۳۳۸ (گناہ کرنے والوں کو قدرت کے باوجود منع نہ کرنے والوں کی) مثال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ ایک جہاز میں کچھ لوگ سوار ہیں تھق والے چھتری پر پانی بھرنے آتے چھتری والے تکلیف پاتے تھق والوں نے کہا ہم نیچے جہاز میں سوراخ کر لیں کہ ہمیں سے پانی بھر لیا کریں کہ اوپر جانے میں چھتری والوں کو ایذا نہ ہو، اب اگر چھتری والے انہیں نہ روکیں اور سکوت کریں تو زے وہی نہ ڈوب گے بلکہ یہ اور وہ سب ڈوبیں گے اور روک دیں تو یہ اور وہ سب نجات پائیں گے یہی حال گناہ کرنے والوں اور باوصف قدرت انہیں نہ روکنے والوں کا ہے۔

۱۱۵ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلا نقص بنی اسرائیل میں یہ ۳۳۸ آیا کہ ان میں ایک گناہ کرنا دوسرے سے منع تو کرتا مگر اس کے نہ ماننے پر اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا اس کے ساتھ کھانا پینا نہ چھوڑتا اس کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل یکساں کر دیئے اور ان سب پر لعنت اتاری اور فرمایا کانوا لایتناہون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون۔

باب الکلام علی قدر عقول الناس

- ۱۲۷ حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب الله ورسوله ۲۷۸
- ۱۲۸ امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولهم ۲۷۸
- ۱۳۱ ما حدث احدکم قوماً بحديث لا يفهمونه الا کان فتنه علیهم ۲۸۱
- ۱۳۲ لا تحدثوا من امتی من احادیثی الا ما تحتمله عقولهم فیکون فتنه علیهم ۲۸۱
- ۱۳۳ یا ابن عباس لا تحدث قوماً حديثاً لا تحتمله عقولهم ۲۸۱
- ۱۳۴ قال عبدالله بن مسعود، ما انت بمحدث قوماً حديثاً لا تبلغه عقولهم الا کان لبعضهم فتنه ۲۸۱
- ۱۳۵ عن ابی هريرة انه قال حفظت عن النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم وعائین فاما احدهما بثته واما الآخر فلو بثته قطع هذا البلعوم۔ ۲۸۱

باب مناقب ابی بکر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ۲ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم هل اتم تاركولی صاحبی ۲۳۱
- ۷۱ ان الله یکره فوق سمائه ان یخطأ ابوبکر الصديق فی الارض ۳۲۹
- باب مناقب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ۷۷ قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطاب

- ۳۳۶ لو كان بعدى نبى لكان عمر بن الخطاب ۷۸
- باب مناقب على رضى الله تعالى عنه**
- ۳۲۳ يزف على بينى و بين ابراهيم عليه الصلوة و السلام الى الجنة ۶۵
- باب فضيلة فاطمة رضى الله تعالى عنها**
- ۷ جب سيدنا على كرم الله تعالى وجهه پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (حضرت فاطمہ کے غسل دینے پر) اعتراض کیا حضرت مرتضیٰ نے جواب دیا اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان فاطمة زوجتك فى الدنيا و الآخرة۔
- باب فضيلة اهل البيت**
- ۶۰ من لم يعرف حق عترتى و الانصار و العرب فهو لاحدى ثلث ۱۳۷
اما منافق و اما ولد زانية و اما امرء حملت به امه فى غير طهر
- ۱۳۵ من صنع الى اهل بيتى يدا كافاته عليها يوم القيمة ۳۳۵
- ۱۳۵ من صنع صنيعه الى احد من خلف عبدالمطلب فى الدنيا فعلى ۳۳۶
مكافاته اذا لقينى
- باب فضيلة الحسنين رضى الله تعالى عنهما**
- ۳۲۲ جب جنت کو دونوں شہزادوں امام حسن اور امام حسین علیٰ جدهما الکریم و علیہما الصلوٰۃ والسلام کا اس میں تشریف رکھنا معلوم ہوا ماست الجنة ۵۸
ميسا كما تميس العروس
- مناقب ابن عباس رضى الله تعالى عنهما**
- ۲۱۹ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اللهم فقهه (اى ابن عباس) فى ۵۲۳
الدين
- ۲۱۹ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم علمه الكتاب ۵۲۳
- باب فضيلة اويس القرنى رضى الله تعالى عنه**
- ۱۰۸ حضور نے اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کر کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا فمن لقيه منكم فليامرہ فليستغفر له ۲۳۶

- ۲۳۷ ایک روایت میں حضرت فاروق اعظم کو بالتخصیص حکم ہوا ان سے دعا
کرنا کہ وہ اللہ کے حضور عزت والا ہے۔
- ۲۳۸ حسب الحکم امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دعا چاہی
- ۲۳۹ ایک روایت میں ہے امیر المومنین فاروق و امیر المومنین مرتضیٰ رضی
اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو حضرت اولیس سے طلب دعا کا حکم تھا دونوں
صاحبوں نے اپنے لئے دعا کرائی۔

باب التقدیر والتدبیر

- ۷۶ عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال
اجتمع اربعون من الصحابة رضى الله تعالى عنهم ينظرون
فى القدر و الحبر فمنهم ابوبكر و عمر رضى الله تعالى
عنهما فنزل الروح الامين جبريل امين عليه الصلاة و
السلام فقال يا محمد اخرج على امتك فقد احدثوا فخرج
صلى الله تعالى عليه وسلم ملتماً لونه متوردة و جتاه
كانما تفقاً بحب الرمان الحامض فنهضوا الى رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم حاسرين اذرعهم ترعد اكفهم
فقالوا تبنا الى الله و رسوله فقال اولى لكم ان كدتم
لتوجبون اتانى روح الامين فقال اخرج الى امتك يا محمد
فقد احدثت۔

باب النذر

- ۱۷۷ من نذر ان يطيع الله فليطعه و من نذر ان يعصيه فلا يعصه۔ ۳۰۰
- ۱۷۸ لا تنذروا فان النذر لا يغنى من القدر شيئاً و انما يستخرج به من ۳۰۰

البخيل

باب الاستعداد

- ۱۰۹ عن ابی صالح عن مالک الدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اصاب
الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبر النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ استسق اللہ لامتك
فانهم قد هلکوا فاتاه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی
المنام فقال ایت حمر فاقراء السلام اخبرهم انهم سیسقون۔

باب النهی عن الاستعانة بالمشرکین

- ۳۵۲ انا لا نستعین بمشرك ۱۳۲
- ۳۵۳ ان امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی سعد بن
ابی وقاص لا تتخذ احدا من المشرکین کتابا علی المسلمین ۱۳۸
- ۳۵۳ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خیر میں
کہ اسلام کا آفتاب نصب النہار پر تھا اور کفار ہر طرح ذلیل و خوار،
ایک نصرانی کو کہ حساب و سیاق میں طاق تھا اور صوبہ یمن میں
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے محرری پر نوکر رکھنا چاہتے
تھے امیر المؤمنین سے اجازت چاہی منع فرمایا انہوں نے پھر عرضی
بھیجی اس پر تحریر فرمایا مات النصرانی و السلام۔

باب بناء الكعبة

- ۲۸۰ عن عائشة قالت سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن
الجدر امن البيت هو قال نعم قلت فما لهم لم یدخلوه فی
البيت قال ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابہ
مرتفعا قال فعل ذلك قومك لیدخلوا من شاؤا و یمنعوا من
شاؤا و لولان ان قومك حدیث عهدہم بالجاهلیة فاخاف ان
تنکر قلوبہم ان ادخل الجدر فی البيت و ان الصق بابہ
بالارض، و فی اخرى ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال
لہا یا عائشة لولا ان قومك حدیث بجاهلیة لامرت بالبيت
فہدم فادخلت فیہ ما اخرج منه و الزقته بالارض وجعلت لہ
باین باب شرقیا و بابا غربیا فبنیت بہ اساس ابراهیم۔

باب الهجرة

- ۳۰۴ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا هجرة بعد الفتح ۱
- ۳۰۴ من فر بدينه من ارض الى ارض و ان كان شبرا من الارض ۲
- استوجبت له الجنة و كان رفيق ابيه ابراهيم و نبيه محمد صلى الله تعالى عليه وسلم۔

باب قتل الحية

- ۱۷۴ جوزغہ کو ایک ضرب مارے جو نیکیاں پائے ۳۱۷
- ۱۷۴ جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا ۳۱۸
- ۱۷۴ اقتلوا الحيات كلها فمن خاف نأؤهن فليس منا ۳۱۹
- ۱۷۴ من قتل حية او عقربا فكانما قتل كافرا ۳۲۰

باب الدعاء

- ۷ ليكثر من الدعاء ۳
- ۸ لا تعجزوا في الدعاء فانه لن يهلك مع الدعاء احد۔ لا تقصروا ۵
- ولا تكسلوا في تحصيل الدعاء۔
- ۸ تدعون الله في ليلكم و نهاركم فان الدعاء سلاح المؤمن ۶
- ۸ ان الله يحب الملحين في الدعاء ۷
- ۸ وضع عمر بن الخطاب على سريره فتكفنه الناس يدعون و يثنون ويصلون عليه قبل ان يرفع و انا فيهم قال فلم يرعنى الا برجل قد اخذ بمنكبي من و رأى فالتفت اليه فاذا بعلى فترحم على عمرو قال ما خلفت احدا احب الى ان القى الله بمثل عمله منك و ايم الله ان كنت لاظن ان يجعلك الله مع صاحبك ۸
- ۸ و في رواية انى لواقف في قوم يدعون الله لعمر بن الخطاب وقد وضع على سريره اذا رجل من خلفى قد وضع مرفقه على منكبي بقول رحمك الله ان كنت لارجون ان يجعلك الله مع صاحبك۔

- ۱۵ اذا حضرتم المريض او الميت فقولوا خيرا فان الملكة يومنون ما تقولون۔
- ۱۶ دخل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على ابي سلمة وقد شق بصره فاغمضه (الى ان قالت) ثم قال اللهم اغفر لابي سلمة و ارفع درجته فى المهديين و اخلفه فى عقبه فى الغابرين و اغفر لنا وله يا رب العلمين و افسح له فى قبره و نور له فيه۔
- ۱۷ كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه و قال استغفروا لانيكم و سلوا له الثيب انه الآن يسأل
- ۱۸ عن سعيد بن المسيب قال حضرت ابن عمر رضى الله تعالى عنهما فى جنازة فلما وضعها اللحد قال بسم الله و فى سبيل الله و على ملة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فلما اخذ فى تسوية اللبن على اللحد قال اللهم اجرها من الشيطان و من عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبيها و صعد روحها و لقاها منك رضوانا قلت يا ابن عمر اشئ سمعته من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ام قلته برأيك قال اذا انى لقادر على القول عن شئ سمعته من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم۔
- ۱۹ و فى اخرى فلما اخذ تسوية اللحد قال اللهم اجرها من الشيطان و من عذاب القبر فلما سوى اللبن عليها قام جانب القبر ثم قال اللهم جاف الارض عن جنبيها و صعد روحها و تلقها منك رضوانا ثم قال سمعته من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم۔
- ۲۰ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من صلى صلاة فريضة فله دعوة مستجابة و من ختم القرآن فله دعوة مستجابة
- ۲۱ عن امير المؤمنين على من ادى فريضة فله عند الله دعوة

- ۱۵ اکثر الدعاء ۲۲
- ۱۵ اذا سال احدكم فليكثر فانما يسأل ربه ۲۳
- ۱۵ اكثر من الدعاء فان الدعاء يرد القضاء المبرم ۲۴
- ۱۵ لقد بارك الله لرجل في حاجة اكثر الدعاء فيها ۲۵
- ۱۵ اطلبوا الخير دهركم كله و تعرضوا النفحات رحمة الله فان الله تعالى نفحات من رحمه يصيب بها من يشاء من عباده۔ ۲۶
- ۱۶ لا يزال يستجاب العبد ما لم يدع باثم او قطيعة رحم ما لم يستعجل يقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار يستجيب لي فيستحسر عند ذلك و يدع الدعاء۔ ۲۷
- ۲۱ جب لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ حاضر کرتے حضور ان کے حق میں دعا فرماتے اللہم صل علی آل فلان ۲۲
- ۲۱ انی بعثت الی اهل البقیع لا صلی علیہم ۲۳
- ۲۱ ان جبریل اتانی (فذكر الحديث) فامرني ان آتی البقیع فاستغفر لهم قلت له کیف اقول یا رسول الله قال قولي السلام علی اهل الدار من المومنین و المسلمین و یرحم الله المتقنین منا و المتأخرین و انا ان شاء الله بكم لاحقون۔ ۲۴
- ۲۳ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج یوما فصلى علی اهل احد صلواته علی المیت ۲۸
- ۶۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دعا پڑھے اللہم فاطر السموات الارض عالم الغیب و الشهادة و الرحمن الرحیم انی اعهد الیک فی هذه الحیوة الدنیا بانک انت الله لا اله الا انت و حدک لا شریک لک و ان محمدا عبدک و رسولک فلا تکلنی الی نفسی فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی من الخیر و انی لاعلق الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عهدا عندک تودیہ الی یوم القيمة انک لا تخلف الميعاد۔ فرشتہ اسے لکھ کر مہرا لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے۔

- ۶۷ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے درود کیلئے فرمایا تکتب لہا
شی من القرآن و تسقی۔
- ۶۷ اذا عسرت علی المرءة ولادتها اخذ اناء نظيفا و كتب عليه قوله
تعالیٰ 'كانهم يوم يرون مايو عدون لم يلبثوا الا ساعة من نهار بلغ
فهل يهلك الا القوم الفسقون كانهم يوم يرونها نم يلبثوا الا
عشية او ضحها لقد كان في قصصهم عبرة لاولى الاباب ثم
يغسل و تسقى منه المرءة ينضح علی بطنها و فرجها۔
- ۹۳ افضل الدعاء الحمد لله ۲۱۹
- ۱۰۸ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا چاہی جب وہ مکہ معظمہ جاتے تھے ارشاد
فرمایا لا تنسنا یا اخی من دعائك
- ۱۰۸ (و فی روایة) اشركنا یا اخی فی صالح دعائك و لا تنسانا ۲۳۳
- ۱۱۹ علا بن مخلاج نے اپنے بیٹے عبدالرحمن سے فرمایا یا بنی اذا وضعتنی
فی لحدی فقل بسم اللہ و علی ملة رسول اللہ ثم شن علی
التراب ثنا ثم اقراء عند رأسی بفاتحة البقرة و خاتمتها فانی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول ذلك
- ۱۹۷ الدعاء مخ العبادۃ ۳۶۹
- ۲۰۵ تسبحون دبر کل صلاة عشرا و تحمدون عشرا و تکبرون
عشرا ۳۸۲
- ۲۰۵ کما اذا صعدا کبرنا و اذا نزلنا سبحنا ۳۸۳
- ۲۰۵ یکبر علی کل شرف ۳۸۴
- ۲۰۵ عن ابی موسیٰ اشعری قال کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبرنا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیه وسلم یا ایہا الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون
اصم و لا غائبا و لکن تدعون سمیعا بصیرا۔

۲۰۵ خیر الدعاء دعا عرفه و خیر ما قلت انا و النبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملک و للہ الحمد و هو علی کل شیء قذیر۔

۲۰۸ ۴۹۳ کے بعد کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللهم انی اعوذ بک من الخبث و الخبائث

۲۲۳ ۵۳۶ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو یہ دعا کرے گا اس کی خطا بخش دوں گا، اللہم انک تعلم سرى و علانیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی فاعطنی سوا لی و تعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اللہم انی اسئلك ایمانا یباشر قلبی و یقیناً صادقاً حتی اعلم انه لا یصیبنی الا ما کنت لی ورضی من المعیشة بما قسمت لی یا ارحم الراحمین۔

۲۲۵ ۵۳۷ حدیث میں فرمایا میں جب چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں یا واجد یا ماجد لا تزل عنی نعمۃ انعمتھا علی۔

باب صفة الجنة

۱۳۲ ۳۱۸ نعمائے جنت کی حدیث میں ہے ما لاعین راءت و لا اذن سمعت

باب الشتی

۸۰ ۱۸۲ لایاتی عام الا و الذی بعدہ شرمہ

۱۰۹ ۲۳۹ کے بعد مولیٰ علی نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجر اسود کی نسبت فرمایا بلی یا امیر المومنین بضر و بنفع

۱۶۶ ۳۸۹ الدال علی الخیر کفاعله

۱۷۳ ۴۱۵ کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت

۱۷۷ ۴۲۸ رفع القلم عن ثلثة الی قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عن الصبی حتی یحتلم

- ۱۸۹ انکم تختصمون الی و لعل بعضکم ان یکون الحن بخجة من بعض فاقضی بنحو مما اسمع فمن قضیت له من حق اخیه شیاً فلا یاخذه فانما اقطع له قطعة من نار۔
- ۲۲۱ لا یحل لامراء ة ان تو من بالله و الیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم و لیلة الامع ذی رحم محرم یقوم علیها
- ۲۲۳ جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنالیں اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے۔
- ۲۳۳ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انا لا نستعین بمشرك
- ۲۳۶ ما بال اقوام یشرطون شروطا لیست فی کتاب الله من اشترط شرطاً لیس فی کتاب الله فهو رد و ان كانت مائة شرط شرط الله احق و اوثق۔
- ۲۳۷ ایک شخص نے اپنے ناکہ کو لعنت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چھڑوا دیا کہ ملعونہ ناکہ پر ہمارے ساتھ نہ رہ پھر کسی نے اس ناکہ کو نہ چھوا۔
- ۲۴۳ ان القلوب بین اصبعین من اصابع الله یقلبها کیف یشاء
- ۲۴۷ رويدك يا انجشة بالقواریر
- ۲۴۸ مثل القلب مثل الريشة تقلبها الرياح بفلاة۔
- ۲۵۰ العائد فی هبته كالکلب یعود فی قیئه لیس لنا مثل السوء
- ۲۵۱ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ارأیت الحموی یا رسول الله فرمایا الحموی الموت
- ۲۵۳ لما مات الحسن بن الحسن بن علی رضی الله تعالى عنهم ضربت امراء ته القبة علی قبره سنة۔
- ۲۵۹ لیس علی ولد الزنا من وزر ابویہ شی
- ۲۵۹ ولد الزنا شر الثلاثة

- ۲۵۹ ولد الزنا شر الثلاثة اذا عمل بعمل ابويه ۷۸
- ۲۵۹ فرخ الزنا لا يدخل الجنة ۷۹
- ۲۹۵ لا يحل للرجل ان يعطى عطية فيرجع فيها ۹۵
- ۲۹۵ السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم طعامه و شرابه و منامه ۹۶
- فاذا قصى احدكم نهبه فليعجل الى اهله
- ۲۶۶ ليس الخلف ان يعد الرجل و من نيته ان يفى ولكن الخلف ان يعد الرجل ان لا يفى ۱۰۰
- ۲۶۶ ام المؤمنین صدیقه رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں انا ام رجالکم لا ام نسائکم ۱۰۲
- ۲۷۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہلک المتطعون ۱۰۵
- ۲۸۲ الاسلام یعلو و لا یعلی ۱۳۶
- ۲۸۷ من اسوء الناس منزلة من اذهب آخرته بدنیا غیرہ ۱۳۴
- ۲۹۳ ذنب العالم ذنب واحد و ذنب الجاهل ذنبان ۱۶۳
- ۲۹۸ سأل رجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال الرجل یجد الرجل مع امراء ته رجلا یقتله فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا تسمعون الی ما یقول سیدکم قالوا لا تلمہ یا رسول اللہ فانه رجل غیور و اللہ ما تزوج امراء قط الا بکرا و لا طلق امراء قط فاستطاع احد منا ان یتزوجها فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا بی اللہ الا بالینة، قلت و السائل هو سیدنا سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۱۷۶
- ۳۱۷ من استعمل رجلا من عصابة و فیہم من ہوارضی للہ منه فقد خان اللہ و رسولہ۔ ۳۷
- ۳۲۰ من جامع المشرك و سکن معہ فانه مثله ۴۷
- ۳۲۰ من سود مع قوم فهو منهم ۴۸
- ۳۲۰ من کثر سواد قوم فهو منهم ۴۹
- ۳۲۰ الا ان فی الحسد مضغة اذا صلحت صلح الحسد کلہ و اذا فسدت فسد الحسد کلہ الا وہی القلب ۵۰

۳۲۰	ایاک و ما يعتذر منه فان الخیر لا يعتذر منه	۵۱
۳۲۲	عسقلان احد العروسیں یبعث منها یوم القیمة سبعون الفا بغير حساب علیهم	۵۹
۳۲۳	طوبی لماسکنه الله تعالى احد العروسیں عسقلان او غزة	۶۰
۳۲۵	ان الله تعالى خلق الارواح قبل الاجسام بالفی عام	۶۸
۳۲۳	ان القلب اذا اکره عمی	۹۳
۳۲۴	امراءة المفقود امراء ته حتی یاتیها البیان	۹۸
۳۲۸	نهی رسول الله صلی الله تعالى علیه وسلم عن التحریش بین البهائم	۱۱۳
۳۵۰	انا لن نستعمل علی عملنا من اراده	۱۲۳
۳۵۱	اذا نتم فاطفئوا السراج فان الفارة تأخذ الفتیلة فتحرق اهل البيت-	۱۲۴
۳۵۱	لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین	۱۲۵
۳۵۳	کل لهو المسلم حرام الا ثلثة ملاعبته اهله و تادیبه لفرسه و مناظلته بقوسه-	۱۳۵
۳۵۳	من استعمل علی عشرة من فیهم ارضی الله تعالى فقد خان الله و رسوله و المؤمنین-	۱۳۶
۳۵۹	کل مولود یولد علی فطرة الاسلام	۵
۳۶۰	اتی شاعر النبی صلی الله تعالى علیه وسلم فقال یا بلال اقطع لسانه فاعطاه اربعین درهما	۹
۳۶۷	ان رجلا قال لامراء ته یا اخیة فقال رسول الله صلی الله تعالى علیه وسلم اختک هی فکره ذلك و نهی عنه-	۳۴
۳۸۳	اتقوا مواضع التهم	۷۶
۳۸۵	رسول الله صلی الله تعالى علیه وسلم فرماتی هین العجماء جبار	۷۸
۴۰۴	ان النبی صلی الله تعالى علیه وسلم قال لا ضمان علی قصار ولا صباغ	۲۰
۴۰۵	ینهی المؤمن ان یذل نفسه	۲۳

المأخذ

۱	فتاوى رضويه جلد چهارم	رضا اكيذى بمبئى
۲	بذل الجوائز على الدعاء بعد صلاة الجنائز	مشمور جلد چهارم
۳	النهي الحاجز عن تكرار صلاة الجنائز	
۴	الهادى الحاجب عن جنازة الغائب	
۵	المنة الممتازة في دعوات الجنائز	
۶	الحرف الحسن في الكتابة على الكفن	
۷	جلى الصوت لنهي الدعوة امام الموت	
۸	بريق المنار بشموع المزار	
۹	جمل النور في نهى النساء عن زيارة القبور	
۱۰	الحجة الفاتحة لطيب التعيين و الفاتحة	
۱۱	اتيان الارواح لديارهم بعد الرواح	
۱۲	حيات الموات في بيان سماع الاموات	
۱۳	الوفاق المتين بين سماع الدفين و جواب اليمين	
۱۴	تجلي المشكوة لانارة اسئلة الزكوة	
۱۵	اعزالاكتناه في رد صدقة مانع الزكوة	
۱۶	رأدع التعسف عن الامام ابى يوسف	
۱۷	الزهر الباسم في حرمة الزكوة على بنى هاشم	
۱۸	طرق اثبات الهلال	
۱۹	البدور الاجلة في امور الاهله مع شرح و حاشيه	
۲۰	شرح، نور الادلة للبدور الاجلة	
۲۱	حاشيه، رفع العلة عن نور الادلة	
۲۲	تفاسير الاحكام بفدية الصلاة و الصيام	
۲۳	هداية الجنان باحكام رمضان	

مشمولہ جلد ۱۰م	العروس المعطار في زمن دعوة الافطار	۲۴
مشمولہ جلد پنجم	صیقل الرین عن مجاورۃ الحرمین	۲۵
	انوار البشارۃ فی مسائل الحج و الزیارة	۲۶
رضا اکیڈمی بمبئی	فتاوی رضویہ جلد پنجم	۲۷
	ماحی الضلالة فی انکحة الهندو بنجاله	۲۸
	هبة النساء فی تحقق المصاهرة بالزنا	۲۹
	ازالة العار بحجر الكرائم عن كلاب النار	۳۰
	تجویز الرد عن تزویج الابد	۳۱
	اطائب التهانى فی النکاح الثانی	۳۲
	آكد التحقیق بباب التعلیق	۳۳
	الجوهر الثمین فی علل نازلة الیمین	۳۴
رضا اکیڈمی بمبئی	فتاوی رضویہ جلد ششم	۳۵
مشمولہ جلد ششم	تابغ النور عن سوالات جبلفور	۳۶
	المبین ختم النبیین	۳۷
	سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح	۳۸
	القمع المبین لامال المکذبین	۳۹
	السووال عقاب علی المسیح الکذاب	۴۰
	حجب العوار عن ۷ نوم بہار	۴۱
رضا اکیڈمی بمبئی	فتاوی رضویہ جلد ہفتم	۴۲
مشمولہ جلد ہفتم	کفل الفقیر الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم	۴۳
	کاسر السفیہ الواہم فی ابدال قرطاس الدراہم	۴۴
	الہبة الاحمدیہ فی الولاية الشرعية و العرفیة	۴۵
رضا اکیڈمی بمبئی	فتاوی رضویہ جلد ہشتم	۴۶
مشمولہ جلد ہشتم	المنی و الدرر لمن عمد منی آرثر	۴۷
	سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء	۴۸
	ہادی الاضحیۃ بالشاء الہندیہ	۴۹
	انفس الفکر فی قربان البقر	۵۰
	الصافیۃ الموحیۃ لحکم جلود الاضحیۃ	۵۱

فہرست مضامین

جلد دوم

۱۸	مردے کی عیب جوئی منع ہے	۳	تعارف فتویٰ رضویہ جلد چہارم
۱۸	قبر پر ٹیک لگانا منع ہے	۷	احادیث فتویٰ رضویہ جلد چہارم
۱۹	تعارف رسالہ النسخی الحاجز	۷	جس کا خاتمہ بالآخر ہو وہ جنت میں جائے گا
۲۰	احادیث رسالہ النسخی الحاجز	۷	علی وفا طمہ کی زوجیت
۲۰	انبیاء زندہ ہیں	۷	مسلمان کو نفع پہنچانا
۲۰	عالم اور جال کے گناہ میں فرق ہے	۷	کثرت دعاء کی ترغیب
۲۰	گناہ کی طرف بلانے والا	۸	جنازہ کے پاس دعا کرنا
۲۱	حضور کے دائمی فضل سے وجوب ثابت ہوتا ہے	۹	حضور کے رشتے منقطع نہیں ہوں گے
۲۱	زکوٰۃ لانے والوں کیلئے حضور کی دعاء	۱۰	خدا اور رسول کا ذکر
۲۱	اہل بقیع کیلئے حضور کی دعاء	۱۰	بے ادائے قرض سے سبکدوشی نہیں
۲۲	جنازہ اقدس کا کوئی لام نہ تھا	۱۰	ظالم کسی چیز کا حقدار نہیں ہوتا
۲۳	حضور پر سب سے پہلے ملائکہ نے عملا کی	۱۰	مریض کے لئے دعائے خیر
۲۳	رحمت عالم نے شہدائے احد پر صلا کی	۱۱	میت کی تدفین کے بعد دعاء
	نماز جنازہ کی فضیلت	۱۲	نجاشی پر جنازہ
۲۶	حضور تمام مسلمین کے ولی ہیں	۱۲	ختم ترکان کے بعد دعاء قبول ہوتی ہے
۲۶	وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی	۱۳	تعارف رسالہ بذل الجواز
۲۶	حضور کی نماز امت کیلئے رحمت ہے	۱۵	احادیث رسالہ بذل الجواز
۲۸	جنازہ میں چالیس مسلمان کی شرکت باعث شفاعت ہے	۱۵	کثرت دعاء کی تاکید
۲۹	حضور کی شفاعت	۱۶	دعا سے گھبرا کر دعاء چھوڑ دینا
۲۹	انبیاء کی میراث ترک نہیں	۱۶	جمعہ کے بعد صلا دوسری نماز نہ پڑھی جائے
۳۰	شہیدوں کو غسل دینے کا حکم نہیں	۱۷	احادیث فتویٰ رضویہ جلد چہارم
۳۰	حضور کی جنازہ پر نماز نور قلت ہے	۱۷	سجد میں جنازہ مکروہ ہے
۳۰	جنازہ تیمم کر کے پڑھنا جائز ہے	۱۷	میت کو تکلیف دینا منع ہے
۳۱	شہدائے احد پر نماز	۱۷	مردے کو تکلیف دینا زندے کے مثل ہے
۳۱	مسلمان پر پانچ حقوق ہیں	۱۸	مردے کو گالی دینا منع ہے

۵۲	ترجمہ اوعیہ منقول	۳۲	ایک نماز دوبارہ نہیں ہوتی
۵۵	طریقہ تلقین قبر	۳۲	مسجد میں جنازہ مکروہ ہے
۵۷	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد چہارم	۳۲	تیم سے جنازہ
۵۷	موت کے وقت جو اللہ سے ملنے کو محبوب رکھے	۳۳	بغیر طہارت کے نماز نہیں ہوتی ہے
۵۷	زندوں کی طرح مردوں کو بھی ایذا ہوتی ہے	۳۳	نماز جنازہ میں تعجیل محبوب ہے
۵۷	صالحین کے قریب دفن کرنا	۳۳	جنازے پر تکثیر جماعت محبوب ہے
۵۸	قبر پر چلنا منع ہے	۳۵	جنازے میں شریک رہنا ثواب عظیم ہے
۵۸	موت فٹائے روح نہیں	۳۶	امام اعظم کے عالم کامل ہونے کی بشارت
۵۸	مال باپ پر ولاد کے اعمال پیش ہوتے ہیں	۳۷	تعارف رسالہ <u>تعارف</u> الحاجب
۵۸	روح لور جسم کی مثال	۳۰	احادیث رسالہ <u>تعارف</u> الحاجب
۵۸	مردے کو تکلیف دینا منع ہے	۳۰	نجاشی پر نماز جنازہ
۵۹	قبروں کو بجدہ گاہ بنانا منع ہے	۳۱	موسیٰ بن موسیٰ پر نماز جنازہ
۶۰	ولد الزنا کے بارے میں دو حدیثیں	۳۳	شہدائے موت پر نماز جنازہ
۶۰	عرب و انصار کا حق نہ پہچاننے والا منافق ہے	۳۴	عالم سے لغزش ہو جائے تو رجوع کا انتظار کرو
۶۱	تعارف رسالہ <u>الحرف الحسن</u>	۳۴	معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں
۶۲	احادیث رسالہ <u>الحرف الحسن</u>	۳۵	نجاشی پر نماز جنازہ
۶۲	عمد نامہ لکھنا	۳۵	صلوات بمعنی رحمت
۶۲	عمد نامہ کا ثبوت	۳۶	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد چہارم
۶۳	حضرت فاطمہ نے وفات سے قبل غسل جنازہ کیا	۳۶	جنازے میں تین صغیں ہونا بہتر ہے
۶۳	حضور کی رداء میں کفن	۳۶	جنازے میں ایک آدمی کی ایک صف ہو سکتی ہے
۶۶	جسم اقدس سے مس شدہ چیزوں میں کفن	۳۶	اکلی عورت ایک صف ہے
۶۷	آسانی ولادت کی دعاء	۳۶	بعض گناہ اللہ معاف نہیں فرمائے گا
۶۸	آب زمزم کو کھ بھر کر پینا	۳۷	تاریک نماز مستحق عذاب ہے
۶۸	مخلص موذن	۳۷	اکلی صف پہلے پوری کرنے کا حکم
۶۸	عائل بالقرآن کا جسم	۳۸	دو آدمی لام کے پیچھے کھڑے ہوں
۶۹	حضرت امام علی رضا کی روایت	۳۸	ایک آدمی امام کی دواہنی جانب کھڑا ہو
۷۱	تعارف رسالہ <u>جللی الصوت</u>	۳۹	تعارف رسالہ <u>للہ المتازہ</u>
۷۲	حدیث رسالہ <u>جللی الصوت</u>	۵۰	احادیث ولوعیہ رسالہ <u>للہ المتازہ</u>
۷۳	تعارف رسالہ <u>بریق المنار</u>	۵۰	جنازہ کا ۳۱ دعائیں

۸۹	پانی افضل صدقہ ہے	۷۵	احادیث رسالہ بریق المنار
۸۹	اعمال کا مدار نیتوں پر ہے	۷۵	عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت نہیں
۸۹	قبرستان سے گزرے تو ایصال ثواب کرے	۷۵	مساجد میں نقش و نگار
۹۰	والدین کی طرف سے حج کرنے والا دوزخ سے آزاد ہے	۷۵	مساجد میں کنگورے بنانا
۹۰	صدقہ کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے	۷۶	قبر پر بیٹھنا جائز نہیں
۹۱	پانی سے بھی ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے	۷۶	مدینہ منورہ کی فضیلت
۹۱	صدقہ عام ہے اخلاق مال و غیرہ کو	۷۶	عورتوں کا مسجد میں آنا
۹۲	میت کی طرف سے حج اور مالی خیرات	۷۷	مسجد میں شعب باشی منع ہے
۹۳	مومن کو نفع پہنچانا ثواب ہے	۷۷	اکرام سلطان کی تاکید
۹۳	الحمد لله بہترین دعاء ہے	۷۷	ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا
۹۳	وقت ولادت عورت مر جائے تو شہید ہے	۷۷	درد و پاک کی برکت
۹۳	صدقہ دینا لینے سے افضل ہے	۷۸	مردان کی نااہلی
۹۳	مسلمان کا دل خوش کرنا عبادت ہے	۷۹	تعارف رسالہ جمل النور
۹۳	بغیر علم کے فتویٰ دینا حرام ہے	۸۰	احادیث رسالہ جمل النور
۹۵	جھوٹا شخص بھی کبھی حج بولتا ہے	۸۰	عورتوں کا جماعت میں حاضر ہونا
۹۵	نیکو کار کو کھانا کھلانا	۸۰	بعد والا زمانہ زیادہ شراکیز ہے
۹۵	جاندار کو کھانا کھلانا	۸۰	عورتوں کا مسجد میں آنا
۹۵	اللہ و عیال کو کھانا صدقہ ہے	۸۱	جنازے کے ساتھ عورتوں کو جانا منع ہے
۹۶	فخر کی دعوت کھانا منع ہے	۸۲	احادیث فتویٰ رضویہ جلد چہارم
۹۷	تعارف رسالہ اتیان الارواح	۸۲	تین باتیں
۹۹	احادیث رسالہ اتیان الارواح	۸۲	میت کی تعزیت
۹۹	مومنین کی روحیں	۸۲	بیمار کی عیادت
۱۰۱	تعارف رسالہ حیات الموت	۸۳	شہدائے موت کی خبر شہادت
۱۰۷	احادیث رسالہ حیات الموت	۸۳	میت کے گھر کا کھانا
۱۰۷	امت کے درود حضور سنتے ہیں	۸۵	تعارف رسالہ الحجۃ القادۃ
۱۰۷	مومن کو تکلیف دینا منع ہے	۸۷	احادیث رسالہ الحجۃ القادۃ
۱۰۸	لپٹے بھائی سے یہ کہنا کہ دعاؤں میں یاد کرنا جائز ہے	۸۷	زیارت قبور
۱۰۸	حاجی کی دعاء	۸۷	مباح کام
۱۰۸	حضرت ابولیس قرنی سے دعاء	۸۹	احادیث فتویٰ رضویہ جلد چہارم

۱۲۹	جو شفاعت پر ایمان نہ رکھے وہ مستحق شفاعت نہ ہوگا	۱۰۹	حجر اسود
۱۳۰	غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا حرام ہے	۱۰۹	قحط میں استغاثہ
۱۳۱	تعارف رسالہ الوفاق التین	۱۱۰	مومن کا قبض روح
۱۳۳	احادیث رسالہ الوفاق التین	۱۱۰	مردہ دیکھتا سنتا ہے
۱۳۳	روح کیلئے فانی نہیں	۱۱۱	شہید کی روح
۱۳۳	روح کا عدم فنا	۱۱۲	بعد وفات معاہدہ
۱۳۳	جنت کی نعمت	۱۱۲	مقلین کے سوا ہر جاندار مردے کی آواز سنتا ہے
۱۳۵	حقیقت قبر	۱۱۵	تجمل تدفین
۱۳۵	روح غیر فانی ہے	۱۱۵	اصحاب قبور سے حیا کرنا
۱۳۵	مردہ کے حسات و سمیات	۱۱۵	قبرستان میں قضاے حاجت کرنا منع ہے
۱۳۵	قبرستان کی دعاء	۱۱۵	مردوں کا جی بھلنا
۱۳۶	فرعون اور اس کی ذریت	۱۱۶	زندوں سے اموات ایذا پاتے ہیں
۱۳۶	زندوں کی آہو زاری	۱۱۷	مردوں کو ایذا لوینا زندوں کی مانند ہے
۱۳۶	روز جمعہ درود پاک کی فضیلت	۱۱۷	مردے کی تکلیف
۱۳۷	عبدالرحمن بن ابی بکر کی وفات	۱۱۸	زندوں کا چلا کر رونا
۱۳۸	منادید قریش کی لاشیں	۱۱۸	مستورات سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے
۱۳۹	شہدائے اجنادین	۱۱۸	زندوں کا رونا
۱۴۰	مردے کے بالوں میں کنگھی کرنا منع ہے	۱۱۹	مرنے کے بعد ایذا
۱۴۱	قبرستان میں کیا کئے	۱۱۹	سورہ بقرہ کا آغاز و اختتام
۱۴۲	تعارف رسالہ حجی العسکرة	۱۱۹	مردے اپنے زائرین کو پہچانتے ہیں
۱۴۵	احادیث رسالہ حجی العسکرة	۱۲۲	مردے کلام و اصوات سنتے ہیں
۱۴۵	حولان حول کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے	۱۲۳	بدر کے مقتولین
۱۴۵	الل بیت سے حسن سلوک	۱۲۵	ام مہجین سے حضور نے کلام فرمایا
۱۴۶	تعارف رسالہ اعزالا کتناہ	۱۲۵	مردے کو تھین
۱۴۷	احادیث رسالہ اعزالا کتناہ	۱۲۷	کافر و مشرک مردے بھی سنتے ہیں
۱۴۷	بے زکوٰۃ مال ہلاک ہو جائے گا	۱۲۷	لل بیع سے کلام
۱۴۷	زکوٰۃ سے مال محفوظ ہو جاتا ہے	۱۲۸	مردے گھر کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں
۱۴۸	زکوٰۃ دانا کرنا ایمان کی دلیل ہے	۱۲۸	دور قاروتی کے ایک عاشق نوجوان کا واقعہ
۱۴۸	زکوٰۃ دینے کی عید	۱۲۹	مردہ کا ایذا لینا

۱۶۸	اپنی حرفت پر قائم رہنا	۱۳۹	مالداروں پر سخت عذاب ہوگا
۱۶۸	سوال حرام ہے	۱۵۰	زکوٰۃ دینے والا ملعون ہے
۱۶۸	توکل کیا ہے	۱۵۰	فقراء کا مقام
۱۶۹	امیری سے غریبی بہتر ہے	۱۵۰	زکوٰۃ دینے والوں کا حال
۱۶۹	دنیا میں بحیثیت مسافر رہے	۱۵۰	عورتوں کو زکوٰۃ دینے کی تمہید
۱۷۰	زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے	۱۵۱	زکوٰۃ اونہ کرنے والا دوزخی ہے
۱۷۱	موروثی جائیداد لو بیچنا منع ہے	۱۵۱	بے زکوٰۃ کے صدقہ نافلہ قبول نہیں
۱۷۱	گھر کی بنیاد بیچنا منع ہے	۱۵۲	فرض کے بغیر نفل قبول نہیں
۱۷۱	ازواج مطہرات کیلئے ایک سال کا نفقہ	۱۵۲	اسلام کے چار ارکان
۱۷۲	لولاد کیلئے جائیداد چھوڑنا	۱۵۳	زکوٰۃ ادا نہیں کرنے سے نماز قبول نہیں ہوتی
۱۷۲	صدقہ کے بارے میں دو حد ہیں	۱۵۳	زکوٰۃ کے بغیر کوئی عمل نفع نہ دے گا
۱۷۲	دنیا فانی ہے	۱۵۳	تعارف رسالہ رابع الصغریٰ
۱۷۳	کفالت ضروری ہے	۱۵۶	احادیث رسالہ رابع الصغریٰ
۱۷۳	حضور علیہ السلام کا توکل	۱۵۶	طعن کرنا جائز نہیں
۱۷۳	سانپوں کا مار ڈالنا	۱۵۶	حیلہ شرعی
۱۷۳	عجربا جماعت کی تاکید	۱۵۷	سود کی ممانعت
۱۷۵	فرائض کے بغیر نوافل مقبول نہیں	۱۵۹	تعارف رسالہ الزہر الباسم
۱۷۵	وقت اظہار	۱۶۰	احادیث رسالہ الزہر الباسم
۱۷۶	تین ارکان اسلام	۱۶۰	سادات کیلئے زکوٰۃ حلال نہیں
۱۷۶	روزہ قضا کرنا	۱۶۱	ابلیس فتویٰ رضویہ جلد چہارم
۱۷۷	بچوں کو نماز کی ترغیب	۱۶۱	قریبی رشتہ دار کو زکوٰۃ و صدقہ دینا افضل ہے
۱۷۷	نابالغ مرفوع القلم ہوتا ہے	۱۶۳	بہہ کی چیز لینا جائز ہے
۱۷۷	فضیلت شہر رمضان مبارک	۱۶۳	خود کا جہنم ہو تو دوسرے کو دینا ضروری نہیں
۱۷۸	رویت ہلال	۱۶۳	آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں
۱۷۸	تفسیر بارائے حرام ہے	۱۶۵	علم حدیث میں امام احمد رضا کی وسعت
۱۷۸	رویت ہلال	۱۶۶	بھلائی کی راہ بتانے والا
۱۷۸	چاند کا حکم	۱۶۶	حقیقی توکل
۱۷۹	یوم شک	۱۶۷	بے زکوٰۃ مال سے دانا جائے گا
۱۸۰	تعارف رسالہ طرق اثبات الحلال	۱۶۷	جس مال کی زکوٰۃ لو نہ کی جائے وہ گنہگار ہے

۲۰۰	احادیث فتویٰ رضویہ جلد چہارم	۱۸۳	احادیث رسالہ طرق اثبات الهلال
۲۰۰	مومن نجس نہیں ہے	۱۸۳	رویت ہلال
۲۰۰	تجیل افطار	۱۸۳	عیدین
۲۰۰	کھجور سے افطار کرنا سنت ہے	۱۸۳	قربانی
۲۰۱	دعائے افطار	۱۸۳	قیامت کے قریب چاند بڑے نکلیں گے
۲۰۲	تعارف رسالہ العروس المعطار	۱۸۶	تعارف رسالہ البدور الاجلہ
۲۰۳	احادیث رسالہ العروس المعطار	۱۸۸	احادیث رسالہ البدور الاجلہ
۲۰۳	دعائے افطار	۱۸۸	چاند دیکھ کر چہرہ پھیر لینا
۲۰۳	تجیل افطار مستحب ہے	۱۸۸	من شر غاسق اولو قب سے کیا مراد ہے
۲۰۳	غروب آفتاب وقت افطار ہے	۱۸۸	رویت ہلال
۲۰۵	تسبیح فاطمہ	۱۸۹	نماز عشاء
۲۰۵	اللہ اکبر کرنا	۱۸۹	مسئلہ قضا
۲۰۵	بہترین دعاء	۱۹۰	احادیث رفع العله
۲۰۶	روزے کی جہاں	۱۹۰	ہلال شعبان
۲۰۶	افطار کرانا	۱۹۰	رویت ہلال کی دعائیں
۲۰۸	روزہ دار کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا	۱۹۱	رمضان و ذوالحجہ کا چاند
۲۰۸	دعائے افطار	۱۹۳	تعارف رسالہ تفاسیر الاحکام
۲۰۸	بیت الخلاء کی دعاء	۱۹۵	حدیث رسالہ تفاسیر الاحکام
۲۰۹	احادیث فتویٰ رضویہ جلد چہارم	۱۹۵	کوئی کسی کے بدلے میں نماز نہ پڑھے
۲۰۹	ستائیس رجب کے روزہ کی فضیلت	۱۹۶	احادیث فتویٰ رضویہ جلد چہارم
۲۱۰	دسویں ذی الحجہ میں عبادت کی فضیلت	۱۹۶	روزے معلق رہتے ہیں
۲۱۱	صوم عرفہ کی فضیلت	۱۹۶	اللہ کا قرض
۲۱۲	صوم عاشوراء کی فضیلت	۱۹۶	حالت جنابت میں روزہ
۲۱۲	صوم نفل میں شعبان کے روزے کی فضیلت	۱۹۷	عبادت کی پانچ چیزیں
۲۱۲	۷ رجب کے روز کی فضیلت	۱۹۷	دعاء کے بارے میں ایک حدیث
۲۱۲	چند روزوں کی فضیلت	۱۹۸	تعارف رسالہ ہدیۃ الجنان
۲۱۳	رمضان میں عمرہ کرنا	۱۹۹	احادیث رسالہ ہدیۃ الجنان
۲۱۳	تعارف رسالہ صیقل الرین	۱۹۹	بغیر علم کے فتویٰ دینا حرام ہے
۲۱۵	احادیث رسالہ صیقل الرین	۱۹۹	ثبوت رویت ہلال کیلئے دو گواہ ہونا ضروری ہے

۲۳۱	حضرت ابو بکر کی فضیلت	۲۱۵	محبوب ترین اعمال
۲۳۲	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد پنجم	۲۱۵	والدین کی رضا
۲۳۲	جھوٹی گواہی کی وعید	۲۱۵	والدین کی خدمت
۲۳۲	مسلمان کی چیزوں کی مرضی کے بغیر نہ لے	۲۱۷	جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے
۲۳۳	ظلم پر اعانت حرام ہے	۲۱۸	مومن کامل کی معرفت
۲۳۳	شہادت کے متعدد طریقے	۲۱۸	عقوبہ عالم
۲۳۳	تجدید ایمان امر محمود ہے	۲۱۸	جرج راہب
۲۳۳	بے گواہ نکاح قاسد ہے	۲۱۹	توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں
۲۳۳	ولیمہ بعد نکاح سنت ہے	۲۱۹	ابن عباس کی فضیلت
۲۳۳	کافروں سے مدد لینا منع ہے	۲۱۹	مکہ میں عزم گناہ پر بھی مواخذہ ہوگا
۲۳۳	غیر کی مخطوبہ کو پیام نکاح مہنوع ہے	۲۲۰	ساکنان مکہ
۲۳۳	قسم توڑنے کی ایک صورت	۲۲۰	عمر فاروق کافرمان
۲۳۵	تین باتوں میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے	۲۲۱	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد چہارم
۲۳۵	خطبہ کے بارے میں ایک حدیث	۲۲۱	عورت کو غیر محرم کیساتھ سفر کرنا جائز نہیں
۲۳۵	بیوی کی خالہ اور چھو بھی حلال نہیں	۲۲۱	مال حرام سے جو حج کیا جائے وہ مردود ہے
۲۳۶	غیر شرعی شرطیں	۲۲۱	مدینہ کی افضلیت
۲۳۶	حضور امت کو علم سکھاتے ہیں	۲۲۲	تعارف رسالہ انوار البخارۃ
۲۳۶	شاہدین کے بغیر نکاح نہیں ہوتا	۲۲۳	احادیث رسالہ انوار البخارۃ
۲۳۶	نکاح کی طاقت نہ ہو تو روزے رکھے	۲۲۳	تہنہ سفر کرنا منع ہے
۲۳۷	مہر جتنا کثیر ہو مقرر کرنا جائز ہے	۲۲۳	درود پڑھنے کی فضیلت
۲۳۷	کنیز کی تعلیم و تادیب	۲۲۳	آب زمزم
۲۳۷	لعنت جائز نہیں	۲۲۳	ایک مفید دعاء
۲۳۷	متعہ حرام ہے	۲۲۵	مسجد نبوی میں چالیس نماز پڑھنے کی فضیلت
۲۳۹	جو نسبت حرام ہے وہ رضاعت سے حرام ہے	☆☆☆	
۲۴۰	تعارف رسالہ عہد النساء	۲۲۶	تعارف فتاویٰ رضویہ جلد پنجم
۲۴۲	احادیث رسالہ عہد النساء	۲۲۹	تعارف رسالہ حاجی العطالہ
		۲۳۱	احادیث رسالہ حاجی العطالہ
		۲۳۱	بالغہ سے اسکے نکاح کی اجازت لی جائیگی

۶۲	عورت ہرے بگاڑنا جائز نہیں	۲۴۲	حرمت مصاہرت
۲۵۳	قبور صالحین پر قبہ بنانا جائز ہے	۲۴۳	حدیث فتاویٰ رضویہ جلد پنجم
۲۵۳	یہ خود نکاح کر سکتی ہے	۲۴۳	قلوب رحمان کے دست قدرت میں ہیں
۲۵۳	تعارف رسالہ تجویز الرد	۲۴۵	تعارف رسالہ ازالۃ العار
۲۵۷	احادیث رسالہ تجویز الرد	۲۴۶	احادیث رسالہ ازالۃ العار
۲۵۷	نکاح مؤخر کرنا درست نہیں	۲۴۶	مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے
۲۵۸	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد پنجم	۲۴۶	زوجہ کی محبت شوہر سے وابستہ ہوتی ہے
۲۵۸	ولاء سے متعلق چند حدیثیں	۲۴۶	آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا
۲۵۸	اہل فارس کا ایمان	۲۴۷	بد مذہبوں سے دور رہنے کی تاکید
۲۵۸	اپنے معظّم کی تعظیم کرو	۲۴۷	عورت نرم دل ہوتی ہے
۲۵۹	زنا کا عذاب	۲۴۷	محبت اندھا بہرا کرنے والی ہوتی ہے
۲۵۹	ولد الزنا	۲۴۷	غور و فکر کے بعد دوستی کرو
۲۵۹	قرض معاف کرنا	۲۴۸	قلب کو قلب کیوں کہتے ہیں
۲۶۰	طلاق کا اختیار مرد کو ہے	۲۴۸	عورت پر زیادہ حق شوہر کا ہے
۲۶۰	مذاق میں بھی طلاق ہوتی ہے	۲۴۸	شوہر مستحق تعظیم ہے
۲۶۱	حضرت فاطمہ کا مہر	۲۴۹	بد مذہب کی تعظیم حرام ہے
۲۶۵	شیئی موجب واپس لینا منع ہے	۲۴۹	کافرو منافق کو سردار کہنا منع ہے
۲۶۵	صعوبت سفر	۲۵۰	چیز دے کر پھیر لینا برا ہے
۲۶۵	بیوی سے حسن معاشرت	۲۵۰	بد مذہب جنمیوں کے کتے ہیں
۲۶۶	دو بیویوں کے مابین مساوات	۲۵۰	بد مذہب کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں
۲۶۶	ایفائے عہد	۲۵۱	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد پنجم
۲۶۶	غیر کی مخطوبہ کو پیام نکاح	۲۵۱	بھابی کا دیور سے پردہ کرنا ضروری ہے
۲۶۶	ازواج مطہرات اہمات المؤمنین ہیں اہمات المؤمنات نہیں	۲۵۱	تمن شخص
۲۶۷	تعارف رسالہ اطائب التہانی	۲۵۱	مرکب حرام
۲۷۰	احادیث رسالہ اطائب التہانی	۲۵۲	گناہ کی نحوست
۲۷۰	نکاح تکمیل ایمان کی دلیل ہے	۲۵۲	دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز نہیں

۲۸۹	ابن عمر کی طلاق و رجعت	۲۷۰	لڑکی کا نکاح
۲۹۲	احادیث فتویٰ رضویہ جلد پنجم	۲۷۰	بچا تشدد منع ہے
۲۹۲	نکاح اور طلاق	۲۷۰	غیبت زنانہ سے سخت تر ہے
۲۹۲	ماں باپ کے مافرمایں	۲۷۱	زیادہ تر عورتیں جہنم میں جائیں گی
۲۹۲	نسب بدلتا حرام ہے	۲۷۱	عورت ٹیڑھی پہلی سے پیدا ہوتی
۲۹۳	مدت حمل	۲۷۲	حقوق شوہر کی رعایت
۲۹۳	عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق	۲۷۲	فرمانبرداری سے عورت جنت میں جائے گی
۲۹۳	ہاں پورے بچے کے درمیان تفریق کرنا باعث لعنت ہے	۲۷۲	عورتیں شوہر کے حقوق سے عمدہ برتنیں ہو سکتی
۲۹۳	تفسیر بارائے حرام ہے	۲۷۳	مسلم کا جنازہ پڑھا جائے گا
۲۹۳	شہادت طلاق	۲۷۳	حضور کا پیام نکاح ہونا
۲۹۳	اہمیت رضائے والدین	۲۷۶	زوجین جنت میں جمع ہوں گے
۲۹۳	تین دن سے زیادہ سوگ حلال نہیں	۲۷۷	یہ عورت
۲۹۵	تسبیح و تحمید کے محبوب کلمے	۲۷۸	لوگوں سے وہ باتیں کہی جائیں جنہیں وہ سمجھ سکیں
۲۹۵	قسم دینا منع ہے	۲۷۸	عورت شوہر کی جائد لور پر نگرانی ہوتی ہے
۲۹۶	تعارف رسالہ الجوہر الثمین	۲۸۰	تفسیر کعبہ
۲۹۷	احادیث رسالہ الجوہر الثمین	۲۸۰	عوام کی سمجھ سے لڑکھٹاؤں کو کھانا چاہئے
۲۹۷	حلیہ شرعی	۲۸۱	ابوہریرہ جنت سے دو علم حاصل کئے
۲۹۷	قسم توڑ کر کفار دینا	۲۸۲	اسلام غالب ہے
۲۹۸	ثبوت مذاہلے چلے چلا گواہ ضروری	۲۸۳	احادیث فتویٰ رضویہ جلد پنجم
۳۰۰	احادیث فتویٰ رضویہ جلد پنجم	۲۸۳	حسن معاشرت کی تزیین
۳۰۰	متناذر	۲۸۳	حلالہ کیلئے طہی شرط ہے
۳۰۰	مکھورو منکر شرعی چیز	۲۸۳	طلاق و بیاحسانیت ہے
۳۰۰	پڑوسی کا حق	۲۸۳	مزد چکنے کی نیت سے نکاح کرنا باعث لعنت ہے
۳۰۱	تعارف فتویٰ رضویہ جلد ششم	۲۸۳	مہر کو قرض نہ سمجھنا موثر عذاب ہے
۳۰۲	احادیث فتویٰ رضویہ جلد ششم	۲۸۳	عورت کو شوہر سے بدظن کرنا منع ہے
۳۰۲	ہجرت	۲۸۶	تعارف رسالہ آگدا تحقیق
۳۰۲	دین نام ہے خیر خواہی کا	۲۸۷	احادیث رسالہ آگدا تحقیق
۳۰۲	عرب میں غیر مسلم کی اقامت جائز نہیں	۲۸۷	آخرت کو بر باد کرنا کوتاہ نصیبی ہے
۳۰۵	تعارف رسالہ نافع النور	۲۸۷	طلاق اور حق رجعت

۳۱۹	فقہہ اور مفتی کی فضیلت	۳۰۷	احادیث رسالہ بالغ النور
۳۱۹	دویویوں میں مساوات	۳۰۷	کافر کی تعظیم جائز نہیں
۳۱۹	حضور علیہ السلام کھانے کے محتج نہیں	۳۰۷	کسی کو کافر کہنا کیسا ہے؟
۳۱۹	تین محبوب چیزیں	۳۰۷	عالم دین کی توہین باعث نفاق ہے
۳۲۰	شرکین کے ساتھ بودوباش منع ہے	۳۰۸	احادیث فتویٰ رضویہ جلد ششم
۳۲۰	فساد قلب	۳۰۸	عالم اور علم دین کی تذلیل حرام ہے
۳۲۰	معذرت کی بات نہ کرنا	۳۰۸	بھلائی کی راہ بتانے والا
۳۲۱	حضور باعث تخلیق کائنات ہیں	۳۰۹	اللہ اپنے حبیب کی رضا چاہتا ہے
۳۲۱	بالذکا گناہ	۳۰۹	اولیاء اللہ سے عداوت
۳۲۱	بری بات ایجاد کرنا	۳۱۰	تعارف رسالہ المبین
۳۲۲	ظالم کی مدد حرام ہے	۳۱۱	احادیث رسالہ المبین
۳۲۲	مسجد میں دنیاوی بات حرام ہے	۳۱۱	حضور خاتم النبیین ہیں
۳۲۲	جنت کو وجد آگیا	۳۱۲	اللہ تعالیٰ ازل وابدی ہے
۳۲۲	عسقلان اور غزہ کی فضیلت	۳۱۳	احادیث فتویٰ رضویہ جلد ششم
۳۲۳	تمام جہاں حضور کا صدقہ کھاتا ہے	۳۱۳	زمانہ رسالت میں مسجد محصور نہیں تھی
۳۲۳	سورہ رخصن قرآن عظیم میں دلہن ہے	۳۱۳	بد مذہبوں کے ساتھ نشست و برخاست منع ہے
۳۲۳	روز جمعہ کی فضیلت	۳۱۵	معذرت قبول کرنا
۳۲۳	کعبہ اللہ کی عظمت	۳۱۵	برائمان جائز نہیں
۳۲۳	حضرت علی کی فضیلت	۳۱۵	مشورہ کرنا سنت الہیہ ہے
۳۲۳	فرشتے روزہ انور کی زیارت کرتے ہیں	۳۱۶	وحدت الوجود
۳۲۵	حاجت مند کا حاجت روا ہونا	۳۱۶	انبیاء زندہ ہیں
۳۲۵	روحوں کی تخلیق	۳۱۶	مومن کو عار دلانا منع ہے
۳۲۵	مولے عالم	۳۱۶	رسول کا نور مخلوق ہے
۳۲۶	تعارف رسالہ مکن المسیوح	۳۱۷	حضور نسیان سے پاک ہیں
۳۲۹	احادیث رسالہ مکن المسیوح	۳۱۷	حضور مخلوقات میں افضل ہیں
۳۲۹	ذوق میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں	۳۱۷	متقی والی ہو
۳۲۹	مقام صدیق کی عظمت	۳۱۸	ترغیب نماز
۳۲۹	جو قرآن کو مخلوق بتائے کافر ہے	۳۱۸	حیا کرنے سے گناہ نہیں ہوگا
۳۳۰		۳۱۸	انبیاء احکام سے پاک ہیں
		۳۱۸	اللہ صاحب کما منع نہیں ہے

۳۳۳	مفقود الخبر شوہر	۳۳۱	تعارف رسالہ الترمذی المسین
۳۳۳	توکل علی اللہ	۳۳۴	حدیث رسالہ الترمذی المسین
۳۳۵	مال کما کر برائی میں خرچ کرنا	۳۳۳	تقدیر پر بحث کرنا منع ہے
۳۳۵	انسان لالچی ہے	۳۳۳	تعارف رسالہ السوء والعقاب
۳۳۵	ترک جماعت کی وعید	۳۳۶	احادیث رسالہ السوء والعقاب
۳۳۶	بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا منع ہے	۳۳۶	محدث اکبر عمر ہیں
۳۳۶	وارث کو محروم کرنا منع ہے	۳۳۶	حضور کے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے
۳۳۶	تعمیر مسجد	۳۳۶	رسول کی رسالت عامہ
۳۳۶	جانور کو بھی تکلیف دینا منع ہے	۳۳۷	خطہ زمین گواہ ہو جاتا ہے
۳۳۷	مسجد میں دنیا کی باتیں	۳۳۷	مسئلہ کذاب کاذب ہے
۳۳۷	مسجد میں بیخوشی	۳۳۸	تعارف رسالہ حجب العوار
۳۳۸	جانوروں کو لڑانا منع ہے	۳۳۰	احادیث رسالہ حجب العوار
۳۳۸	امر بالمعروف	۳۳۰	علمی کتاب جو نہیں کا مصنف
۳۳۹	تعمیر مسجد پر جنت کی بشارت	۳۳۰	معظم ان معظمن
۳۳۹	مسجد کو ریاض جنت کہا گیا ہے	۳۳۰	دنیا طھون ہے
۳۳۹	امامت سے متعلق ایک حدیث	۳۳۱	استاذ کیلئے قواعد وضع کرنا
۳۵۰	طلاق کی قسم کھانا جائز نہیں	۳۳۱	غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے
۳۵۰	نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا منع ہے	۳۳۱	مسلمان کا اکرام
۳۵۰	دیوار قبلہ میں دل بٹنے والی چیز نہ چاہئے	۳۳۲	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد ششم
۳۵۰	مسلمان کی قبر پر بیٹھنا جائز نہیں	۳۳۲	تکاح پر قدرت نہ ہو تو روزہ رکھے
۳۵۰	منصب کا خواہش مند	۳۳۲	صدقہ جاریہ کی تمنی چیزیں
۳۵۱	رات کو سوتے وقت چراغ گل کرنا	۳۳۲	خالص محروم ہے
۳۵۱	مومن کی فراست	۳۳۳	منی و مرقات میں سابقین بتانے کا حکم
۳۵۱	اللہ تعالیٰ قلوب دیکھتا ہے	۳۳۳	دل کو مجبور نہ کرنا
۳۵۱	مسجد کے بدے میں ایک حدیث	۳۳۳	ہر چیز کو اس کے اصلی مقام پر رکھنا
۳۵۲	نماز ہر پاک جگہ میں ہو سکتی ہے	۳۳۳	دین خیر خواہی کا نام ہے
۳۵۲	شرکوں سے احمد لو منع ہے	۳۳۳	مسجد میں بحالہ اقبالیات لے جائے

۳۶۵	قرض ادا کرنے کا ارادہ	۳۵۲	مردوں کو نیکی سے یاد کرنا
۳۶۶	مسلمان سے دھوکہ جائز نہیں	۳۵۳	مردے کو تکلیف دینا منع ہے
۳۶۶	اللہ تعالیٰ طیب ہے	۳۵۳	تین کھیلوں کے علاوہ سب حرام ہے
۳۶۶	پانچامہ کے بارے میں ایک حدیث	۳۵۳	افضل کو والی مقرر کرنا
۳۶۶	سود کی حرمت و وعید	۳۵۳	قبر مسلم کا ادب واجب ہے
۳۶۷	اپنی بیوی کو بہن کہنا منع ہے	۳۵۳	مشرک کا تب رکھنے کی ممانعت
۳۶۷	قرض خواہ کو بخوشی زیادہ دینا سود نہیں	۳۵۳	بہتر کو امام بنانے کی تاکید
۳۶۸	ہدیہ لینا جائز ہے	۳۵۳	تین مخصوص کی نماز قبول نہیں ہوتی
۳۶۸	اعمال کا مدار نیتوں پر ہے	۳۵۵	قربانی نہ کرنے والوں کی تمہید
۳۶۹	اپنے بھائی کو نفع پہنچاؤ	☆☆☆	
۳۷۰	تعارف رسالہ کفیل الفقہ	۳۵۶	تعارف فتویٰ رضویہ جلد ہفتم
۳۷۳	احادیث رسالہ کفیل الفقہ	۳۵۸	احادیث فتویٰ رضویہ جلد ہفتم
۳۷۳	بیع و شراء کے بارے میں چند حدیثیں	۳۵۸	بغیر ایجاب و قبول کی بیع منع ہے
۳۷۳	غبن کرنا جائز نہیں	۳۵۸	شی غیر موجود کی بیع جائز نہیں
۳۷۳	مسلمان پر چھ حقوق ہیں	۳۵۸	دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ کرنا منع ہے
۳۷۳	قرض پر زیادتی سود ہے	۳۵۹	کوئی بچہ کافر نہیں پیدا ہوتا
۳۷۵	پانچامہ کے بارے میں ایک حدیث	۳۵۹	قیمت معاف کر دینا جائز ہے
۳۷۵	ربا کی ممانعت	۳۵۹	دو مختلف چیزوں کی زیادتی سود نہیں
۳۷۷	تعارف رسالہ کامر السفیہ	۳۶۰	بیع سلم
۳۷۹	احادیث رسالہ کامر السفیہ	۳۶۰	شری شاعر
۳۷۹	ہدیہ میں عوض دینا منع نہیں	۳۶۰	مسلمان کا مال اس کی مرضی کے بغیر نہ لے
۳۷۹	فتویٰ دینے پر جرأت	۳۶۱	ولد الزنا کا کوئی باپ نہیں ہوتا
۳۸۰	احادیث فتویٰ رضویہ جلد ہفتم	۳۶۱	قلم تاریکیاں لاتا ہے
۳۸۰	ظلم ازمن لینا حرام ہے	۳۶۱	اللہ در سول لا وارث کے موٹی ہیں
۳۸۰	دو بیویوں کے درمیان مسوات	۳۶۱	قرض کی زیادتی سود ہے
			سود کھانا حرام ہے

۳۹۳	حسن سلوک	۳۸۱	ایک صدقہ وصول کرنے والے کو تہدید
	☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆	۳۸۱	حقوق پدری
۳۹۳	تعارف فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم	۳۸۱	منکرین تقدیر
۳۹۶	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم	۳۸۱	والدین کا نافرمان طعون ہے
۳۹۶	بیہ کی ہوئی چیز واجب لیتا پسند ہے	۳۸۲	رضائے والدین
۳۹۶	نذر لورہ یہ	۳۸۲	والدین کی نافرمانی کا عذاب
۳۹۷	خیانت پر گواہ ہونا منع ہے	۳۸۲	باب سے عصمت
۳۹۷	آسانیاں کرنا	۳۸۳	حقوق والدین
۳۹۷	مزدور کو حساب ٹھیک دینا	۳۸۳	مقام تمت سے بچنے کی تاکید
۳۹۸	شراب لوراس کی تجارت حرام ہے	۳۸۳	بیع معدوم جائز نہیں
۳۹۹	تعارف رسالہ کتاب الہی	۳۸۵	چوپایہ کا نقصان بے ضمان ہے
۴۰۱	احادیث رسالہ کتاب الہی	۳۸۵	مدعی کا حلف
۴۰۱	قرض پر زیادتی سود ہے	۳۸۵	اسلام تکلیف دہ باتوں کا مخالف ہے
۴۰۱	شرط بیع منع ہے	۳۸۵	اکرام شہود
۴۰۱	امت گمراہی پر متفق نہیں ہوگی	۳۸۶	شہادت کے موجود ہونے سے مدعی مدعا علیہ کا حلف طلب نہیں کر سکتا
۴۰۱	سولوا عظم	۳۸۶	مومن کی شرافت
۴۰۲	تعلیم قرآن پر اجرت	۳۸۶	رشوت لینا گناہ کبیرہ ہے
۴۰۲	بیع کاغذ	۳۸۶	مشورہ کرنا سنت ہے
۴۰۳	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم	۳۸۸	تعارف رسالہ الحجۃ الاحمدیہ
۴۰۳	مخارج باب بیعے کمال لے سکتا ہے	۳۹۱	احادیث رسالہ الحجۃ الاحمدیہ
۴۰۳	ظلم حرام ہے	۳۹۱	توبہ الی اللہ
۴۰۳	بلا اجازت کسی کی چیز لینا منع ہے	۳۹۱	ایک مسئلہ قضا
۴۰۳	احقر پر ضمان واجب نہیں	۳۹۳	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم
۴۰۳	حق شخصہ پر ایک حدیث	۳۹۳	دل کا فیصلہ
		۳۹۳	اپنے بھائی کو نفع پہنچانا

۴۱۸	قربانی کے جانور میں سات آدمیوں کی شرکت	۴۰۴	حلف منکر پر ہے
۴۲۰	آدمی کا حشر اسکے دوستوں کیساتھ ہوگا	۴۰۵	اپنے کوذات کیلئے پیش کرنا منع ہے
۴۲۰	اللہ کے یہاں بندے کا مرتبہ	۴۰۵	قربانی کا طریقہ
۴۲۰	اعلاء کلمۃ اللہ	۴۰۵	ناحق کسی کی زمین لینا حرام ہے
۴۲۰	ننگی کی راہ بتانے والا	۴۰۶	ذبح شرعی کیا ہے؟
۴۲۱	قربانی کا گوشت اور چیزا	۴۰۶	حلال جانور کی سات چیزیں حرام ہیں
۴۲۲	تعارف رسالہ الصلیۃ الموحیۃ	۴۰۷	زندہ جانور کا عضو جدا کرنا
۴۲۳	احادیث رسالہ الصلیۃ الموحیۃ	۴۰۸	تعارف رسالہ سبل الاصفیاء
۴۲۳	قربانی کا گوشت	۴۱۰	احادیث رسالہ سبل الاصفیاء
۴۲۳	حضور کی خصوصیت پر ایک حدیث	۴۱۰	بہترین روزہ اور بہترین نماز
۴۲۳	مٹی کی طہارت پر ایک حدیث	۴۱۰	گمان کرنا حرام ہے
۴۲۳	قربانی کا گوشت	۴۱۰	حضرت اسامہ سے ایک واقعہ
۴۲۳	قربانی کا چیزا	۴۱۱	احادیث فتویٰ رضویہ جلد ہشتم
۴۲۳	صدقہ کی قسمیں	۴۱۱	گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے
۴۲۵	بہترین صدقہ	۴۱۱	بچہ سے شکر کرنے والا پرندہ
۴۲۵	صدقہ کی ایک قسم	۴۱۱	جریت حلال ہے
۴۲۵	ہر اچھا کام صدقہ ہے	۴۱۳	تعارف رسالہ حاوی الاضحیہ
۴۲۷	احادیث فتویٰ رضویہ جلد ہشتم	۴۱۳	حدیث رسالہ حاوی الاضحیہ
۴۲۷	حضور کی قربانی کا جانور	۴۱۳	قربانی سنت ابراہیم ہے
۴۲۷	قربانی کا گوشت و پوست	۴۱۵	تعارف رسالہ اقصیٰ القصر
۴۲۹	گردش زندہ پر ایک حدیث	۴۱۷	حدیث رسالہ اقصیٰ القصر
۴۲۹	لونٹ کو نخر کرنا سنت ہے	۴۱۷	مورتوں کا مسجد میں جانا
۴۲۹	حسین کریمین کا حقیقہ	۴۱۸	احادیث فتویٰ رضویہ جلد ہشتم
۴۲۹	حقیقہ ولادت کے ساتویں روز سنت ہے	۴۱۸	سلور اور اٹلیس پھلی
		۴۱۸	منہ میں بدبو ہو تو قرآن پڑھنا پڑھنا منع ہے

فہرست احادیث بضمن ابواب

جلد دوم

۴۶۳	باب النوحہ	۴۳۱	باب الایمان
۴۶۳	باب العیادۃ والتعزیرۃ	۴۳۲	باب الأعمال بالنیات
۴۶۳	باب الزکوٰۃ	۴۳۲	باب الوضوء
۴۶۷	بہج حرمة الزکوٰۃ علی بنی ہاشم	۴۳۲	باب الغس
۴۶۸	باب الصلۃ	۴۳۲	باب الصلوٰۃ
۴۷۰	باب الہدیۃ	۴۳۳	باب صلاۃ الجمعۃ
۴۷۱	باب الحج	۴۳۵	باب العیدین
۴۷۲	باب فضائل مکہ	۴۳۵	باب الصفوف
۴۷۲	باب فضیلۃ المدینۃ	۴۳۵	باب الجماعۃ
۴۷۲	باب فی ماء زمزم	۴۳۶	باب الامامۃ
۴۷۲	باب فضیلۃ العرب	۴۳۶	باب فضیلۃ المؤذن
۴۷۳	باب رویۃ الهلال	۴۳۶	باب المساجد
۴۷۳	باب الصوم	۴۳۸	باب التسلیم
۴۷۷	باب الافطار	۴۳۸	باب المصافحۃ
۴۷۸	باب الاضحیۃ	۴۳۹	باب صلاۃ الحنازۃ
۴۸۲	باب العقیقۃ	۴۳۵	باب ادعیۃ الحنازۃ
۴۸۲	باب الذبح	۴۳۷	باب التلقین
۴۸۲	باب الدین یسر	۴۳۹	باب التلقین
۴۸۲	باب الضلالۃ والبدعۃ	۴۳۹	باب فی الکتابۃ علی الکفن
۴۸۳	باب الکفر	۴۳۹	باب لکفن فی ثوب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۴۸۴	باب البیوع	۴۵۱	باب تحریم ایذاء المیت
۴۸۵	باب الربوا	۴۵۳	باب فی بیان سماع الاموات
۴۸۸	باب المدین	۴۵۸	باب فی الارواح
۴۸۸	باب اداء القرض	۴۶۰	باب زیارۃ القبور
۴۸۹	باب المیراث	۴۶۲	باب البناء علی القبور
۴۸۹	باب التوکل	۴۶۳	باب الموت
۴۹۱	باب الکسب	۴۶۳	باب شہید

۵۱۸	باب الشهادة	۴۹۱	باب الحلال و الحرام
۵۱۸	باب الظلم و التعدی	۴۹۲	باب النهی عن السؤال
۵۱۹	باب الغيبة	۴۹۳	باب فی الله عزوجل
۵۲۰	باب التوبة	۴۹۳	باب صفة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
۵۲۰	باب الصدق و الکذب	۴۹۴	باب حیات النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
۵۲۰	باب لا ضرر فی الاسلام	۴۹۵	باب الصلاة علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
۵۲۰	باب الظن	۴۹۵	باب ختم النبوة
۵۲۰	باب الاطعمة	۴۹۶	باب الشفاعة
۵۲۱	باب شرب الخمر	۴۹۶	باب فضائل القرآن
۵۲۱	باب المشورة	۴۹۷	باب حامل القرآن
۵۲۱	باب الذکر	۴۹۷	باب فضیلة العلم و العلماء
۵۲۲	باب التشبه	۴۹۹	باب الفتيا
۵۲۲	باب الامر بالمعروف و النهی عن المنکر	۴۹۹	باب فضیلة امة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
۵۲۳	باب الکلام علی قدر عقول الناس	۴۹۹	باب الاولیاء
۵۲۳	باب مناقب ابی بکر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه	۴۹۹	باب الامارة
۵۲۳	باب مناقب عمر رضی الله تعالیٰ عنه	۴۹۹	باب الاطاعة
۵۲۳	باب مناقب علی رضی الله تعالیٰ عنه	۵۰۰	باب الولاء
۵۲۳	باب فضیلة فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها	۵۰۰	باب العکاح
۵۲۳	باب فضیلة اهل البيت	۵۰۱	باب المتعة
۵۲۳	باب فضیلة الحسنین رضی الله تعالیٰ عنهما	۵۰۲	باب المهر
۵۲۳	باب فضیلة اویس القرنی رضی الله تعالیٰ عنه	۵۰۳	باب العمل بین النساء
۵۲۵	باب التقدير و التلییر	۵۰۴	باب الطلاق
۵۲۵	باب النذر	۵۰۷	باب الرجعة
۵۲۶	باب الاستمداد	۵۰۸	باب الحلالة
۵۲۶	باب النهی عن الاستعانة بالمشرکین	۵۰۹	باب حرق الزوجین
۵۲۶	باب بناء الکعبة	۵۱۲	باب مدة الحمل
۵۲۷	باب الهجرة	۵۱۲	باب الحداد
۵۲۷	باب قتل الحیة	۵۱۲	باب النسب
۵۲۷	باب الدعاء	۵۱۳	باب حقوق الوالدین
۵۳۱	باب صفة الحنة	۵۱۶	باب حقوق الاولاد
۵۳۱	باب الشتی	۵۱۹	باب الاخوة
		۵۱۷	باب الیمین

بیت پروردگار
در منزلت

مکتبہ اہل بیت
کربلا کے لئے

بیت پروردگار

جمال الہی

بیت پروردگار

بیت پروردگار

042-7246006

شبیر برادریز

